

وَلَقَدْ يَسَّرْنَا الْقُرْآنَ لِلذِّكْرِ فَهَلْ مِن مُّدَّكِرٍ

تسہیل الادب فی لسان العرب

معروف بہ

عربی کا معلّم

حصۂ اوّل

جسے

کمترین بندگان عبدالستار خان عفی عنہ عرف الدین ملتانی ساکن اسلام آباد بھیرہ نے

مدارس عربیہ کی ابتدائی جماعت کیلئے تالیف کیا

بسرپرستی حاتم دوران فیاض زمان عالیجناب میاں محمد چھوانی ام آباد

۱۳۳۲ ہجریہ

مطبع خلافت بمبئی میں مطبوع ہوئی

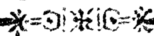
وَلَقَدْ يَسَّرْنَا الْقُرْآنَ لِلذِّكْرِ فَهَلْ مِنْ مُّدَّكِرٍ

تسہیل الادب فی لسان العرب

معروف بہ

عربی کا معلّم

حصّہ اوّل



جسے

کمترین بندگان عبدالستار خان عفا عنہ وعن والدیہ

نے

مدارس عربیہ کی ابتدائی جماعت کے لئے تالیف کیا

بہ سرپرستی

حاتم دوران فیاض زمان عالیجناب میاں محمد چھوٹانی دام

رجب المرجب ۱۳۴۲ھ

مطبع خلافت میں زیورِ طبع سے آراستہ ہو کر شائع ہوا

باردوم ۱۰۰۰

تقریظین

تقریظ فاضلِ اجل عالمِ اکمل امام علّام شیخ الاسلام مولٰنا مولوی محمد عبد الباری صاحب (فرنگی محل لکھنؤ) سلمہ الرحمٰن وحفظہ عن شرور الزمان

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم، حامداً ومصلیاً

رسالۂ تسہیل الادب فی لسان العرب مصنفہ مولوی عبد الستار خان صاحب میں نے جا بجا سے دیکھا اور اپنے مدرسۂ عالیہ نظامیہ کے مدرسوں کو شروع سے آخر تک دیکھنے کی ہدایت کی میں نے نیز مطالعہ کنندہ علما نے اس کو پسند کیا اور عربی تحصیل کرنے والوں کیلئے مناسب سمجھا مصنف نے اسلوب خوب مبتدی کے فہم کے موافق اور ضرورت کے مطابق تصنیف کی ہے اللہ تعالیٰ ان کو جزائے خیر عطا فرماوے اور طالبانِ علم عربی کو اس رسالے سے مستفیض کرے

فقیر محمد عبد الباری عفا اللہ عنہ ۱۹ رمضان شریف سنہ ۱۳۳۶ھ

تقریظ علامۂ جلیل وفہامۂ نبیل بحر العلوم والفنون مولٰنا شیخ عبد القادر صاحب ایم اے پروفیسر فارسی وعربی۔ الفنسٹن کالج بمبئی

کتاب تسہیل الادب فی لسان العرب کا پہلا حصہ میری نظر سے گذرا یہ کتاب ایسے نہج جدید پر تالیف کی گئی ہے جو میری رائے میں نہایت مفید اور سہل ہے۔ فی الواقع اس کتاب کے مؤلف نے ادب عربی کی ابتدائی تعلیم کو آسان بنانے میں کامیاب کوشش کی ہے مجھے توقع ہے کہ اگر یہ کتاب عربی مدارس کے ابتدائی نصابِ تعلیم میں داخل کی جاوے تو بہ نسبت دیگر مروجہ کتبِ صرف و نحو کے زیادہ مفید ثابت ہوگی فقط

شیخ عبد القادر ۲۲ ستمبر سنہ ۱۹۱۸ء

فہرستِ مضامین

تمّت بالخیر

حصّۂ اوّل

دیباچہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ الذی خلقنا و جعلنا من المسلمین۔ و الھمنا فہم قواعد اللسان و التبیین۔ و انزل لھدایتنا قرانا بلسان عربی مبین۔ علی محمد رسول اللہ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ و علی آلہ و اصحابہ اجمعین ؛

امّا بعد مبصّرین مان چکے ہین کہ مسلمانون کی ترقی کا راز عمل بالقرآن مین ہے۔ جب تک انھون نے اس عروۃ الوثقیٰ کو مضبوط پکڑا ترقی کرتے رہے۔ جب سے یہ حبل اللہ المتین اُن کے ہاتھ سے چھوٹی۔ قعرِ مذلّت مین گرنے لگے۔ قرآن مقدس نہ صرف صوم و صلوٰۃ کے احکام پر مشتمل ہے بلکہ وہ انسان کو ہر ایک روحانی و مادی اصلاح و ترقی کے طریقون کی طرف نہایت خوبی سے ہدایت کرتا ہے۔ مسلمان اگر پھر اوج ترقی پر پہنچنا چاہتے ہین تو اس قرآن مبین کو سمجھین اور اسے اپنا دستور العمل بنائین؛

چونکہ قرآن حکیم زبانِ عرب مین نازل ہوا ہے اس لئے اس کا ٹھیک طور پر سمجھنا عربی جاننے پر منحصر ہے۔ مگر موجودہ زمانے کے مشاغل اور

طبائع کی آرام پسندی کی موجودگی مین پُرانا طریقہ تعلیم عربی کی اشاعت مین سدِ حائل کا کام دے رہا ہے۔ ہم دیکھتے ہین کہ ہائی اسکولون اور کالجون مین مسلمان طلبہ زبان ثانی کے طور پر فارسی۔ فرانسیسی۔ لاطینی۔ سنسکرت وغیرہ زبانین اختیار کرتے ہین مگر اپنی مذہبی زبان عربی سے خائف ہین +

ہمارے عربی مدارس کے طلبا بھی کئی سال صرف ونحو مین صرف کردیتے ہین مگر عربی بولنے اور ترجمہ کرنے کی قدرت نہین حاصل کرتے +

ایسی صورت مین سخت ضرورت ہے کہ عربی کے طرز تعلیم مین اصلاح کی جائے۔ طریقہ تعلیم کو آسان۔ مختصر اور دلچسپ بنایا جائے تاکہ ہمارے طلبا اگر ایک طرف ادبیات فرنگ کے فلسفیانہ مضامین سمجھنے کی قوت پیدا کرین۔ تو دوسری طرف کلام الٰہی و احادیث نبی امی صلے اللہ علیہ وسلم کے حکیمانہ بیانون کے سمجھنے کا بھی ملکہ حاصل کرلین +

چنانچہ اِس کتاب " تسہیل الادب " کی تالیف کی وجہ اور غایت یہی ہے۔ اللہ تعالیٰ اِسے قبول فرمائے۔ اور اِس کی تالیف سے جو مقصود ہے اُس مین کامیابی بخشے +

یہ اس کتاب کا پہلا حصہ ہے جس مین پچیس ۲۵ سبق ہین۔ ایک متوسط درجے کا طالبعلم تین ۳ ماہ مین یہ حصہ بآسانی پڑھ سکتا ہے۔ اور سینکڑون فقرون اور جملون کا عربی سے اُردو مین اور اُردو سے عربی مین ترجمہ کرسکتا ہے۔ دوسرا حصہ بھی تین ۳ ماہ مین پڑھایا جا سکتا ہے۔ دوسرا حصہ پڑھنے کے بعد طالب علم صرف ونحو کے تمام ضروری مسائل سے واقف ہو جائیگا اور عربی عبارت پڑھنے

سمجھنے اور ترجمہ کرنے کے قابل ہو جائیگا +

بطور خود عربی سیکھنے والون کی آسانی اور اطمینان کے لئے ہم نے اِس کتاب کی کلید بھی الگ لکھی ہے +

اِس پہلے حصے کو علامۂ زمان و فہامۂ دوران شیخ الاسلام جناب قبلہ مولنا عبد الباری صاحب (فرنگی محل۔ لکھنؤ)۔ جناب مولنا و اُستاذنا مولوی قاضی غلام احمد صاحب مدرسِ اعلیٰ مدرسۂ محمدیہ (جامع مسجد بمبئی)، عقیل یگانہ و فہیم زمانہ میرے کرمفرما مولوی عبد القادر صاحب بی۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی۔ ناظر اوقاف جامع مسجد بمبئی، فخر العلما و عمدۃ الفضلا جناب شیخ عبد القادر صاحب۔ ایم۔ اے۔ پروفیسر عربی و فارسی الفنسٹن کالج بمبئی اور میرے محب خاص جناب مولنا مولوی محمّد شرف الدین صاحب پرنسپل یتیم خانہ اہل اسلام بمبئی نے ملاحظہ فرماکر بعض مفید ترمیمون اور ہدایتون سے اِس کتاب کی خوبی مین اضافہ فرمایا اور اس کی نسبت عمدہ رائین ظاہر فرمائین۔ مین اِن حضرات کا تہِ دل سے شکریہ ادا کرتا ہون جزاھم اللہ خیرا

آئندہ بھی اہلِ علم حضرات کی ہدایتین شکریہ کے ساتھ قبول کی جائینگی +

اِس قسم کی کتاب لکھنے کا خیال کوئی سات سال سے میرے دماغ مین چکّر لگا رہا تھا۔ مگر اس کے اظہار کی جرأت نہ ہوتی تھی۔ ۱۹۱۵ء کے ماہ اپریل مین جبکہ مین پُونا مین مقیم تھا۔ بڑودہ کالج کے پروفیسر مسٹر جی۔ جی۔ پینڈسے ایم۔ اے جو ایک مراٹھہ ہندو ہین اتفاق سے پونا آئے اور مجھ سے عربی پڑھنا چاہا۔ چونکہ وہ اُردو فارسی سے صرف حرف شناس تھے اور مین انگریزی سے برائے نام واقف۔

اور پھر اُن کی تعطیل کے دو ہی ماہ باقی رہ گئے تھے۔ اِس لئے مین خود متردد تھا کہ کس طرح اُن کی تعلیم شروع کرون۔ بالآخر اُنھون نے مجھے ایک فرنگی عالم کی تصنیف کردہ کتاب مسمّیٰ "تھیاچر عربک گرامر" بتائی۔ اُسے دیکھکر مجھے جو خوشی ہوئی وہ بیان نہین کی جاسکتی کیونکہ اِس کا طرز بیان تقریباً وہی تھا جو میرے دماغ مین سمایا تھا۔ چنانچہ وہ کتاب پروفیسر صاحب کو شروع کرائی۔ انھون نے بھی اِس قدر کوشش سے کام لیا کہ دو ماہ کے اندر ہی ختم کرلیا۔ اور میری طرح آپ بھی تعجب کرینگے کہ ایک مراٹھہ ہندو نے دو ماہ کے قلیل عرصے مین عربی کی سادہ عبارت پڑھنے اور انگریزی سے عربی مین جملون کا ترجمہ کرنے کی استعداد پیدا کرلی +

اس تجربے کے بعد مین نے اس کتاب کے لکھنے کا مصمّم ارادہ کرلیا مگر شاید کئی سال اور بھی گذر جاتے کہ یہ کتاب نہ مرتب ہوتی نہ شائع ہوتی اگر میرے مکرم و محترم کرمفرما فیّاض زمان و حاتم دوران خیرخواہِ قوم و بہی خواہِ اسلام علمدوست قدرشناس کریم ابن الکریم ابن الکریم عالیجناب **میان محمّد ابن حاجی جان محمّد ابن حاجی عثمان چھوٹانی رئیس اعظم بمبئی** دام اقبالہٗ میری حوصلہ افزائی نہ فرماتے اور میرے ارادے کی تقویت نہ کرتے +

جنابِ موصوف عربی تعلیم کی اشاعت کے دلدادہ ہین۔ ہمیشہ آپ کو اس امر پر متاسف پایا کہ روز بروز مسلمانون مین سے دینی اور عربی تعلیم اُٹھ رہی ہے۔ آپ کی دلی خواہش ہے کہ مسلمان طلبہ انگریزی کے ساتھ عربی ضرور سیکھین چنانچہ کالج کے متعدد طلبہ کو آپ نے عربی سیکھنے کی شرط پر معقول وظائف جاری

فرمائے ہین۔ الحاصل قوم میمن مین آپ ایسے روشن خیال اور اسلام کے محبِ صادق ہین کہ ان کی ذات پر قوم میمن جس قدر فخر کرے بجا ہے یہ اوصاف وہ ہین کہ ہر مسلمان کی دلی دعا کو اپنی طرف جذب کرلیتے ہین۔ لہذا مین بھی دعا کرتا ہون کہ اللہ تعالیٰ ان کے دینی جذبات مین ترقی فرمائے۔ ان کو اعمال صالحہ کی اور زیادہ توفیق دے۔ ان کا اقبال بلند فرمائے۔ اُن کی صحت، دولت وعزت مین برکت دے۔ ان کے ذریعے سے خلق اللہ کو عرصہ دراز تک فیض پہنچائے۔ ان کے بھائیون اور اولاد کو بھی انھین صفات سے متصف فرمائے اور ان سب کو تمام آفاتِ دُنیوی و اُخروی سے محفوظ رکھے۔

آمین یارب العالمین

العبد

عبدالستار خان

رمضان المبارک ۱۳۳۶ھ

اشارات

١ ۔ مثال دیتے وقت لفظ " مثلاً " کے عوض صرف دو نقطے لکھے جائینگے اسطرح :

٢ ۔ سلسلۂ الفاظ مین کسی اسم کی جمع کی طرف (ج) سے اشارہ کیا جائیگا۔

٣ ۔ کسی مضمون کا حوالہ دینے کے لئے قوس مین اس کے سبق کا اور اس کے بعد اس کے فقرہ کا نمبر لکھا جائیگا۔ مثلاً (سبق ٥-٢) سے یہ مطلب ہے کہ فلان مضمون پانچوین سبق کے دوسرے فقرہ مین تلاش کرو۔

٤ ۔ سلسلۂ الفاظ مین افعال کے سامنے قوس مین بعض حروف لکھ دئے گئے ہین ان حروف سے ان افعال کے ابواب کی طرف اشارہ ہے۔ اسی طرح بعض جگہ ہندسے لکھ دئے ہین ان سے ابواب ثلاثی مزید کی طرف اشارہ ہے +

ھدایات

١ ۔ جب تک ایک سبق خوب ذہن نشین نہ ہو دوسرا سبق نہ پڑھین +

٢ ۔ ہر ایک مشق کا خاص توجہ سے ترجمہ کرین اور پھر اِس کتاب کی کلید کے ساتھ مقابلہ کرکے جانچین +

٣ ۔ انگریزی خوانون کے لئے صرف ونحو کے اصطلاحی الفاظ کا ترجمہ آخر مین لکھ دیا گیا ہے۔ بوقتِ ضرورت اس سے فائدہ اُٹھائین +

٤ ۔ بعض باتین مزاولت بغیر جلد سمجھ مین نہین آتین۔ ایسے موقع پر مستقل مزاج رہو کسی سے حل کرالو یا ہمت سے قدم آگے اُٹھاؤ +

اِصْطِلاحات

۱ - حَرَکَۃ = زبر (َ) زیر (ِ) اور پیش (ُ) مین سے ہر ایک کو حرکت کہتے ہین اور اکٹھا تینون کو حَرَکاتِ ثَلٰثَہ کہتے ہین +

۲ - مُتَحَرِّك = حرکت والے حرف کو متحرک کہتے ہین +

۳ - سُکُون = جزم (ْ) کو کہتے ہین +

۴ - نَصَب یا فَتحہ = زبر (َ)

۵ - جَر یا کَسرہ = زیر (ِ)

۶ - رَفع یا ضَمّہ = پیش (ُ)

۷ - تَنْوِین = دو زبر (ً) دو زیر (ٍ) دو پیش (ٌ) کو کہتے ہین +

۸ - نون تنوین = دو زبر دو زیر یا دو پیش کے تلفظ مین جو نُون کا آواز پیدا ہوتا ہے اُسے نون تنوین کہتے ہین : اً = اَنْ ، اٍ = اِنْ ، اٌ = اُنْ +

۹ - مَفتوح = وہ حرف جس پر زبر ہو : کَتِفٌ مین كَ +

۱۰ - مَکسور = وہ حرف جس کو زیر ہو : کَتِفٌ مین تِ +

۱۱ - مَضموم = وہ حرف جس پر پیش ہو : کَتِفٌ مین فُ +

۱۲ - ساکِن = وہ حرف جس پر جزم ہو : وَرْدٌ مین رْ +

۱۳ - مُشَدَّد = وہ حرف جس پر تشدید (ّ) ہو : مُحَمَّدٌ مین دوسرا میم +

۱۴ - مُعْرَب = وہ حرف جس کے آخر کی حرکت حالتون کے اختلاف سے بدلتی رہے +

۱۵ - مَبْنِی = وہ حرف جس کے آخر کی حرکت حالتون کے اختلاف سے نہ بدلے +

۱۶ - تعریف - کسی اسم نکرہ (اسم عام) کو معرفہ (اسم خاص) بنانا یا کسی اسم کا معرفہ ہونا ÷

۱۷ - تنکیر - کسی اسم کو نکرہ بنانا یا کسی اسم کا نکرہ ہونا ÷

۱۸ - لام تعریف - "اَلْ" جو کسی اسم پر لگایا جاتا ہے: اَلْکِتَابُ - اَلْفَرَسُ وغیرہ میں اَلْ ÷

۱۹ - مُعَرَّف بِاللَّام - وہ اسم جس پر لام تعریف داخل ہو: اَلْکِتَابُ ÷

۲۰ - وحدت - کسی لفظ کا ایسی حالت میں ہونا جس سے ایک چیز سمجھی جائے اس وقت اس اسم کو واحد یا مُفْرَد کہینگے: رَجُلٌ (ایک مرد) ÷

۲۱ - تَثْنِیَہ - کسی اسم کا ایسی حالت میں ہونا جس سے دو چیزیں سمجھی جائیں: رَجُلَانِ (دو مرد) اس صورت میں اس اسم کو مُثَنّٰی کہنا چاہئے۔ مگر عموماً اسے تثنیہ ہی کہتے ہیں ÷

۲۲ - جَمْع - کسی لفظ کا ایسی حالت میں ہونا جس سے دو سے زیادہ چیزیں سمجھی جائیں: رِجَالٌ (دو سے زیادہ مرد) ایسے اسموں کو مجموع کہا جائیگا لیکن عموماً اسے جمع ہی کہتے ہیں ÷

۲۳ - اسم جمع - وہ لفظ ہے جو بظاہر لفظ مفرد ہو مگر ایک جماعت پر بولا جائے: قَوْمٌ (قوم) رَهْطٌ (گروہ۔ جماعت) ÷

۲۴ - تَذْکِیر - کسی اسم کو مذکر بنانا یا کسی اسم کا مذکر ہونا ÷

۲۵ - تَانِیث - کسی اسم کو مؤنث بنانا یا کسی اسم کا مؤنث ہونا ÷

۲۶ - حُرُوفِ تہجی - الف با کے کل حروف کو حروف تہجی کہتے ہیں ÷

۲۷۔ حُرُوفِ عِلّت = ا۔ و اور ی۔ حروفِ علت ہیں +

۲۸۔ حُرُوفِ صَحِیح = حروفِ علت کے سوا بقیہ حروف تہجی کو حروفِ صحیح کہتے ہیں +

۲۹۔ ھَمزہ = ایک ھمزہ (ء) تو وہی ہے جو حروفِ تہجی کا ایک حرف ہے۔ دوسرے وہ الف جو متحرک ہو: (اَ۔اِ۔اُ) یا جزم والا ہو: (رَاْسٌ میں الف) ھمزہ کہلاتا ہے۔ مگر جزم والے پر اکثر اور متحرک پر بعض اوقات حرف ھمزہ (ء) بھی لکھتے ہیں: رَأْسٌ اور أَسَد +

۳۰۔ ھَمزَۃُ الْوَصل = کسی لفظ کے شروع کا وہ ہمزہ جو ماقبل سے ملنے کی حالت میں تلفظ سے ساقط ہو جائے: اَلْکِتَاب کا ہمزہ وَرَقُ الْکِتَاب میں +

اَلدَّرسُ الاَوَّل

کلمہ اور اُس کی قسمیں

۱۔ بامعنی لفظ کو کَلِمَہ کہتے ہیں اور وہ تین قسم کا ہوتا ہے۔ اِسم، فِعل اور حرف +

اسم۔ وہ کلمہ ہے جو اپنے معنی بتانے میں دوسرے کلمہ کا محتاج نہ ہو اور اس میں تینوں زمانوں سے کوئی زمانہ سمجھا نہ جائے: رَجُلٌ (مرد) حَامِدٌ (خاص نام مرد کا) ضَرْبٌ (مارنا) طَیِّبٌ (اچھا) ھُوَ (وہ) اَنَا (میں) +

فِعل وہ کلمہ ہے جس سے کسی کام کا کرنا یا ہونا سمجھا جائے۔ اور تینوں زمانوں میں سے کوئی زمانہ بھی اس میں پایا جائے: قَرَأَ (اس نے پڑھا) ذَھَبَ (وہ گیا) یَذْھَبُ (وہ جاتا ہے یا جائیگا)

حرف وہ کلمہ ہے جس کے معنی اسم یا فعل کے ساتھ ملے بغیر سمجھ میں نہ آئیں: مِنْ (سے) عَلٰی (پر) فِی (میں) اِلٰی (تک): ذَهَبَ زَيْدٌ فِی الْمَسْجِدِ (زید مسجد میں گیا) +

اسم کی قسمیں

۲۔ اسم دو قسم کا ہوتا ہے (۱) نَكِرَہ (۲) مَعْرِفَه

نکرہ وہ اسم ہے جو عام چیز پر بولا جائے: رَجُلٌ (مرد) اس لفظ سے کوئی خاص مرد نہیں سمجھا جاتا بلکہ ہر ایک اور کسی ایک مرد کو رَجُلٌ کہہ سکتے ہیں طَيِّبٌ (اچھا) اس سے کوئی خاص اچھی چیز نہیں سمجھی جاتی بلکہ ہر ایک اور کسی اچھی چیز کو طَيِّبٌ کہہ سکتے ہیں +

معرفہ وہ اسم ہے جو خاص چیز پر بولا جائے: زَيْدٌ (ایک خاص مرد کا نام ہے) مَكَّةُ (ایک خاص شہر کا نام ہے) اَلرَّجُلُ (مخصوص مرد) +

اسم مَعْرِفَہ کی قسمیں

۳۔ معرفہ کی سات قسمیں ہیں :-

(۱) اسم عَلَم: زَيْدٌ، عَمْرٌو وغیرہ +

(۲) اسم ضمیر: هُوَ (وہ) اَنْتَ (تو) اَنَا (میں) وغیرہ +

(۳) اسم اشارہ: هٰذَا (یہ) ذَاكَ (وہ) وغیرہ +

(۴) اسم موصول: اَلَّذِیْ (جو ایک مرد) اَلَّتِیْ (جو ایک عورت)

(۵) وہ اسم جو مُنَادیٰ ہو: يَا رَجُلُ (اے مرد) يَا وَلَدُ (اے لڑکے) +

(۶) وہ اسم جو مُعَرَّف بِاللَّام (دیکھو اصطلاح ۱۹) ہو: اَلْفَرَسُ

(مخصوص گھوڑا) اَلرَّجُلُ (مخصوص مرد)

(۷) وہ اسم جو معرفہ کی مذکورہ قسمون مین سے کسی ایک کی طرف مضاف ہو: کِتَابُ زَیْدٍ (زید کی کتاب) کِتَابُ ھٰذَا (اس کی کتاب) بَیْتُ الرَّجُلِ مخصوص مرد کا گھر)

۴۔ اقسامِ مذکورہ کے سوا بقیہ تمام اسماء نکرہ ہین ان کی بھی کئی قسمین ہین جن مین سے دو بڑی قسمین یہ ہین:-

(۱) اسم ذات وہ ہے جو جاندار یا بے جان چیزون کی خود ذات کا نام ہو: اِنْسَانٌ (آدمی) فَرَسٌ (گھوڑا) حَجَرٌ (پتھر)

(۲) اسم صفت وہ ہے جو کسی شے کی صفت بتائے: حَسَنٌ (خوبصورت) قَبِیْحٌ (بدصورت)

اسماء نکرہ کی باقی قسمون کا بیان آئندہ موقع موقع سے ہوگا +

الدَّرْسُ الثَّانِی

حرفِ تنکیر اور حرفِ تعریف

ا- عربی مین اسم نکرہ پر عموماً تنوین (دیکھو اصطلاح ۱۶) پڑھی جاتی ہے۔ اس حالت مین اس تنوین کو حرف تنکیر[1] سمجھا جاتا ہے۔ اُردو مین اس کا ترجمہ "کوئی ایک" یا "ایک" یا "کچھ" کیا جاتا ہے: رَجُلٌ (کوئی ایک مرد یا ایک مرد) مَاءٌ (کچھ پانی) +

---

[1] جیسا کہ انگریزی مین A ہے +

تنبیہ :- بعض اوقات اسم علم پر بھی تنوین آتی ہے. مُحَمَّدٌ. عَمْرٌو

زَیْدٌ وغیرہ. ایسی صورت میں تنوین کو حرف تنکیر نہ سمجھیں۔

۲- اَلْ عربی کا حرف تعریف[1] ہے جسے لام تعریف بھی کہتے ہیں۔ لام تعریف کسی اسم نکرہ پر داخل ہو تو وہ معرفہ ہو جاتا ہے اور اُسے مُعَرَّف بِاللاّم (لام کے ذریعے معرفہ بنایا ہوا) کہتے ہیں۔ چنانچہ فَرَسٌ (کوئی ایک گھوڑا) اسم نکرہ ہے اور اَلْفَرَسُ (مخصوص گھوڑا) اسم معرفہ ہے۔

۳- تنوین والے لفظ پر اَلْ داخل ہو تو تنوین ساقط ہو جاتی ہے چنانچہ اوپر کی مثالوں سے تم سمجھ سکتے ہو۔

۴- معرّف باللام کے ماقبل (پہلے) کوئی لفظ آئے تو اُسے اَلْ کے لام میں ملا کر پڑھنا چاہیے۔ اس وقت اَلْ کا ہمزہ جسے هَمْزَةُ الْوَصْل (دیکھو اصطلاح ۲۳) کہتے ہیں تلفظ سے ساقط ہو جائیگا: بَابُ الْبَیْتِ (گھر کا دروازہ)۔

جب تنوین والا لفظ معرّف باللام کے ماقبل ہو تو نون تنوین (دیکھو اصطلاح ۲۲) کو کسرہ دیکر لام کے ساتھ ملا کے پڑھیں: زَیْدٌ کے بعد اَلْعَالِمُ ہو تو پڑھینگے زَیْدُنِ الْعَالِمُ (علم والا زید)۔

۵- اَلْ جب ایسے لفظ پر داخل ہو جس کا پہلا حرف شمسی ہے تو اَلْ کا لام حرف شمسی میں مُدْغَم ہو جاتا ہے۔ یعنی تلفظ کے وقت لام کی بجائے حرف شمسی ہی کا تلفظ ہوتا ہے۔ ایسی صورت میں لام پر جزم نہیں لکھا جاتا بلکہ حرف شمسی پر تشدید لکھا جاتا ہے: اَلشَّمْسُ (سورج) اَلرَّجُلُ وغیرہ۔

---

[1] جیسے انگریزی میں THE ہے۔

حروف شمسیّہ یہ ہیں:- ت ث د ذ ر ز س ش ص ض ط ظ ل اور ن + اِن کے سوا باقی حروف قمریّہ ہیں +

سلسلۂ الفاظ نمبر ۱

تنبیہ ۲- ذیل کے اسموں پر حرف تعریف لگا کر بھی تلفظ کرو +

إِنْسَانٌ	آدمی	ضَوْءٌ	روشنی۔ چمک
بَيْتٌ	گھر	طَيِّبٌ	اچھا۔ پاک
تَمْرٌ	کھجور	ظَالِمٌ	ظلم کرنے والا
ثَمَرٌ	پھل	عَادِلٌ	انصاف کرنے والا
جَاهِلٌ	جاہل۔ بے علم	غَفُورٌ	بڑا بخشنے والا
حَسَنٌ	اچھا۔ خوبصورت	فَاسِقٌ	بدکار
خُبْزٌ	روٹی	قَبِيحٌ	بُرا۔ بدصورت
دَرْسٌ	سبق	كَرِيمٌ	بزرگ۔ سخی
ذَنْبٌ	گناہ	لَبَنٌ	دودھ
رَسُولٌ	پیغمبر	مَاءٌ	پانی
زَكٰوةٌ	زکوٰۃ	نَهَارٌ	دن
سَهْلٌ	آسان	وَ	اور
شَيْءٌ	چیز	أَوْ	یا
صَلٰوةٌ	نماز	يَوْمٌ	دن

مشق نمبر ۱

(۱) اَلْبَيْتُ (۲) اَلتَّمْرُ (۳) اَلصَّلٰوةُ وَالزَّكٰوةُ (۴) خُبْزٌ وَلَبَنٌ (۵) صَالِحٌ اَوْ فَاسِقٌ (۶) اَلْحَسَنُ اَوِ الْقَبِيحُ (۷) اَلْمَاءُ وَالْخُبْزُ (۸) اَلتَّمْرُ وَاللَّبَنُ (۹) جَاهِلٌ وَعَالِمٌ (۱۰) اَلْاِنْسَانُ وَالْفَرَسُ (۱۱) دَرْسٌ وَكِتَابٌ (۱۲) اَلْعَادِلُ اَوِ الظَّالِمُ

عربی میں ترجمہ کرو

تنبیہ ۳۔ ذیل کے فقروں میں جس اسم پر لفظ "کوئی" یا "ایک" نہ لگا ہو اس کے ترجمے میں حرفِ تعریف لگاؤ۔

(۱) کوئی ایک گھوڑا (۲) کوئی ایک آدمی (۳) ایک مرد اور ایک گھوڑا (۴) کچھ روٹی اور کچھ پانی (۵) ایک آدمی اور ایک پھل اور ایک گھر (۶) نماز اور عالم (۷) نیک یا بد (۸) آدمی یا گھوڑا (۹) دودھ اور روٹی (۱۰) ایک انسان اور ایک گھوڑا (۱۱) بدصورت اور خوبصورت +

اَلدَّرْسُ الثَّالِثُ

مرکّبات

۱۔ دو یا زیادہ لفظوں کے آپس کے تعلق کو ترکیب کہتے ہیں اور اس مجموعے کو مُرَکَّبْ +

۲۔ مُرَکَّبْ دو قسم کا ہوتا ہے ناقص اور تام +

(۱) مرکب ناقص وہ ہے جس کے سُننے سے کوئی خبر یا حکم یا خواہش

نہ سمجھی جائے۔ بلکہ وہ ایک ادھوری بات ہو: رَجُلٌ حَسَنٌ (کوئی ایک اچھا مرد) کِتَابُ رَجُلٍ (کسی ایک مرد کی کتاب)۔

(۲) مُرَکَّب تام وہ ہے جس کے سُننے سے کوئی خبر یا حکم یا خواہش سمجھی جائے: اَلرَّجُلُ حَسَنٌ (مرد اچھا ہے) خُذِ الْکِتَابَ (کتاب لے)۔ مرکب تام کو جملہ یا کلام بھی کہتے ہیں۔

۳۔ مرکب ناقص کئی قسم کا ہوتا ہے توصیفی۔ اضافی عددی وغیرہ جن مین سے مرکب توصیفی کا بیان یہان کیا جاتا ہے۔ باقی مرکبات ناقصہ کا نیز جملہ کا بیان آئندہ ہوگا۔

مُرَکَّب تَوْصِیْفِی

۴۔ جس مرکب مین دوسرا لفظ پہلے کی صفت ظاہر کرے۔ وہ مرکب توصیفی ہے: رَجُلٌ صَالِحٌ (کوئی ایک مرد نیک) دیکھو اس مثال مین لفظ صَالِح لفظ رَجُل کی نیکی کی صفت ظاہر کرتا ہے۔

۵۔ مرکب توصیفی مین پہلا جزو اسم ذات (دیکھو سبق ۱-۴) ہوتا ہے اور دوسرا اسم صفت۔ دیکھو اوپر کی مثال مین رَجُل اسم ذات ہے اور صَالِح اسم صفت۔

۶۔ مرکب توصیفی مین پہلے جزو کو موصوف اور دوسرے کو صفت کہتے ہین چنانچہ اوپر کی مثال مین رَجُلٌ موصوف ہے اور صَالِحٌ صفت ہے۔

۷۔ موصوف نکرہ ہو تو صفت بھی نکرہ ہوگی۔ ورنہ معرفہ جیسے رَجُلٌ صَالِحٌ اس مین دونون جزو نکرہ ہین۔ اَلرَّجُلُ الصَّالِحُ دونون جزو معرفہ ہین۔ بَکْرٌ اَلْعَالِمُ (بکر جو کہ عالم ہے) اس مین دونون جزو معرفہ ہین۔

۸۔ مرکب توصیفی اور دیگر مرکبات ناقصہ ہمیشہ جملہ کا جزو ہوا کرتے ہیں+

سلسلہ الفاظ نمبر ۲

بُسْتَانٌ	باغ	كَبِيْرٌ	بڑا
بَحْرٌ	سمندر۔ دریا	عَمِيْقٌ	گہرا
بِطِّيْخٌ	تربوز	رَدِيْئٌ	نکما
تُفَّاحٌ	سیب	جَيِّدٌ	عمدہ
رُمَّانٌ	انار	حُلْوٌ	میٹھا
شَارِعٌ	بڑا راستہ۔ شاہراہ	عَرِيْضٌ	چوڑا
قَصْرٌ	محل۔ حویلی	شَدِيْدٌ	مضبوط
مَحَلٌّ	جگہ	نَظِيْفٌ	ستھرا
مَسْجِدٌ	مسجد	وَسِيْعٌ	کشادہ
مَلِكٌ	پادشاہ	عَظِيْمٌ	بزرگی والا۔ بڑا۔ شاندار
جُبْنٌ	پنیر	مَالِحٌ	کھارا۔ نمکین
وَلَدٌ	لڑکا	صَغِيْرٌ	چھوٹا
وَرْدٌ	گلاب کا پھول	أَحْمَرُ (بغیر تنوین کے)	سرخ

تنبیہ اوپر کے سلسلے میں ایک طرف اسم ذات اور دوسری طرف اسم صفت

مشق نمبر ۲

(۱) اَللّٰهُ الْعَظِيْمُ (۲) اَلرَّسُوْلُ الْكَرِيْمُ (۳) قَصْرٌ عَظِيْمٌ (۴) اَلْبَيْتُ الصَّغِيْرُ (۵) بُسْتَانٌ نَظِيْفٌ (۶) تَمْرٌ حُلْوٌ (۷) اَلتَّمْرُ الْحُلْوُ (۸)

ملکٌ صالحٌ (۹) اَلبحرُ المالحُ (۱۰) شیئٌ طیبٌ (۱۱) اَلرجلُ الطیب (۱۲) مُحمّدٌ نِ الرسولُ (۱۳) ربٌّ غفورٌ (۱۴) ذنبٌ عظیمٌ (۱۵) رجلٌ قبیحٌ (۱۶) اَلجُبنُ الردیئُ (۱۷) خُبزٌ جیدٌ و تمرٌ حلوٌ (۱۸) اَلرجلُ الصالحُ وَالملکُ الکریمُ (۱۹) تفاحٌ احمرُ (۲۰) اَلبطیخُ الحلوُ (۲۱) اَلوردُ الاحمرُ ۔

عربی مین ترجمہ کرو

(۱) مضبوط مکان (۲) چھوٹا گھر (۳) ایک خوبصورت پھول (۴) بدصورت مرد (۵) چوڑا راستہ (۶) کوئی ایک نیک مرد (۷) میٹھا دودھ (۸) انصاف کرنے والا بادشاہ (۹) شاندار محل (۱۰) آسان سبق (۱۱) ایک خوبصورت گھوڑا (۱۲) ایک میٹھا پھل (۱۳) چھوٹی جگہ (۱۴) عمدہ گھوڑا (۱۵) کشادہ گھر (۱۶) عمدہ روٹی یا اچھا دودھ (۱۷) ایک نیک لڑکا اور ایک بدکار لڑکا (۱۸) بڑی مسجد اور ایک چھوٹا باغ +

اَلدَّرسُ الرَّابِعُ

تذکیر و تانیث[1]

۱۔ جنس کے اعتبار سے اسم دو قسم کا ہوتا ہے (۱) مُذَکَّر (۲) مُؤَنَّث جیسے اِبنٌ (بیٹا) مذکر ہے۔ اِبنَۃٌ (بیٹی) مؤنث ہے +

۲۔ اسم مذکر کے آخر مین ۃ (تائے تانیث) بڑھانے سے مؤنث ہوجاتا ہے

[1] دیکھو اصطلاح نمبر ۲۴ و ۲۵ +

جیسا کہ اِبْنٌ سے اِبْنَةٌ ہوگیا۔ اسی طرح حَسَنٌ سے حَسَنَةٌ۔ مَلِكٌ (بادشاہ) سے مَلِكَةٌ (ملکہ یا بادشاہ بیگم) وغیرہ +

۳۔ بعض اسموں کے آخر مین الف مقصورہ (ی) یا الف ممدودہ (= اء) تانیث کی علامت ہوتی ہے۔ مثلاً حُسْنٰی (بہت خوبصورت عورت) زَهْرَاءُ (آب وتاب والی)

۴۔ بعض اسماء بغیر کسی علامت تانیث کے مؤنث مانے جاتے ہین جن کی تفصیل حسب ذیل ہے +

(الف) جو اسم کسی عورت (مؤنث) پر بولا جائے: اُمٌّ (ماں) عَرُوْسٌ (دُلہن) هِنْدٌ (ایک عورت کا نام۔ ہندوستان) +

(ب) ملکوں کے نام: مِصْرُ (بغیر تنوین کے۔ مُلک مصر) اَلشَّامُ (مُلکِ شام) اَلرُّوْمُ (مُلکِ روم) +

(ج) اُن اعضا کے نام جو جُفت جُفت ہین: يَدٌ (ہاتھ) رِجْلٌ (پاؤن) اُذُنٌ (کان) عَيْنٌ (آنکھ) +

(د) اسماءِ مذکورہ کے علاوہ بھی بعض اسم ایسے ہین جن کو اہلِ عرب مؤنث استعمال کرتے ہین۔ جن مین سے چند ذیل مین درج ہین :-

اَرْضٌ	زمین	دَارٌ	گھر	شَمْسٌ	سورج
حَرْبٌ	لڑائی	رِيْحٌ	ہوا	نَارٌ	آگ
خَمْرٌ	شراب	سُوْقٌ	بازار	نَفْسٌ	جان

۵۔ بعض اسموں کے آخر مین ة ہوتی ہے لیکن وہ مذکّر مانے جاتے

ہین اس لئے کہ وہ مردون پر بولے جاتے ہین : طَرَفَةُ (ایک شاعر کا نام ہے) خَلِيْفَةٌ (مسلمانون کا بادشاہ) عَلَّامَةٌ (بہت بڑا عالم) +

۶- یاد رکھو جس طرح تعریف و تنکیر مین صفت اپنے موصوف کے مطابق ہوتی ہے- اسی طرح تذکیر و تانیث مین بھی مطابق ہوتی ہے +

سلسلۂ الفاظ نمبر ۳

بَلْدَةٌ	شہر	فَاطِمَةُ	(بغیر تنوین کے) خاص نام عورت کا
اَلْحَكِيْمُ	حکمت سے بھرا ہوا- دانا		
شَدِيْدٌ	سخت	اَلْقُرْاٰنُ	قرآن (شریف)
صَادِقٌ	سچّا	قَصِيْرٌ	کوتاہ
طَالِعٌ	طلوع ہونے والا	قَلْبٌ	دل
طَوِيْلٌ	لمبا	قَمَرٌ	چاند
طَيِّبَةٌ	اچھی- اچھا	مُطْمَئِنٌّ	اطمینان والا
غَارِبٌ	غروب ہونے والا	مُوْقَدَةٌ	بھڑکائی ہوئی
فَرِيْضَةٌ	فرض- ضروری کام	نَهْرٌ	نہر- ندی

مشق نمبر ۳

(۱) اَلنَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّةُ (۲) لَيْلَةٌ طَوِيْلَةٌ (۳) اَلْقُرْاٰنُ الْحَكِيْمُ (۴) رِيْحٌ شَدِيْدَةٌ (۵) اَلْخَلِيْفَةُ الْعَادِلُ (۶) بَلْدَةٌ طَيِّبَةٌ وَرَبٌّ غَفُوْرٌ (۷) دَارٌ عَظِيْمَةٌ (۸) نَارٌ مُوْقَدَةٌ (۹) اِبْنَةٌ صَالِحَةٌ (۱۰) هِنْدُ الصَّادِقَةُ (۱۱) اَلْعَرُوْسُ الْحَسَنَةُ (۱۲) اَلشَّمْسُ الطَّالِعَةُ وَالْقَمَرُ الْغَارِبُ (۱۳) اَلصَّلٰوةُ

اَلْفِ... (۱۴) فَاطِمَةُ الزَّهْرَاءُ (۱۵) اَلْاِبْنَةُ الْحُسْنٰی (۱۶) حَرْبٌ طَوِیْلَةٌ ؛

عربی مین ترجمہ کرو

(۱) ایک خوبصورت لڑکی (۲) نیک خلیفہ (۳) دانا مرد (۴) فرض زکوٰۃ (۵) کوئی ایک فرض نماز (۶) ایک چھوٹی رات (۷) بڑا دن (۸) اچھی چیز (۹) خوبصورت دلہن (۱۰) غروب ہونے والا آفتاب اور طلوع ہونے والا چاند (۱۱) تُند ہوا (۱۲) دراز ندی (۱۳) لمبی لڑائی (۱۴) کوتاہ ہاتھ (۱۵) ایک اطمینان دلانے والا دل (۱۶) محمد جو نیک ہے ؛

الدرس الخامس

وحدت وجمع[1]

۱۔ تعداد ظاہر کرنے کے لحاظ سے عربی مین اسم تین[2] قسم کا ہوتا ہے ؛

(۱) واحد یا مُفْرَد جو ایک پر دلالت کرے۔ جیسے رَجُلٌ ایک مرد

(۲) تثنیہ جو دو پر دلالت کرے۔ جیسے رَجُلَانِ دو مرد

(۳) جمع جو دو سے زیادہ پر دلالت کرے جیسے رِجَالٌ دو سے زیادہ مرد

۲۔ واحد کے آخر مین ـَـانِ (حالتِ رفعی مین۔ دیکھو سبق ۱۰-۲) یا ـَـیْنِ (حالتِ نصبی وجری مین۔ دیکھو سبق ۱۰-۲) بڑھانے سے تثنیہ ہو جاتا ہے : مَلِكٌ (ایک بادشاہ) مَلِكَانِ یا مَلِكَیْنِ (دو بادشاہ)۔ اسی طرح مَلِكَةٌ سے مَلِكَتَانِ یا مَلِكَتَیْنِ ؛

۳۔ جمع دو قسم کی ہے (۱) جمع سالم (اَلْجَمْعُ السَّالِمُ)۔ (۲) جمع مکسّر

---

[1] دیکھو اصطلاح نمبر ۲۰، ۲۱، ۲۲ [2] بخلاف فارسی وانگریزی وغیرہ کے کیونکہ ان مین تثنیہ نہین ہوتا ؛

(اَلْجَمْعُ الْمُکَسَّرُ) +

جمع سالم وہ ہے جس میں واحد کی صورت سلامت رہکر آخر میں کچھ اضافہ ہوا ہو۔ اور اس کی دو قسمیں ہیں :—

(۱) مذکر جس کے آخر میں ـُوْنَ (حالتِ رفعی میں) یا ـِیْنَ (حالتِ نصبی و جرّی میں) بڑھائیں : مُسْلِمٌ (ایک مسلمان مرد) سے مُسْلِمُوْنَ یا مُسْلِمِیْنَ +

(۲) مؤنث جس کے آخر میں ـَاتٌ (حالتِ رفعی میں) یا ـَاتٍ (حالتِ نصبی و جرّی میں) بڑھایا جائے : مُسْلِمَۃٌ سے مُسْلِمَاتٌ یا مُسْلِمَاتٍ +

جمع مکسّر وہ ہے جس میں واحد کی صورت بدل جاتی ہے[illegible] کے بنانے کا کوئی قاعدہ مقرر نہیں ہے۔ کبھی تو کچھ حروف بڑھا گھٹا دیے جا[illegible] اور کبھی محض حرکات و سکنات میں تغیر و تبدل ہو جاتا ہے : نَھَرٌ سے اَنْھَا[illegible] رَجُلٌ سے رِجَالٌ۔ وَزِیْرٌ سے وُزَرَاءُ۔ کِتَابٌ سے کُتُبٌ۔ خَشَبٌ (لکڑی) سے خُشُ[illegible] وغیرہ جمع مکسّر کا مفصّل بیان سبق ۱۲ میں ہوگا +

تنبیہ ۱۔ بعض اسمائے مؤنث کی جمع سالم مذکر کی طرح آتی ہے مثلاً سَنَۃٌ (برس) کی جمع سالم سِنُوْنَ یا سِنِیْنَ ہوتی ہے +

تنبیہ ۲۔ یاد رکھو تثنیہ اور جمع مذکر سالم کے آخر میں جو نون آتا ہے وہ نون اعرابی کہلاتا ہے (دیکھو زیادہ تفصیل کیلئے سبق ۱۰-۲۳) +

لہ مگر بعض الفاظ میں واحد اور جمع کی صورت ایک ہی رہتی ہے جیسے فُلْكٌ (کشتی) واحد بھی ہے اور جمع بھی۔ ان کا شمار بھی جمع مکسّر میں ہے +

۴- بعض اسماء واحد کی صورت مین ہوتے ہین لیکن وہ ایک جماعت پر بولے جاتے ہین- ان کے واحد کے لئے بہی کوئی لفظ نہین ہوتا- اس لئے وہ درحقیقت جمع نہین ہین- ایسے اسم کو اسم جمع کہتے ہین: قَوْمٌ (قوم) رَهْطٌ (گروہ- جماعت) عبارت مین ان کا استعمال عموماً جمع کی طرح ہوگا +

۵- بعض اسم بظاہر واحد مذکر کی صورت مین ہین مگر وہ کسی شے کی کُل جنس پر بولے جاتے ہین- اُن مین واحد- تثنیہ یا جمع کا لحاظ نہین جیسے حَجَرٌ (جنس پتھر) شَجَرٌ (جنس درخت) زَيْتُونٌ (جنس زیتون) ایسے اسم کو اسم جنس کہتے ہین- عبارت مین ان کا استعمال واحد مذکر کی طرح ہوتا ہے- جب اس جنس کا ایک ہی فرد مقصود ہو تو عموماً اسمائے جنس پر ة لگاتے ہین- اس وقت اس ة کو تائے وحدت کہتے ہین جیسے حَجَرَةٌ (ایک پتھر) شَجَرَةٌ (ایک درخت) +

۶- دوسرے اور تیسرے سبقون مین تم پڑھ چکے ہو- تعریف وتنکیر اور تذکیر و تانیث مین صفت اپنے موصوف کے مطابق ہوتی ہے- اب یہ بھی یاد رکھو کہ وحدت- تثنیہ و جمع مین بھی صفت کو اپنے موصوف کے موافق ہونا چاہئے (جیسا کہ ذیل کی مشقی مثالون سے تم سمجھ لوگے) +

لیکن جبکہ موصوف غیرعاقل[1] کی جمع ہو (خواہ مذکر ہو خواہ مؤنث) تو صفت عموماً واحد مؤنث ہوتی ہے- اگرچہ بعض اوقات جمع بھی ہوتی ہے

[1] عموماً انسان کو عاقل کہتے ہین نیز جن اور فرشتون کا شمار عقلا مین ہے- باقی مخلوق غیرعاقل مانی جاتی ہے +

چنانچہ اَیَّامٌ مَعْدُوْدَةٌ (گنے ہوئے دن) بھی کہا جاتا ہے اور اَیَّامٌ مَعْدُوْدَاتٌ بھی۔

سلسلۂ الفاظ نمبر ۴

اَلْآتِیْ	آئندہ۔ آنے والا	لَاعِبٌ	کھیلنے والا
اَلْجَارِیْ	رواں۔ بہنے والا	لَامِعٌ	چمکدار
اَلْمَاضِیْ	گذشتہ	مَبْسُوْطٌ	خوشدل
حَارَةٌ	محلہ	مُجْتَهِدٌ	محنتی۔ چست
خَادِمٌ	خدمتگار۔ نوکر	مَشْغُوْلٌ	مشغول۔ مصروف
خَبَّازٌ	نانبائی	مُظْلِمٌ	اندھیرا۔ اندھیرا کرنیوالا
خَیَّاطٌ	درزی	مُعَلِّمٌ	سکھانیوالا۔ اُستاد
تَعْبَانٌ	تھکا ماندہ	مُعَلِّمَةٌ	اُستانی
زَعْلَانٌ	ناخوش۔ ناراض	مُنِیْرٌ	روشن۔ روشن کرنیوالا
شَهْرٌ	مہینہ	نَجَّارٌ	بڑھئی
کَسْلَانٌ	سست		

مشق نمبر ۴

(۱) اَلْمُعَلِّمُ الصَّالِحُ (۲) اَلْمُعَلِّمَتَانِ الصَّالِحَتَانِ (۳) اَلْمُعَلِّمُوْنَ الصَّالِحُوْنَ (۴) مُعَلِّمَاتٌ مُجْتَهِدَاتٌ (۵) اَللَّيْلَةُ الْمُظْلِمَةُ (۶) قَمَرٌ مُنِيْرٌ (۷) اَلشَّمْسُ الْمُنِيْرَةُ (۸) اَلْعَيْنَانِ اللَّامِعَتَانِ (۹) اَلسَّنَةُ الْمَاضِيَةُ (۱۰) اَلشَّهْرُ الْجَارِیْ (۱۱) اَلْاَنْهُرُ الْجَارِيَةُ (۱۲) حَارَاتٌ نَظِيْفَةٌ (۱۳) خَيَّاطَةٌ كَسْلَانَةٌ

(۱۴) اَلْاِبْنَتَانِ اللَّاعِبَتَانِ (۱۵) اِبْنَتَانِ تَعْبَانَتَانِ (۱۶) رَجُلَانِ زَعْلَانَانِ (۱۷) اَلسِّنُوْنَ الْاٰتِیَةُ (۱۸) اَلْحَیْوَانَاتُ الصَّغِیْرَةُ (۱۹) اَلنَّجَّارُوْنَ الْکَسْلَانُوْنَ وَالْخَادِمُوْنَ الْمُجْتَهِدُوْنَ (۲۰) زَیْدُنِ الزَّعْلَانُ (۲۱) عَمْرُوْنِ الْمَبْسُوْطُ +

عربی مین ترجمہ کرو

(۱) ایک چمکدار آنکھ (۲) دو محنتی مرد (۳) مشغول نانبائی (۴) دو تھکے ہوئے بڑھئی (۵) روشن دن (۶) خوبصورت درزنین (۷) تھکے ہوئے نوکر (۸) سُست درزی (۹) بہتی نہرین (۱۰) بڑے جانور (۱۱) سالِ رواں (۱۲) ماہِ گذشتہ (۱۳) گذرے ہوئے سال (۱۴) خوشدل خادم +

سوالات نمبرا

(۱) کلمہ کی تعریف کرو +

(۲) کلمہ کی کتنی قسمین ہین؟ ہر ایک قسم کی تعریف کرو اور مثالین دو +

(۳) اسم اور فعل مین بڑا فرق کیا ہی؟

(۴) زمانے کتنے ہین؟

(۵) الفاظ ذیل مین اسم۔ فعل اور حرف کی تمیز کرو :۔

هُوَ (وہ) مِنْ (سے) ضَرَبَ (اُس نے مارا) یَذْهَبُ (وہ جاتا ہے) بَلَدٌ (شہر) اَلْفَرَسُ (گھوڑا) -

(۶) اسم معرفہ اور نکرہ کی تعریف کرو اور مثالین دو +

(۷) اسم معرفہ کتنی قسم کا ہوتا ہے؟

(۸) ذیل کے اسموں میں معرفہ اور نکرہ کی تمیز کرو :-
زَیْدٌ. مَکَّۃُ. بَلَدٌ. رَجُلٌ. اَلطَّیِّبُ
نَحْنُ (ہم) اَلْفَرَسُ +
(۹) مذکورہ الفاظ میں کون کون سی قسم کے معرفہ ہیں ؟
(۱۰) اَلْ کے اَ کو کیا کہتے ہیں ؟
(۱۱) نون تنوین کیا ہے ؟
(۱۲) تنوین والا لفظ معرف باللام کے ساتھ کس طرح ملایا جائے ؟
(۱۳) حروف قمریہ کون سے ہیں اور شمسیہ کون سے ؟
(۱۴) ترکیب اور مرکب میں فرق کیا ہے ؟
(۱۵) مرکب توصیفی کیا ہے ؟
(۱۶) صفت کو کون کون سی باتوں میں موصوف کے مطابق ہونا چاہیے اور اس سے مستثنیٰ صورتیں کونسی ہیں ؟
(۱۷) علامت تانیث کیا ہے ؟
(۱۸) کون سے الفاظ بغیر علامت تانیث کے مؤنث استعمال ہوتے ہیں ؟
(۱۹) علامت تانیث کی موجودگی میں کون سے الفاظ مذکر مستعمل ہوتے ہیں ؟
(۲۰) تثنیہ اور جمع سالم مذکر و مؤنث بنانے کا کیا قاعدہ ہے ؟

اَلدَّرْسُ السَّادِسُ

اَلْجُمْلَۃُ الْاِسْمِیَّۃُ

۱۔ تم پڑھ چکے ہو کہ پوری بات کو جملہ کہتے ہیں (دیکھو سبق ۲-۲) اب بھی یہ یاد رکھو کہ جملہ دو قسم کا ہوتا ہے :- اِسْمِیَّہ اور فِعْلِیَّہ
جملۂ اسمیہ (اَلْجُمْلَۃُ الْاِسْمِیَّۃُ) وہ ہے جس میں پہلا جزو اسم ہو :

زَیْدٌ حَسَنٌ (زید خوبصورت ہے) +

جملۂ فعلیّہ (اَلْجُمْلَۃُ الْفِعْلِیَّۃُ) وہ ہے جس مین پہلا جزو فعل ہو: حَسُنَ زَیْدٌ (زید خوبصورت ہوا) +

ذیل مین جملۂ اسمیّہ کے متعلق ضروری باتین لکھی جاتی ہین اور جملۂ فعلیّہ کا بیان سبق ۱۷ مین ہوگا +

۲- جملۂ اسمیّہ مین عموماً پہلا جزو معرفہ اور دوسرا نکرہ ہوتاہے چنانچہ اوپر کی مثال مین زَیْدٌ اسم معرفہ ہے اور حَسَنٌ اسم نکرہ +

تنبیہ ۱- جملۂ اسمیہ اور مرکب توصیفی مین اتنا ہی فرق ہے کہ مرکب توصیفی مین دونون اجزا تعریف و تنکیر مین یکسان ہوتے ہین اور جملۂ اسمیہ مین پہلا جزو معرفہ اور دوسرا نکرہ چنانچہ مثال مذکورہ مین اگر پہلے جزو زید کی جگہ کوئی اسم نکرہ مثلاً رَجُلٌ رکھین اور کہین رَجُلٌ حَسَنٌ (اچھا مرد)- یا دوسرے جزو حَسَن پر اَل لگا کر معرفہ کردین اور کہین زَیْدُ نِ الْحَسَنُ تو یہ دونون صورتین مرکب توصیفی ہوجائینگی +

البتہ جب جملہ اسمیہ کا دوسرا جزو ایسا لفظ نہ ہو جو کسی موصوف کی صفت واقع ہوسکے تو جائز ہے کہ جملہ اسمیہ کا دوسرا جزو بھی معرفہ ہو مثلاً اَنَا یُوْسُفُ (مین یوسف ہون) +

تنبیہ ۲- جیساکہ فارسی مین "است- اند" وغیرہ اور اُردو مین "ہے- ہین" وغیرہ کلماتِ ربط ہین- اس طرح عربی مین کوئی

لفظ نہیں ہے۔ یہ معنی جملے مین خود پیدا ہوتے ہین چنانچہ زَیدٌ
عَالِمٌ کے معنی ہین۔ "زید عالم ہے" +

۳۔ جملۂ اسمیہ کے پہلے جزو کو مبتدا اور دوسرے کو خبر کہتے ہین +

۴۔ عموماً مبتدا اور خبر مرفوع (حالت رفع مین) ہوتے ہین +

۵۔ صفت کی طرح خبر بھی وحدت۔ تثنیہ وجمع اور تذکیر وتانیث مین اپنے مبتدا کے مطابق ہوتی ہے۔ مگر جبکہ مبتدا غیر عاقل کی جمع ہو تو خبر عموماً واحد مؤنث ہوا کرتی ہے۔ مثلاً :-

اَلرَّجُلُ صَادِقٌ	مرد سچا ہے	مبتدا	واحد	مذکر	عاقل
اَلرَّجُلَانِ صَادِقَانِ	دو مرد سچے ہین	″	تثنیه	″	″
اَلرِّجَالُ صَادِقُوْنَ	بہت مرد سچے ہین	″	جمع	″	″
اَلْمَرْءَةُ صَادِقَةٌ	عورت سچی ہے	″	واحد	مؤنث	″
اَلْمَرْءَتَانِ صَادِقَتَانِ	دو عورتین سچی ہین	″	تثنیه	″	″
اَلنِّسَاءُ صَادِقَاتٌ	بہت عورتین سچی ہین	″	جمع	″	″
اَلرِّيْحُ شَدِيْدَةٌ	ہوا تُند ہے	″	واحد	″	غیر عاقل
اَلرِّيْحَانِ شَدِيْدَتَانِ	دو ہوائین تُند ہین	″	تثنیه	″	″
اَلرِّيَاحُ شَدِيْدَةٌ	ہوائین تُند ہین	″	جمع	″	″

تنبیہ ۳۔ مذکورہ مثالون مین اگر دوسرے جزو کو مُعَرَّف باللام کردین یا پہلے جزو پر سے اَلْ نکال ڈالین تو سب مثالین مرکب توصیفی کی ہو جائینگی +

۶۔ اگر مبتدا دو ہوں اور جنس میں مختلف یعنی ایک مذکر دوسرا مؤنث تو خبر میں لحاظ مذکر کا رکھا جائیگا۔ یعنی خبر مذکر ہوگی جیسے اَلْاِبْنُ وَ الْاِبْنَةُ حَسَنَانِ (بیٹا اور بیٹی خوبصورت ہیں)+

۷۔ مبتدا اور خبر کبھی مفرد ہوتے ہیں کبھی مُرکب۔ مفرد کی مثالیں تو لکھی گئیں۔ مرکب کی مثالیں یہ ہیں:۔

اَلرَّجُلُ الطَّيِّبُ حَاضِرٌ (اچھا مرد حاضر ہے) اس میں "مبتدا" مرکب توصیفی ہے۔ زَيْدٌ رَجُلٌ طَيِّبٌ (زید اچھا مرد ہے) اس میں "خبر" مرکب توصیفی ہے+

۸۔ جملۂ اسمیہ پر مَا یا لَيْسَ داخل ہونے سے اس میں نفی کے معنی پیدا ہوتے ہیں۔ ایسی صورت میں اکثر خبر پر بِ لگا کر خبر کو جرّ دیتے ہیں۔ اس بِ کے کچھ معنی نہیں لئے جاتے: مَا زَيْدٌ بِعَالِمٍ (زید عالم نہیں ہے) لَيْسَ زَيْدٌ بِرَجُلٍ قَبِيحٍ (زید بُرا مرد نہیں ہے)+

۹۔ جملۂ اسمیہ پر اکثر حرف اِنَّ (بیشک) بھی داخل ہوتا ہے جس کی وجہ سے مبتدا کو نصب پڑھایا جاتا ہے اور خبر بدستور مرفوع ہوتی ہے: اِنَّ الْاَرْضَ مُدَوَّرَةٌ (بیشک زمین گول ہے)+

تنبیہ ۴۔ کسی جملے میں استفہام کے معنی پیدا کرنے ہوں تو اس پر هَلْ یا اَ لگا دو+

سلسلۂ الفاظ نمبر ۵

بَلْ	بلکہ	جَالِسٌ . قَاعِدٌ	بیٹھا ہوا یا بیٹھنے والا
جَدِيدٌ	نیا	جِيفَةٌ	مُردار

حَاضِرٌ	موجود۔ حاضر	قَدِیْمٌ	پُرانا
حَیَوَانٌ	جانور	مَشْهُوْرٌ } مَعْرُوْفٌ	مشہور
شَاةٌ	بکری		
غَائِبٌ	غائب	مُفْلِحٌ	کامیاب
فِیْلٌ	ہاتھی	مُؤْمِنٌ	ایماندار۔ مسلمان
قَائِمٌ	کھڑا	نَعَمْ	ہاں

		ضمائر مرفوعہ منفصلہ		
		غائب	مخاطب	متکلم
مذکر	واحد	هُوَ (وہ ایک مرد)	أَنْتَ (تو ایک مرد)	أَنَا (میں ایک مرد)
	تثنیہ	هُمَا (وہ دو مرد)	أَنْتُمَا (تم دو مرد)	نَحْنُ (ہم دو مرد)
	جمع	هُمْ (وہ بہت مرد)	أَنْتُمْ (تم بہت مرد)	〃 (ہم بہت مرد)
مؤنث	واحد	هِیَ (وہ ایک عورت)	أَنْتِ (تو ایک عورت)	أَنَا (میں ایک عورت)
	تثنیہ	هُمَا (وہ دو عورتیں)	أَنْتُمَا (تم دو عورتیں)	نَحْنُ (ہم دو عورتیں)
	جمع	هُنَّ (وہ بہت عورتیں)	أَنْتُنَّ (تم بہت عورتیں)	〃 (ہم بہت عورتیں)

مشق نمبر ۵

(۱) اَلْوَلَدُ قَائِمٌ (۲) اَلْاِبْنَةُ جَالِسَةٌ (۳) هُوَ خَبَّازٌ (۴) مَا هُوَ بِنَجَّارٍ (۵) هَلْ هُنَّ مُعَلِّمَاتٌ ؟ (۶) نَعَمْ (۷) هَلِ الدَّارُ جَدِیْدَةٌ ؟ (۸) لَا۔ هِیَ قَدِیْمَةٌ (۹) اَللَّیْلَةُ مُظْلِمَةٌ (۱۰) هَلْ أَنْتُمْ خَیَّاطُوْنَ ؟ (۱۱) لَا۔ نَحْنُ مُعَلِّمُوْنَ

(۱۲) لَيْسَ الرَّجُلُ بِحَاضِرٍ (۱۳) حَارَاتٌ نَظِيفَةٌ (۱۴) اَلْحَارَاتُ نَظِيفَةٌ (۱۵) أَأَنْتَ يُوسُفُ ؟ (۱۶) نَعَمْ. أَنَا يُوسُفُ (۱۷) هِيَ خَيَّاطَةٌ مُجْتَهِدَةٌ (۱۸) هُمُ الْمُؤْمِنُونَ الْمُفْلِحُونَ (۱۹) اَلرِّجَالُ الْحَاضِرُونَ هُمْ عَالِمُونَ (۲۰) اَلْمَرْءَةُ الصَّادِقَةُ حَاضِرَةٌ (۲۱) اَلْاِبْنَتَانِ الْحَسَنَتَانِ غَائِبَتَانِ (۲۲) طَرَفَةُ شَاعِرٌ مَعْرُوفٌ (۲۳) إِنَّ الْخَيَّاطَ وَالْخَيَّاطَةَ كَسْلَانَانِ (۲۴) إِنَّ الْمُعَلِّمِينَ وَالْمُعَلِّمَاتِ (دیکھو سبق ۵-۳) مَبْسُوطُونَ. (۲۵) اَلشَّاةُ نَظِيفَةٌ وَالْفِيلُ جَيِّفَةٌ (۲۶) إِنَّ الْمَرْءَتَيْنِ (دیکھو سبق ۵-۲) جَالِسَتَانِ

عربی مین ترجمہ کرو

(۱) معلم موجود ہے (۲) وہ درزی [جمع] ہین (۳) تم عالم ہو (۴) وہ یوسف ہے (۵) مین حسن ہون (۶) کیا وہ عورتین درزنین ہین؟ (۷) ایک نیا مکان (۸) مکان نیا ہے (۹) کیا تو محمود ہے ؟ (۱۰) نہین مین حامد ہون (۱۱) ہاتھی ایک شاندار جانور ہے (۱۲) بیشک مومن فلاح پانے والا ہے (۱۳) بیشک مرد [جمع] بیٹھے ہین (۱۴) بیشک دو عورتین کھڑی ہین (۱۵) بیشک دو سچے مرد حاضر ہین (۱۶) بکری کھڑی نہین بلکہ بیٹھی ہے +

اَلدَّرْسُ السَّابِعُ

مرکب اضافی

۱- جس مرکب مین دونون جزو اسم ہون اور پہلا دوسرے کی طرف

منسوب ہو اسے مرکب اضافی کہتے ہین۔ مثلاً کِتَابُ زَیْدٍ (زید کی کتاب) خَاتَمُ فِضَّةٍ (چاندی کی انگوٹھی) مَاءُ النَّهْرِ (نہر کا پانی) +

۲۔ دو اسمون مین اس قسم کی نسبت کا نام اضافت (اَلْاِضَافَةُ) ہے +

۳۔ مُرَکَّبِ اِضَافِی کے پہلے جزو کو مُضاف (منسوب) اور دوسرے کو مُضَافٌ اِلَیْهِ (جس کی طرف کوئی چیز منسوب ہو) کہا جاتا ہے +

۴۔ مُضاف پر نہ تو لام تعریف (اَلْ) داخل ہوتا ہے نہ تنوین۔ برخلاف مُضَافٌ اِلَیْه کے (دیکھو اوپر کی مثالین) +

۵۔ مُضَافٌ اِلَیْه ہمیشہ مجرور (زیر والا) ہوتا ہے +

۶۔ مضاف ہمیشہ مضاف الیہ سے پہلے آتا ہے +

۷۔ مرکب اضافی بھی مرکب توصیفی کی طرح پُورا جملہ نہین ہوتا (دیکھو سبق ۲۔۷) بلکہ جملے کا جزو ہوا کرتا ہے۔ مثلاً مَاءُ النَّهْرِ حُلْوٌ (نہر کا پانی میٹھا ہے) اس جملے مین مَاءُ النَّهْرِ مبتدا ہے اور حُلْوٌ خبر +

۸۔ بعض اوقات ایک ترکیب مین کئی مضاف الیہ ہوتے ہین جیسے بَابُ بَیْتِ الْاَمِیْرِ (امیر کے گھر کا دروازہ) بَابُ بَیْتِ ابْنِ الْوَزِیْرِ (وزیر کے بیٹے کے گھر کا دروازہ) +

۹۔ اسم نکرہ جب معرفہ کی طرف مضاف ہو تو وہ بھی معرفہ سمجھا جاتا ہے۔ مثلاً کِتَابُ الرَّجُلِ یا کِتَابُ زَیْدٍ مین کتاب کا لفظ بھی الرجل اور زید کی طرح معرفہ سمجھا جائیگا (اس قاعدے کا اثر سبق ۱۱۔۳ مین معلوم ہو جائیگا +

تنبیہ۔ اضافت کے چند اور ضروری مسائل سبق ۱۱ مین دیکھو +

سلسلۂ الفاظ نمبر ۶

أَسَدٌ	شیر	سُلْطَانٌ	بادشاہ۔ غلبہ
اِسْمٌ	نام	طَلَبٌ	طلب کرنا
آفَةٌ	آفت	طِيْبٌ	خوشبو
اِطَاعَةٌ	فرمانبرداری	ظِلٌّ	سایہ
أَعُوْذُ	مین پناہ مانگتا ہون	عَالَمٌ	جہان۔ دنیا
بَقَرٌ	گائے۔ بیل (اسم جنس)	قَدِيْرٌ	قدرت والا
حِكْمَةٌ	دانائی	كَلْبٌ	کُتا
حَمْدٌ	تعریف	كُلٌّ	ہر ایک۔ سب
ذَاهِبٌ	جانے والا	كُلُّ شَيْءٍ	ہر چیز
رَأْسٌ	سر	لَحْمٌ	گوشت
رَحْمٰنُ	(بغیر تنوین کے) بہت ہی رحم کرنیوالا	مَخَافَةٌ	خوف
		مِرْآةٌ	آئینہ
رَحِيْمٌ	بہت مہربان	مِلْحٌ	نمک
رَجِيْمٌ	مردود۔ ہانکا ہوا	نِسْيَانٌ	بھولنا۔ بھول
زَوْجٌ	شوہر	وَالِدَانِ / وَالِدَيْنِ	ماں باپ
زَوْجَةٌ	بیوی		
سُخْطٌ	غصہ		

چند حروف جارّہ جو اسم پر داخل ہوتے اور اسے جرّ (زیر) دیتے ہیں +

بِ ۔ سے ۔ساتھ ۔میں۔ کو مثلاً بِالْقَلَمِ (قلم سے) بِرَجُلٍ (مرد کے ساتھ)

فِیْ ۔ میں	، فِیْ بَیْتٍ (گھر میں) فِی الْبُسْتَانِ (باغ میں)
عَلٰی ۔ پر	، عَلٰی جَبَلٍ (پہاڑ پر) عَلَی الْعَرْشِ (عرش پر)
مِنْ ۔ سے	، مِنْ زَیْدٍ (زید سے) مِنَ الْمَسْجِدِ (مسجد سے)
اِلٰی ۔ طرف ۔تک	، اِلٰی بَلَدٍ (شہر کی طرف) اِلَی الْکُوْفَةِ (کوفہ تک)
لِ ۔ کے واسطے ۔کو ۔کے	، لِزَیْدٍ (زید کے واسطے) قُلْتُ لِزَیْدٍ (میں نے زید کو کہا)
کَ ۔ مانند ۔جیسا	، کَرَجُلٍ (مرد کے جیسا) کَالْاَسَدِ (شیر کے جیسا)
عَنْ ۔ سے ۔ کی طرف سے	، عَنْ زَیْدٍ (زید سے ۔ زید کی طرف سے)

مشق نمبر ۶

(۱) مَاءُ الْبَحْرِ (۲) لَبَنُ الْبَقَرِ (۳) لَحْمُ الشَّاةِ (۴) اُذُنُ الْفَرَسِ (۵) مَلِكُ الشَّامِ (۶) رَأْسُ الْاِنْسَانِ (۷) اِطَاعَةُ الْوَالِدَیْنِ (دیکھو سبق ۵ فقرہ ۲ (۸) طَلَبُ الْمَالِ (۹) بَیْتُ اللّٰهِ (۱۰) ضَوْءُ الشَّمْسِ (۱۱) فِی السُّوْقِ وَالْبَیْتِ (۱۲) عَلَی الْکُرْسِیِّ (۱۳) اِلَی الْمَسْجِدِ (۱۴) کَالْفَرَسِ (۱۵) بِالْمَاءِ وَالْمِلْحِ (۱۶) لِلْعَرُوْسِ (۱۷) عَنْ اَنَسٍ (نام ایک صحابی کا)۔ (۱۸) مَاءُ الْبَحْرِ مَالِحٌ (۱۹) لَبَنُ الْبَقَرِ وَلَحْمُ الشَّاةِ طَیِّبَانِ (۲۰) اِسْمُ الْوَلَدِ مَحْمُوْدٌ (۲۱) اَلطِّیْبُ لِلْعَرُوْسِ (۲۲) نَحْنُ ذَاهِبُوْنَ اِلَی الْمَسْجِدِ (۲۳) هُمْ جَالِسُوْنَ فِی الْمَسْجِدِ (۲۴) اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ (۲۵) بِسْمِ (بِاسْمِ) اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ (۲۶) اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ (۲۷) اَلْمُسْلِمُ مِرْاٰةُ الْمُسْلِمِ (۲۸) سَخَطُ الرَّبِّ فِی

سَخَطِ الْوَالِدَيْنِ (۲۹) اٰفَةُ الْعِلْمِ النِّسْيَانُ (۳۰) رَاْسُ الْحِكْمَةِ مَخَافَةُ اللّٰهِ (۳۱) اِنَّ السُّلْطَانَ الْعَادِلَ ظِلُّ اللّٰهِ فِي الْاَرْضِ (۳۲) طَلَبُ الْعِلْمِ فَرِيْضَةٌ عَلٰى كُلِّ مُسْلِمٍ وَّمُسْلِمَةٍ (۳۳) لَيْسَ الْكَلْبُ كَالْاَسَدِ (۳۴) لَيْسَ الْمَالُ لِزَيْدٍ (۳۵) فَاطِمَةُ بِنْتُ مُحَمَّدٍ رَّسُوْلِ اللّٰهِ هِيَ زَوْجَةُ عَلِيٍّ وَالْحَسَنُ وَ الْحُسَيْنُ اِبْنَانِ لِعَلِيٍّ رض +

عربی میں ترجمہ کرو

(۱) بکری کا دودھ (۲) گائے کا سر (۳) ماں کی فرمانبرداری (۴) زید کا مال (۵) ہاتھی کا کان (۶) چاند کی روشنی (۷) گھر میں (۸) بازار تک (۹) اللہ اور رسول کے واسطے (۱۰) سر اور آنکھ پر (۱۱) لڑکے کا نام حامد ہے (۱۲) وہ گھر جارہے ہیں (۱۳) ہم مسجد میں بیٹھے ہوئے ہیں (۱۴) بکری کا دودھ لڑکی کے واسطے ہے (۱۵) رسول کی فرمانبرداری میں اللہ کی فرمانبرداری ہے (۱۶) عائشہ (عَائِشَةُ) بنتِ ابی بکر محمد رسول خدا کی بیوی ہیں (۱۷) وہ امیر کا لڑکا ہے (۱۸) ظالم بادشاہ پر اللہ کا غضب ہے (۱۹) جاہل عالم کے جیسا (برابر) نہیں ہے (۲۰) خوشبو لڑکے کے لئے نہیں ہے (۲۱) وہ حامد کے لڑکے کی لڑکی ہے +

سوالات نمبر ۳

(۱) جملۂ اسمیہ اور فعلیہ میں فرق کیا ہے؟

(۲) جملۂ اسمیہ اور مرکب توصیفی کا فرق بتاؤ۔

(۳) جملۂ اسمیہ کے کتنے جزو ہوتے ہیں اور ہر ایک جزو کو کیا کہتے ہیں؟

(۴) عربی میں کلمۂ ربط کیا ہے؟

(۵) مبتدا اور خبر میں مطابقت کتنی باتوں میں ہونی چاہیے؟

(۶) اگر جملے میں دو مبتدا مختلف الجنس ہوں تو خبر میں کس کی رعایت ہوگی؟

(۷) لفظ إنَّ کا مبتدا پر کیا اثر ہوتا ہے؟

(۸) کسی تثنیہ پر اور کسی لفظ کی جمع سالم مذکر و مؤنث پر إنَّ لگا کر پڑھو +

(۹) مرکب اضافی اور اضافۃ کی تعریف کرو؟

(۱۰) مضاف پر کیا داخل نہیں ہوتا؟

(۱۱) حروف جارّہ کا اسم پر کیا اثر ہوتا ہے؟

اَلدَّرْسُ الثَّامِنُ

اوزانِ کلمات

عربی اسموں اور فعلوں میں اصلی حروف تین سے کم نہیں ہوتے اور زیادہ سے زیادہ اسم میں پانچ اور فعل میں چار ہوتے ہیں۔ پھر اصلی حروف کے ساتھ زائد حروف بھی مل جاتے ہیں۔ اس وقت اسم اور فعل میں پانچ سے زائد حروف بھی جمع ہو جاتے ہیں[1] +

تنبیہ :- حرف اصلی وہ ہے جو تمام تصریفات و مشتقات میں موجود رہے۔ اِلّا شاذ و نادر موقع پر حذف ہو جائے یا دوسرے حرف سے بدل دیا جائے۔ اور زائد وہ حرف ہے جو کسی صیغہ اور کسی مشتق میں ہو اور کسی میں نہ ہو جیسے حَمْدٌ میں تینوں حرف اصلی ہیں اور حَامِدٌ میں الف اور

[1] لیکن سب مل ملا کر اسموں میں سات تک اور فعلوں میں چھ تک ہوتے ہیں اس سے زائد نہیں۔ گردانوں کے ہیر پھیر سے کچھ اور حروف بڑھ جائیں تو وہ کسی شمار میں نہیں +

مَحْمُوْدٌ میں پہلا میم اور واو زائد ہیں +

۲۔ جن کلمات میں اصلی حروف تین ہوں وہ ثلاثی کہلاتے ہیں: ضَرَبَ (مارا اس نے) چار ہوں تو رباعی: زِلْزِلْ (مرچ) دَحْرَجَ (لڑھکایا اس نے) پانچ ہوں تو خماسی: سَفَرْجَلٌ (بہی) +

جو کلمے محض حروفِ اصلیہ سے مرکّب ہوں وہ مجرّد اور جن میں حروف زوائد بھی ہوں وہ مزید فیہ کہے جاتے ہیں: کِبَرٌ (بڑائی) ثلاثی مجرد ہے۔ تَکَبُّرٌ (بڑائی ظاہر کرنا) ثلاثی مزید فیہ ہے۔ کیونکہ اس میں ت اور ایک ب زائد ہے +

[illegible] اسماءِ مشتقّہ[1] اور مصادر کا مجرّد یا مزید فیہ ہونا [illegible] ماضی کے صیغۂ واحد مذکّر غائب سے پہچانا جاتا ہے یعنی اگر وہ صیغہ حروفِ زوائد سے خالی ہو تو اس کے مشتقات اور مصادر بھی مجرّد کہے جائینگے: نَصَرَ (مدد کی اس نے) فعل ثلاثی مجرد ہے تو اس کا مضارع یَنْصُرُ۔ اسم فاعل نَاصِرٌ اسم مفعول مَنْصُوْرٌ اور مصدر نُصْرَةٌ بھی ثلاثی مجرّد کہے جائینگے۔ گو ان میں حروف زائد بھی ہیں اسی طرح گردان کی وجہ سے مجرّد میں حروفِ زائد آئیں تو وہ مجرّد ہی رہیگا: رَجُلٌ ثلاثی مجرد ہے تو رَجُلَانِ اور رِجَالٌ بھی ثلاثی مجرد ہیں +

۳۔ الفاظ کا وزن معلوم کرنے اور ان کے حروفِ اصلیہ کو زوائد سے الگ بتلانے کے لئے ف۔ع اور ل کو میزان قرار دیا گیا ہے۔ ثلاثی کلمات میں ف

---

[1] جو اسم کسی مصدر سے بنایا جاوے وہ مشتق ہے +

پہلے حرف کی جگہ ع دوسرے حرف کی جگہ اور ل تیسرے حرف کی جگہ رکھا جاتا ہے
مثلاً کہا جائیگا کہ لفظ قَلَمٌ کا وزن فَعَلٌ۔ کَتِفٌ[1] کا وزن فَعِلٌ۔ عَضُدٌ[2] کا
وزن فَعُلٌ اور کَلْبٌ کا وزن فَعْلٌ ہے ؛

کلمۂ موزون (جس کا وزن نکالا جائے) کا جو حرف ف کے مقابلے میں ہو
وہ فاء کلمہ کہلاتا ہے (جیسے قَلَمٌ میں ق)۔ جو ع کے مقابلے میں ہو وہ عین
کلمہ (جیسے قَلَمٌ میں ل) اور جو ل کے مقابلے میں ہو وہ لامِ کلمہ (جیسے قلم
میں م) +

جب لفظ رُباعی کا وزن معلوم کرنا ہو تو ف ع کے بعد ایک ل کی
جائے دو ل لگاؤ۔ اور خماسی میں تین ل۔ مثلاً جَعْفَرٌ[3] کا وزن فَعْلَلٌ اور
سَفَرْجَلٌ کا وزن فَعَلَّلٌ ہوگا +

۴۔ وزن نکالتے وقت حروف اصلیہ کے مقابلے میں تو ف ع اور ل
رکھے جائینگے۔ باقی جو حروف زائد ہوں وہ اپنی اپنی جگہ بحال رہینگے چنانچہ کِتَابٌ
کا وزن فِعَالٌ کَبِیْرٌ کا وزن فَعِیْلٌ۔ اَکْبَرُ کا وزن اَفْعَلُ اور تَکَبُّرٌ کا وزن
تَفَعُّلٌ ہوگا +

۵۔ الفاظ کا وزن پہچاننے سے بہت بڑا فائدہ یہ ہے کہ کسی ایک لفظ کے
مادے (حروف اصلیہ) کے معنی جاننے سے اس کے تمام تصریفات اور مشتقات
کے معانی کا جاننا آسان ہو جاتا ہے +

---

[1] کاندھا [2] بازو [3] نام +

مشق نمبر ۷

کلماتِ ذیل کے اوزان نکالو

رَجُلٌ. رِجَالٌ (جمع رَجُلٌ کی). شَرَفٌ (بزرگی). شَرِیْفٌ (بزرگ) اَشْرَافٌ (جمع شَرِیْفٌ کی). مَلِكٌ. مُلُوْكٌ (جمع مَلِكٌ کی). رَحْمٌ (مہربانی) رَحِیْمٌ. رَحْمٰنٌ. کَرَمٌ (بزرگی سخاوت) کَرِیْمٌ. کِرَامٌ (جمع کَرِیْمٌ کی). عِلْمٌ (جاننا). عَالِمٌ. عُلَمَاءُ (جمع عالم کی) عَالِمُوْنَ (جمع عَالِمٌ کی). عَقْرَبٌ (بچھو). غَضَنْفَرٌ (شیر)۔

اَلدَّرْسُ التَّاسِعُ

جمعِ مکسّر

ا۔ یہ تو پہلے ہی لکھا گیا کہ جمعِ مکسّر بنانے کا کوئی قاعدہ مقرر نہیں ہے محض اہلِ زبان سے سُن لینے پر موقوف ہے۔ اِس لئے ہم ذیل میں جمعِ مکسّر کے چند کثیر الاستعمال اوزان لکھتے ہیں :۔

الف] اَفْعَالٌ : اَوْلَادٌ جمع وَلَدٌ کی۔ اَفْرَاسٌ جمع فَرَسٌ کی۔ اسی طرح شَرِیْفٌ. مَطَرٌ[۱]. وَقْتٌ وغیرہ کی جمع آتی ہے۔

ب] فُعُوْلٌ : مُلُوْكٌ جمع مَلِكٌ کی۔ اُسُوْدٌ جمع اَسَدٌ[۲] کی حُقُوْقٌ جمع حَقٌّ (دراصل حُقُوْقٌ) کی اسیطرح شَاهِدٌ[۳]. قَلْبٌ[۴]. جُنْدٌ[۵] وغیرہ کی۔

ج] فِعَالٌ : کِلَابٌ جمع کَلْبٌ کی۔ ثِیَابٌ (دراصل ثِوَابٌ) جمع ثَوْبٌ[۶] کی۔ اسی طرح جَبَلٌ. رُمْحٌ[۷]. رَجُلٌ. کَبِیْرٌ. صَغِیْرٌ وغیرہ کی۔

---

[۱] بارش [۲] شیر [۳] گواہ [۴] دل [۵] لشکر [۶] کپڑا [۷] نیزہ

د] فُعُلٌ : کُتُبٌ جمع کِتَابٌ کی۔ مُدُنٌ جمع مَدِیْنَۃٌ[1] کی۔ اسی طرح سَفِیْنَۃٌ[2] صَحِیْفَۃٌ[3]۔ طَرِیْقَۃٌ[4]۔ رَسُوْلٌ وغیرہ کی +

ھ] اَفْعُلٌ : اَشْهُرٌ جمع شَهْرٌ[5] کی۔ اَرْجُلٌ جمع رِجْلٌ کی۔ اسی طرح نَهْرٌ۔ بَحْرٌ۔ نَفْسٌ۔ عَیْنٌ وغیرہ کی +

و] فُعَلَاءُ : وُزَرَاءُ جمع وَزِیْرٌ کی۔ اُمَرَاءُ جمع اَمِیْرٌ کی۔ اسی طرح شَاعِرٌ۔ عَالِمٌ۔ سَفِیْهٌ[6]۔ اَمِیْنٌ[8]۔ وَکِیْلٌ[9]۔ اَسِیْرٌ[10] وغیرہ کی +

ز] اَفْعِلَاءُ۔ یہ وزن عموماً ذوی العقول کی صفتوں کے لئے ہے جو کہ فَعِیْلٌ کے وزن پر آتی ہوں: اَصْدِقَاءُ جمع صَدِیْقٌ[11] کی۔ اَنْبِیَاءُ جمع نَبِیٌّ کی۔ اَحِبَّاءُ (دراصل اَحْبِبَاءُ) جمع حَبِیْبٌ[12] کی۔ اسی طرح قَرِیْبٌ[13]۔ غَنِیٌّ[14]۔ وَلِیٌّ[15] وغیرہ کی +

ح] فُعْلَانٌ : فُرْسَانٌ جمع فَارِسٌ[16] کی۔ بُلْدَانٌ جمع بَلَدٌ[17] کی۔ قُضْبَانٌ جمع قَضِیْبٌ[18] کی +

ط] فَعَالِلُ : عَنَاصِرُ جمع عُنْصُرٌ[19] کی۔ زَلَازِلُ جمع زَلْزَلَۃٌ[20] کی۔ اسیطرح کَوْکَبٌ[21] جَوْهَرٌ[22] وغیرہ کی جمع آتی ہے +

تنبیہ ا۔ اسم خماسی کی جمع بھی اسی وزن پر آتی ہے۔ لیکن آخر کا حرف حذف کرنا پڑتا ہے۔ مثلاً سَفَرْجَلٌ کی جمع سَفَارِجُ ہے۔ اس میں ل حذف ہے +

---

[1] شہر [2] کشتی [3] چھوٹی کتاب [4] رستہ [5] مہینہ [6] کمینہ [7] جاہل [8] امانت دار [9] جس کی طرف کوئی کام سونپ دیا جائے [10] قیدی [11] دوست [12] دوست، پیارا [13] نزدیک رشتہ دار [14] تونگر، بے پروا [15] سرپرست، دوست [16] سوار (گھوڑے کا) [17] شہر [18] شاخ [19] عنصر [20] زلزلہ، بھونچال [21] ستارہ [22] قیمتی پتھر +

ی] فَعَالِیْلُ : فَنَاجِیْنُ جمع فِنْجَانٌ[1] کی صَنَادِیْقُ جمع صُنْدُوْقٌ[2] کی۔ اسی طرح قِنْدِیْلٌ[3]۔ خِنْزِیْرٌ[4]۔ بُسْتَانٌ۔ سُلْطَانٌ کی +

ک] فَعَالِلَۃٌ (ذوی العقول کے لئے مخصوص ہے) : اَسَاتِذَۃٌ جمع اُسْتَاذٌ[5] کی۔ تَلَامِذَۃٌ جمع تِلْمِیْذٌ[6] کی۔ مَلَائِکَۃٌ جمع مَلَکٌ کی +

ل] مَفَاعِلُ (جمع کا یہ وزن اُن لفظون کے لئے مخصوص ہے۔ جو مَفْعَلٌ، مَفْعِلٌ یا مَفْعَلَۃٌ کے وزن پر ہون) مثلاً مَرَاکِبُ جمع مَرْکَبٌ[8] کی۔ مَسَاجِدُ جمع مَسْجِدٌ کی۔ مَکَاتِبُ جمع مَکْتَبَۃٌ[9] کی +

م] مَفَاعِیْلُ (یہ وزن ان کلمات کے لئے ہے جو مِفْعَالٌ یا مَفْعُوْلٌ کے وزن پر آئین) چنانچہ مِفْتَاحٌ[10] کی جمع ہو گی مَفَاتِیْحُ۔ مَکْتُوْبٌ[11] کی جمع ہے مَکَاتِیْبُ

تنبیہ ۲۔ جمع کے مذکورہ اوزان مین یہ اوزان غیر منصرف ہین۔ ان پر تنوین نہین پڑھی جائیگی :۔

فُعَلَاءُ۔ اَفْعِلَاءُ۔ فَعَالِلُ۔ فَعَالِیْلُ۔ مَفَاعِلُ اور مَفَاعِیْلُ +

۲۔ ذیل کے الفاظ کی جمعون کو خاص طور پر یاد رکھو :۔

اِبْنٌ کی جمع سالم بَنُوْنَ (حالت رفعی مین) اور بَنِیْنَ (حالت نصبی و جری مین) آتی ہے اور اس کی جمع مکسر اَبْنَاءٌ ہے۔ اِبْنَۃٌ کی جمع بَنَاتٌ ہے۔ اَخٌ[12] کی اِخْوَانٌ یا اِخْوَۃٌ۔ اُخْتٌ[13] کی جمع اَخَوَاتٌ۔ اِمْرَاَۃٌ[14] کی جمع نِسَاءٌ یا نِسْوَۃٌ۔ اُمٌّ کی جمع اُمَّهَاتٌ ہے +

۳۔ بعض الفاظ کی جمع کئی وزنون پر آتی ہے۔ چنانچہ بَحْرٌ کی جمع بِحَارٌ۔ اَبْحَارٌ

[1] پیالی (چائے کی) [2] صندوق [3] قندیل [4] بدجانور [5] استاد [6] شاگرد [8] سواری [9] کتبخانہ [10] کنجی [11] خط [12] بھائی [13] بہن [14] عورت +

اَبْحُرٌ اور بُحُورٌ ہے +

۴۔ بعض کلمات کی جمع کے مختلف اوزان مختلف معنون مین آتے ہین: بَیْتٌ (گھر۔ شعر) کی جمع پہلے معنی کے لحاظ سے بُیُوتٌ اور دوسرے معنی کے لحاظ سے اَبْیَاتٌ عَبْدٌ (غلام۔ بندہ کی جمع پہلے معنی کے لحاظ سے عَبِیْدٌ اور دوسرے معنی کے لحاظ سے عِبَادٌ ہے۔ عَیْنٌ (آنکھ۔ چشمہ) کی جمع اَعْیُنٌ (آنکھین) اور عُیُونٌ (چشمے یا آنکھین)+

سلسلۂ الفاظ نمبر ۷

تنبیہ　بعض الفاظ کے سامنے ابجد کے جو حروف لکھے ہین۔ ان سے اُن کی جمع کی طرف اشارہ ہے +

آیَةٌ	نشان۔ قرآن کی آیت	شَرْطٌ (ب)	قرار داد
بَیِّنٌ	ظاہر	صَعْبٌ (ج)	سخت۔ دشوار
بَعْضٌ[1] (الف)	کوئی کوئی۔ کسی چیز کا حصہ	طَوِیْلٌ (ج)	دراز
ثَابِتٌ	ثابت شدہ۔ مضبوط	عَرَبِیٌّ	عربی
حَارِسٌ	نگہبان	اَلْعَالِیْ	بلند
حَدِیْدٌ	لوہا	عِلْمٌ (ب)	علم
حَرْفٌ (ب)	حرف	فَارِغٌ	خالی
سَفِیْرٌ (د)	ایلچی	قَاطِعٌ	کاٹنے والا۔ تیز
سَیْفٌ (ب)	تلوار	قَلَمٌ (الف)	قلم
اَلشَّایْ	چاء	لَوْحٌ (الف)	تختی

[1] یہ لفظ عموماً مضاف ہوتا ہے اور اکثر اس کا مضاف الیہ جمع کا صیغہ ہوتا ہے +

مُطِيْعٌ	فرمانبردار	نَافِعٌ	فائدہ مند
مُطَهَّرٌ	پاک	يَوْمٌ (الف ۔ اَيَّامٌ)	دن
مَوْعِظَةٌ (ط)	نصیحت	اَلْيَوْمَ	آج
نَفِيْسٌ	پاکیزہ		

مشق نمبر ۸

تنبیہ ۔ دیکھو ذیل کی مثالوں میں جمع غیر ذوی العقول کی صفت اور خبر کے لئے زیادہ تر واحد مؤنث کا صیغہ استعمال کیا گیا ہے ۔

(۱) اَقْلَامٌ طَوِيْلَةٌ (۲) اَلْعُلُوْمُ النَّافِعَةُ (۳) اَلْاَوْلَادُ صِغَارٌ (۴) رِجَالٌ صَالِحُوْنَ (۵) اَلْكُتُبُ صَعْبَةٌ (۶) اَلشُّرُوْطُ الصَّعْبَةُ (۷) طُرُقٌ سَهْلَةٌ (۸) اٰيَاتٌ بَيِّنَاتٌ (۹) صُحُفٌ مُطَهَّرَةٌ (۱۰) اَلْحُقُوْقُ الثَّابِتَةُ (۱۱) هِيَ الْمُدُنُ الْوَسِيْعَةُ (۱۲) اَلرِّمَاحُ الطِّوَالُ مِنَ الْحَدِيْدِ (۱۳) نِسَاءٌ مُسْلِمَاتٌ (۱۴) هُنَّ اُمَّهَاتٌ (۱۵) اَلْاِخْوَانُ وَالْاَخَوَاتُ جَالِسُوْنَ (۱۶) اِنَّ الْبَنِيْنَ وَالْبَنَاتِ مُطِيْعُوْنَ (۱۷) اَلسُّفَرَاءُ حَاضِرُوْنَ الْيَوْمَ (۱۸) مَا هُمْ بِغَائِبِيْنَ (۱۹) بَعْضُ الشُّعَرَاءِ مِنَ الصَّالِحِيْنَ الصَّادِقِيْنَ (۲۰) اَلْجَوَاهِرُ النَّفِيْسَةُ لَامِعَةٌ (۲۱) اِنَّ الْكِلَابَ الْحَارِسَةَ جَالِسَةٌ عَلٰى بَابِ الدَّارِ (۲۲) اَلْمَوَاعِظُ الْحَسَنَةُ نَافِعَةٌ (۲۳) هُمْ عَبِيْدُ الْاِنْسَانِ وَ نَحْنُ عِبَادُ الرَّحْمٰنِ (۲۴) فِي الْمَدَارِسِ الْعَالِيَةِ مُعَلِّمُوْنَ مِنَ الْعُلَمَاءِ الْكِبَارِ (۲۵) اَلصَّنَادِيْقُ الْفَارِغَةُ لِفَنَاجِيْنِ الشَّايِ ۔

عربی میں ترجمہ کرو

(۱) مسلمان مرد (جمع) (۲) بڑی کشتیاں (۳) پاکیزہ کپڑے (۴) بہنے والی نہریں (۵) نہریں جاری ہیں (۶) گذشتہ مہینے (۷) وہ سچے گواہ ہیں (۸) دو بلند پہاڑ (۹) نیزے دراز ہیں اور تلواریں تیز ہیں (۱۰) کیا تم ناخوش ہو؟ (۱۱) نہیں ہم خوشدل ہیں (۱۲) بعض بادشاہ عادل ہیں (۱۳) چائے کی پیالیاں خالی ہیں (۱۴) کیا تم دوست ہو؟ (۱۵) جی ہاں اور ہم رشتہ دار ہیں (۱۶) شاگرد [جمع] اور اُستاد [جمع] مدرسہ میں موجود ہیں (۱۷) وہ کھیلنے والی لڑکیاں ہیں (۱۸) ایمان والے اللہ کے دوست ہیں (۱۹) اونچے گھر (۲۰) عربی ابیات (۲۰) قرآن میں مفید نصیحتیں ہیں +

الدرس العاشر

اسم کی اعرابی حالتیں

۱۔ حالتوں کے اختلاف سے اسم کا آخر جن حرکات (زبر۔ زیر۔ پیش) وغیرہ کے ذریعے سے بدلتا رہتا ہے۔ وہ اِعراب کہلاتے ہیں +

اِعراب کی دو قسم ہے۔ ایک اِعراب بِالحَرَکَۃ جو زبر زیر اور پیش سے ظاہر کیا جاتا ہے۔ دوسرا اعراب بِالحروف جو بعض حروف کی زیادتی سے ظاہر کیا جاتا ہے جیسا کہ ابھی بیان کیا جائیگا +

۲۔ کوئی اسم:۔

(۱) جب فعل کا فاعل یا مبتدا یا خبر واقع ہو تو اسے حالت رفعی میں سمجھو +

(۲) جب وہ مفعول واقع ہو یا فاعل یا مفعول کی ہیئت بتلائے
اسے حالت نصبی مین سمجھنا چاہیئے +
(۳) اور جب وہ مضاف الیہ ہو یا کسی حرف جارّ کے بعد واقع ہو
تو اسے حالت جرّی مین سمجھو +

مختلف اسمون کی علاماتِ اعراب

۳- اگر اسم واحد ہو یا جمع مکسّر۔ تو حالت رفعی مین اس کے آخر کو رفع (ـُ) حالت نصبی مین نصب (ـَ) اور حالت جرّی مین جرّ (ـِ) پڑھو۔ مثلاً أَرْسَلَ زَيْدٌ مَكْتُوبًا إِلَىٰ خَالِدٍ (زید نے خالد کی طرف خط بھیجا) اس مثال مین زَيْدٌ فاعل ہے۔مَكْتُوبًا مفعول اور خَالِدٍ مجرور ہے۔ جَاءَ زَيْدٌ ضَاحِكًا (زید ہنستا ہوا آیا) اس جملے مین ضَاحِكًا فاعل کی حالت بتاتا ہے اس لئے وہ منصوب ہے اسی طرح أَرْسَلَ الرِّجَالُ ثِيَابًا إِلَى النِّسَاءِ +

تنبیہ ا۔ صفت کی اعرابی حالت وہی ہوگی جو موصوف کی ہے اگر موصوف مرفوع ہو تو صفت بھی مرفوع۔ موصوف منصوب ہو تو صفت بھی منصوب اور موصوف مجرور ہو تو صفت بھی مجرور ہوگی: أَرْسَلَ رَجُلٌ عَالِمٌ مَكْتُوبًا طَوِيلًا إِلَىٰ مَلِكٍ عَادِلٍ (ایک مرد عالم نے ایک عادل بادشاہ کے پاس ایک لمبا خط بھیجا) دیکھو عَالِمٌ۔ طَوِيلًا اور عَادِلٍ صفتین ہین جن مین سے ہر ایک کی اعرابی حالت ویسی ہی ہے جیسی اُن کے موصوف رَجُلٌ۔ مَكْتُوبًا اور مَلِكٍ کی ہے +

۴- اگر اسم تثنیہ کا صیغہ ہو تو حالت رفعی میں اس کے آخر میں ـَانِ اور حالت نصبی وجری میں ـَیْنِ لگاؤ : کَتَبَ الرَّجُلَانِ مَکْتُوبَیْنِ اِلَی الْمَرْأَتَیْنِ (دو مردوں نے دو خط دو عورتوں کی طرف لکھے) +

۵- اگر کوئی اسم جمع مذکر سالم کا صیغہ ہو تو حالت رفعی میں ـُوْنَ اور حالت نصبی وجری میں ـِیْنَ بڑھانا چاہئے : قَتَلَ الْمُسْلِمُوْنَ الظَّالِمِیْنَ (مسلمانوں نے ظالموں کو قتل کیا) +

تنبیہ ۲- تثنیہ اور جمع مذکر سالم کا اعراب بالحروف ہے
اسی وجہ سے تثنیہ اور جمع کے آخر کا نُون نون اعرابی (اعراب کا نون) کہلاتا ہے (دیکھو سبق ۵ تنبیہ ۲) +

۶- کوئی اسم جمع مؤنث سالم کا صیغہ ہو تو اس کو حالت رفعی میں رفع ـٌ اور حالت نصبی وجری میں جرّ ـٍ پڑھا جائیگا (دیکھو سبق ۴-۳) :
طَرَدَ الْمُسْلِمَاتُ الْفَاسِقَاتِ (مسلمان عورتوں نے بدکار عورتوں کو ہانکا) +

۷- تم پڑھ چکے ہو کہ اسم پر اَلْ داخل ہو تو تنوین گرا دی جاتی ہے (دیکھو سبق ۱-۴) اب یہ بھی یاد رکھو کہ بعض اسم مُعرب (دیکھو اصطلاح ۱۳) ایسے ہیں جن پر تنوین پہلے ہی سے نہیں آتی : مَکَّۃُ . مِصْرُ . اَحْمَدُ . عُثْمَانُ . زَیْنَبُ طَلْحَۃُ (ایک صحابی کا نام) حَمْرَاءُ (سرخ [مؤنث]) مَسَاجِدُ وغیرہ۔ ایسے اسم غیر مُنصرِف کہلاتے ہیں۔ ان پر حالت رفعی میں ضمّہ ـُ اور حالت نصبی وجری میں فتحہ ـَ پڑھتے ہیں : رَأَی عُثْمَانُ زَیْنَبَ فِیْ مَکَّۃَ (عثمان نے زینب کو مکّے میں دیکھا) +

مگر اسماء غیرمُنصرِفہ جب مُعَرَّف باللّام ہوں۔ یا مضاف تو حالت جرّی میں اُنھیں کسرہ ـِ دیا جائیگا : فِی اَلْمَسَاجِدِ. فِی مَسَاجِدِ اَلْمُسْلِمِیْنَ +

تنبیہ ۳۔ جن اسموں پر تنوین آیا کرتی ہے۔ وہ مُنصرف کہلاتے ہیں اسماء منصرفہ وغیرمنصرفہ کا بیان دوسرے حصے میں ہوگا (انشاء اللہ تعالیٰ) +

۸۔ اَلْقَاضِیْ. اَلْعَالِیْ. اَلْجَارِیْ. اَلْمَاضِیْ جیسے الفاظ (جن کے آخر میں ی ساکن ہو) حالت رفعی وجرّی میں ظاہری اعراب سے خالی رہتے ہیں اور حالت نصبی میں ان کو حسب دستور نصب دیا جائیگا :

جَاءَ اَلْقَاضِیْ　　(قاضی آیا)　　حالت رفعی

جَاءَ غُلَامُ اَلْقَاضِیْ　　(قاضی کا غلام آیا)　　حالت جرّی

رَأَیْتُ اَلْقَاضِیَ　　(میں نے قاضی کو دیکھا)　　حالت نصبی

مذکورہ الفاظ پر لام تعریف نہ ہو تو حالت رفعی وجرّی میں قَاضٍ عَالٍ. جَارٍ. مَاضٍ پڑھے جائینگے۔ اور حالت نصبی میں قَاضِیًا. عَالِیًا. جَارِیًا اور مَاضِیًا پڑھنا چاہیے +

ان کی جمع سالم قَاضُوْنَ. عَالُوْنَ وغیرہ (حالت رفعی میں) یا قَاضِیْنَ عَالِیْنَ وغیرہ (حالت نصبی وجرّی میں) +

ان کا تثنیہ عام قاعدے کے مطابق ہوگا۔ یعنی قَاضِیَانِ. عَالِیَانِ (حالت رفعی میں) یا قَاضِیَیْنِ. عَالِیَیْنِ (حالت نصبی وجرّی میں) +

۹۔ بعض اسم ایسے بھی ہین جن کا آخر حالتون کے اختلاف سے نہین بدلتا بلکہ وہ ہر حالت مین یکسان بولے جاتے ہین۔ ایسے اسم مَبْنِی کہلاتے ہین +

یاد رکھو ضمیرین سب کی سب مبنی ہین۔ ان کے علاوہ اسماء اشارہ اسم موصول۔ اسم اِسْتِفْہام بھی مبنی ہین جن کا بیان آئندہ ہوگا +

تنبیہ :۔ جو ضمیرین سبق ۵ مین لکھی گئی ہین وہ حالت رفعی مین ہین

باقی ضمیرون کا بیان سبق ۱۱ و ۱۷ مین ہوگا +

سلسلۂ الفاظ نمبر ۹

بَعِيدٌ	دُور	سُوقٌ (الف)	بازار
بَلَدٌ (ج ح)	شہر	سَيِّدٌ	سردار۔ آقا
بَوَّابٌ	دربان	سَيِّدَةٌ	شریف عورت۔ بی بی
ثَمَرٌ (الف)	پھل	فَاصِلَةٌ	دوری۔ فاصلہ
جَمَلٌ (الف)	اونٹ	فَارِهٌ	تیز رفتار
جَارٌ (ج جِيرَانٌ)	ہمسایہ	قَبْلَ	پہلے
دِيوَانٌ (ی۔ دَوَاوِين)	کچہری	مُزَيَّنٌ	آراستہ
دُكَّانٌ (ی)	دُکان	نَاقَةٌ (ج نُوقٌ)	اونٹنی
رَاكِبًا	سوار ہوکر		

مشق نمبر ۹

(۱) اَلْاَثْمَارُ فِي الْبَسَاتِينِ (۲) اَلدَّكَاكِينُ فِي الْاَسْوَاقِ (۳) اَلْجَارُ قَبْلَ الدَّارِ (مثل) (۴) هُوَ قَاضٍ عَادِلٌ (۵) رَأَيْتُ نَهْرًا جَارِيًا (۶) هُوَ

قَاضُوْنَ ظَالِمُوْنَ (۷) فَاطِمَةُ سَيِّدَةُ النِّسَاءِ فِي الْجَنَّةِ (۸) فِي الْبَغْدَادِ نَهْرٌ جَارٍ نِ الْمَعْرُوْفُ بِالدِّجْلَةِ (۹) مَدِيْنَةُ الرَّسُوْلِ بَلْدَةٌ طَيِّبَةٌ مِنْ بُلْدَانِ الْعَرَبِ (۱۰) جَاءَ الْقَاضِيْ فِي الدِّيْوَانِ رَاكِبًا عَلَى الْفَرَسِ (۱۱) رَأَيْتُ قَاضِيَيْنِ عَادِلَيْنِ جَالِسَيْنِ فِي الدِّيْوَانِ (۱۲) حُقُوْقُ الْجِيْرَانِ كَحُقُوْقِ الْأَقْرِبَاءِ +

عربی مین ترجمہ کرو

(۱) ایک اونچا پہاڑ (۲) دو گذرے ہوئے مہینے (۳) شہرون کے باغ کشادہ ہین (۴) مکے سے مصر تک دراز فاصلہ ہے (۵) مین نے آج دو بہتی ہوئی نہرین دیکھین (۶) احمد کے بیٹے کے گھوڑے تیز رفتار ہین (۷) عثمان تیز اونٹنی پر سوار ہو کر مکے مین آیا (۸) دو دربان امیر کے باغ کے دروازے پر کھڑے ہین (۹) شہرون کے بازارون کی دُکانین آراستہ ہین (۱۰) کیا انصاف پسند قاضی کچہری مین ہے ؟ +

الدرس الحادی عشر

اَلْاِضَافَةُ

(سبق نمبر ۶ سے پیوستہ)

تثنیہ اور جمع مذکر سالم کے صیغے جب مضاف ہون تو ان کے آخر کا نون اعرابی گرجاتا ہے :

هُمَا بَيْتَا رَجُلٍ　　مرد کے دو گھر　　حالت رفعی　　دراصل بَيْتَانِ

رَأْسُهَا أَبْيَضُ (۱۲) زَيْدٌ حَسَنُ الْوَجْهِ وَقَبِيحُ الثِّيَابِ (۱۳) عَمْرٌو حَسَنٌ وَجْهُهُ وَقَبِيحَةٌ ثِيَابُهُ (۱۴) اَلْبَحْرُ الْأَحْمَرُ فِي غَرْبِ الْعَرَبِ (۱۵) هٰذِهِ الْبِنْتُ سَعِيدَةٌ وَذَاكَ الْوَلَدُ كَسُولٌ (۱۶) اَلْعَبْدُ تَعْبَانُ وَسَيِّدُهُ غَضْبَانُ (۱۷) اَلْمَرْءَتَانِ الْعَمْيَاوَانِ جَالِسَتَانِ عَلٰى بَابِ الْأَمِيرِ ÷

عربی مین ترجمہ کرو

(۱) سُرخ پھُول (۲) سفید چاندی (۳) میرا بھائی مالدار ہے (۴) یہ پھول زرد ہے (۵) ہمارے باغ مین سُرخ پھُول بہت ہین (۶) یہ لڑکا بڑی آنکھ اور چھوٹے سر والا ہے (۷) وہ ایک کم عقل اور بدصورت مرد ہے (۸) وہ لوگ بہرے گُونگے اندھے ہین (۹) کُتّا سیاہ اور بلّی سفید ہے (۱۰) تھکا ہوا غلام اور غصّہ والا آقا (۱۱) سیاہ چشم لڑکی (۱۲) لنگڑی بکری (۱۳) دو سیاہ بلّیان گھر مین ہین (۱۴) [ایک] نیکبخت لڑکا اور [ایک] نیکبخت لڑکی [دونون] کھڑے ہین ÷

اَلدَّرْسُ الْخَامِسُ عَشَرَ

اِسْمُ التَّفْضِيلِ

۱۔ اسم تفضیل وہ لفظ ہے جس سے کسی شئے مین کسی صفت کی زیادتی بمقابلہ دوسری شئے کے سمجھی جائے جیسے اَحْسَنُ (زیادہ خوبصورت)۔ اَکْبَرُ (زیادہ بڑا)

۲۔ جن اسماء صفت کے معنی رنگ یا عیب کے نہ ہون اُن سے اَفْعَلُ کے وزن پر اسم تفضیل آتا ہے: صَعْبٌ (سخت)۔ اَصْعَبُ (زیادہ سخت)۔

کَبِیْرٌ (بڑا) - اَکْبَرُ (زیادہ بڑا) - قَلِیْلٌ سے اَقَلُّ (بہت کم) - شَدِیْدٌ سے اَشَدُّ (زیادہ تُند - سخت) +

اس کی گردان حسبِ ذیل ہے :-

	واحد	تثنیہ	جمع
مذکر	اَکْبَرُ	اَکْبَرَانِ	اَکْبَرُوْنَ یا اَکَابِرُ
مؤنّث	کُبْرٰی	کُبْرَیَانِ	کُبْرَیَاتٌ یا کُبَرٌ

۳ - ابھی پچھلے سبق مین تم نے پڑھا ہے کہ جن اسماء صفت کے معنی رنگ یا عیب کے ہون ان سے اسم صفت اَفْعَلُ کے وزن پر آتا ہے +

ان کا اسم تفضیل بنانے کا قاعدہ یہ ہے کہ ان کے مصدر پر لفظ اَشَدُّ یا اَکْثَرُ لگادو : اَسْوَدُ (سیاہ) سے اَشَدُّ سَوَادًا (زیادہ سیاہ) اَحْمَرُ (سُرخ) سے اَشَدُّ حُمْرَةً (زیادہ سُرخ) +

۴ - اسم تفضیل کا صیغہ کبھی تفضیل بعض کے لئے یعنی بعض افراد کے مقابلے مین کسی صفت کی زیادتی بتانے کے لئے مستعمل ہوتا ہے اور کبھی تفضیل کُل کے لئے یعنی کل افراد سے کسی صفت مین زیادتی بتانے کے لئے +

جب تفضیل بعض کے لئے ہو تو اس کے بعد مِنْ لگانا چاہئے جیسے نَرَیْدٌ اَعْلَمُ مِنْ عُمَیْرٍ (زید عمیر کی نسبت زیادہ عالم ہے) - اور جب تفضیل کُل کے لئے ہو تو اسے یا تو معرف باللام بنانا چاہئے یا مضاف مثلاً نَرَیْدُنِ الْاَعْلَمُ (سب سے زیادہ علم والا زید) یا نَرَیْدٌ اَعْلَمُ النَّاسِ (زید سب آدمیون سے زیادہ علم والا ہے) +

۵۔ اسم تفضیل مِنْ کے ساتھ مستعمل ہو تو ہر حال میں اس کا صیغہ مفرد مذکر ہی رہیگا (خواہ موصوف جمع ہو یا مؤنث) جیسا کہ زَیْدٌ اَعْلَمُ مِنْ بَکْرٍ. عَائِشَةُ اَعْلَمُ مِنْ زَیْنَبَ۔ اَلنِّسَاءُ اَضْعَفُ مِنَ الرِّجَالِ + اور اَل کے ساتھ مستعمل ہو تو موصوف کی مطابقت ضروری ہے۔ مثلاً اَلرَّجُلُ الْاَفْضَلُ (سب سے زیادہ بزرگی والا مرد) اَلرَّجُلَانِ الْاَفْضَلَانِ۔ اَلرِّجَالُ الْاَفْضَلُوْنَ۔ اَلْمَرْءَۃُ الْفُضْلٰی اَلْمَرْءَتَانِ الْفُضْلَیَانِ۔ اَلنِّسَاءُ الْفُضْلَیَاتُ + اور مضاف ہونے کی حالت میں مطابقت وغیر مطابقت دونوں جائز ہے مثلاً اَلْاَنْبِیَاءُ اَفْضَلُ النَّاسِ یا اَفَاضِلُ النَّاسِ (پیغمبر لوگ سب آدمیوں سے زیادہ فضیلت والے ہیں) مَرْیَمُ اَفْضَلُ النِّسَاءِ یا فُضْلَی النِّسَاءِ +

تنبیہ ۱۔ بعض اوقات اسم تفضیل کا مابعد حذف کر دیتے ہیں جیسے اَللّٰہُ اَکْبَرُ (اللہ سب سے بڑا ہے) جو دراصل اَللّٰہُ اَکْبَرُ کُلِّ شَیْءٍ یا اَکْبَرُ مِنْ کُلِّ شَیْءٍ ہے +

۶۔ الفاظ خَیْرٌ (اچھا) اور شَرٌّ (برا) اسم تفضیل کے دونوں معنوں میں بھی مستعمل ہوتے ہیں۔ مثلاً اَنَا خَیْرٌ مِنْهُ (میں اُس کی نسبت زیادہ اچھا ہوں) هٰذَا خَیْرُ النَّاسِ (یہ سب آدمیوں سے بہتر ہے) اُولٰئِكَ هُمْ شَرُّ الْبَرِیَّةِ (وہ لوگ بدترین مخلوقات ہیں) +

تنبیہ ۲۔ خَیْرٌ کی جمع خِیَارٌ یا اَخْیَارٌ اور شَرٌّ کی جمع شِرَارٌ یا اَشْرَارٌ ہے۔ مثلاً خِیَارُکُمْ خِیَارُکُمْ لِاَهْلِهٖ (حدیث) تم میں سب سے (وہ) اچھے ہیں (جو) اپنے اہل وعیال کے لئے تم میں سب سے اچھے ہیں +

سلسلۂ الفاظ نمبر ۱۳

اَلْأَتْقٰى	زیادہ پرہیزگار	جَاهِلِيَّةٌ	اسلام سے پہلے کا زمانہ
اَلْأَعْلٰى	سب سے بلند	حَاكِمٌ	حکم کرنے والا۔ حاکم
إِثْمٌ	گناہ۔ ضرر	خُلُقٌ (الف)	خصلت
أَمْسِ ، اَلْبَارِحُ	کل (گذشتہ)	غَدًا	کل (آئندہ)
		مَجِيْدٌ	بزرگی والا
اَلْبَارِحَةُ	کل کی رات	مَيْسِرٌ	جُوا
بَلٰى (نفی کے جواب میں)	ہاں ہے	نَوْمٌ	نیند
بَحْرُ النِّيْلِ	دریائے نیل	نَفْعٌ	فائدہ
اَلْجَامِعُ الْأَزْهَرِ	مصر کی جامع مسجد جہاں ایک بہت بڑا اسلامی مدرسہ ہے	نَهْرُ الْفُرَاتِ	دریائے فرات

مشق نمبر ۱۴

(۱) سُبْحَانَ رَبِّيَ الْأَعْلٰى (۲) اَلصَّلٰوةُ خَيْرٌ مِّنَ النَّوْمِ (۳) إِنَّ أَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ أَتْقٰكُمْ (۴) أَقْبَحُ النَّاسِ الرَّجُلُ الْجَهُوْلُ الْكَسُوْلُ (۵) إِثْمُهُمَا (إِثْمُ الْخَمْرِ وَالْمَيْسِرِ) أَكْبَرُ مِنْ نَفْعِهِمَا (۶) أَفْضَلُ الْأَعْمَالِ الصَّلٰوةُ لِوَقْتِهَا (۷) أَفْضَلُ الْمُؤْمِنِيْنَ أَحْسَنُهُمْ خُلُقًا (فِي الْخُلُقِ) (۸) اَلْمَدْرَسَةُ الْكُبْرٰى فِي الْجَامِعِ الْأَزْهَرِ (۹) شَوْقِيْ إِلَيْكَ أَشَدُّ مِنْهُ إِلٰى أَخِيْكَ (۱۰) اَلرِّيْحُ الْيَوْمَ أَشَدُّ مِنْهَا الْبَارِحَةَ (۱۱) حَاتِمٌ قَلِيْلُ الْعَقْلِ وَأَخُوْهُ أَقَلُّ الْعَقْلِ مِنْهُ (۱۲) خِيَارُكُمْ فِي الْجَاهِلِيَّةِ خِيَارُكُمْ فِي الْإِسْلَامِ (۱۳) أَلَيْسَ اللّٰهُ بِأَحْكَمِ الْحَاكِمِيْنَ

(١٤) بَلٰی هُوَ اَحْکَمُ الْحَاکِمِیْنَ وَنَحْنُ عَلٰی ذٰلِکَ مِنَ الشَّاهِدِیْنَ (١٥) اَلْحَسَنُ [خاص نام] صَدِیْقُ حَسَنٍ وَمُحَمَّدٌ صَدِیْقٌ اَحْسَنُ مِنْهُ هُوَ اَحْسَنُ اَصْدِقَائِیْ +

عربی مین ترجمہ کرو

(١) یہ لڑکا اس لڑکے سے بڑا ہے (٢) ہوا پانی کی نسبت زیادہ لطیف ہے (٣) دریائے فرات دریائے نیل سے چھوٹا ہے (٤) بہترین کتاب قرآن مجید ہے (٥) سب کلامون سے زیادہ سچا کلام اللہ کا کلام ہے (٦) سُرخ گھوڑے سب گھوڑون سے زیادہ خوبصورت ہین (٧) ہوا کل کی نسبت آج زیادہ پاکیزہ ہے (٨) یہ راستہ اُس راستہ کی نسبت زیادہ دشوار ہے (٩) وہ درخت اس درخت کی نسبت زیادہ درازقد ہے (١٠) یہ کتاب بہت ہی مفید اور آسان ہے +

سوالات نمبر ٣

(١) حرف اصلی کسے کہتے ہین؟

(٢) اسم مین حروف اصلیہ کتنے ہوتے ہین اور فعل مین کتنے؟

(٣) الفاظ مین حرف اصلی کے علاوہ کوئی حرف ہو تو اُسے کیا کہتے ہین؟

(٤) حروف اصلیہ کی تعداد کے لحاظ سے کلمہ کتنی قسم کا ہوتا ہے؟

(٥) جس کلمے مین حروف اصلیہ ہی ہون اُسے کیا کہتے ہین اور جس مین حروفِ زوائد بھی ہون اُسے کیا کہتے ہین؟

(٦) رَجُلٌ. رَجُلَانِ اور رِجَالٌ مین سے کون سا لفظ مجرد ہے اور کون سا مزید فیہ؟

(٧) الفاظ کا وزن کیسے نکالا جاتا ہے؟

(٨) الفاظ کا وزن معلوم کرنے سے کیا فائدہ؟

(۹) جمع مکسّر کے مشہور اوزان بیان کرو

(۱۰) جمع کے کون کون سے اوزان غیر منصرف ہین ؟

(۱۱) بَحْرٌ کی جمع کتنے وزن پر آتی ہے ؟

(۱۲) اِمْرَأَةٌ. سَنَةٌ. اَخٌ. اَسِيْرٌ اور فِنْجَان کی جمع بناؤ +

(۱۳) اسم کی اعرابی حالتین کتنی ہین ؟

(۱۴) اعراب کیا ہے ؟

(۱۵) اعراب کتنے قسم کا ہوتا ہے ؟

(۱۶) اسم حالت رفعی مین کب ہوتا ہے اور حالت نصبی مین کب اور جرّی مین کب ؟

(۱۷) تثنیہ کا اعراب بیان کرو +

(۱۸) جمع مذکر سالم کا اعراب حالت نصبی وجرّی کس طرح ہوتا ہے ؟

(۱۹) اسم غیر منصرف کا اعراب تینون حالتون مین کیا ہوتا ہے ؟

(۲۰) اَلْقَاضِیْ جیسے الفاظ تینون حالتون مین کس طرح پڑھے جائینگے ؟

(۲۱) اَلْقَاضِیْ کا لام تعریف نکال ڈالین تو تینون حالتون مین کس طرح پڑھینگے ؟

(۲۲) اَلْعَالِیْ کا تثنیہ اور جمع بناؤ -

(۲۳) اسم مبنی کسے کہتے ہین ؟

(۲۴) تثنیہ یا جمع مذکر سالم جب مضاف ہون توان مین کیا تغیر ہوگا ؟

(۲۵) اَبٌ اور اَخٌ واحد متکلم کے سوا کسی اسم کی طرف مضاف ہون تو تینون حالتون مین انھین کس طرح پڑھتے ہین ؟

(۲۶) اسم مضاف کی صفت لانی ہو تو اسے مضافٌ الیہ سے پہلے رکھین یا بعد ؟

(۲۷) دو اسمون کو ایک اسم کی طرف مضاف کرنا ہو تو کس طرح کرین ؟

(۲۸) ضمیر مضافٌ الیہ ہو تو اُسے کونسی ضمیر کہتے ہین ؟

(۲۹) مضاف پر حرف ندا داخل ہو تو اس کا اعراب کیا ہوگا ؟

(۳۰) اسماء اشارہ کی کثیر الاستعمال صورتین بیان کرو -

(۳۱) کِتَابُکُمْ هٰذَا اور هٰذَا کِتَابُکُمْ کے معنی اور ترکیب مین فرق کیا ہے ؟

(۳۲) اسماء استفہام کون کونسے ہین ؟

(۳۳) کَمْ کتنے قسم کا ہے اور ہر قسم کے بعد اسم کا اعراب کیا ہوتا ہے ؟

(۳۴) اسماء استفہام مین کونسا لفظ معرب ہے ؟

(۳۵) عَمَّ دراصل کیا ہے ؟

(۳۶) اسماء صفت کے کثیر الاستعمال اوزان کونسے ہین ؟

(۳۷) جن اسماء صفت کے معنی عیب یا رنگ کے ہون اُن کے اوزان بیان کرو۔

(۳۸) حَمْرَاءُ کا تثنیہ اور جمع بناو۔

(۳۹) اَفْعَلُ کا وزن کون کون سے معنون مین آتا ہے ؟

(۴۰) اسم تفضیل کسے کہتے ہین اور وہ کس وزن پر آتا ہے ؟

(۴۱) اسم تفضیل کی گردان کرو۔

(۴۲) اسم تفضیل کا استعمال کتنے طور سے ہوتا ہے ؟

(۴۳) اسم تفضیل کو تذکیر و تانیث اور وحدت و جمع مین موصوف کی مطابقت کونسی صورت مین ضروری یا غیر ضروری ہے ؟

(۴۴) اَللّٰهُ اَکْبَرُ اصل مین کیا ہے ؟

الدَّرْسُ السَّادِسَ عَشَرَ

اَلْفِعْلُ

۱۔ فعل درحقیقت دو قسم کا ہوتا ہے ایک ماضی جس سے کام کا ہو چکنا معلوم ہوتا ہے۔ دوسرا مضارع جس سے معلوم ہوتا ہے کہ کام اب تک پورا نہین ہوا ہے بلکہ ہو رہا ہے یا ہوگا+

بعض علمائے صرف امر حاضر کو فعل کی تیسری قسم مانتے ہین +

۲۔ حروف اصلیہ فعل مین عموماً تین ہوتے ہین : کَتَبَ (اُس نے لکھا)

گو بعض فعلوں میں چار بھی ہوتے ہیں: تَرْجَمَ (اُس نے ترجمہ کیا) +

تنبیہ۔ لفظ کے حروف اصلیہ کو مادّہ کہتے ہیں۔ فعلوں میں ماضی کا صیغۂ واحد غائب ہی ایک ایسا لفظ ہے جس میں محض مادّے کے حروف رہتے ہیں یہاں تک کہ مصدر اور اس کے تمام مشتقات کے حروف اصلیہ کی شناخت صیغۂ مذکور ہی پر منحصر ہے۔ اس لئے اگر مصدری معنی تبلانے کے لئے اسی صیغے کو لکھیں تو مناسب ہو گا۔ تاکہ طالب کو لفظ کے مادّے سے بھی واقفیت ہو جائے۔ پس ہم کہہ سکتے ہیں کہ کَتَبَ کے معنی "لکھنا" اگرچہ دراصل اس کے معنی ہیں "اُس نے لکھا"

۳۔ سہ حرفی ماضی معروف کا صیغۂ واحد مذکر غائب فَعَلَ فَعِلَ یا فَعُلَ کے وزن پر ہوتا ہے: ضَرَبَ (اُس نے مارا) سَمِعَ (اُس نے سُنا) کَرُمَ (وہ بزرگ ہوا)۔ چنانچہ اس امر کی تفصیل سبق ۲۰ اور چار حرفی فعل کا بیان سبق ۲۵ میں ہو گا +

اَلْفِعْلُ الْمَاضِیْ

فعل ماضی کی گردان (اس کے کل صیغے) بنانے کا طریق یہ ہے کہ اس کے صیغۂ واحد مذکر غائب سے آخری حرکت کو گرا کر مندرجۂ ذیل حرکات و حروف کا اضافہ کیا جائے:—

		واحد	تثنیہ	جمع
غائب	مذکر		ـَا	ـُوْا
	مؤنث	ـَتْ	ـَتَا	ـْنَ

		واحد	تثنیہ	جمع
مخاطب	مذکر	ـْـتَ	ـْـتُمَا	ـْـتُمْ
	مؤنث	ـْـتِ	"	ـْـتُنَّ
متکلم	مذکر	ـْـتُ	ـْـنَا	ـْـنَا
	مؤنث	"	"	"
		مثلاً		
غائب	مذکر	كَتَبَ	كَتَبَا	كَتَبُوْا
	مؤنث	كَتَبَتْ	كَتَبَتَا	كَتَبْنَ
مخاطب	مذکر	كَتَبْتَ	كَتَبْتُمَا	كَتَبْتُمْ
	مؤنث	كَتَبْتِ	كَتَبْتُمَا	كَتَبْتُنَّ
متکلم	مذکر	كَتَبْتُ	كَتَبْنَا	كَتَبْنَا
	مؤنث	"	"	"

تنبیہ ۱۔ کل صیغے تو اٹھارہ ہیں لیکن گردان میں صرف چودہ صیغے پڑھے جاتے ہیں۔ کیونکہ اتنے ہی صیغوں میں سب کے معنی نکل آتے ہیں پھر ایک ہی لفظ کو بار بار دُہرانے کی ضرورت نہیں۔ البتہ چودہ[۱۴] صیغوں میں بھی ایک لفظ كَتَبْتُمَا دو دفعہ آجاتا ہے۔ ضرورت تو اس کی بھی نہیں لیکن خاص مصلحت سے اِس کے دُہرانے کا رواج پڑ گیا ہے +

تنبیہ ۲۔ صیغۂ جمع مذکر غائب کی علامت ـُـوْا میں جو الف لکھا جاتا ہے اُس کا تلفظ نہیں ہوتا۔ وہ محض اس لئے لکھا جاتا ہے کہ

بعض موقعوں مین واوِ جمع اور واوِ عطف مین مشابہت نہ ہو +

۵ - فَعِلَ اور فَعُلَ کے وزن کے افعال بھی مذکورہ گردان کے قیاس پر گردانے جائین: شَرِبَ (اُس نے پیا) شَرِبَا. شَرِبُوْا سے شَرِبْنَا تک - کَرُمَ (وہ بزرگ ہوا) کَرُمَا. کَرُمُوْا سے کَرُمْنَا تک +

۶ - ماضی پر لفظ مَا لگا دینے سے ماضی منفی ہو جاتا ہے: مَا کَتَبَ (اُس نے نہین لکھا) مَا شَرِبَ (اُس نے نہین پیا) +

۷ - اکثر اوقات ماضی پر لفظ قَدْ یا لَقَدْ بڑھایا جاتا ہے جس سے تاکید کے معنی پیدا ہوتے ہین - لیکن اُردو کے ترجمے مین اس کے معنی کبھی کئے جاتے ہین کبھی نہین: قَدْ ضَرَبَ زَیْدٌ بَکْرًا (بے شک زید نے بکر کو مارا) یا (زید نے بکر کو مارا) +

۸ - عربی مین عموماً فعل پہلے آتا ہے اس کے بعد فاعل اور مفعول آتا ہے - اور یہ تو تم پڑھ چکے ہو کہ فاعل حالت رفعی مین ہوتا ہے اور مفعول حالت نصبی مین +

سلسلۂ الفاظ نمبر ۱۴

تنبیہ - ذیل کے فعلون کے سامنے جو حروف خطوطِ ہلالی کے درمیان لکھے ہین - ان سے اُن فعلون کے باب (دیکھو سبق ۲۰-۲) کی طرف اشارہ ہے - اِس وقت ان حرفون کی طرف توجّہ دینے کی ضرورت نہین ہے +

اَکَلَ (ن)	کھانا	خَرَجَ (ن)	نکلنا
بَعَثَ (ف)	بھیجنا	دَخَلَ (ن)	داخل ہونا

صَدَقَ (ن)	سچ بولنا	کَذَبَ (ض)	جھوٹ بولنا
طَلَبَ (ن)	ڈھونڈنا۔ بُلانا	وَجَدَ	پانا
		اَلْآن	ابھی
طَلَعَ (ن)	طلوع ہونا۔ چڑھنا	اِلَی الْآنِ	اب تک
غَرَبَ (ن)	غروب ہونا	حَوْشٌ	صحن۔ انگن
فَتَحَ (ف)	کھولنا	صَیْدٌ	شکار
فَرِحَ (س)	خوش ہونا	طَعَامٌ	کھانا
فَعَلَ (ف)	کرنا	غُلَامٌ	لڑکا۔ غلام
فَهِمَ (س)	سمجھنا	فَلَّاحٌ	کسان
قَصَدَ (ن)	ارادہ کرنا۔ رُخ کرنا	قَوْلٌ	بات

مشق نمبر ۱۵

(۱) هَلْ كَتَبْتَ الْمَكْتُوبَ (۲) لَا مَا كَتَبْتُ إِلَى الْآنِ (۳) أَفَهِمْتُمْ قَوْلَنَا (۴) نَعَمْ فَهِمْنَا قَوْلَكُمْ (۵) لَقَدْ صَدَقَ اللّٰهُ (۶) أَصَدَقْتَ أَمْ كَذَبْتَ (۷) طَلَعَتِ الشَّمْسُ وَغَرَبَ الْقَمَرُ (۸) خَرَجْتُ الْيَوْمَ إِلَى الصَّيْدِ (۹) قَصَدْنَا هٰذَا الْبَلَدَ وَوَجَدْنَا أَصْحَابَهَا مِنَ الْأَغْنِيَاءِ (۱۰) فَتَحَ لَهُ صَاحِبُ الدَّارِ بَابَ الْحَوْشِ فَدَخَلَ فِيهِ (۱۱) هَلْ شَرِبْتَ الْمَاءَ (۱۲) فَرِحَ الْغُلَامُ وَطَلَبَ مِنَّا الطَّعَامَ (۱۳) بَعَثْتُ هٰؤُلَاءِ الْفَلَّاحِينَ إِلَى بَيْتِ الْحَاكِمِ (۱۴) فَذَهَبُوا وَرَجَعُوا بِالْعَافِيَةِ ٭

عربی مین ترجمہ کرو

(۱) تم (مذکر) نے پانی پیا (۲) جی ہان مین نے کھانا کھایا اور پانی پیا۔

(۳) تونے آج کیا کھایا (۴) مین نے روٹی اور گوشت کھایا (۵) وہ [عورت] خوش ہوئی (۶) حامد نے اب تک کھانا نہین کھایا (۷) آفتاب کب طلوع ہوا؟ (۸) آفتاب ابھی طلوع ہوا (۹) حاکم نے کسانون کو بلایا (۱۰) ہم شہر مین داخل ہوئے (۱۱) مین نے اپنے غلام (غُلَامِیْ) کو بازار مین بھیجا (۱۲) مین نے تمھاری بات نہین سمجھی (۱۳) تم نے میری بات کیون نہین سمجھی؟ (۱۴) اس لئے کہ (لِاَنَّ) تمھاری زبان عربی ہے (۱۵) بے شک تم نے سچ کہا (۱۶) مین نے صحن کا دروازہ کھولا تو ایک کُتّے کو بیٹھا ہوا (جَالِسًا) پایا۔

اَلدَّرْسُ السَّابِعُ عَشَرَ

فاعل کے لحاظ سے فعل مین تغیرات

۱۔ جب فعل فاعل سے پہلے آئے تو حسبِ ذیل طریقون سے اس کا استعمال ہوگا:۔

الف) فعل واحد مذکر غائب کا صیغہ ہوگا جبکہ فاعلِ مذکر، واحد یا تثنیہ یا جمع سالم ہو: كَتَبَ الْمُعَلِّمُ (معلّم نے لکھا) كَتَبَ الْمُعَلِّمَانِ (دو معلّمون نے لکھا) كَتَبَ الْمُعَلِّمُوْنَ (دو سے زیادہ معلّمون نے لکھا)۔

ب) فعل واحد مؤنث غائب کا صیغہ ہوگا جبکہ فاعلِ مؤنث، واحد یا تثنیہ یا جمع سالم ہو۔ یا فاعل جمع مکسر غیر ذوی العقول (خواہ مذکر خواہ مُؤنث) ہو: كَتَبَتِ الْمُعَلِّمَةُ (اُستانی نے لکھا) كَتَبَتِ الْمُعَلِّمَتَانِ۔ كَتَبَتِ الْمُعَلِّمَاتُ

اَکَلَتِ الْکِلَابُ (کتوں نے کھایا)۔

ج) فعل واحد مذکر یا واحد مؤنث (دونوں میں سے ایک) کا صیغہ ہوگا جبکہ فاعل مؤنث واحد ہو اور فعل و فاعل کے درمیان کوئی لفظ حائل ہوگیا ہو۔ یا فاعل اسم جمع (دیکھو اصطلاح نمبر ۲۲) ہو یا جمع مکسر ذوی العقول (خواہ مذکر خواہ مؤنث) ہو یا مؤنث غیر حقیقی[1]:-

کَتَبَ یا کَتَبَتْ لَهُ الْمُعَلِّمَةُ	(استانی نے اسکے لئے لکھا)	فعل و فاعل مؤنث کے درمیان فاصلہ ہے
حَضَرَ یا حَضَرَتِ الْقَوْمُ	(قوم حاضر ہوئی)	فاعل اسم جمع ہے
ذَهَبَ یا ذَهَبَتِ الرِّجَالُ	(مرد گئے)	فاعل جمع مکسر مذکر ذوی العقول ہے
قَالَ یا قَالَتْ نِسْوَةٌ	(عورتوں نے کہا)	فاعل جمع مکسر مؤنث ذوی العقول ہے
طَلَعَ یا طَلَعَتِ الشَّمْسُ	(آفتاب نکلا)	فاعل مؤنث غیر حقیقی ہے

۲۔ جب فاعل فعل سے پہلے مذکور ہو تو فعل و فاعل صیغے میں باہم مطابق ہونگے۔ مثلاً

اَلْمُعَلِّمُ كَتَبَ	(معلم نے لکھا)	اَلْمُعَلِّمَةُ كَتَبَتْ
اَلْمُعَلِّمَانِ كَتَبَا	(دو معلموں نے لکھا)	اَلْمُعَلِّمَتَانِ كَتَبَتَا
اَلْمُعَلِّمُوْنَ كَتَبُوْا	(دو سے زیادہ معلموں نے لکھا)	اَلْمُعَلِّمَاتُ كَتَبْنَ

اسی طرح حَضَرَ الْمُعَلِّمُوْنَ وَ ذَهَبُوْا (معلمین حاضر ہوئے اور چلے گئے)۔

دیکھو اس مثال میں دو فعل ہیں۔ پہلا واحد دوسرا جمع اور لفظ اَلْمُعَلِّمُوْنَ دونوں کا فاعل ہے جو پہلے فعل کے بعد اور دوسرے سے قبل واقع ہوا ہے اس لئے پہلا فعل واحد کا صیغہ ہے (دیکھو اسی سبق کا فقرہ ۱۔ الف)

[1] مؤنث غیر حقیقی سے مراد وہ لفظ مؤنث ہے جسکے آخر میں کوئی علامت تانیث نہ لگی ہو۔

اور دوسرا جمع کا +

۳۔ چھٹے سبق مین تم پڑھ چکے ہو کہ جملہ دو قسم کا ہوتا ہے (۱) اسمیہ (۲) فعلیہ۔ اسمیہ کا بیان تو اُسی سبق مین ہو چکا۔ اب فعلیہ کے متعلق یہ بتلایا جاتا ہے کہ اس کا پہلا جزو فعل ہوتا ہے اور دوسرا فاعل (جو مرفوع ہوا کرتا ہے): جَلَسَ زَیْدٌ (زید بیٹھا) اس جملے مین زَیْدٌ فاعل ہے +

فعل مُتَعَدِّی (دیکھو سبق ۱۸-۱) ہو تو جملہ فعلیہ مین ایک تیسرا جزو بھی ہوتا ہے جسے مفعول کہتے ہین (جو منصوب ہوا کرتا ہے): ضَرَبَ زَیْدٌ بَکْرًا (زید نے بکر کو مارا) +

ضمیر منصوب متصل

۴۔ فعل کے ساتھ مفعول کی ضمیرین بھی ملتی ہین جو ضمائر منصوبہ مُتَّصِلہ کہلاتی ہین:۔

وَجَدَہٗ (اس نے اس کو پایا) وَجَدَھُمَا (اس نے ان دو مردون کو پایا) وَجَدَھُمْ (اس نے ان بہت مردون کو پایا) وَجَدَھَا (اس نے اس عورت کو پایا) وَجَدَھُمَا۔ وَجَدَھُنَّ۔ وَجَدَكَ۔ وَجَدَكُمَا۔ وَجَدَكُمْ۔ وَجَدَكِ۔ وَجَدَكُمَا۔ وَجَدَكُنَّ۔ وَجَدَنِیْ۔ وَجَدَنَا +

اسی طرح ہر فعل کے ہر صیغے کے ساتھ وہ ضمیرین ملائی جا سکتی ہین لیکن جب یہ ضمیرین فعل ماضی کے صیغۂ جمع مذکر حاضر سے ملین تو اس صیغے مین ایک واو بڑھانا پڑتا ہے: وَجَدْتُمْ مین ضمیر ملاؤ تو وَجَدْتُمُوْہُ۔ وَجَدْتُمُوْھَا الخ پڑھا جائیگا +

ضمیر منصوب منفصل

۵۔ یہ ضمیریں بھی مفعول کی ہیں۔ جو فعل سے الگ مستقل کلمے کی طرح مستعمل ہوتی ہیں۔ یہ ضمیریں فعل سے پیچھے بھی آتی ہیں اور پہلے بھی۔ فعل کے پہلے انھیں لائیں تو اُن سے حصر کے معنی پیدا ہوتے ہیں : اِیَّاكَ نَعْبُدُ (ہم تجھے ہی پُوجتے ہیں)

		واحد	تثنیہ	جمع
غائب	مذکر	اِیَّاهُ	اِیَّاهُمَا	اِیَّاهُمْ
	مؤنث	اِیَّاهَا	″	اِیَّاهُنَّ
مخاطب	مذکر	اِیَّاكَ	اِیَّاكُمَا	اِیَّاكُمْ
	مؤنث	اِیَّاكِ	″	اِیَّاكُنَّ
متکلم	مذکر	اِیَّایَ	اِیَّانَا	اِیَّانَا
	مؤنث	″	″	″

سلسلۂ الفاظ نمبر ۱۵

بَعُدَ (ك)	دور ہونا	قَتَلَ (ن)	مار ڈالنا
خَلَقَ (ن)	پیدا کرنا	قَرُبَ (ك)	نزدیک ہونا
ذَهَبَ (ف)	جانا	قَبِلَ (س)	قبول کرنا
ضَرَبَ (ض)	مارنا	كَسَرَ (ض)	توڑنا
عَلِمَ (س)	جاننا	نَزَلَ (ض)	اُترنا
غَضِبَ (س)	غصہ ہونا	ثُمَّ	پھر

ضَعِيفٌ	کمزور	مَقْتُولٌ	قتل کیا ہوا
ضَيْفٌ	مہمان	نِصْفٌ	آدھا
كُبَّايَةٌ	گلاس	نَحْوَ	تقریباً۔طرف۔مانند

مشق نمبر ۱۶

(۱) طَلَعَ الرِّجَالُ الْجَبَلَ ثُمَّ نَزَلُوا (۲) مَنْ ضَرَبَ الْكَلْبَةَ؟ (۳) ضَرَبَهَا الْوَلَدُ (۴) ضَرَبْتَهُ إِيَّاهُ (۵) بَعُدَتِ الدَّارُ نَحْوَ نِصْفِ سَاعَةٍ (۶) قَبِلُوا الضَّيْفَ عِنْدَهُمْ هٰذِهِ اللَّيْلَةَ (۷) أَكَسَرْتُمَا كُبَّايَةَ الْمَاءِ أَنْتِ وَأَخُوكِ (۸) لَا مَا كَسَرْنَاهَا (۹) وَجَدْتُ غُلَامِي قَاعِدًا فَطَلَبْتُهُ وَبَعَثْتُهُ إِلَى السُّوقِ (۱۰) قَصَدَ الشَّامَ أَحْمَدُ وَخَادِمُهُ فَدَخَلَاهَا (۱۱) طَلَعَ الشَّمْسُ مِنَ الشَّرْقِ ثُمَّ غَرَبَتْ إِلَى الْمَغْرِبِ (۱۲) هَلْ ذَهَبَ إِخْوَتُكَ إِلَى الْمَدْرَسَةِ (۱۳) لَا يَا سَيِّدِي مَا ذَهَبُوا (۱۴) وَجَدْنَا كَلْبَنَا مَقْتُولًا (۱۵) هَلْ قَتَلْتُمُوهُ (۱۶) نَعَمْ قَتَلْنَاهُ (۱۷) هَلْ أَنْتُمْ قَتَلْتُمُوهُ (۱۸) نَعَمْ نَحْنُ قَتَلْنَاهُ (۱۹) هَلْ قَتَلْتُمُوهُ أَنْتُمْ (۲۰) نَعَمْ قَتَلْنَاهُ نَحْنُ +

عربی مین ترجمہ کرو

(۱) اس معلّم نے اپنے شاگردون کو مارا (۲) تمھین کس نے مارا؟ (۳) مجھے میرے اُستاد نے مارا (۴) تجھے کیون مارا؟ (۵) مین آج مدرسہ مین حاضر نہین ہوا (۶) لڑکون نے گلاس توڑ ڈالا پس اُن کی مان اُن پر غصہ ہوئی (۷) مسلمان لوگ پہاڑ سے اُترے پھر شہر مین داخل ہوئے اور

رَاَیْتُ بَیْتَیْ رَجُلٍ	مین نے مرد کے دو گھر دیکھے	حالت نصبی	دراصل بَیْتَیْنِ
اَبْوَابُ بَیْتَیْ رَجُلٍ	مرد کے دو گھرون کے دروازے	حالت جری	” ”
هُمْ مُعَلِّمُوْ الْوَلَدِ	وہ لڑکے کے معلمین ہین	حالت رفعی	” مُعَلِّمُوْنَ
رَاَیْتُ مُعَلِّمِیْ الْوَلَدِ	لڑکے کے معلمین کو مین نے دیکھا	حالت نصبی	” مُعَلِّمِیْنَ
بَیْتُ مُعَلِّمِیْ الْوَلَدِ	لڑکے کے معلمین کا گھر	حالت جری	” ”

۳۔ اَبٌ (باپ)۔ اَخٌ (بھائی)۔ فَمٌ (منہ)۔ یہ الفاظ جب ضمیر واحد متکلم کے سوا کسی اور لفظ کی طرف مضاف ہون تو ان کی صورتین یہ ہونگی:-

حالت رفعی	حالت نصبی	حالت جری
اَبُوْ	اَبَا	اَبِیْ
اَخُوْ	اَخَا	اَخِیْ
فُوْ	فَا	فِیْ

تنبیہ ۱۔ لفظ ذُوْ (والا۔ مالک۔ صاحب) کی بھی حالت اضافت مین یہ تین صورتین ہونگی۔ لیکن ذُوْ اسم ظاہر کی طرف ہی مضاف ہوا کرتا ہے۔ ضمیر کی طرف نہین ہوتا: ذُوْمَالٍ (مال والا) ذَامَالٍ۔ ذِیْ مَالٍ +

تنبیہ ۲۔ اَبٌ اور فَمٌ جب ضمیر واحد متکلم کی طرف مضاف ہون تو تینون حالتون مین اس طرح پڑھین:- اَبِیْ (میرا باپ) اَخِیْ (میرا بھائی) فَمِیْ (میرا منہ) +

۴۔ چونکہ عربی مین مضاف اپنے مضاف الیہ سے پہلے آتا ہے اور ان

دونون کے درمیان کوئی لفظ حائل نہین ہو سکتا۔ اس لئے مضاف کی صفت مضاف الیہ کے بعد لانا چاہئے : غُلَامُ الْمَرْءَةِ الْحَسَنُ (عورت کا خوبصورت غلام)۔ اس مثال مین "اَلْحَسَنُ" غلام کی صفت ہے اس لئے مرفوع ہے (دیکھو سبق ۱۰۔ تنبیہ ۱) اور اسی واسطے واحد ہے مذکر ہے اور معرفہ بھی ہے +

شاید تمھارے دل مین یہ شبہ پیدا ہو کہ بظاہر لفظ غلام نکرہ معلوم ہوتا ہے کیونکہ نہ تو وہ معرّف باللام ہے نہ اسم علم۔ پھر اس کی صفت اَلْحَسَنُ پر اَلْ کیون لگایا گیا ؟

اس کا جواب یہ ہے کہ لفظ غلام معرّف باللام کی طرف مضاف ہونے کی وجہ سے معرفہ ہو گیا (دیکھو سبق ۷ فقرہ ۹) اس لئے اس کی صفت بھی معرفہ ہونی چاہئے +

مذکورہ فقرے کے معنی کبھی یون بھی ادا کئے جاتے ہین اَلْغُلَامُ الْحَسَنُ لِلْمَرْأَةِ مگر اس ترکیب کے معنی یہ بھی ہو سکتے ہین "خوبصورت غلام عورت کا ہے" اِس صورت مین وہ پورا جملہ ہو جائیگا۔ مرکّب ناقص نہ ہوگا +

۴۔ ایک اسم کی طرف دو اسمون کو منسوب کرنا ہو تو اُن دو مین سے ایک کو تو حسب دستور مضاف الیہ سے پہلے لیکن دوسرے کو اس کے بعد رکھین اور اس دوسرے اسم کے ساتھ ایک ضمیر لگائین جو مضاف الیہ کی طرف اشارہ کرتی ہو : بَيْتُ الْوَزِيْرِ وَبُسْتَانُهٗ (وزیر کا گھر اور اُس کا باغ) +

۵۔ جب اسم کو ضمیرون کی طرف مضاف کیا جائے۔ تو ضمیرون کی یہ صورتین ہونگی :—

(یہ ضمیریں مجرور متصل بہ اسم کہلاتی ہیں)

	غائب		مخاطب		متکلم	
	مذکر	مؤنث	مذکر	مؤنث	مذکر	مؤنث
واحد	هُ	هَا	كَ	كِ	ـِى	ـِى
تثنیه	هُمَا	هُمَا	كُمَا	كُمَا	نَا	نَا
جمع	هُمْ	هُنَّ	كُمْ	كُنَّ	نَا	نَا

مثلاً

واحد	كِتَابُهُ	كِتَابُهَا	كِتَابُكَ	كِتَابُكِ	كِتَابِى	كِتَابِى
تثنیه	كِتَابُهُمَا	كِتَابُهُمَا	كِتَابُكُمَا	كِتَابُكُمَا	كِتَابُنَا	كِتَابُنَا
جمع	كِتَابُهُمْ	كِتَابُهُنَّ	كِتَابُكُمْ	كِتَابُكُنَّ	كِتَابُنَا	كِتَابُنَا

اسی طرح حروف جارّہ کے ساتھ بھی ضمیریں ملا کر پڑھی جاتی ہیں ۔

(یہ ضمیریں مجرور متّصل بہ حرف کہلاتی ہیں)

	غائب		مخاطب		متکلم	
	مذکر	مؤنث	مذکر	مؤنث	مذکر	مؤنث
واحد	لَهُ (اس کے واسطے)	لَهَا	لَكَ	لَكِ	لِى	لِى
تثنیه	لَهُمَا	لَهُمَا	لَكُمَا	لَكُمَا	لَنَا	لَنَا
جمع	لَهُمْ	لَهُنَّ	لَكُمْ	لَكُنَّ	لَنَا	لَنَا

سی طرح بِ کے ساتھ ملا کر: بِهٖ (اس کے ساتھ) بِهِمَا ۔ بِهِمْ　بِى ۔ بِنَا تک پڑھو

″ مِنْ ″ مِنْهُ (اس سے) مِنْهُمَا ۔ مِنْهُمْ　مِنِّي ۔ مِنَّا

اسی طور عَلٰی کے ساتھ ملا کر:- عَلَیْهِ (اس پر) عَلَیْهِمَا. عَلَیْهِمْ سے عَلَیَّ. عَلَیْنَا تک پڑھو
" اِلٰی " " :- اِلَیْهِ (اسکی طرف) اِلَیْهِمَا. اِلَیْهِمْ سے اِلَیَّ. اِلَیْنَا " +

تنبیه ۱- لِ (جو حرف جار ہے) ضمیر واحد متکلم کے سوا باقی ضمیروں کے ساتھ لَ پڑھا جاتا ہے. جیساکہ ابھی لکھا گیا اور لِیْ کو لِیَ بھی پڑھا جاتا ہے: لَكُمْ دِيْنُكُمْ وَلِيَ دِيْنِ [= دِيْنِيْ] (تمھارے لئے تمھارا دین اور میرے لئے میرا دین) - ضمیر واحد متکلم مِنْ کے ساتھ لگے تو مِنِّيْ پڑھنا چاہیے اور اِلٰی اور عَلٰی کے ساتھ لگے تو اِلَیَّ (میری طرف) اور عَلَیَّ (مجھ پر) اور فِیْ کے ساتھ فِیَّ پڑھنا چاہئے +

هُمْ اور كُمْ کے بعد جب کوئی اسم معرّف باللّام ہو تو ان دونوں کے میم کو ضمّہ ُ دیکر لام تعریف سے ملا کر پڑھو: لَهُمُ الْمَالُ وَلَكُمُ الْمَالُ +

۶- مرکّب اضافی پر حرفِ ندا داخل ہو تو مضاف کو فتحہ َ پڑھتے ہیں: يَا سَيِّدَ النَّاسِ (اے لوگوں کے سردار) +

تنبیه ۲- حروف ندا کئی ہیں- جن میں سے يَا زیادہ مستعمل ہے- جس اسم پر حرف ندا داخل ہو اسے منادیٰ کہتے ہیں +

منادیٰ مفرد (غیر مضاف) ہو تو اس کے آخر کو ضمّہ پڑھنا چاہیے: يَا زَيْدُ (اے زید) يَا رَجُلُ (اے مرد) اور مضاف ہو تو فتحہ پڑھو جس کی مثال ابھی فقرہ ۶ میں لکھی گئی +

منادیٰ معرّف باللّام ہو تو يَا کے ساتھ اَيُّهَا (مذکّر کے لئے) يا

اَیَّتُهَا (مؤنث کے لئے) لگانا چاہئے: يَا اَيُّهَا الرَّجُلُ (اے مرد) يَا اَيَّتُهَا الْاِبْنَةُ (اے لڑکی)۔ کبھی یا بغیر ہی ان دونوں لفظوں کو منادیٰ پر داخل کرتے ہیں: اَيُّهَا الرَّجُلُ (اے مرد) اَيَّتُهَا السَّيِّدَةُ (اے شریف عورت)

سلسلۂ الفاظ نمبر ۹

اَبُوْ بَكْرٍ	(بکر کا باپ) خاص نام ہے	دِرْهَمٌ (ط)	درم (چاندی کا ایک سکہ)
		دِيْنَارٌ (ج دَنَانِيْرُ)	اشرفی
بَنُوْ هَاشِمٍ	(ہاشم کی اولاد) عرب کا ایک قبیلہ ہے	ذَهَبٌ	سونا
		سَاعَةٌ	گھنٹہ۔ گھڑی۔ قیامت
بَيْنَ	درمیان	سِنٌّ (الف)	دانت
بَيْنَ يَدَيْ	(دونوں ہاتھوں کے درمیان) سامنے	صِهْرٌ	سسرا
		قَبِيْلَةٌ (ج قَبَائِلُ)	قبیلہ۔ خاندان
بَيْنَ يَدَيَّ	(میرے دونوں ہاتھوں کے درمیان) میرے سامنے	عِنْدَ (یہ لفظ ہمیشہ مضاف ہوتا ہے)	پاس
		لِسَانٌ (ھ)	زبان
خَتَنٌ	داماد	وَسِخٌ	میلا

مشق نمبر ۱۰

(۱) سَيِّدُ الْقَوْمِ خَادِمُهُمْ (۲) لَنَا عِلْمٌ وَلِلْجُهَّالِ (جمع جاھل کی) مَالٌ (۳) عِنْدِيْ سَاعَةٌ مِنَ الذَّهَبِ (۴) هَلْ عِنْدَكَ سَاعَةُ فِضَّةٍ

(۵) فِیْ فِیْنَا (یَا فِیْ فِمْنَا) لِسَانٌ وَاَسْنَانٌ (۶) بِنْتَا اَبِی الْحَسَنِ وَابْنَاهُ صَالِحُوْنَ (۷) اِبْنُ اَبِیْ بَکْرِنِ الْکَبِیْرُ هُوَعَبْدُ اللّٰهِ (۸) اَبُوْبَکْرٍ وَعُمَرُ هُمَا صِهْرَا رَسُوْلِ اللّٰهِ وَعُثْمَانُ وَعَلِیٌّ خَتَنَاهُ (۹) اَخُوْنَا وَاَبُوْکُمْ جَالِسَانِ عِنْدَ اَخِیْ اَحْمَدَ (۱۰) یَدَا اَخِی الصَّغِیْرِ نَظِیْفَتَانِ بَلْ رِجْلَاهُ وَسِخَتَانِ (۱۱) اَبُوْاِبْرَاهِیْمَ وَاَخُوْهُ قَائِمَانِ بَیْنَ یَدَیَّ (۱۲) یَا اَیُّهَا الْوَلَدُ هَلِ اسْمُکَ عَبْدُ الْکَرِیْمِ (۱۳) لَا بَلِ اسْمِیْ عَبْدُ الرَّحِیْمِ اَیَّتُهَا السَّیِّدَةُ (۱۴) یَا عَبْدَ اللّٰهِ هَلْ اَنْتَ مِنْ بَنِیْ هَاشِمٍ (۱۵) نَعَمْ یَا سَیِّدِیْ نَحْنُ بَنُوْ هَاشِمٍ (۱۶) عَلَیَّ لَهُ دَرَاهِمُ وَلِیْ عَلَیْهِ دَنَانِیْرُ +

اَلدَّرْسُ الثَّانِیْ عَشَرَ

اَسْمَاءُ الْاِشَارَۃِ

۱۔ جن لفظوں کے ذریعے سے کسی چیز کی طرف اشارہ کیا جاتا ہے وہ اسماء اشارہ (اَسْمَاءُ الْاِشَارَۃِ) ہیں۔ اور وہ دو قسم کے ہیں :۔

(۱) قریب کے لئے (نزدیک کی چیز کی طرف اشارہ کرنے کیلئے) انکی کثیر الاستعمال صورتیں یہ ہیں:۔

جمع		تثنیہ		واحد		
یہ بہت مرد	هٰؤُلَاءِ	یہ دو مرد	هٰذَانِ (حالت رفعی) هٰذَیْنِ (حالت نصبی و جری)	یہ ایک مرد	هٰذَا	مذکر
یہ بہت عورتیں		یہ دو عورتیں	هَاتَانِ (حالت رفعی) هَاتَیْنِ (حالت نصبی و جری)	یہ ایک عورت	هٰذِهٖ	مؤنث

(۲) بعید کے لئے (جن سے دور کی چیز کی طرف اشارہ کیا جائے) ان کی عام صورتیں یہ ہیں :-

	واحد	تثنیہ		جمع	
مذکر	ذَاكَ یا ذَالِكَ (وہ ایک مرد)	ذَانِكَ (حالت رفعی) ذَیْنِكَ (حالت نصبی و جری)	وہ دو مرد	اُولَاءِكَ جو اکثر اُولٰئِكَ کہا جاتا ہے	وہ سب مرد
مؤنث	تَاكَ یا تِيكَ یا تِلْكَ (وہ ایک عورت)	تَانِكَ (حالت رفعی) تَیْنِكَ (حالت نصبی و جری)	وہ دو عورتیں	،	وہ سب عورتیں

تنبیہ ۱- اصل میں اسمائے اشارہ ذَا. ذَانِ وغیرہ بغیر ھا اور كَ کے ہیں مگر ان کا استعمال بہت کم ہوتا ہے +

تنبیہ ۲- اسمائے اشارہ تثنیہ کے سوا سب مبنی ہیں +

۲- جس چیز کی طرف اشارہ کیا جائے اسے مشارٌ الیہ کہتے ہیں- اسم اشارہ اور مشارٌ الیہ ملکر جملے کا ایک جزو ہوتے ہیں (مرکب توصیفی اور مرکب اضافی کی مانند) +

۳- اگر مشارٌ الیہ اسم مفرد (غیر مضاف) ہو- تو اسم اشارہ پہلے لانا چاہئے- جیسے هٰذَا الْكِتَابُ (یہ کتاب) +

اور اگر وہ کسی اسم کی طرف مضاف ہو تو اسم اشارہ کو مضاف الیہ کے بعد لانا چاہئے- جیسے كِتَابُكُمْ هٰذَا (تمہاری یہ کتاب)- اِبْنُ الْمَلِكِ هٰذَا (بادشاہ کا یہ لڑکا) +

اگر مذکورہ فقرون میں اسم اشارہ پہلے لایا جائے اور کہا جائے

هٰذَا كِتَابُكُمْ تو اس کے معنی ہونگے "یہ تمھاری کتاب ہے" اس صورت مین "كِتَابُكُمْ" مشارٌ الیہ نہین ہے بلکہ خبر ہے۔ اسی لئے جملہ پورا ہو جاتا ہے (جیسا کہ ابھی لکھا جاتا ہے)

۴۔ جب اسم اشارہ اکیلا (بغیر مشارٌ الیہ کے) جملے مین مبتدا واقع ہو تو :۔

الف) اگر خبر معرف باللام ہے تو اسم اشارہ اور خبر کے درمیان ایک ضمیر کی ضرورت ہو گی جو صیغے مین اسم اشارہ کے مطابق ہو: هٰذَا هُوَ الْكِتَابُ (یہ کتاب ہے) أُولٰئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ (وہ لوگ [یا وہی لوگ] فلاح پانے والے ہین)

اِن مثالون مین مشارٌ الیہ مقدّر ہے گویا دراصل یہ ہے هٰذَا الشَّيْءُ هُوَ الْكِتَابُ. أُولٰئِكَ النَّاسُ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ +

ب) اگر خبر معرّف باللام نہ ہو تو ضمیر کی ضرورت نہین: هٰذَا كِتَابٌ (یہ ایک کتاب ہے)۔ اس مثال مین بھی مشارٌ الیہ مُقَدَّرْ ہے +

ج) اور اگر مضاف ہو تو بھی ضمیر کی ضرورت نہین: هٰذَا ابْنُ الْمَلِكِ (یہ بادشاہ کا بیٹا ہے) هٰذَا كِتَابُكُمْ (یہ تمھاری کتاب ہے)۔ البتہ کلام مین زور پیدا کرنا مقصود ہوتا ہے تو ضمیر بڑھا دیتے ہین: هٰذَا هُوَ كِتَابُكُمْ (یہی تمھاری کتاب ہے) ذَالِكَ هُوَ ابْنُ الْمَلِكِ (وہی بادشاہ کا بیٹا ہے) +

تنبیہ ۳۔ اِبْنُ الْمَلِكِ هٰذَا اور هٰذَا ابْنُ الْمَلِكِ ان دونون مثالون کے فرق کو خوب ذہن نشین کر لو +

سلسلۂ الفاظ نمبر ۱۱

أَمْ	یا	عَمٌّ (الف)	چچا
إِمْرَأَةٌ / اَلْمَرْأَةُ	عورت	اَلْمُتَّقِي	پرہیزگار
		مَطْلُوبٌ	مقصود
حُمْرَةٌ	سُرخی	مُنَزَّلٌ	اُتارا ہوا
خَالٌ (الف، اَخْوَالٌ)	ماموں	مَنْظَرٌ (ل)	نظارہ
رَيْبٌ	شک	هُدًى	ہدایت
لَا رَيْبَ	کچھ شک نہیں	وَجْهٌ (ب)	مُنہ
شَخْصٌ (الف)	شخص		

مشق نمبر ۱۱

(۱) هٰذَا هُوَ مَطْلُوبِي (۲) هٰذِهِ امْرَأَةٌ حَسَنَةٌ (۳) هٰذَانِ الرَّجُلَانِ اَخَوَانِ (۴) هٰؤُلَاءِ الْاَشْخَاصُ (۵) كِتَابُ الْوَلَدِ هٰذَا وَسِخٌ (۶) اِسْمُ هٰذِهِ الْبِنْتِ زَيْنَبُ (۷) تِلْكَ الْمَنَاظِرُ حَسَنَةٌ (۸) هَاتَانِ الْيَدَانِ نَظِيفَتَانِ (۹) اَهٰذَا اَخُوكَ اَمْ ذَاكَ (۱۰) ذَاكَ عَمِّي وَهٰذَا ابْنُ عَمِّي (۱۱) هٰذَا الرَّجُلُ خَالِي وَتِلْكَ الْمَرْءَةُ خَالَتِي وَهٰذِهِ هِيَ عَمَّتِي (۱۲) هٰذِهِ الِابْنَةُ قَبِيحٌ وَجْهُهَا (۱۳) تَانِكَ اُخْتَايَ قَائِمَتَانِ بَيْنَ يَدَيْ مُعَلِّمَتَيْهِمَا (۱۴) ذٰلِكَ الْكِتَابُ لَا رَيْبَ فِيهِ. هُدًى لِّلْمُتَّقِينَ (۱۵) تِلْكَ الْبُيُوتُ لِذَيْنِكَ الرَّجُلَيْنِ (۱۶) فِي يَدَيْكَ هَاتَيْنِ حُمْرَةٌ (۱۷) اُولٰئِكَ عَلٰى هُدًى مِّنْ رَّبِّهِمْ وَاُولٰئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ

عربی مین ترجمہ کرو

(۱) یہ طبیب عالم ہے (۲) میرا یہ دوست دولتمند ہے (۳) وہ دوست (جمع) دولتمند ہین (۴) بادشاہ کا یہ لڑکا سخی ہے (۵) یہ دونون بھائی ہین (۶) وہ اونٹنی خوبصورت ہے (۷) یہ خوبصورت لڑکا نیک ہے (۸) اے عبداللہ! کیا یہ تمھارا لڑکا ہے؟ (۹) وہ لڑکے اپنے باپ کے سامنے کھڑے ہین (۱۰) یہ (ایک) اچھا آدمی ہے اور وہ دونون بدکار ہین +

اَلدَّرسُ الثَّالِثَ عَشَرَ

اَسْمَاءُ الْاِسْتِفْهَامِ

۱- مَنْ (کون)۔ مَا (کیا)۔ مَاذَا (کیا)۔ اَیْشَ (کیا)۔ اَیٌّ (کونسا) اَیَّةٌ (کونسی)۔ کَمْ (کتنا۔ کتنی)۔ کَیْفَ (کیسا۔ کیسی)۔ اَیْنَ (کہان)۔ مَتٰی (کب)۔ لِمَا (کیون)۔ لِمَاذَا (کیون)۔ لِمَ (کیون) +

تنبیہ   اسمائے استفہام اَیٌّ اور اَیَّةٌ کے سوا سب مبنی ہین (دیکھو سبق ۱۰-۹)

۲- اسماء استفہام جملون کے شروع مین داخل ہوتے ہین: مَنْ اَبُوْكَ (تیرا باپ کون ہے؟)۔ مگر جب وہ مضاف الیہ واقع ہون تو عام قاعدے کے مطابق انھین مضاف کے بعد لانا چاہئے: کِتَابُ من (کس کی کتاب) یا اسم استفہام پر لِ (حرفِ جار) بڑھا کر جملے کے شروع مین بھی لاسکتے ہین: لِمَنِ الْکِتَابُ (کس کی کتاب ہے؟) لِمَنِ الْمُلْكُ الْیَوْمَ

(آج کے دن ملک کس کا ہے؟) +

۳- حروفِ جارّہ (دیکھو سلسلۂ الفاظ نمبر ۶) اسماء استفہام کے شروع میں لگائے جاتے ہیں: لِمَنْ (کس کا) لِمَا (کس کا) بِکَمْ (کتنے میں) اِلٰی اَیْنَ (کہاں کو) مِنْ اَیْنَ (کہاں سے) اِلٰی مَتٰی (کب تک) مِمَّا دراصل مِنْ مَا (کس چیز سے) مِمَّنْ دراصل مِنْ مَنْ (کس شخص سے) عَمَّنْ = عَنْ مَنْ (کس شخص سے۔ کس کی نسبت۔ کس کی طرف سے) عَمَّا = عَنْ مَا (کس چیز سے۔ کس چیز کی نسبت) فِیْمَا (کس چیز میں) +

مَا بعض حروفِ جارّہ کے بعد کبھی بغیر الف کے بولا جاتا ہے چنانچہ لِمَا سے لِمَ۔ عَمَّا سے عَمَّ۔ فِیْمَا سے فِیْمَ ہو جاتا ہے +

اَیٌّ اور اَیَّۃٌ اپنے مابعد کی طرف مضاف ہوا کرتے ہیں: اَیُّ رَجُلٍ یا اَیُّ الرَّجُلِ (کونسا مرد)۔ اَیَّۃُ مَرْأَۃٍ یا اَیَّۃُ الْمَرْأَۃِ (کونسی عورت) +

کَمْ کے بعد اسم منصوب ہوتا ہے: کَمْ دِرْهَمًا عِنْدَ کُمْ (تمہارے پاس کتنے درم ہیں؟) کَمْ سَنَۃً عُمْرُکَ (تیری عمر کے سال کی ہے؟) +

کَمْ کبھی استفہام کے لئے نہیں بلکہ خبر کے لئے ہوتا ہے اس وقت اس کے معنی ہونگے "کئی ایک" یا "بہتیرے" اور اس وقت اس کے بعد اکثر مِنْ بھی لگایا جاتا ہے: کَمْ مِنْ قَرْیَۃٍ (بہتیرے گاؤں) +

سلسلۂ الفاظ نمبر ۱۱

اَمْرٌ	کام۔ حکم	حَالٌ حَالَۃٌ } (الف = اَحْوَالٌ)	حالت

خَمْسَةٌ	پانچ	مُصِيْبَةٌ	مصیبت
سَبَبٌ (الف)	سبب	مَعْصِيَةٌ	گناہ
رِوَايَةٌ	روایت	وَاحِدٌ	ایک
ضَرُوْرِيٌّ	ضروری	وَرَقٌ (الف)	کاغذ
عَافِيَةٌ	آرام	هٰهُنَا	یہاں
عَصًا	لاٹھی	هُنَاكَ	وہاں
غَفْلَةٌ	غفلت	يَمِيْنٌ	دایاں ہاتھ۔ دائیں
قِرْطَاسٌ (ی)	کاغذ	يَسَارٌ	بایاں ہاتھ۔ بائیں
قَهَّارٌ	زبردست		

مشق نمبر ۱۲

(۱) مَا اسْمُكَ ؟ (۲) اِسْمِيْ عَبْدُ اللّٰهِ (۳) مَا هٰذَا يَا عَبْدَ اللّٰهِ (۴) هٰذِهٖ اَوْرَاقُ الْكِتَابِ (۵) اِبْنُ مَنْ اَنْتَ (۶) اَنَا ابْنُ اَحْمَدَ ابْنِ مُحَمَّدِ نِ الْمَكِّيِّ (۷) مِنْ اَيْنَ اَنْتُمْ ؟ (۸) نَحْنُ مِنْ مَكَّةَ (۹) كَيْفَ حَالُكُمْ (۱۰) اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ نَحْنُ بِالْعَافِيَةِ (۱۱) كَمْ وَلَدًا لَكُمْ (۱۲) لِيْ خَمْسَةُ اَوْلَادٍ (۱۳) اَيُّ رَجُلٍ جَالِسٌ عِنْدَ بَيْتِكَ (۱۴) ذَاكَ ابْنُ اَخِيْ (۱۵) اِلٰى اَيْنَ ذَاهِبُوْنَ اَنْتُمْ (۱۶) نَحْنُ ذَاهِبُوْنَ اِلَى الْهِنْدِ (۱۷) لِمَ جَالِسٌ اَنْتَ هٰهُنَا (۱۸) اَنَا جَالِسٌ لِلصَّلٰوةِ (۱۹) لِمَنِ الْمُلْكُ الْيَوْمَ ؟ (۲۰) لِلّٰهِ الْوَاحِدِ الْقَهَّارِ (۲۱) مَا تِلْكَ بِيَمِيْنِكَ يَا مُوْسٰى (۲۲) هِيَ عَصَايَ (۲۳) عَمَّنْ هٰذِهِ الرِّوَايَةُ ؟ (۲۴) عَنْ اَنَسِ ابْنِ

مَالِكٌ (رضی اللہ عنہ) (۲۵) مَا سَبَبُ هٰذِهِ الْمُصِيْبَةِ؟ (۲۶) سَبَبُهَا الْمَعْصِيَةُ وَالْغَفْلَةُ ✦

عربی مین ترجمہ کرو

(۱) تم کون ہو؟ (۲) مین حامد ہون (۳) تمھارے باپ کا نام کیا ہے؟ (۴) میرے باپ کا نام احمد ابن محمد ہے (۵) عبد الرحمٰن کے کتنے بیٹے اور کتنی بیٹیان ہین؟ (۶) اس کو ایک بیٹا اور دو بیٹیان ہین (۷) تمھارے سامنے کونسی عورت کھڑی ہے؟ (۸) وہ اُس آدمی کے بھائی کی بیوی ہے (۹) اُس کے (اُس عورت کے) ہاتھ مین کیا ہے؟ (۱۰) وہان کتنے آدمی کھڑے ہین؟ (۱۱) یہان پانچ آدمی کھڑے ہین (۱۲) وہان کون بیٹھا ہے؟ (۱۳) تو یہان کیون کھڑا ہے؟ (۱۴) ایک ضروری کام کے لئے کھڑا ہون (۱۵) تم کونسے قبیلے سے ہو؟ (۱۶) ہم قبیلۂ قریش سے ہین ✦

اَلدَّرْسُ الرَّابِعَ عَشَرَ

اَسْمَاءُ الصِّفَةِ

۱- اسم صفت کے کثیر الاستعمال اوزان یہ ہین :-

الف) فَاعِلٌ یہ وزن دراصل اسم فاعل کا ہے۔ کبھی اسم صفت کے لئے بھی آتا ہے: صَادِقٌ (سچا)۔ عَادِلٌ (منصف مزاج) جَاهِلٌ (بے علم) ✦

ب) فَعِيْلٌ : سَعِيْدٌ (نیکبخت)۔ قَلِيْلٌ (تھوڑا) كَثِيْرٌ (بہت) ✦

ج) فَعُوْلٌ - یہ وزن مبالغہ ظاہر کرتا ہے : جَهُوْلٌ (بڑا جاہل)۔ كَسُوْلٌ

(بڑا سست) +

د) فَعْلَانُ: تَعْبَانُ (تھکا ہوا) غَضْبَانُ (غصّے سے بھرا ہوا) یہ وزن اکثر غیر منصرف (دیکھو سبق ۱۰-۷) ہوتا ہے +

۲- جو اسماء صفت رنگ یا جسمانی عیب ظاہر کرتے ہیں۔ اُن کے اوزان یہ ہیں :-

اَفْعَلُ واحد مذکر		فَعْلَاءُ واحد مؤنث	فُعْلٌ جمع مذکر و مؤنث
مثلاً			
اَحْمَرُ	سُرخ	حَمْرَاءُ	حُمْرٌ
اَسْوَدُ	سیاہ	سَوْدَاءُ	سُوْدٌ
اَبْيَضُ	سفید	بَيْضَاءُ	بِيْضٌ (دراصل بُيْضٌ)
اَصَمُّ (=اَصْمَمُ)	بہرا	صَمَّاءُ	صُمٌّ
اَعْمٰى (=اَعْمَيُ)	اندھا	عَمْيَاءُ	عُمْىٌ

اسی طرح اَزْرَقُ (نیلا)۔ اَخْضَرُ (سبز)۔ اَصْفَرُ (زرد)۔ اَطْرَشُ (بہرا) اَخْرَسُ۔ اَبْكَمُ (گونگا)۔ اَعْرَجُ (لنگڑا)۔ اَحْدَبُ (کوزہ پشت)۔ اَحْوَرُ (سیاہ چشم) اَعْوَرُ (ترچھی نظر والا)۔ اَعْيَنُ (بڑی آنکھ والا) وغیرہ لفظوں کو سمجھ لو +

تنبیہ ۱۔ مذکورۂ بالا واحد مذکر اور واحد مؤنث کے صیغے غیر منصرف ہیں (دیکھو سبق ۱۰-۷) +

تنبیہ ۲۔ مؤنث کے تثنیہ میں ہمزہ واو سے بدل جاتا ہے جیسے سَوْدَاءُ سے سَوْدَاوَانِ (دو سیاہ عورتیں) +

تنبیہ ۳۔ اَفعَلُ کے آخر مین ایک جنس کے دو حرف ہون تو پہلے کو ساکن کرکے دوسرے مین ملا دیتے ہین اور دو حرف کی بجائے ایک ہی لکھکر اس پر تشدید لکھتے ہین جیسے اَصَمُّ دراصل اَصْمَمُ ہے۔ اور اَفعَلُ کے آخر مین حرف علت ہو (دیکھو اصطلاح نمبر ۲۶) تو اس کو تلفظ مین الف سے بدل دیتے ہین چنانچہ اَعْمیٰ دراصل اَعْمَیُ ہے۔

۳۔ کبھی ترکیب توصیفی کو مقلوب کرکے (اُلٹ کر) اسم صفت کو موصوف کی طرف مضاف کرتے ہین اور یہ مضاف اور مضاف الیہ مل کر کسی اسم کی صفت یا خبر واقع ہوتے ہین جیسے قَلِیْلُ الْعَقْلِ (عقل کا کم۔ کم عقل) حَسَنُ الْخُلْقِ (خصلت کا اچھا = خوشخو) کَثِیْرُ الْمَالِ (مال کا بہت = مالدار) حَسَنُ الْوَجْهِ (مُنہ کا اچھا = خوبصورت) اَسْوَدُ الشَّعْرِ (بال کا کالا = کالے بال والا)۔

اِس قسم کے مضاف پر حرف تعریف بھی داخل ہو سکتا ہے (برخلاف دیگر مضافون کے (دیکھو سبق ۶-۳) چنانچہ حَسَنُ الْوَجْهِ بھی کہہ سکتے ہین اور اَلْحَسَنُ الْوَجْهِ بھی۔

تنبیہ ۴۔ تم یہ تو پڑھ چکے ہو کہ معرف باللام یا کسی اور معرفہ کی طرف اسم نکرہ مضاف ہونے سے معرفہ ہو جاتا ہے (دیکھو سبق ۶-۹) لیکن اب یہ بھی یاد رکھو کہ اسم صفت اضافت کی وجہ سے معرفہ نہین ہوتا اس لئے جب ایسے مرکب اضافی کسی معرفہ کی صفت واقع ہون تو مضاف پر حرف تعریف داخل کیا جاتا ہے مثلاً اَلْوَلَدُ

اَلْحَسَنُ الْوَجْهِ (خوبصورت لڑکا) اور اگر اَلْوَلَدُ حَسَنُ الْوَجْهِ کہیں تو حَسَنُ الْوَجْهِ خبر ہوگی نہ صفت اور اس وقت معنی یوں ہونگے "لڑکا خوبصورت ہے" +

سلسلۂ الفاظ نمبر ١٢

تِبْنٌ	خشک گھاس	لَطِيْفٌ	پاکیزہ
رَائِحَةٌ	بُو	لَوْنٌ	رنگ
زَهْرٌ (الف)	پُھول	وَجْنَةٌ	رخسار
شَعْرٌ (الف)	بال	وَرْدٌ	گلاب کا پُھول
شَرْقٌ	مشرق	مَاءُ الْوَرْدِ	گلاب کا پانی (عرق)
عُشْبٌ	ہری گھاس	هِرَّةٌ	بلی
غَرْبٌ	مغرب		

مشق نمبر ١٣

(١) شَجَرَةٌ خَضْرَاءُ (٢) اَلذَّهَبُ اَصْفَرُ وَالْفِضَّةُ بَيْضَاءُ (٣) اَلْعُشْبُ اَخْضَرُ وَالتِّبْنُ اَصْفَرُ (٤) اَلْوَرْدُ اَحْمَرُ اللَّوْنِ وَطَيِّبُ الرَّائِحَةِ (٥) تِلْكَ النِّسَاءُ خُرْسٌ وَهٰذِهٖ عَمْيَاءُ (٦) فِي الْبُسْتَانِ اَزْهَارٌ حُمْرٌ وَصُفْرٌ وَطُيُوْرٌ بِيْضٌ وَسُوْدٌ (٧) وَجْنَتَا الْبِنْتِ الْحَمْرَاوَانِ لَطِيْفَتَا الْمَنْظَرِ (٨) لَوْنُ شَعْرِهَا اَسْوَدُ وَوَجْهِهَا اَبْيَضُ (٩) هِيَ زَرْقَاءُ الْعَيْنِ وَسَوْدَاءُ الشَّعْرِ وَبَيْضَاءُ الْوَجْهِ (١٠) هُوَ اَزْرَقُ الْعَيْنِ وَاَسْوَدُ الشَّعْرِ وَاَبْيَضُ الْوَجْهِ (١١) عَيْنُ الْبَقَرَةِ سَوْدَاءُ وَ

اُنھون نے مسجد کا رُخ کیا (۸) بازار تقریباً آدھ گھنٹے کے راستے پر (نَحْوَ نِصْفِ سَاعَةٍ) ہے (۹) ہم نے تمھین نہین بُلایا بلکہ تمھارے بھائی کو بُلایا (۱۰) عورتین میرے گھر مین داخل ہوئین اور بیٹھین پھر (اُنھون نے) کھانا کھایا اور چلی گئین +

الدرسُ الثّامِنَ عَشَرَ

فعل لازِم مُتَعَدِّی

اور

فعل معلوم ومجہول

۱- فعل (خواہ ماضی ہو خواہ مضارع) دو قسم کا ہوتا ہے :-

(۱) لازم جو صرف فاعل سے ملکر پُوری بات ہوجائے : كَرُمَ زَيْدٌ (زید بزرگ ہوا) +

(۲) متعدّی جو فاعل اور مفعول دونون سے ملے بغیر پُورا نہ ہو: اَكَلَ زَيْدٌ لَحْمًا (زید نے گوشت کھایا) +

عَلِمَ (جاننا)۔ حَسِبَ (گمان کرنا) وغیرہ بعض افعال ایسے بھی ہین جن کے دو مفعول ہوتے ہین: عَلِمَ زَيْدٌ عَمْرًا غَنِيًّا (زید نے عمرو کو غنی جانا) حَسِبْتُ بَكْرًا عَالِمًا (مین نے بکر کو عالم خیال کیا) +

۲- پھر متعدی دو قسم کا ہوتا ہے :-

(۱) فعل معلوم یا معروف جو فاعل کی طرف منسوب ہو اور اس کا فاعل معلوم ہو: ضَرَبَ حَامِدٌ خَالِدًا (حامد نے خالد کو مارا) اِس

مثال مین فاعل معلوم ہے اِس لئے ضَرَبَ فعل معلوم ہے +

(۲) مجہول (نامعلوم) جو مفعول کی طرف منسوب ہو اور اس کے فاعل کا ذکر نہ ہو: ضُرِبَ خَالِدٌ (خالد مارا گیا) اِس جملے مین فاعل کا مذکور ہی نہین کیونکہ خَالِدٌ تو مفعول ہے۔ اس لئے ضُرِبَ فعل مجہول ہے +

۳۔ وہ اسم جس کی طرف فعل مجہول منسوب ہوتا ہے مَفْعُوْلُ مَا لَمْ يُسَمَّ فَاعِلُهٗ (اس کا مفعول جس کا فاعل مذکور نہ ہو) یا نائب الفاعل (فاعل کا قائم مقام) کہلاتا ہے۔ اور وہ مرفوع ہوتا ہے: ضُرِبَ خَالِدٌ مین "خَالِدٌ"

جن فعلوں کے مفعول دو ہوتے ہین۔ ان کے نائب الفاعل بھی دو ہونگے لیکن دونون مرفوع نہین پڑھے جاتے۔ بلکہ پہلے کو مرفوع اور دوسرے کو منصوب پڑھتے ہین۔ مثلاً عُلِمَ عَمْرٌو غَنِيًّا (عمرو کو غنی جانا گیا) +

۴۔ ماضی معروف کو مجہول بنانا ہو تو پہلے حرف کو ضمّہ اور دوسرے کو کسرہ دو۔ جیسے ضَرَبَ سے ضُرِبَ۔ شَرِبَ سے شُرِبَ +

فعل مجہول کی باقی گردان ماضی معلوم کی طرح کر لو: ضُرِبَ۔ ضُرِبَا۔ ضُرِبُوْا۔ ضُرِبَتْ۔ ضُرِبَتَا۔ ضُرِبْنَ۔ ضُرِبْتَ۔ ضُرِبْتُمَا۔ ضُرِبْتُمْ۔ ضُرِبْتِ۔ ضُرِبْتُمَا۔ ضُرِبْتُنَّ۔ ضُرِبْتُ۔ ضُرِبْنَا +

تنبیہ ۱۔ عام طور پر فعل لازم معروف ہی مستعمل ہوتا ہے لیکن اس کے بعد حرف جرّ لگا کر بعض وقت متعدّی بنا لیتے ہین۔ اس وقت اس کا مجہول آتا ہے: ذُهِبَ بِزَيْدٍ (زید کو لیجایا گیا) +

مشق نمبر ۱۷

(۱) ذَهَبْتُ عِنْدَهُ (۲) قَرُبَ الْمَسْجِدُ وَبَعُدَتِ الْمَدْرَسَةُ (۳) بِاَيِّ ذَنْبٍ قُتِلْتَ؟ (۴) بُعِثْتُ اِلَى الْاَمِيْرِ (۵) هَلْ فُتِحَ بَابُ الدَّارِ؟ (۶) نَعَمْ يَا سَيِّدِيْ قَدْ فُتِحَ الْبَابُ (۷) طُلِبَتِ امْرَأَةٌ فِيْ دِيْوَانِ الْمَلِكِ (۸) كُتِبَ كِتَابٌ مِنْ اَخِيْ اِلَى اَبِيْ (۹) وُجِدَتْ كَلْبَةٌ جَالِسَةً عَلَى الْبَابِ (۱۰) خُلِقَ الْاِنْسَانُ ضَعِيْفًا (۱۱) حُسِبَتِ الْمَرْأَةُ صَالِحَةً (۱۲) لِمَ طُلِبْتَ فِي الدِّيْوَانِ؟ (۱۳) لِاَمْرٍ ضَرُوْرِيٍّ (۱۴) مَا فُتِحَ لَهُ بَابُ الْبُسْتَانِ (۱۵) كُسِرَ الْكِتَابَةُ (۱۶) مَنْ كَسَرَهَا (۱۷) كَسَرَهَا اَخُوْكَ +

عربی میں ترجمہ کرو

(۱) روٹی کھائی گئی اور پانی پیا گیا (۲) دو لڑکے مارے گئے (۳) دروازہ اب تک نہیں کھولا گیا (۴) تم کب بلائے گئے؟ (۵) ہم کو کسی نے (اَحَدٌ) نہیں بلایا (۶) کیا میرے خطوط کھولے گئے؟ (۸) کیا میری کتاب اس کے پاس پائی گئی (۹) ان لوگوں کو عالم خیال کیا گیا [وہ لوگ عالم خیال کئے گئے] (۱۰) اس لڑکے کا بھائی مارا [مار ڈالا گیا] (۱۱) تمھارے باغ کے دروازے کھولے گئے۔ (۱۲) عورتیں نیک خیال کی گئیں +

اَلدَّرْسُ التَّاسِعَ عَشَرَ

اَلْفِعْلُ الْمُضَارِعُ

۱۔ جس فعل میں زمانہ حال و استقبال دونوں سمجھے جائیں۔ وہ فعل

مضارع ہے۔ جیسے یَضْرِبُ (مارتا ہے یا ماریگا)+

۲۔ ی۔ ت۔ ا اور ن علاماتِ مضارع ہیں۔ ماضی کے صیغہٗ واحد مذکر غائب کا پہلا حرف ساکن کرکے مذکورہ چاروں علامتوں میں سے ایک لگانے اور آخر میں رفع ـُ دینے سے مضارع بن جاتا ہے: فَتَحَ سے یَفْتَحُ۔ تَفْتَحُ۔ اَفْتَحُ۔ نَفْتَحُ۔ باقی صیغے ذیل کی گردان سے سمجھ لو+

مضارع معروف کی گردان

		واحد		تثنیہ	جمع
غائب	مذکر	یَفْتَحُ	(وہ کھولتا ہے یا کھولیگا)	یَفْتَحَانِ	یَفْتَحُوْنَ
	مؤنث	تَفْتَحُ	(وہ کھولتی ہے یا کھولیگی)	تَفْتَحَانِ	یَفْتَحْنَ
مخاطب	مذکر	تَفْتَحُ	(تو کھولتا ہے یا کھولیگا)	تَفْتَحَانِ	تَفْتَحُوْنَ
	مؤنث	تَفْتَحِیْنَ	(تو کھولتی ہے یا کھولیگی)	تَفْتَحَانِ	تَفْتَحْنَ
متکلم	مذکر	اَفْتَحُ	(میں کھولتا ہوں یا کھولونگا)	نَفْتَحُ	نَفْتَحُ
	مؤنث		(میں کھولتی ہوں یا کھولونگی)	″	″

بعض مضارع یَفْعِلُ اور یَفْعُلُ کے وزن پر بھی آتے ہیں: ضَرَبَ کا مضارع یَضْرِبُ اور کَرُمَ کا یَکْرُمُ ہوتا ہے۔ اس کی تفصیل آئندہ سبق میں بیان ہوگی۔

تنبیہ ۱۔ مضارع کی گردان میں سات جگہ یعنی چاروں تثنیہ دونوں جمع مذکر غائب اور مخاطب اور ایک واحد مؤنث مخاطبہ کے صیغوں میں نونِ اعرابی (دیکھو سبق ۱۰۔۴) آتا ہے۔ جمع مؤنث

غائب و مخاطب مین جو نون ہے وہ اعرابی نہین بلکہ علامتِ جمع مؤنث ہے۔ جو ہر حالت مین قائم رہتا ہے۔ برخلاف نون اعرابی کے جو حالتِ نصب وجزم مین گر جاتا ہے (دیکھو سبق ۲۰)

تنبیہ ۲۔ ماضی کی گردان کی طرح مضارع کی گردان مین بھی چودہ[۱۴] ہی صیغے پڑھے اور یاد کئے جاتے ہین +

۳۔ مضارع معروف کو مجہول بنانا ہو تو علامتِ مضارع کو ضمہ اور ماقبلِ آخر کو فتحہ دو: یَضْرِبُ سے یُضْرَبُ (وہ مارا جاتا ہے یا مارا جائیگا) +

مضارع مُثبت کو مَنفِی بنانے کے لئے اکثر لَا لگایا جاتا ہے۔ پر کبھی مَا بھی لگا دیتے ہین: لَایَذْهَبُ (وہ نہین جاتا ہے یا نہین جائیگا) مَا یَعْلَمُ (وہ نہین جانتا ہے یا نہین جانیگا) اس لَا اور مَا کو لائے نافیہ اور مائے نافیہ کہتے ہین +

تنبیہ ۳۔ مضارع پر سَ یا سَوْفَ داخل کرنے سے وہ مُستقبل کے لئے مخصوص ہوجاتا ہے: سَيَفْتَحُ (وہ عنقریب کھولیگا)۔ سَوْفَ تَعْلَمُوْنَ (کچھ عرصہ سے تم جان لوگے) +

۴۔ کَانَ (ہونا) فعل ماضی پر لگانے سے ماضی بعید[۱] اور مضارع پر لگانے سے ماضی استمراری[۲] ہوجاتا ہے: کَانَ ضَرَبَ (اُس نے مارا تھا)

---

۱ جس فعل سے دور کے گذرے ہوئے زمانے مین کسی کام کا ہونا سمجھا جائے +

۲ وہ فعل جس سے معلوم ہو کہ گذرے ہوئے زمانے مین کوئی کام بار بار ہوا ہے +

كَانَ يَضْرِبُ (وہ مارتا تھا) +

كَانَ کی گردان یہ ہے :—

		واحد	تثنیہ	جمع
غائب	مذکر	كَانَ	كَانَا	كَانُوْا
	مؤنث	كَانَتْ	كَانَتَا	كُنَّ
مخاطب	مُذکر	كُنْتَ	كُنْتُمَا	كُنْتُمْ
	مؤنث	كُنْتِ	”	كُنْتُنَّ
متکلّم	مذکر	كُنْتُ	كُنَّا	كُنَّا
	مؤنث	”	”	”

ماضی بعید یا ماضی استمراری کا جو صیغہ بنانا ہو وہی صیغہ مذکورہ گردان میں سے لیکر ماضی یا مضارع کے اُس صیغہ پر لگاؤ۔ چنانچہ واحد مؤنث غائب کا صیغہ ماضی بعید سے كَانَتْ ضَرَبَتْ اور ماضی استمراری سے كَانَتْ تَضْرِبُ ہوگا۔ ذیل میں ایک گردان ماضی بعید کی لکھی جاتی ہے تاکہ تم اچھی طرح سمجھ لو +

		واحد	تثنیہ	جمع
غائب	مذکر	كَانَ كَتَبَ (اس ایک مرد نے لکھا تھا)	كَانَا كَتَبَا	كَانُوْا كَتَبُوْا
	مؤنث	كَانَتْ كَتَبَتْ	كَانَتَا كَتَبَتَا	كُنَّ كَتَبْنَ
مخاطب	مذکر	كُنْتَ كَتَبْتَ	كُنْتُمَا كَتَبْتُمَا	كُنْتُمْ كَتَبْتُمْ
	مؤنث	كُنْتِ كَتَبْتِ	”	كُنْتُنَّ كَتَبْتُنَّ
متکلّم	مذکر	كُنْتُ كَتَبْتُ	كُنَّا كَتَبْنَا	كُنَّا كَتَبْنَا
	مؤنث	”	”	”

اسی قیاس پر ماضی استمراری کی گردان بناؤ ✦

۵۔ کَانَ کو فعلِ ناقص کہتے ہیں کیونکہ وہ باوجود فعل لازم ہونیکے فاعل پر تمام نہیں ہوتا بلکہ جب تک اُس کے آگے کوئی خبر مذکور نہ ہو اُس وقت تک اَدھورا ہی رہتا ہے۔ اِسی لئے یہ فعل عموماً جملۂ اسمیہ پر داخل ہوتا ہے۔ اُس وقت خبر کو نصب پڑھتے ہیں: کَانَ زَیْدٌ عَالِمًا (زید عالم تھا) کَانَتِ الرِّجَالُ عَالِمِیْنَ (لوگ عالم تھے) کَانَ اللّٰہُ عَلِیْمًا حَکِیْمًا (اللہ بڑا جاننے والا حکمت والا ہے) ✦

کَانَ کا مضارع یَکُوْنُ ہے اُس کی گردان یہ ہے :-

یَکُوْنُ (وہ ہوتا ہے یا ہوگا)۔ یَکُوْنَانِ۔ یَکُوْنُوْنَ۔ تَکُوْنُ۔ تَکُوْنَانِ یَکُنَّ۔ تَکُوْنُ۔ تَکُوْنَانِ۔ تَکُوْنُوْنَ۔ تَکُوْنِیْنَ۔ تَکُوْنَانِ۔ تَکُنَّ اَکُوْنُ۔ نَکُوْنُ

سلسلۂ الفاظ نمبر ۱۷

جَلَسَ (ض)	بیٹھنا	غَالِبٌ	غلبہ پانیوالا۔ غالب
قَعَدَ (ن)	بیٹھنا	مُحَارَبَۃٌ	لڑائی
قَرَأَ (ف)	پڑھنا	مَعَ	ساتھ
اُوْرُبَا	یورپ	مَنْ (موصولہ)	جو شخص
جَرِیْدَۃٌ	اخبار	مَنْ (استفہامیہ)	کون

مشق نمبر ۱۸

(۱) ھَلْ تَفْھَمُ الْکَلَامَ الْعَرَبِیَّ (۲) نَعَمْ یَا سَیِّدِیْ اَفْھَمُہٗ

قَلِیلًا (۳) مَنْ یَذْهَبُ مَعَكَ إِلَى الْمَسْجِدِ؟ (۴) یَذْهَبُ مَعِی أَبِی وَأَخِی الْكَبِیرُ (۵) هَلْ طَلَبَ الْغُلَامُ الْیَوْمَ؟ (۶) لَا هُوَ یَطْلُبُ غَدًا (۷) إِلَى أَیْنَ كُنْتَ تَذْهَبُ أَمْسِ؟ (۸) كُنْتُ أَذْهَبُ إِلَى الْمَدْرَسَةِ (۹) هَلْ كُنْتَ جَلَسْتَ فِی الْمَسْجِدِ بَعْدَ صَلٰوةِ الْعَصْرِ؟ (۱۰) نَعَمْ كُنْتُ جَلَسْتُ أَقْرَأُ الْقُرْآنَ (۱۱) كَانَ أَبُو هٰذَا الْوَلَدِ قُتِلَ فِی مُحَارَبَةِ أُوْرُبَّا (۱۲) مَنْ كَانَ یَفْتَحُ بَابَ الْبُسْتَانِ؟ (۱۳) كَانَ یَفْتَحُهُ الْبَوَّابُ (۱۴) أَلَا یَعْلَمُ مَنْ خَلَقَ؟ (۱۵) بَلٰى (۱۶) مَا كُنَّا سَمِعْنَا هٰذَا (۱۷) مَا (استفہامیہ) كُنْتُمْ تَقْرَأُوْنَ الْبَارِحَةَ فِی بَیْتِكُمْ؟ (۱۸) كُنَّا نَقْرَأُ الْجَرِیْدَةَ (۱۹) كَانَ دَاوٗدُ نَبِیًّا (۲۰) سَیَكُوْنُ الْمُسْلِمُوْنَ غَالِبِیْنَ۔

اَلدَّرْسُ الْعِشْرُوْنَ

ابواب فعل ثلاثی مجرّد

۱۔ ثلاثی مجرّد کے بعض مادّوں میں ماضی اور مضارع دونوں کے عین کلمہ (دیکھو سبق ۷۔۳) کی حرکتیں یکساں ہوتی ہیں: فَتَحَ (کھولنا) میں ماضی ومضارع دونوں ہی مَفْتُوْحُ الْعَیْنِ (جس کا عین کلمہ مفتوح ہو) ہیں۔ چنانچہ ماضی فَتَحَ اور مضارع یَفْتَحُ ہے۔ کَرُمَ (بزرگ ہونا) میں ماضی و مضارع دونوں ہی مَضْمُوْمُ الْعَیْنِ (جس کا عین کلمہ مضموم ہو) ہیں۔ جیسے ماضی کَرُمَ اور مضارع یَكْرُمُ ہے۔ اور حَسِبَ (گمان کرنا) میں ماضی اور مضارع دونوں مَكْسُوْرُ الْعَیْنِ (جس کا عین کلمہ

مکسور ہو) ہیں۔ چنانچہ ماضی حَسِبَ اور مضارع یَحْسِبُ آتا ہے +

اور بعض مادّوں میں دونوں کی حرکتیں مختلف ہوتی ہیں: ضَرْبٌ (مارنا) میں ماضی "ضَرَبَ" مَفْتُوْحُ الْعَیْن ہے۔ اور مضارع یَضْرِبُ مکسور العین ہے۔ نَصْرٌ (مدد کرنا) کا ماضی "نَصَرَ" مفتوح العین اور مضارع "یَنْصُرُ" مضموم العین ہے۔ سَمْعٌ (سُننا) کا ماضی "سَمِعَ" مکسور العین اور مضارع "یَسْمَعُ" مفتوح العین ہے +

۲۔ ماضی اور مضارع کے عین کلموں کی حرکات کے لحاظ سے صرفیوں نے افعال ثلاثی مجرّد کے چھ باب ٹھہرائے ہیں:—

(۱) البابُ الاوّلُ　ضَرَبَ　یَضْرِبُ (ماضی مفتوح العین اور مضارع مکسور العین)
(۲) البابُ الثّانی　نَصَرَ　یَنْصُرُ (ماضی مفتوح العین اور مضارع مضموم العین)
(۳) البابُ الثّالثُ　سَمِعَ　یَسْمَعُ (ماضی مکسور العین اور مضارع مفتوح العین)
(۴) البابُ الرّابعُ　فَتَحَ　یَفْتَحُ (ماضی اور مضارع دونوں مفتوح العین)
(۵) البابُ الخامسُ　کَرُمَ　یَکْرُمُ (ماضی اور مضارع دونوں مضموم العین)
(۶) البابُ السّادسُ　حَسِبَ　یَحْسِبُ (ماضی اور مضارع دونوں مکسور العین

تنبیہ ۱۔ کسی لفظ کا کسی باب سے ہونے کے معنی یہ ہیں کہ اس کے ماضی اور مضارع کے عین کلمون کی حرکت اس باب کے مطابق ہوگی۔ مثلاً کہا جائے کہ غَسْلٌ (دھونا) باب ضَرَبَ سے ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ اس کا ماضی مفتوح العین (= غَسَلَ) اور مضارع مکسور العین (= یَغْسِلُ) ہے +

۳۔ ہر ایک ثلاثی مجرّد کے متعلق یہ جاننا ضروری ہے کہ وہ کس باب سے ہے۔ تاکہ اس باب کے مطابق اُس کی گردان کی جائے۔ اسی واسطے لغت کی کتابون مین ہر ایک مادّۂ فعل کے معنی بیان کرنے سے پیشتر اُن کے باب کی طرف اشارہ کر دیا جاتا ہے۔ اور وہ اس طرح کہ اگر باب ضَرَبَ سے ہو تو (ض) اس کے سامنے لکھ دیتے ہین۔ باب نَصَرَ سے ہو تو (ن) باب سَمِعَ سے ہو تو (س)۔ باب فَتَحَ سے ہو تو (ف)۔ باب کَرُمَ سے ہو تو (ك) اور باب حَسِبَ سے ہو تو (ح) لکھ دیا کرتے ہین۔ چنانچہ ہم نے بھی سبق ۱۶ و ۱۷ مین اسی طرح لکھا ہے۔ اور کبھی تصریحاً بھی لکھ دیتے ہین کہ یہ لفظ باب ضَرَبَ سے یا فلان باب سے ہے +

تنبیہ ۲۔ ذیل کے سلسلۂ الفاظ مین افعال کے معانی یاد کرنے کا بہترین طریق یہ ہے کہ ہر فعل کے ماضی اور مضارع دونون کا تلفظ کرکے معنی کا تلفظ کرین۔ مثلاً "رَجَعَ (ض) لوٹنا" چونکہ باب ضَرَبَ سے ہے اِس لئے اس کا مضارع یَرْجِعُ ہوگا۔ پس طالب علم کہے رَجَعَ یَرْجِعُ لوٹنا۔ رَفَعَ باب فَتَحَ سے ہے پس اس کا مضارع یَرْفَعُ ہوگا اس لئے کہا جائے رَفَعَ یَرْفَعُ اُٹھانا۔ اِس طرح یاد کرنے سے ہر فعل کے معنی کے ساتھ یہ بھی معلوم ہوگا کہ وہ کس باب سے ہے۔

مناسب یہ ہے کہ پچھلے سبقون مین جتنے افعال سلسلۂ الفاظ مین لکھے گئے ہین انھین بھی مذکورہ طریق سے دوبارہ یاد کرلین +

سلسلۂ الفاظ نمبر ۱۸

رَجَعَ (ض)	لوٹنا	عَرَفَ (ض)	پہچاننا
رَفَعَ (ف)	اُٹھانا۔ بلند کرنا	عَقَلَ (ض)	سمجھنا
سَهِرَ (س)	جاگنا	فَطَرَ (ض)	پیدا کرنا
سَئَلَ (ف)	پُوچھنا	قُلْ (ن) (فعل امر)	کہہ دے
عَبَدَ (ن)	پُوجنا	نَظَرَ (ن)	دیکھنا
نَفَعَ (ف)	فائدہ دینا		
اِبِلٌ (اسم جنس)	اونٹ	صَيْفٌ	موسم گرما
اِنَّمَا	صرف	عَشَاءٌ	رات کا کھانا
تَحْصِيلٌ (مصدر)	حاصل کرنا	قَدْرٌ	عزّت۔ قدر
خَلْفَ	پیچھے	اَلَّذِي (اسم موصول)	جو۔ جس
رِزْقٌ	روزی	لَوْ (حرف شرط)	اگر
سَعِيْرٌ	دہکتی ہوئی آگ۔ دوزخ	مَا (اسم موصول)	جو چیز۔ جس چیز کو
شِتَاءٌ	موسم سرما		

مشق نمبر ۱۹

(۱) خَيْرُ النَّاسِ مَنْ يَنْفَعُ النَّاسَ (۲) يَعْلَمُ مَا بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ (۳) لَوْ كُنَّا نَسْمَعُ اَوْ نَعْقِلُ مَا كُنَّا فِيْ اَصْحٰبِ السَّعِيْرِ (۴) لَا يُسْئَلُ عَمَّا (= عَنْ مَا) يَفْعَلُ وَهُمْ يُسْئَلُوْنَ (۵) مَتٰى تَطْلَعُ الشَّمْسُ؟ (۶) سَتَطْلَعُ بَعْدَ سَاعَةٍ (۷) تَنْزِلُ الْاُمَرَاءُ

مِنَ الْجَبَلِ بَعْدَ الصَّيْفِ وَيَدْخُلُوْنَ بُيُوْتَهُمْ فِي الشِّتَاءِ (۸)
يَخْرُجُ اَبِيْ مِنَ الْبَيْتِ بَعْدَ الْعَصْرِ وَيَذْهَبُ اِلٰى بُسْتَانِ الْجَارِ
وَيَقْعُدُ هُنَاكَ اِلَى الْمَغْرِبِ ثُمَّ يَذْهَبُ اِلَى الْمَسْجِدِ لِصَلٰوةِ
الْمَغْرِبِ ثُمَّ يَرْجِعُ اِلَى الْبَيْتِ ثُمَّ نَأْكُلُ اَنَا وَاَبِي الْعِشَاءَ (۹)
نَطْلُبُ مِنَ اللّٰهِ عِلْمًا نَافِعًا وَرِزْقًا وَاسِعًا (۱۰) وَمَا لِيَ[1] لَا اَعْبُدُ
الَّذِيْ فَطَرَنِيْ وَاِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ (۱۱) اَفَلَا يَنْظُرُوْنَ اِلَى الْاِبِلِ
كَيْفَ خُلِقَتْ وَاِلَى السَّمَاءِ كَيْفَ رُفِعَتْ؟ (۱۲) اِنَّمَا يَعْرِفُ قَدْرَ الْعِلْمِ
مَنْ سَهِرَتْ عَيْنَاهُ فِيْ تَحْصِيْلِهِ (۱۳) قُلْ يَا اَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ لَا
اَعْبُدُ مَا تَعْبُدُوْنَ۔ وَلَا اَنْتُمْ عٰبِدُوْنَ مَا اَعْبُدُ۔ وَلَا اَنَا عَابِدٌ
مَّا عَبَدْتُّمْ وَلَا اَنْتُمْ عَابِدُوْنَ مَا اَعْبُدُ۔ لَكُمْ دِيْنُكُمْ وَلِيَ
دِيْنِ (دیکھو سبق ۱۱ تنبیہ ۱) +

عربی میں ترجمہ کرو

(۱) آج باغ کا دروازہ نہیں کھولا جائیگا ؟ (۲) دربان کہاں ہے ؟
(۳) میں نہیں جانتا وہ کہاں گیا (۴) تم کہاں کا ارادہ رکھتے ہو ؟
(۵) میں شکار کو جارہا ہوں (۶) کیا تو ہمارے ساتھ چلیگا ؟ (۷) نہیں
جناب میں مدرسے جارہا ہوں (۸) تم میرے بھائی کو پہچانتے ہو ؟ (۹) جی
ہاں میں اس کو پہچانتا ہوں (۱۰) محمود نے کھانا کھایا ؟ (۱۱) نہیں اس نے

[1] یہاں مَا استفہامیہ ہے۔ مَالِیَ کے معنی ہونگے کیا ہے مجھے یعنی مجھے کیا ہوا ہے۔
اسی طرح مَالَكَ (تجھے کیا ہوا ہے) اور مَا لَكُمْ وغیرہ آتا ہے +

اب تک نہین کھایا۔ اب کھائیگا (۱۲) تم کیا پڑھتے ہو؟ (۱۳) جناب مین قرآن پڑھتا ہون (۱۴) کل تم کونسی کتاب پڑھتے تھے؟ (۱۵) کل مین کِتَابُ الصَّرف پڑھ رہا تھا ÷

سوالات نمبر ۴

(۱) فعل کسے کہتے ہین؟

(۲) فعل کتنے قسم کا ہوتا ہے؟

(۳) فعل مین عموماً حروفِ اصلیہ کتنے ہوتے ہین؟

(۴) مادّہ کسے کہتے ہین؟

(۵) افعالِ مجرّد مین کونسا صیغہ محض مادّے کے حروف سے مرکب ہوتا ہے؟

(۶) افعال اور اسماء مشتقّہ مین حروف اصلیہ کی شناخت کون سے صیغے سے کی جاتی ہے؟

(۷) فعل ثلاثی کا ماضی کس وزن پر آتا ہے؟

(۸) ماضی اور مضارع کے درحقیقت کتنے صیغے ہین اور کتنے صیغے یاد کرنیکا رواج ہے اور کیون؟

(۱۰) صیغۂ جمع مذکر کی تحریر مین الف کیون بڑھایا جاتا ہے؟

(۱۱) عربی مین جملے کے اندر عام طور پر فعل کہان رکھا جاتا ہے اور فاعل کہان اور مفعول کہان؟

(۱۲) فعل پہلے ہو اور فاعل اُس کے بعد تو فاعل کی وحدت و جمع اور تذکیر و تانیث سے فعل پر کیا اثر ہوگا؟

(۱۳) فاعل پہلے ہو اور فعل اس کے بعد تو فعل مین کیا تغیّر و تبدّل ہوا کرتا ہے؟

(۱۴) فاعل اور مفعول کا اعراب کیا ہے؟

(۱۵) ضَرَبَهٗ مین ہٗ کونسی ضمیر کہلاتی ہے؟

(۱۶) اِیَّاكَ کیا لفظ ہے؟

(۱۷) فعل لازم کیا اور متعدّی کیا ؟
(۱۸) فعل معروف اور مجہول کی تعریف کرو
(۱۹) ماضی معروف کو مجہول کس طرح بنایا جائے ؟
(۲۰) مضارع کو مجہول کس طرح بناتے ہیں ؟
(۲۱) فعل مجہول جس کی طرف منسوب ہو اُسے کیا کہتے ہیں ؟
(۲۲) مضارع کسے کہتے ہیں ؟
(۲۳) علاماتِ مضارع کیا ہیں ؟
(۲۴) ماضی بعید اور ماضی استمراری کس طرح بنتے ہیں ؟
(۲۵) کَانَ کو فعل ناقص کیوں کہتے ہیں ؟
(۲۶) کَانَ کا مضارع کیا ہوگا ؟
(۲۷) افعال ثلاثی مجرّد کے کتنے باب ہیں ؟
(۲۸) کسی فعل کا باب پہچاننے سے کیا حاصل ؟
(۲۹) کسی فعل کا کسی باب سے ہونے کا مطلب کیا ؟

الدرس الحادی والعشرون

فعل مضارع کی مختلف صورتیں

۱- فعلوں میں مضارع مُعرب (دیکھو اصطلاح ۱۳) ہے [۱] ماضی اور امر حاضر مَبنی (دیکھو اصطلاح ۱۴) ہیں +

۲- فعل مضارع پر جب حروف جازمہ (لَمْ - لَمَّا - لامِ امر - لائے نہی اور اِنْ) میں سے کوئی ایک حرف داخل ہو تو اس کے آخر میں جزم پڑھا جاتا ہے : لَمْ یَضْرِبْ (اس نے نہیں مارا) لَمَّا یَضْرِبْ (اس نے نہیں مارا) لِیَضْرِبْ (اسے چاہئے کہ مارے) لَا یَضْرِبْ (اُسے چاہئے کہ نہ مارے)

[۱] مگر جمع مؤنث غائب و حاضر کا صیغہ معرب نہیں ہے +

اِنْ یَضْرِبْ (اگر وہ ماریگا) +

لَمْ اور لَمَّا سے فعل مضارع کے معنی ماضی منفی کے ہو جاتے ہیں:
لَمْ یَضْرِبْ (اُس نے نہین مارا) - یہی معنی ہین مَاضَرَبَ کے +

لامِ امر سے فعل مضارع مین حکم کے معنی پائے جاتے ہین : لِیَضْرِبْ
زَیْدٌ عَمْرًوا (زید کو چاہئے کہ عمرو کو مارے) +

لائے نہی سے فعل مضارع مین نہی (روکنا) کے معنی پیدا ہوتے
ہین : لَا یَضْرِبْ زَیْدٌ عَمْرًوا (زید کو چاہئے کہ عمرو کو نہ مارے) لَاتَضْرِبْ
عَمْرًوا (عمرو کو تو مت مار) +

تنبیہ ۱- لَا دو قسم کا ہوتا ہے - ایک نافیہ جس سے لفظ مضارع
مین کچھ تغیر نہین ہوتا (دیکھو سبق ۱۹- ۳) دوسرا لائے نہی جو
مضارع کو جزم دیتا ہے جیسا کہ اوپر کی مثالون سے ظاہر ہے +

اِنْ حرف شرط ہے اور شرط کے لئے جزا کی ضرورت ہے - جب
شرط اور جزا دونون فعل مضارع ہون تو دونون مجزوم ہونگے : اِنْ
تَضْرِبْ اَضْرِبْ (اگر تو ماریگا مین مارونگا) - کبھی اِنْ پر لَ لگا کر لَئِنْ
لکھتے ہین - معنی وہی ہین جو اِنْ کے ہین - البتہ معنی مین ذرا زور پیدا ہوتا ہے +

۳- مضارع پر حروفِ ناصبہ مین سے کوئی حرف داخل ہو تو مضارع
کے آخر مین نصب پڑھنا چاہئے : لَنْ یَذْهَبَ (وہ ہرگز نہین جائیگا) +

حروفِ ناصبہ یہ ہین - لَنْ (ہرگز نہین) اَنْ (کہ) کَیْ یا لِکَیْ
(تاکہ) لِ بمعنی کَیْ (تاکہ) اِذَنْ (تب) لِئَلَّا = لِاَنْ لَا (تاکہ نہین)

حَتّٰی (جب تک۔ تا کہ۔ یہاں تک کہ)

لَنْ سے فعل مضارع زمانۂ مستقبل کے ساتھ مخصوص ہو جاتا ہے نیز اُس مین نفی اور تاکید کے معنی پیدا ہوتے ہین: لَنْ یَکْتُبَ (وہ ہرگز نہین لکھیگا)

تنبیہ ۲۔ مذکورہ حروف جازمہ مین سے اِنْ اور حروف ناصبہ مین سے اَنْ اور حَتّٰی فعل ماضی پر بھی داخل ہوتے ہین لیکن اس کے لفظ مین کوئی تغیّر نہین پیدا کرتے کیونکہ وہ مَبْنِی ہے: اَکَلْتُ حَتّٰی شَبِعْتُ (مین نے کھایا یہاں تک کہ سیر ہوگیا) البتہ اِنْ داخل ہونے سے فعل ماضی مین زمانۂ مستقبل سمجھا جاتا ہے: اِنْ ضَرَبْتَ ضَرَبْتُ (اگر تو ماریگا مین مارونگا)

۴۔ مضارع کی گردان پر حروف جازمہ یا ناصبہ داخل ہون تو سات نون اعرابی (دیکھو سبق ۱۹ تنبیہ ۱) گرا دئے جاتے ہین۔ چنانچہ ذیل کی گردان سے تم اچھی طرح سمجھ سکوگے

اَلْفِعْلُ الْمُضَارِعُ الْمَنْفِیُّ بِلَمْ	اَلْفِعْلُ الْمُضَارِعُ الْمَنْفِیُّ بِلَنْ
لَمْ یَفْعَلْ (نہین کیا اس ایک مرد نے)	لَنْ یَّفْعَلَ (ہرگز نہین کریگا وہ ایک مرد)
لَمْ یَفْعَلَا (نہین کیا ان دو مردون نے)	لَنْ یَّفْعَلَا
لَمْ یَفْعَلُوْا	لَنْ یَّفْعَلُوْا
لَمْ تَفْعَلْ	لَنْ تَفْعَلَ
لَمْ تَفْعَلَا	لَنْ تَفْعَلَا

لَمْ يَفْعَلْنَ	لَنْ يَّفْعَلْنَ
لَمْ تَفْعَلْ	لَنْ تَفْعَلَ
لَمْ تَفْعَلَا	لَنْ تَفْعَلَا
لَمْ تَفْعَلُوْا	لَنْ تَفْعَلُوْا
لَمْ تَفْعَلِىْ	لَنْ تَفْعَلِىْ
لَمْ تَفْعَلَا	لَنْ تَفْعَلَا
لَمْ تَفْعَلْنَ	لَنْ تَفْعَلْنَ
لَمْ اَفْعَلْ	لَنْ اَفْعَلَ
لَمْ نَفْعَلْ	لَنْ نَفْعَلَ

تنبیہ ۳۔ یَکُوْنُ پر حرف ناصبہ داخل ہوں تو معمولی طور سے گردان ہوگی۔ لیکن حروف جازمہ داخل ہوں تو اس کی گردان یوں ہوگی:
لَمْ يَكُنْ۔ لَمْ يَكُوْنَا۔ لَمْ يَكُوْنُوْا۔ لَمْ تَكُنْ۔ لَمْ تَكُوْنَا۔ لَمْ يَكُنَّ لَمْ تَكُنْ۔ لَمْ تَكُوْنَا۔ لَمْ تَكُوْنُوْا۔ لَمْ تَكُوْنِىْ۔ لَمْ تَكُوْنَا۔ لَمْ تَكُنَّ۔ لَمْ اَكُنْ۔ لَمْ نَكُنْ ؞

سلسلۂ الفاظ نمبر ۱۹

اَذِنَ (س)	اجازت دینا	حَكَمَ (ن)	حکم کرنا۔ فیصلہ کرنا
بَلَغَ (ن)	پہنچنا	ذَبَحَ (ف)	ذبح کرنا
بَرِحَ (س)	ٹلنا۔ ہٹنا	قَالَ { ن اسکی گردان کَانَ کے جیسی ہوگی }	کہنا
بَسَطَ (ن)	پھیلانا		

لَعِقَ (س)	چاٹنا	صَبْرٌ	صبر کرنا۔ ایلوہ جو کڑوی دوا ہے
دُخُوْلٌ	داخل ہونا	مَجْدٌ	بزرگی
بَاسِطٌ	پھیلانے والا	فَاتَّقُوْا	پس ڈرو تم

مشق نمبر ۲۰

(۱) لَنْ تَبْلُغَ الْمَجْدَ حَتّٰى تَلْعَقَ الصَّبْرَ (۲) هَلْ فَتَحْتَ لَهُ الْبَابَ لِيَدْخُلَ عَلَيْنَا (۳) نَعَمْ اَذِنْتُ لَهُ لِئَلَّا يَحْزَنَ (۴) فَاِنْ لَمْ تَفْعَلُوْا وَلَنْ تَفْعَلُوْا فَاتَّقُوا النَّارَ (۵) قَالَ مُوْسٰى لِقَوْمِهٖ اِنَّ اللّٰهَ يَاْمُرُكُمْ اَنْ تَذْبَحُوْا بَقَرَةً (۶) لَئِنْ بَسَطْتَ اِلَيَّ يَدَكَ لِتَقْتُلَنِيْ مَا اَنَا بِبَاسِطٍ يَدِيَ اِلَيْكَ لِاَقْتُلَكَ (۷) لَنْ اَبْرَحَ الْاَرْضَ حَتّٰى يَاْذَنَ لِيْ اَبِيْ اَوْ يَحْكُمَ اللّٰهُ لِيْ وَهُوَ خَيْرُ الْحٰكِمِيْنَ (۸) اَعُوْذُ بِاللّٰهِ اَنْ اَكُوْنَ مِنَ الْجٰهِلِيْنَ (۹) اُمِرْتُ اَنْ اَعْبُدَ اللّٰهَ ۔

عربی مین ترجمہ کرو

(۱) انھون نے انگور کھائے یہان تک کہ سیر ہو گئے (۲) اللہ نے انسان کو پیدا کیا تاکہ وہ اس کی پرستش کرین (۳) ہم قرآن پڑھتے ہین تاکہ اس کو سمجھین اور اُس پر (بِہٖ) عمل کرین (۴) وہ [لوگ] سردی کے موسم مین پہاڑ پر ہرگز نہین چڑھینگے۔ (۵) وہ لڑکی کتاب پڑھتی رہی یہان تک کہ آفتاب غروب ہو گیا (۶) اگر تو میری مدد کریگا [تو] مین تیری مدد کرونگا (۷) مین اس کے مکان مین ہرگز داخل نہ ہونگا یہان تک کہ وہ مجھے اجازت دے یا تو مجھے

حکم دے (۸) وہ دونون اپنی جگہ سے کبھی نہ ہٹینگے تاکہ تو اُن پر غصہ نہ ہو جائے

(۹) ہم کل قاضی کے پاس گئے تھے تاکہ وہ میرے اور میرے بھائی کے درمیان حق کے ساتھ فیصلہ کرے +

الدرس الثانی والعشرون

فعل مضارع کی مختلف صورتین (گذشتہ سے پیوستہ)

المضارع مع لام التاکید و نون التاکید

۱۔ مضارع پر لام (لَ) لگا کر آخر مین نون مشدد (جسے ثقیلہ کہتے ہین) یا نون ساکن (جسے خفیفہ کہتے ہین) بڑھایا جاتا ہے۔ اس لام اور نون سے تاکید کے معنی پیدا ہوتے ہین اس لئے ان کو لام تاکید و نون تاکید کہتے ہین لَیَکْتُبَنَّ یا لَیَکْتُبَنْ (وہ ضرور ضرور لکھیگا) +

۲۔ اس لام اور نون کی وجہ سے بھی مضارع مین تغیرات ہوتے ہین جو تمھین ذیل کی گردان سے معلوم ہونگے :-

اَلْمُضَارِعُ مَعَ لَامِ التَّاکِیْدِ وَالنُّوْنِ الثَّقِیْلَۃِ	اَلْمُضَارِعُ مَعَ لَامِ التَّاکِیْدِ وَالنُّوْنِ الْخَفِیْفَۃِ
لَیَکْتُبَنَّ　اس مین لام کلمہ مفتوح ہے	لَیَکْتُبَنْ
لَیَکْتُبَانِّ　اس مین نون اعرابی ساقط ہے	
لَیَکْتُبُنَّ　اس مین واو جمع اور نون اعرابی ساقط ہے	لَیَکْتُبُنْ
لَتَکْتُبَنَّ　اس مین لام کلمہ مفتوح ہے	لَتَکْتُبَنْ

لَتَکْتُبَانِّ اس مین نون اعرابی ساقط ہے	
لَیَکْتُبْنَانِّ اس مین ایک الف بڑھایا گیا ہے	
لَتَکْتُبَنَّ اس مین لام کلمہ مفتوح ہے	لَتَکْتُبَنْ
لَتَکْتُبَانِّ اس مین نون اعرابی ساقط ہے	
لَتَکْتُبُنَّ اس مین واو جمع اور نون اعرابی ساقط ہے	لَتَکْتُبُنْ
لَتَکْتُبِنَّ اس مین ی اور نون اعرابی ساقط ہے	لَتَکْتُبِنْ
لَتَکْتُبَانِّ اس مین نون اعرابی ساقط ہے	
لَتَکْتُبْنَانِّ اس مین ایک الف بڑھا دیا گیا ہے	
لَاَکْتُبَنَّ اس مین لام کلمہ مفتوح ہے	لَاَکْتُبَنْ
لَنَکْتُبَنَّ اس مین لام کلمہ مفتوح ہے	لَنَکْتُبَنْ

تنبیہ ۱۔ نون ثقیلہ کی گردان مین نون کے پہلے جن چھ صیغون مین الف آتا ہے وہ صیغے نون خفیفہ کے ساتھ نہین آتے (دیکھو اوپر کی گردان)

تنبیہ ۲۔ نون خفیفہ کو بعض اوقات تنوین سے بدل دیتے ہین: لَنَسْفَعًا (= لَنَسْفَعَنْ) بِالنَّاصِیَةِ (ہم ضرور ضرور پیشانی کے بال [پکڑ کر] گھسیٹینگے) +

تنبیہ ۳۔ لام تاکید و نون تاکید کے ساتھ مضارع عموماً قسم کے بعد آتا ہوتا ہے: وَاللّٰہِ لَاَذْهَبَنَّ اِلٰی مَکَّةَ (خدا کی قسم مین مکے کو جاؤنگا) +

پہاڑ

غروب

اس کے

تنبیہ ۴۔ کبھی صرف لام تاکید فعل مضارع پر داخل ہوتا ہے۔ مگر

اس سے تلفظ میں کوئی تغیر واقع نہیں ہوتا۔ البتہ معنی میں فعل مضارع حال کے لئے مخصوص ہو جاتا ہے: لَیَحْزُنُنِیْ هٰذَا الْاَمْرُ (مجھے یہ بات آزردہ کرتی ہے)

سلسلۂ الفاظ نمبر ۲

حَصَلَ (ن)	حاصل کرنا، حاصل ہونا	خُطْبَةٌ	خطبہ۔ لکچر
حَضَرَ (ن)	حاضر ہونا	صَغِرٌ	ذلیل
سَجَنَ (ن)	قید کرنا	لِاَنَّ	کیونکہ۔ اس لئے کہ
عَمِلَ (س)	عمل کرنا	اَلَّذِیْنَ (اسم موصول جمع[1])	جو لوگ
اَمَّا	لیکن		

مشق نمبر ۲۱

(۱) لَیَنْصُرَنَّ اللّٰهُ مَنْ یَّنْصُرُهٗ (۲) هَلْ لَاتَذْهَبُوْنَ اِلَی الصَّیْدِ اَلْیَوْمَ (۳) لَتَذْهَبَنَّ غَدًا (۴) وَاللّٰهِ لَاٰكُلَنَّ خُبْزًا وَّلَحْمًا (۵) لَاَكْتُبَنَّ الْیَوْمَ مَكْتُوْبًا اِلٰی اَبِیْ (۶) هٰذَانِ الرَّجُلَانِ لَیُقْتَلَانِّ لِاَنَّهُمَا قَاتِلَا زَیْدٍ (دیکھو سبق ۱۰۱) - (۷) لَئِنْ لَّمْ یَفْعَلْ مَآ اٰمُرُهٗ[2] لَیُسْجَنَنَّ وَلَیَكُوْنًا مِّنَ الصّٰغِرِیْنَ (۸) لَتَحْضُرَنَّ النِّسْوَةُ فِی الْمَسْجِدِ الْیَوْمَ وَلَیَسْمَعْنَانِّ الْخُطْبَةَ (۹) هٰذَا الْوَلَدُ لَنْ یَّقْرَءَ وَلَنْ یَّكْتُبَ اَمَّا تَانِكَ اُخْتَاهُ فَلَتَقْرَاٰنِّ وَلَتَكْتُبَانِّ ۔

عربی میں ترجمہ کرو

(۱) آج میرا بھائی ضرور ضرور مدرسے میں حاضر ہوگا (۲) وہ دونوں

[1] موصولہ ۱۲ [2] اَمَرَ (حکم کرنا) کا مضارع واحد متکلم ہے ۔

تم سے ضرور کتاب طلب کرینگے (۳) اگر تم نے علم نہ حاصل کیا تو ضرور رہی ذلیل ہوگے (۴) اگر تم مجھے حکم دوگے مین ضرور بازار کی طرف جاؤنگا (۵) جو لوگ شراب پیتے ہین وہ فاسق ہین (۶) وہ دونون لڑکیان آپ کے پاس [عِنْدَكُمْ] ہرگز حاضر نہ ہونگی لیکن ہم ضرور حاضر ہونگے +

اَلدَّرْسُ الثَّالِثُ وَالْعِشْرُوْنَ

اَلْاَمْرُ وَالنَّهْیُ

۱۔ جس فعل سے کسی کام کے کرنے کا حکم پایا جائے۔ اُسے فعل اَمر کہتے ہین اور جس فعل سے کسی کام سے باز رہنے کا حکم سمجھا جائے اُسے فعل نہی کہتے ہین +

۲۔ فعل اَمر کی دو قسمین ہین۔ ایک اَمر حاضر اور فی الحقیقت امر یہی ہے۔ دوسرا امر غائب +

امر متکلم کے چونکہ دو ہی صیغے ہوتے ہین۔ اس لئے اسے امر غائب ہی کے ماتحت کردیا جاتا ہے +

۳۔ امر حاضر معروف بنانے کا طریق یہ ہے کہ مضارع کی علامت کو حذف کرکے شروع مین ہمزۂ وصل (هَمْزَةُ الْوَصْلِ دیکھو اصطلاح نمبر۲۹) بڑھائین اگر مضارع کا عین کلمہ مضموم ہے تو ہمزۂ وصل بھی مضموم ہوگا۔ ورنہ مکسور۔ اور لام کلمہ کو جزم کردین: تَنْصُرُ سے اُنْصُرْ (تو مدد کر) تَذْهَبُ سے اِذْهَبْ (توجا) اور تَضْرِبُ سے اِضْرِبْ (تو مار) +

	گردان امر حاضر معروف	
	مذکر	مؤنث
واحد	اِضْرِبْ تو (ایک مرد) مار	اِضْرِبِيْ تو (ایک عورت) مار
تثنیہ	اِضْرِبَا تم (دو مرد) مارو	اِضْرِبَا تم (دو عورتیں) مارو
جمع	اِضْرِبُوْا تم (بہت مرد) مارو	اِضْرِبْنَ تم (بہت عورتیں) مارو

تنبیہ ۱- کَانَ کے امر میں ہمزۃ الوصل نہیں آتا اس امر کی گردان یہ ہے:- كُنْ كُوْنَا كُوْنُوْا كُوْنِيْ كُوْنَا كُنَّ

۴- امر حاضر مجہول بنانا ہو تو مضارع حاضر مجہول پر لام امر (لِ) لگاؤ اور آخر کو جزم کردو: تُضْرَبُ سے لِتُضْرَبْ (چاہیے کہ تو مارا جا) +

	گردان امر حاضر مجہول	
	مذکر	مؤنث
واحد	لِتُضْرَبْ تو (ایک مرد) مارا جا	لِتُضْرَبِيْ تو (ایک عورت) ماری جا
تثنیہ	لِتُضْرَبَا تم (دو مرد) مارے جاؤ	لِتُضْرَبَا تم (دو عورتیں) ماری جاؤ
جمع	لِتُضْرَبُوْا تم (بہت مرد) مارے جاؤ	لِتُضْرَبْنَ تم (بہت عورتیں) ماری جاؤ

امر غائب اور متکلم معروف ہو یا مجہول اُسی طریق سے بنائے جاتے ہیں جو طریقہ امر حاضر مجہول بنانے کا ہے یعنی لام امر لگا کر بنائے جاتے ہیں۔ امر غائب کا صیغہ مضارع غائب سے اور متکلم کا صیغہ مضارع متکلم سے۔ معروف معروف سے اور مجہول مجہول سے۔ چنانچہ ذیل کی گردان سے تم سمجھ لوگے:-

فعل امر غائب و متکلم معروف	فعل امر غائب و متکلم مجہول
لِيَضْرِبْ وہ (ایک مرد) مارے	لِيُضْرَبْ وہ (ایک مرد) مارا جائے
لِيَضْرِبَا	لِيُضْرَبَا
لِيَضْرِبُوْا	لِيُضْرَبُوْا
لِتَضْرِبْ	لِتُضْرَبْ
لِتَضْرِبَا	لِتُضْرَبَا
لِيَضْرِبْنَ	لِيُضْرَبْنَ
لِاَضْرِبْ	لِاُضْرَبْ
لِنَضْرِبْ	لِنُضْرَبْ

تنبیہ ۲۔ چونکہ امر حاضر میں جو ہمزہ لگایا جاتا ہے وہ همزة الوصل ہے اس لئے جب اس کے ماقبل کوئی لفظ آئے تو ہمزہ گرا دیتے ہیں: يَا نُوْحُ اهْبِطْ (اے نوحؑ اتر جا) يَا آدَمُ اسْكُنْ (اے آدمؑ سکونت اختیار کر) دراصل اِهْبِطْ اور اُسْكُنْ ہے +

لام امر کے ماقبل فَ یا وَ آئے تو لام کو ساکن کر دیتے ہیں: فَلْيَكْتُبْ (پس چاہئے کہ وہ لکھے) وَلْتَخْرُجْ (اور اس عورت کو چاہئے کہ نکل جائے) +

۶۔ نہی کی بھی دو قسمیں ہیں حاضر اور غائب۔ لیکن ان کے بنانے کا طریقہ ایک ہی ہے۔ یعنی مضارع پر لائے نہی لگا کر آخر میں جزم کر دیں۔ مضارع حاضر کے صیغوں سے نہی حاضر اور غائب کے صیغوں سے نہی غائب کے صیغے

بنتے ہیں۔چنانچہ ذیل کی گردانوں سے معلوم کرلوگے:۔

فعل نہی حاضر معروف	فعل نہی حاضر مجہول
لَاتَضْرِبْ تو (ایک مرد) مت مار	لَاتُضْرَبْ تو (ایک مرد) نہ مارا جا
لَاتَضْرِبَا	لَاتُضْرَبَا
لَاتَضْرِبُوا	لَاتُضْرَبُوا
لَاتَضْرِبِي	لَاتُضْرَبِي
لَاتَضْرِبَا	لَاتُضْرَبَا
لَاتَضْرِبْنَ	لَاتُضْرَبْنَ

فعل نہی غائب معروف	فعل نہی غائب مجہول
لَایَضْرِبْ وہ (ایک مرد) نہ مارے	لَایُضْرَبْ وہ (ایک مرد) نہ مارا جائے
لَایَضْرِبَا	لَایُضْرَبَا
لَایَضْرِبُوا	لَایُضْرَبُوا
لَاتَضْرِبْ	لَاتُضْرَبْ
لَاتَضْرِبَا	لَاتُضْرَبَا
لَایَضْرِبْنَ	لَایُضْرَبْنَ
لَااَضْرِبْ	لَااُضْرَبْ
لَانَضْرِبْ	لَانُضْرَبْ

تنبیہ ۳۔ امر اور نہی کے ساتھ بھی نون تاکید ثقیلہ و خفیفہ لگایا جاتا ہے۔ اِضْرِبَنَّ (تو ضرور مار) لَاتَضْرِبَنَّ (ہرگز نہ مار)

سلسلۂ الفاظ نمبر ۲۱

جَعَلَ (ف)	کرنا۔ بنانا	ثَمَرَةٌ (ج ثَمَرَاتٌ)	پھل
حَزِنَ (س)	غمگین ہونا	حُوتٌ	مچھلی
حَزَنَ (ن)	غمگین کرنا	سَمَكٌ	مچھلی
رَزَقَ (ن)	روزی دینا	حَيٌّ (ج اَحْيَاءٌ)	زندہ
رَكَعَ (ف)	رکوع کرنا۔ جھکنا	رَبِّ (دراصل یا رَبِّيْ)	اے میرے پروردگار
سَجَدَ (ن)	سجدہ کرنا	شُكْرٌ	شکر
ضَحِكَ (س)	ہنسنا	شَكُوْرٌ	شکرگذار
غَسَلَ (ض)	دھونا۔ غسل کرنا	غَيْرٌ	سوا
قَنَتَ (ن)	عبادت کرنا	مُتَفَرِّقٌ	جدا جدا
مَسَحَ (ف)	ہاتھ پھیرنا۔ کسی عضو پر	مِرْفَقٌ (ل)	ہاتھ کی کہنی
	ہاتھ پھرانا	مَيِّتٌ (ج اَمْوَاتٌ)	مُردہ
اٰمِنٌ	امن والا	نَجِسٌ	ناپاک
اَهْلٌ	کے لوگ۔ گھروالے	وَجْهٌ (ب)	منہ۔ چہرہ
اٰلٌ	گھروالے	رَأْسٌ (ب)	سر
اَحَدٌ	کوئی۔ ایک	رَاكِعٌ	رکوع کرنے والا
اَللّٰهُمَّ	اے اللہ	كُرْسِيٌّ	کرسی

مشق نمبر ۲۲

(۱) يَا اَيُّهَا النَّاسُ اعْبُدُوْا رَبَّكُمُ الَّذِيْ خَلَقَكُمْ (۲) اِعْمَلُوْا

آلَ دَاوُدَ[1] شُکْرًا وَقَلِيلٌ مِنْ عِبَادِيَ الشَّكُورُ (٣) فَاغْسِلُوا وُجُوهَكُمْ وَأَيْدِيَكُمْ إِلَى الْمَرَافِقِ وَامْسَحُوا بِرُؤُسِكُمْ (٤) قَالَ إِبْرَاهِيمُ رَبِّ اجْعَلْ هٰذَا بَلَدًا آمِنًا وَارْزُقْ أَهْلَهُ مِنَ الثَّمَرَاتِ (٥) فَلْيَعْمَلْ عَمَلًا صَالِحًا (٦) فَلْيَضْحَكُوا قَلِيلًا (٧) لَا يَحْزُنْكَ قَوْلُهُمْ (٨) لَا تَحْزَنْ إِنَّ اللّٰهَ مَعَنَا (٩) لَا يَدْخُلْ أَحَدٌ الْبَيْتَ (١٠) لَا يَخْرُجَنَّ الْغُلَامُ مِنَ الْبَيْتِ الْيَوْمَ (١١) لِيَبْعَثْ زَيْدٌ إِلَى السُّوقِ وَلْيَرْجِعْ قَبْلَ الظُّهْرِ (١٢) لَا تَحْسَبَنَّ اللّٰهَ غَافِلًا عَمَّا (دیکھو سبق ۱۳-۳) يَعْمَلُ الظّٰلِمُونَ (١٣) يَا بَنِيَّ (اے میرے بیٹو) لَا تَدْخُلُوا مِنْ بَابٍ وَاحِدٍ وَادْخُلُوا مِنْ أَبْوَابٍ مُتَفَرِّقَةٍ (١٤) يَا أَيَّتُهَا النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّةُ ارْجِعِي إِلَى رَبِّكِ (١٥) يَا مَرْيَمُ اقْنُتِي لِرَبِّكِ وَاسْجُدِي وَارْكَعِي مَعَ الرَّاكِعِينَ (١٦) لَا تَحْسَبَنَّ الَّذِينَ قُتِلُوا فِي سَبِيلِ اللّٰهِ أَمْوَاتًا بَلْ أَحْيَاءٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ يُرْزَقُونَ

عربی مین ترجمہ کرو

(۱) ہر حال مین شکر گذار رہ (۲) غم نہ کرو (۳) کوئی شخص مسجد سے نہ نکلے یہان تک کہ اجازت دی جائے (۴) اے میرے بیٹو! گھر مین داخل ہو جاؤ اور وہان بیٹھ جاؤ (۵) اے لڑکی! اِس کرسی پر بیٹھ اور اُس باغ کی طرف دیکھ (۶) اے لوگو! اللہ کی پرستش کرو اور اُس کے سوا (غَیْرَہٗ) کسی کی پرستش نہ کرو (۷) اے لڑکیو! مدرسے جاؤ اور

---

[1] دراصل یَا آلَ دَاوُدَ ہے۔ اس مین حرفِ ندا حذف ہو گیا ہے +

قرآن پڑھو (۸) حامد نے مجھے کہا (قَالَ لِی) آج تیرے گھر مت جا تو میں نہیں گیا (۹) اگر کپڑا نجس ہو تو دھو لیا جائے (۱۰) دودھ کے ساتھ مچھلی نہ کھائی جائے +

اَلدَّرْسُ الرَّابِعُ وَالْعِشْرُوْنَ

اَلْاَسْمَاءُ الْمُشْتَقَّةُ

۱- اسماء مشتقہ چھ ہیں (۱) اسم فاعل (۲) اسم مفعول (۳) اسم ظرف (۴) اسم آلہ (۵) اسم صفت (۶) اسم تفضیل اِن میں سے اسم صفت و اسم تفضیل کا بیان سبق ۱۴ و ۱۵ میں ہو چکا۔ باقی کا بیان یہاں لکھا جاتا ہے +

اِسْمُ الْفَاعِلِ

۲- ثلاثی مجرد سے اسم فاعل فَاعِلٌ کے وزن پر آتا ہے جیسے ضَرَبَ سے ضَارِبٌ (مارنے والا) نَصَرَ سے نَاصِرٌ (مدد کرنے والا) سَمِعَ سے سَامِعٌ (سُننے والا) فَتَحَ سے فَاتِحٌ (کھولنے والا۔ فتح کرنے والا) حَسِبَ سے حَاسِبٌ (گمان کرنے والا۔ حساب کرنے والا) +

مگر کَرُمَ سے فَعِیْلٌ کے وزن پر آتا ہے۔ جو دراصل اسم صفت ہے۔ جیسے کَرُمَ سے کَرِیْمٌ (سخی۔ بزرگ) بَعُدَ سے بَعِیْدٌ (دُور) وغیرہ +

اسم فاعل کی گردان اسطرح ہے

	واحد	تثنیہ	جمع
مذکر	ضَارِبٌ (مارنے والا ایک مرد)	ضَارِبَانِ	ضَارِبُوْنَ
مؤنث	ضَارِبَةٌ (مارنیوالی ایک عورت)	ضَارِبَتَانِ	ضَارِبَاتٌ

اِسْمُ الْمَفْعُوْلِ

۳۔ ثلاثی مجرد سے اسم مفعول مَفْعُوْلٌ کے وزن پر آتا ہے : ضَرَبَ سے مَضْرُوْبٌ (مارا ہوا)۔ نَصَرَ سے مَنْصُوْرٌ (مدد کیا ہوا)۔

باب کَرُمَ لازم ہے اس لئے اس سے اسم مفعول نہیں آتا ہے۔

اسم مفعول کی گردان

جمع	تثنیہ	واحد	
مَنْصُوْرُوْنَ	مَنْصُوْرَانِ	مَنْصُوْرٌ (مدد کیا ہوا ایک مرد)	مذکر
مَنْصُوْرَاتٌ	مَنْصُوْرَتَانِ	مَنْصُوْرَةٌ (مدد کی ہوئی ایک عورت)	مؤنث

اِسْمُ الظَّرْفِ

۴۔ اسم ظرف وہ ہے جو کسی فعل کی جگہ یا وقت کو بتائے وہ مَفْعَلٌ کے وزن پر ہوتا ہے۔ لیکن باب ضَرَبَ سے مَفْعِلٌ کے وزن پر آتا ہے۔ جمع ہر ایک کی مَفَاعِلُ کے وزن پر رہتی ہے جیسے نَصَرَ سے مَنْصَرٌ (مدد کرنے کی جگہ یا وقت) ضَرَبَ سے مَضْرِبٌ (مارنے کی جگہ یا وقت) طَلَعَ سے مَطْلَعٌ (طلوع ہونے کا وقت)

تنبیہ۔ کبھی باب نَصَرَ سے بھی اسم ظرف مَفْعِلٌ کے وزن پر آتا ہے جیسے مَسْجِدٌ (سجدے کی جگہ) مَطْلِعٌ (طلوع ہونے کی جگہ) مَغْرِبٌ (غروب ہونے کی جگہ)۔

اسم ظرف کی گردان

جمع	تثنیہ	واحد	
مَكَاتِبُ	مَكْتَبَانِ	مَكْتَبٌ	مذکر
	مَكْتَبَتَانِ	مَكْتَبَةٌ	مؤنث

اِسْمُ الْاٰلَةِ

اسم آلہ وہ ہے جو اوزار کے معنی بتلائے۔ اور وہ مِفْعَلٌ مِفْعَلَةٌ اور مِفْعَالٌ کے اوزان پر آتا ہے۔ مثلاً سَطَرَ (لکھنا) سے مِسْطَرٌ (لکیر بنانے کا آلہ) فَتَحَ (کھولنا) سے مِفْتَاحٌ (کھولنے کا آلہ یعنی کنجی) کَنَسَ (جھاڑنا) سے مِکْنَسَةٌ (جھاڑنے کا آلہ یعنی جھاڑو)۔

اسم آلہ کی گردان

واحد	تثنیہ	جمع
مِضْرَبٌ مِضْرَبَةٌ	مِضْرَبَانِ مِضْرَبَتَانِ	مَضَارِبُ
مِضْرَابٌ	مِضْرَابَانِ	مَضَارِيبُ

تنبیہ مَفْعَلَةٌ اور مَفْعِلَةٌ کے وزن پر ثلاثی مجرد کے مصادر بھی بنائے جاتے ہیں۔ جنہیں مصدر میمی کہتے ہیں جیسے مَکْرَمَةٌ (بزرگ ہونا) مَوْعِدَةٌ (وعدہ کرنا) مَوْعِظَةٌ (نصیحت کرنا)۔

سلسلۂ الفاظ نمبر ۲۲

ذَکَرَ (ن)	یاد کرنا۔ بیان کرنا	اَمْسِ	گذشتہ کل
زَرَعَ (ف)	بونا	بَارِيْسُ	پیرس
اِمَامٌ	پیشوا	دُخُوْلٌ	داخل ہونا
آخِرَةٌ مؤنث	پچھلی دنیا	دُوْنَ	سوا۔ کمتر

سَنَةَ عِشْرِيْنَ　سنہ ۲۰	اَلَّتِي (اسم موصول مؤنث)　جو
سَمَاءٌ (ج سَمٰوَاتٌ)　آسمان	نُوْرٌ　اُجالا
ظُلْمَةٌ (ج ظُلُمَاتٌ)　اندھیرا	هِجْرَةٌ　ہجرت نبوی
غَدًا　کل (جو آئیگا)	

مشق نمبر ۲۳

(۱) اَللّٰهُ خَالِقُ السَّمٰوَاتِ وَالْاَرْضِ جَاعِلُ الظُّلُمٰتِ وَالنُّوْرِ (۲) قَالَ اِنِّيْ جَاعِلُكَ لِلنَّاسِ اِمَامًا (۳) هٰذَا الرَّجُلُ كَانَ مَسْجُوْنًا (۴) ذَالِكَ الثَّوْبُ لَيْسَ بِمَغْسُوْلٍ (۵) اَلدُّخُوْلُ فِيْ هٰذَا الْبَيْتِ مَمْنُوْعٌ (۶) سَهِرْنَا الْبَارِحَةَ حَتّٰى مَطْلَعِ الْفَجْرِ (۷) هَلْ عِنْدَكَ مِفْتَاحُ الْبَيْتِ (۸) عِنْدِيْ مَفَاتِيْحُ (۹) اَلدُّنْيَا مَزْرَعَةُ الْاٰخِرَةِ (۱۰) يُذْكَرُ اَنَّ اَكْبَرَ مَكَاتِبِ الْعَالَمِ مَكْتَبَةٌ بِبَارِيْسَ (۱۱) فَاتِحُ مِصْرَ هُوَ عَمْرُو بْنُ الْعَاصِ الَّذِيْ فَتَحَهَا سَنَةَ عِشْرِيْنَ مِنَ الْهِجْرَةِ +

عربی مین ترجمہ کرو

(۱) مین کل بمبئی (الی بمبائی) جانے والا ہون (۲) یہ مرد شراب پینے والا (شرابی) ہے (۳) وہ کل لاہور جانے والا تھا (۴) وہ روٹی کھانے والے ہین (۵) دھویا ہوا کپڑا (۶) بیان کیا ہوا سبق (۷) اَندُلُس (اسپین) کا فاتح طارق تھا (۸) یہ اشعار آٹھوین سبق مین بیان کئے گئے ہین (۹) دروازہ کھولا ہوا ہے (۱۰) تو امیر کی مجلس مین یاد کیا گیا (مذکور) تھا +

سوالات نمبر ۵

(۱) فعلوں میں کونسا فعل معرب ہے؟

(۲) حروف جازمہ کون سے ہیں؟

(۳) لَمْ یا لَمَّا مضارع پر داخل ہو تو مضارع کے اعراب میں اور معنی میں انکا کیا اثر ہوتا ہے؟

(۴) لَا کتنے قسم کا ہوتا ہے؟

(۵) حروف ناصبہ کونسے ہیں؟

(۶) حروف ناصبہ یا جازمہ مضارع پر داخل ہوں تو نون اعرابی کتنی جگہ سے حذف ہوتا ہے؟

(۷) مضارع کی گردان میں ایسے کون سے صیغے ہیں جن پر حروفِ جازمہ و ناصبہ کا اثر تلفظ میں مطلق نہیں ہوتا

(۸) نون تاکید کتنی قسم کا ہے؟

(۹) نون خفیفہ کی گردان میں کون کونسے صیغے نہیں آتے؟

(۱۰) فعل امر و نہی کی تعریف کرو

(۱۱) امر حاضر معروف کس طرح بنایا جاتا ہے؟

(۱۲) امر مجہول کیونکر بنتا ہے؟

(۱۳) امر میں جو ہمزہ ہوتا ہے وہ کونسا ہمزہ ہے؟

(۱۴) اسماء مشتقہ کون کون ہیں؟

(۱۵) اسم فاعل کس وزن پر ہوتا ہے؟

(۱۶) باب کَرُمَ کا اسم فاعل کس وزن پر آتا ہے؟

(۱۷) اسم مفعول کا کیا وزن ہوتا ہے؟

(۱۸) اسم فاعل و اسم مفعول کے کتنے صیغے ہوتے ہیں؟

(۱۹) اسم ظرف کیا ہے؟

(۲۰) اسم ظرف کس وزن پر ہوتا ہے؟

(۲۱) اسم آلہ کسے کہتے ہیں؟

(۲۲) اسم آلہ کا وزن کیا کیا ہوتا ہے؟

(۲۳) اسم ظرف و اسم آلہ کی جمع کس وزن پر آتی ہے؟

(۲۴) مصدر میمی کسے کہتے ہیں؟

اَلدَّرْسُ الْخَامِسُ وَالْعِشْرُوْنَ

ابواب غیر ثلاثی مجرّد

۱- اب تک جو افعال و اسماء مشتقہ مذکور ہوئے وہ ثلاثی مجرد تھے۔ ثلاثی مزید فیہ اور رباعی مجرد و رباعی مزید فیہ کے ابواب بیان کرنے باقی ہیں۔ پس معلوم ہو کہ ابواب ثلاثی مزید جو کثیر الاستعمال ہیں دس ہیں

ماضی	مضارع	امر	اسم فاعل	اسم مفعول	مصدر
(۱) باب اَفْعَلَ : اَكْرَمَ (بزرگی کرنا)					
اَكْرَمَ	يُكْرِمُ	اَكْرِمْ	مُكْرِمٌ	مُكْرَمٌ	اِكْرَامٌ
(۲) باب فَعَّلَ : عَلَّمَ (سکھانا)					
عَلَّمَ	يُعَلِّمُ	عَلِّمْ	مُعَلِّمٌ	مُعَلَّمٌ	تَعْلِيْمٌ
(۳) باب فَاعَلَ : قَاتَلَ (باہم لڑنا)					
قَاتَلَ	يُقَاتِلُ	قَاتِلْ	مُقَاتِلٌ	مُقَاتَلٌ	مُقَاتَلَةٌ یا قِتَالٌ
(۴) باب تَفَعَّلَ : تَقَبَّلَ (قبول کرنا) یہ باب اکثر لازم ہوتا ہے					
تَقَبَّلَ	يَتَقَبَّلُ	تَقَبَّلْ	مُتَقَبِّلٌ	مُتَقَبَّلٌ	تَقَبُّلٌ
(۵) باب تَفَاعَلَ : تَقَابَلَ (آمنے سامنے ہونا۔ ملاقات کرنا)					
تَقَابَلَ	يَتَقَابَلُ	تَقَابَلْ	مُتَقَابِلٌ	مُتَقَابَلٌ	تَقَابُلٌ
(۶) باب اِنْفَعَلَ : اِنْكَسَرَ (ٹوٹنا) یہ باب لازم ہے					
اِنْكَسَرَ	يَنْكَسِرُ	اِنْكَسِرْ	مُنْكَسِرٌ	مُنْكَسَرٌ	اِنْكِسَارٌ
(۷) باب اِفْتَعَلَ : اِجْتَنَبَ (پرہیز کرنا)					
اِجْتَنَبَ	يَجْتَنِبُ	اِجْتَنِبْ	مُجْتَنِبٌ	مُجْتَنَبٌ	اِجْتِنَابٌ

(۸) باب اِفْعَلَّ : اِحْمَرَّ (سرخ ہونا) یہ باب لازم ہے

ماضی	مضارع	امر	اسم فاعل	اسم مفعول	مصدر
اِحْمَرَّ	يَحْمَرُّ	اِحْمَرِّ اِحْمَرِرْ	مُحْمَرٌّ	مُحْمَرٌّ	اِحْمِرَارٌ

(۹) باب اِفْعَالَّ : اِدْهَامَّ (سیاہ ہونا) یہ بھی باب لازم ہے

اِدْهَامَّ	يَدْهَامُّ	اِدْهَامِّ اِدْهَامِمْ	مُدْهَامٌّ	مُدْهَامٌّ	اِدْهِيمَامٌ

(۱۰) باب اِسْتَفْعَلَ : اِسْتَنْصَرَ (مدد مانگنا)

اِسْتَنْصَرَ	يَسْتَنْصِرُ	اِسْتَنْصِرْ	مُسْتَنْصِرٌ	مُسْتَنْصَرٌ	اِسْتِنْصَارٌ

تنبیہ ۱۔ ثلاثی مزید کے چند ابواب اور ہیں جو قلیل الاستعمال ہیں ان کا بیان دوسرے حصے میں ہوگا۔

تنبیہ ۲۔ باب اِفْعَلَّ اور اِفْعَالَّ کا امر تین طرح سے آتا ہے اِحْمَرَّ اِحْمَرِّ یا اِحْمَرِرْ، اِدْهَامَّ اِدْهَامِّ یا اِدْهَامِمْ چنانچہ ہم نے گردان میں لکھ دیا ہے۔ مذکورہ بابوں کے اسم فاعل اور اسم مفعول تلفظ میں یکساں ہیں لیکن اصل میں علیحدہ ہیں یعنی اِحْمَرَّ کا اسم فاعل دراصل مُحْمَرِرٌ اور اسم مفعول مُحْمَرَرٌ ہے اور اِدْهَامَّ کا اسم فاعل دراصل مُدْهَامِمٌ اور اسم مفعول دراصل مُدْهَامَمٌ ہے۔

۳۔ رباعی مجرد کا ایک ہی باب ہے۔

باب فَعْلَلَ : دَحْرَجَ (لڑھکانا)

دَحْرَجَ	يُدَحْرِجُ	دَحْرِجْ	مُدَحْرِجٌ	مُدَحْرَجٌ	دَحْرَجَةٌ

۳۔ رباعی مزید کے تین باب ہیں :۔

(۱) باب تَفَعْلَلَ : تَدَحْرَجَ (لڑھکنا)

تَدَحْرَجَ	يَتَدَحْرَجُ	تَدَحْرَجْ	مُتَدَحْرِجٌ مُتَدَحْرَجٌ	تَدَحْرُجٌ
	(۲) باب اِفْعَنْلَلَ : اِحْرَنْجَمَ (جمع کرنا)			
اِحْرَنْجَمَ	يَحْرَنْجِمُ	اِحْرَنْجِمْ	مُحْرَنْجِمٌ	مُحْرَنْجَمٌ	اِحْرِنْجَامٌ
	(۳) باب اِفْعَلَلَّ : اِقْشَعَرَّ (کانپ جانا)			
اِقْشَعَرَّ	يَقْشَعِرُّ	اِقْشَعِرَّ / اِقْشَعْرِرْ	مُقْشَعِرٌّ	مُقْشَعَرٌّ	اِقْشِعْرَارٌ

۴۔ مذکورہ تمام ابواب کا فعل مجہول بنانے کا قاعدہ یہ ہے :۔

ماضی مجہول بنانا ہو تو ماضی معروف کے پہلے حرف کو ضمہ اور ماقبل آخر کو کسرہ دو۔ اور دونوں کے درمیان جو حرف متحرک (حرکۃ والا) ہو اُسے ضمہ دو درمیان میں کوئی الف ہو تو واو سے بدل دو جیسے اَكْرَمَ سے اُكْرِمَ۔ عَلَّمَ سے عُلِّمَ۔ قَاتَلَ سے قُوْتِلَ۔ تَقَبَّلَ سے تُقُبِّلَ۔ اِنْكَسَرَ سے اُنْكُسِرَ۔ اِجْتَنَبَ سے اُجْتُنِبَ۔ اِحْمَرَّ سے اُحْمُرَّ۔ اِدْهَامَّ سے اُدْهُوْمَّ۔ دَحْرَجَ سے دُحْرِجَ۔ تَدَحْرَجَ سے تُدُحْرِجَ۔ اِحْرَنْجَمَ سے اُحْرُنْجِمَ۔ اِقْشَعَرَّ سے اُقْشُعِرَّ+

مضارع مجہول میں علامت مضارع کو ضمہ اور حرف آخر کے ماقبل کو فتحہ دینا چاہئے۔ مثلاً يُكْرِمُ سے يُكْرَمُ۔ يُعَلِّمُ سے يُعَلَّمُ۔ يُقَاتِلُ سے يُقَاتَلُ يَتَقَبَّلُ سے يُتَقَبَّلُ۔ يَنْكَسِرُ سے يُنْكَسَرُ۔ يَجْتَنِبُ سے يُجْتَنَبُ۔ يَحْمَرُّ سے يُحْمَرُّ يَدْهَامُّ سے يُدْهَامُّ۔ يُدَحْرِجُ سے يُدَحْرَجُ۔ يَتَدَحْرَجُ سے يُتَدَحْرَجُ۔ يَحْرَنْجِمُ

سے یُحْرَنْجَمُ۔ یَقْشَعِرُّ سے یُقْشَعَرُّ +

۵۔ مذکورہ ابواب کے اسم فاعل ان کے مضارع معروف سے اور اسم مفعول ان کے مضارع مجہول سے بنائے جاتے ہین۔ اس طرح کہ علامت مضارع کی جگہ میم مضموم لگائین اور آخر مین تنوین دین۔ مثلاً یُکْرِمُ سے مُکْرِمٌ اسم فاعل ہوگا اور یُکْرَمُ سے مُکْرَمٌ اسم مفعول +

ثلاثی مجرد کے سوا بقیہ ابواب سے اسم مفعول ہی کو اسم ظرف کے معنی مین بھی استعمال کرتے ہین +

تنبیہ ۳۔ یاد رکھو کہ فعل لازم کا مجہول اور اسم مفعول اسی وقت استعمال کیا جائیگا جبکہ اس کے بعد حرف جار لایا جائے۔ اس صورت مین وہ متعدی بن جاتا ہے مثلاً اُحْمِرَ بِالثَّوْبِ (کپڑا سرخ کیا گیا) +

سلسلۂ الفاظ نمبر ۲۳

تنبیہ ۴۔ ذیل مین افعال ثلاثی مزید کے سامنے جو ہندسے لکھے ہین اُن سے اُن کے ابواب کی طرف اشارہ ہے +

اَبْرَمَ (۱)	اٹل بنا دینا	اِجْتَهَدَ (۷)	کوشش کرنا
اَنْقَضَ (۱)	توڑنا	اِلْتَفَّ۔ اِلْتَفَفَ (۷)	جمع ہونا۔ لپٹنا
اَخْلَفَ (۱)	خلاف کرنا	اِبْيَضَّ (۸)	سفید ہونا
اَحَبَّ دراصل اَحْبَبَ (۱)	محبت کرنا	اِسْوَدَّ (۸)	سیاہ ہونا
اَنْشَدَ (۸)	شعر سنانا	اِصْفَرَّ (۸)	زرد ہونا
اَيَّدَ (۲)	مدد کرنا	اِسْتَحْسَنَ (۱۰)	کسی چیز کو اچھی سمجھنا

اِسْتَحَقَّ = اِسْتَحَقَّ (۱۰)	حقدار ہونا	خَالَطَ (۳)	میل جول کرنا
اِسْتَخْرَجَ (۱۰)	نکلوانا. نکالنا. ڈھونڈ نکالنا	دَافَعَ (۳)	مدافعت کرنا
اِسْتَفْهَمَ (۱۰)	دریافت کرنا	سَرَقَ (ض)	چوری کرنا
اِسْتَغْفَرَ (۱۰)	بخشش چاہنا	شَاهَدَ (۳)	دیکھنا. مشاہدہ کرنا
اِسْتَقْبَلَ (۱۰)	آگے بڑھنا. استقبال کرنا.	صَارَ[1] (ض)	ہونا
	منہ کرنا کسی کی طرف	ظَهَرَ (ن)	ظاہر ہونا
تَحَدَّثَ (۴)	بات چیت کرنا	(۳) عَلیٰ کے ساتھ	مدد کرنا
تَرَصَّدَ (۴)	موقع دیکھنا. منتظر رہنا	عَاشَرَ (۳)	باہم زندگی بسر کرنا
تَعَرَّضَ (۴)	چھیڑنا	فَتَّشَ (۲)	تفتیش کرنا
تَعَلَّمَ (۴)	سیکھنا	قَطَعَ (ف)	کاٹنا
تَفَكَّرَ (۴)	سوچنا	كَلَّمَ (۲)	بات کرنا کسی سے
تَكَلَّمَ (۴)	بات کرنا	لَاطَفَ (۳)	نرمی کرنا. مہربانی کرنا
تَخَاصَمَ (۵)	باہم جھگڑنا	لَفَظَ	بولنا
تَقَدَّمَ (۴)	آگے بڑھنا	مَنَحَ (ف)	عطا کرنا
تَعَجَّبَ (۴)	تعجب کرنا. پسند کرنا	وَلَدَ[2] (ض)	جننا
جَهَّزَ (۲)	تیار کرنا	هَنَّأَ (۲)	مبارکباد کہنا
حَفِظَ (س)	یاد رکھنا. یاد کرنا		

اِحْدٰی عَشْرَةَ	گیارہ	آسَنُّ	زیادہ عمر والا

[1] اس کا مضارع یَصِیْرُ ہے [2] اس کا مضارع یَلِدُ ہے۔

أُمَّةٌ	قوم۔ جماعت	لِصٌّ / سَارِقٌ	چور
أَخُوْ عِلْمٍ	علم کا بھائی یعنی علم والا		
إِذَا	جب	مَحْفِلٌ	مجمع
بَدْوٌ	عرب کے دیہاتی لوگ	مُسْتَقْبِلٌ	آنیوالا وقت۔ آئندہ
حِجَازِيٌّ	مُلک حجاز کا باشندہ	مُدْهَامٌّ	سیاہ۔ گہرا ہرا جو دور سے سیاہ نظر آئے
خَجَلٌ	شرم		
زُوْرٌ	جھوٹ	نِصْفٌ	آدھا
سِلَاحٌ	ہتھیار	وَجَلٌ	خوف
سِنٌّ	عمر۔ دانت	وَعْدٌ	وعدہ
سَرِيْرٌ (ج سُرُرٌ)	تخت۔ پلنگ	وَفْدٌ (ج وُفُوْدٌ)	چھوٹی جماعت جو کسی قوم کے قائم مقام ہو کر کسی اہم کام کیلئے بھیجی جائے۔
ضَيْفٌ	مہمان		
عَدُوٌّ (ج أَعْدَاءٌ)	دشمن		
عَهْدٌ	قول و قرار		

مشق نمبر ۲۴

(۱) أَكْرِمُوا ضَيْفَكُمْ (۲) جَهِّزُوا سِلَاحَكُمْ لِلدِّفَاعِ (۳) لَا تُبْرِمِ الْأَمْرَ حَتّٰى تَتَفَكَّرَ فِيْهِ (۴) اَلْمُكَاتَبَةُ نِصْفُ الْمُشَاهَدَةِ (۵) هٰذَا الرَّجُلُ خَالَطَ الْبَدْوَ وَعَاشَرَهُمْ (۶) نَحْنُ مُجْتَهِدُوْنَ فِي التَّفْتِيْشِ عَنْهُ (۷) كَانَ الْأَمِيْرُ يُكَلِّمُ أَخَاهُ وَيُلَاطِفُهُ (۸) لَا تَتَعَرَّضْ لِلْعَدُوِّ قَبْلَ الْقُدْرَةِ (۹) هَلْ تَتَكَلَّمُ بِالْعَرَبِيِّ (۱۰) نَعَمْ أَتَكَلَّمُ قَلِيْلًا (۱۱)

أتكلّمتم معه (١٢) نعم تكلّمنا معه (١٣) الأمير وأخوه جلسا يتحدّثان
في الأمر (١٤) من يتعلّم صغيرًا يتقدّم كبيرًا (١٥) إذا تخاصم اللصّان
ظهر المسروق (١٦) السارق والسارقة فاقطعوا أيديهما (١٧) اصفرّ
وجهه من الوجل واحمرّ من الخجل (١٨) يوم (جس روز) تبيضّ وجوه
وتسودّ وجوه (١٩) جنّتان مدهامّتان (٢٠) اجتنبوا قول الزور
(٢١) احترم أباك وأحبب أخاك (٢٢) هل تستحسنون ما فعلنا (٢٣)
أستغفر الله من كلّ ذنب (٢٤) نتقابل في المستقبل (إن شاء الله تعالى)
(٢٥) استقبلنا السلطان استقبالًا عظيمًا (٢٦) أفلا يعلم إذا بعثر ما
في القبور (٢٧) لمّا صار عمر ابن عبد العزيز خليفة وجلس على سرير
السلطنة دخل عليه وفود المهنّئين من كلّ جهة فتقدّم من وفد الحجازيّين
للكلام غلام صغير لم تبلغ سنّه إحدى عشرة سنة فقال عمر ارجع
وليتقدّم من هو أسنّ فقال الغلام (أيّد الله أمير المؤمنين) المرء
بأصغريه قلبه ولسانه فإذا منح الله العبد لسانًا لافظًا وقلبًا حافظًا
فقد استحقّ الكلام ولو كان الفضل بالسنّ يا أمير المؤمنين لكان
في الأمّة من هو أحقّ بمجلسك هذا فتعجّب عمر من كلامه وأنشد :-

تعلّم فليس المرء يولد عالمًا　*　وليس أخو علم كمن هو جاهل
وإنّ كبير القوم لا علم عنده　*　صغير إذا التفّت عليه المحافل

عربی میں ترجمہ کرو

(١) انھوں نے اپنے مہمان کی عزّت کی (٢) علم طلب کرنے میں کوشش کرو

(۳) اس سے چھیڑ چھاڑ نہ کرو (۴) پادشاہ کا بڑا بھاری استقبال کیا گیا (۵) کیا تم نے ہمارے کام کو پسند کیا (۶) ہان ! ہم نے اسے پسند کیا (۷) اللہ تعالیٰ سے ہر ایک گناہ کی معافی مانگو (۸) کیا انھون نے مدافعت کے لئے اپنے ہتھیار تیار کر لئے (۹) چھوٹے پن (صغیرا) مین سیکھ لے تو بڑے پن (کبیرا) مین آگے رہیگا (۱۰) اپنے مان باپ کی عزت کر اور اپنے دوست سے محبت رکھ (۱۱) مین اور میرا بھائی ایک ضروری امر کے متعلق (فی) باتین کرتے بیٹھے یہان تک کہ فجر کی روشنی ظاہر ہوئی ٭



احقر محمد حبیب اللہ ذکی غفرلہ اللہ الولی تحریر نمود
سنہ ۱۳۴۲ھ

تکملہ

چند مفید معلومات

(۱) تعریف علم صرف و نحو

صحیح بولی سیکھنے کیلیئے جو قاعدے بنائے گئے ہین اُنکی دو قسمین ہین (۱) صرف (۲) نحو۔
صرف وہ علم ہے جسمین لفظون کی پہچان اور اُن کے ہیر پھیر کے قاعدون کا ذکر ہو +
نحو وہ علم ہے جسمین لفظون کے آپس کے تعلق اور اُن کی اعرابی حالت کی پہچان کے قاعدے بنائے جائین +

تنبیہ ۱۔ اس کتاب مین تم نے کچھ قواعد صرف کے پڑھے ہین اور کچھ نحو کے۔
بقیہ قواعد آئندہ حصے مین انشاء اللہ بیان کئے جائینگے +

(۲) تحلیل

کلام مین لفظون کو علیحدہ علیحدہ جانچنے کو تحلیل کہتے ہین اور وہ دو قسم کی ہوتی ہے (۱) تحلیل صرفی (۲) تحلیل نحوی

صرف کے قاعدون کے لحاظ سے جانچنے کو تحلیل صرفی کہتے ہین اور نحو کے قواعد کے لحاظ سے جانچنے کو تحلیل نحوی کہتے ہین۔ اور چونکہ اس تحلیل کے بعد پھر لفظون کو باہم جوڑ دیتے ہین اس لئے تحلیل نحوی کو عام طور پر ترکیب بھی کہتے ہین +

تحلیل صرفی مین ذیل کے اُمور تم ابھی جانچ سکتے ہو:۔

سب سے پہلے کلمہ کی اقسام پہچانین کہ کونسا لفظ اسم ہے کونسا فعل اور کونسا حرف
پھر اسم کے متعلق ذیل کی باتین دیکھو:

(۱) نکرہ ہے یا معرفہ۔ معرفہ ہے تو کس قسم کا؟ یعنی اسم علم ہے یا ضمیر یا اور کوئی
(۲) مشتق ہے یا غیر مشتق (جامد)۔ اگر مشتق ہے تو کونسی قسم کا؟ اسم فاعل ہے یا اسم مفعول یا اسم تفضیل یا اسم ظرف یا اسمِ آلہ یا اسم صفت (صفة مشبهه)
(۳) حروف اصلیہ کی تعداد پہچانو کہ ثلاثی ہے یا رباعی یا خماسی۔ مجرّد ہے یا مزید فیہ
(۴) واحد ہے یا تثنیہ یا جمع۔ جمع ہے تو سالم یا مُکَسّر۔ مُکَسّر ہے تو کس وزن پر
(۵) مذکر ہے یا مؤنث۔ علامت تانیث کیا ہے؟
(۶) معرب ہے یا مبنی

فعل کے متعلق ذیل کے اُمور دیکھو

(۱) زمانہ دیکھو۔ یعنی ماضی ہے یا مضارع یا امر
(۲) صیغہ دیکھو کہ غائب ہے یا مخاطب یا متکلم۔ مذکر ہے یا مؤنث
(۳) حروف اصلیہ کی تعداد دیکھو کہ ثلاثی ہے یا رُباعی۔ مجرد ہے یا مزید فیہ
(۴) معروف ہے یا مجہول۔ لازم ہے یا متعدّی
(۵) معرب ہے یا مبنی

حرف کے متعلق

(۱) حرف کے متعلق صرف یہ دیکھ سکتے ہو کہ حرف جار ہے یا حرف استفہام یا حرف ندا

تحلیل نحوی مین اُمور ذیل تم جانچ سکتے ہو

(۱) مرکب تام ہے یا ناقص
(۲) مرکب ناقص ہے تو کس قسم کا؟ توصیفی ہے یا اضافی
(۳) مرکب توصیفی ہے تو اس مین موصوف کونسا ہے اور صفت کونسی؟

(۴) اگر مرکب اضافی ہے تو اس مین مضاف کونسا اور مضاف الیہ کونسا؟

(۵) مرکب تام ہے تو کونسی قسم کا؟ جملہ اسمیہ ہے یا جملہ فعلیہ؟

(۶) جملہ اسمیہ ہے تو اس مین مبتدا کونسا ہے اور خبر کونسی

(۷) جملہ فعلیہ ہے تو اس مین فعل کونسا ہے. فاعل کون ہے یا نائب الفاعل کونسا لفظ ہے، مفعول کونسا لفظ ہے؟

(۸) ہر کلمہ کی اعرابی حالت دیکھو۔ یعنی فعل ہے تو دیکھین حالت رفعی مین ہے یا حالت نصبی یا جزمی مین اور اسم ہے تو دیکھین حالت رفعی مین ہے یا حالت نصبی یا جری مین

(۹) اگر کوئی اسم مرفوع ہے تو کیون؛ فاعل یا نائب الفاعل ہونے کی وجہ سے یا مبتدا یا خبر ہونے کی وجہ سے؟

(۱۰) اگر منصوب ہے تو کیون؛ مفعول ہے یا اِنّ کے بعد واقع ہوا ہے یا کان کی خبر ہے؟

(۱۱) اگر مجرور ہے تو کیون؛ حرف جرّ کے بعد واقع ہے یا مضاف الیہ ہے؟

(۱۲) ہر کلمہ کا اعراب دیکھین کونسی قسم کا ہے؟ اعراب بالحرکۃ ہے یا بالحروف؟

ذیل مین چند جملون کی تحلیل لکھی جاتی ہے تاکہ تم آئندہ بطور خود سادے جملون کی تحلیل کرسکو:۔

(۱) اَلرِّجَالُ قَوَّامُوْنَ عَلَى النِّسَاءِ (مرد لوگ عورتون کے اوپر سرپرست ہین)

اس کی تحلیل صرفی یون ہو گی:۔ (اَلرِّجَالُ) اسم ہے معرفہ معرف باللام، جمع مکسر، مذکر، جامد، ثلاثی مجرد، معرب۔ (قَوَّامُوْنَ) اسم، جمع سالم مذکر، ثلاثی مجرد (عَلٰی) حرف جار، مبنی۔ (النّساء) اسم، معرف باللام، جمع مکسر اس کا مفرد اِمْرَأَۃٌ ہے۔ مؤنث، جامد، ثلاثی مجرد، معرب۔

اس کی تحلیل نحوی یوں کرو:۔
مذکورہ جملہ اسمیّہ ہے کیونکہ اس کا پہلا جزو اسم ہے۔ (اَلرِّجَالُ) مبتدا ہے اسی لئے مرفوع ہے۔اس کا رفع پیش سے دیا گیا ہے (قَوَّامُوْنَ) خبر ہے اسی لئے مرفوع ہے۔اس کا رفع ـُوْنَ سے دیا گیا ہے (دیکھو سبق ۱۰۔۵)۔ (عَلٰی) حرف جار ہے (النِّسَاءِ) مجرور۔ اس کا جرّ زیر سے دیا گیا ہے۔جار اور مجرور ملکر خبر کے متعلق ہے۔ مبتدا اور خبر اور متعلق ملکر جملہ اسمیہ ہو گیا۔

(۲) كَتَبَ مَحْمُوْدٌ كِتَابًا طَوِيْلًا اِلٰى اَخِيْهِ (محمود نے ایک لمبا خط اپنے بھائی کو لکھا)
اس کی تحلیل صرفی یوں ہوگی:۔ (كَتَبَ) فعل ماضی، صیغہ واحد مذکر غائب ثلاثی مجرد، متعدی، مبنی (کیونکہ فعل ماضی مبنی ہوتا ہے)۔ (مَحْمُوْدٌ) اسم علم، واحد مذکر۔ مشتق اسم مفعول ہے حَمِدَ (تعریف کرنا) سے ثلاثی مجرد ہے، معرب ہے (كِتَابًا) اسم نکرہ، واحد، مذکر، مشتق، ثلاثی مجرد، معرب (اِلٰی) حرف جار۔ (اَخ) اسم ظاہر (ہٖ) ضمیر مجرور متصل

مذکورہ جملہ کی تحلیل نحوی یوں کرو:۔ مذکورہ جملہ فعلیہ ہے کیونکہ اس کا پہلا جزو فعل ہے (كَتَبَ) فعل ماضی مبنی ہے فتحہ پر (مَحْمُوْدٌ) فاعل ہے اور اسی لئے مرفوع ہے اس کا رفع پیش سے دیا گیا ہے (كِتَابًا) مفعول ہے اسی لئے منصوب ہے۔ اس کا نصب زبر سے دیا گیا ہے پھر (كِتَابًا) موصوف بھی ہے اور (طَوِيْلًا) اسکی صفت ہے اسی لئے منصوب ہے کیونکہ صفت اور موصوف اعراب میں باہم مطابق ہوتے ہیں۔ اسکا نصب بھی زبر سے آیا ہے (اِلٰی) حرف جار (اَخ) مجرور اسکا جر (ی) سے آیا ہے (دیکھو سبق ۱۱۔۲) پھر (اخ) مضاف ہے (ہٖ) مضاف الیہ ضمیر مجرور متصل جار و مجرور ملکر متعلق ہوا فعل سے۔ فعل فاعل مفعول اور متعلق ملکر جملۂ فعلیہ ہوا۔

اصطلاحی الفاظ کا انگریزی میں ترجمہ

لفظ	A WORD.
کلمہ	A PART OF SPEECH.
اسم	THE NOUN.
فعل	THE VERB.
حرف	THE PARTICLE.
اسم نکرہ	COMMON (INDEFINITE) NOUN.
اسم معرفہ	PROPER (DEFINITE) NOUN.
اسم علم	PROPER NOUN.
اسم ضمیر	PERSONAL PRONOUN
اسم اشارہ	DEMONSTRATIVE PRONOUN.
اسم موصول	RELATIVE PRONOUN.
اسم معرّف باللام	NOUN WITH DEFINITE ARTICLE.
اسم ذات	ABSTRACT NOUN.
اسم صفت	ADJECTIVE.
اسم استفہام	INTERROGATIVE PRONOUN.
اسماء مشتقّہ	THE DERIVATIVE NOUNS.
اسم تفضیل	THE COMPARATIVE DEGREE.
اسم ظرف	NOUN OF PLACE.
اسم آلہ	NOUN OF INSTRUMENT.
اسم فاعل	NOUN OF AGENCY.

THE PAST OR PERFECT PARTICIPLE.	اسم مفعول
MATERIAL NOUN.	اسم جنس
COLLECTIVE NOUN.	اسم جمع
GENDER.	تذکیر و تانیث (جنس)
THE MASCULINE (GENDER).	مذکر
THE FEMININE (GENDER).	مؤنث
NUMBER.	وحدت و جمع (عدد)
THE SINGULAR.	واحد
THE DUAL.	تثنیه
THE PLURAL.	جمع
SOUND PLURAL.	جمع سالم
BROKEN PLURAL.	جمع مکسر
RATIONAL.	عاقل
IRRATIONAL.	غیر عاقل
TRILITERAL.	ثلاثی
QUADRILITERAL.	رباعی
WORD OF FIVE LETTERS.	خماسی
PRIMITIVE.	مجرّد
DERIVATIVE.	مزید فیه
CASE.	اسم کی حالتین (حالت)
THE NOMINATIVE.	حالت فاعلی
THE ACCUSATIVE, THE DATIVE.	حالت مفعولی

THE OBJECTIVE, THE ABLATIVE.	حالت جرّی
THE GENETIVE,	اضافت
GOVERNING NOUN.	مضاف
NOUN GOVERNED.	مضاف الیه
THE ADJECTIVE.	صفت
NOUN QUALIFIED.	موصوف
CASE-SIGN.	اعراب
INFINITIVE.	مصدر
FORMS OR MEASURES.	ابواب
CONJUGATION; INFLECTION.	گردان (تصریف)
FORM.	صیغه
NOMINATIVE, AGENT.	فاعل
OBJECT.	مفعول
FIRST PERSON.	متکلّم
SECOND PERSON.	مخاطب
THIRD PERSON.	غائب
PAST (TENSE).	فعل ماضی
PRESENT (TENSE).	فعل حال
FUTURE (TENSE).	فعل مستقبل
THE AORIST.	فعل مضارع
INTRANSITIVE (VERB).	فعل لازم
TRANSITIVE (VERB).	فعل متعدّی

ACTIVE (VERB).	فعل معروف یا معلوم
PASSIVE (VERB).	فعل مجہول
THE IMPERATIVE.	امر
PROHIBITVE IMPERATIVE.	نہی
ALPHABET.	حروف تہجّی
CONSONANTS.	حروف صحیحہ
VOWELS.	حروف علّت
...INITE ATICLE.	حرف تعریف
THE INDEFINITE ATICLE.	حرف تنکیر
PREPOSITIONS.	حروف جارّہ
EXCLAMATORY INTERJECTIONS. ...	حروف ندا
INTERROGATIVE ADVERBS. ...	حروف استفہام
CONJUNCTIONS.	حروف عطف
COMPOUNDS.	مرکبات
THE ADJECTIVAL CONSTRUCTION. ...	مرکب توصیفی
THE POSSESSIVE CONSRUCTION. ...	مرکب اضافی
SENTENCE.	مرکب تام یا جملہ
THE NOMINAL SENTENCE.	جملۂ اسمیّہ
THE VERBAL SENTENCE.	جملۂ فعلیّہ

تمّ



هو الفتاح العلیم

المفتاح

للجزء الاول من کتاب تسہیل الادب فی لسان العرب

یعنی

کلید

برائے عربی کا معلم حصہ اول

از تالیف

کمترین بندگان عبدالستار خان غفر اللہ لہ ولوالدیہ

ساکن اسلام آباد کشمیری

۱۳۴۲ھ

بار اول ۱۰۰۰ در مطبع خلافت بمبئی مطبوع شد قیمت ۳ ۹ پائی

مؤلف مفتاح العلیم

المفتاح

للجزء الاول من کتاب تسہیل الادب فی لسان العرب

یعنی

کلید

برائے

عربی کا معلم حصہ اول

از تالیف

کمترین بندگان عبدالستار خان عفا عنہ وعن ابویہ الرحمن

ماہ رمضان المبارک ۱۳۴۲ھ

بار اول ۱۰۰۰ قیمت ۳ ر ۶ پائی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حامداً و مصلیاً

عربی کا معلم حصۂ اول کی یہ کلید ہے۔ جو شائقین عربی بطور خود سیکھنا چاہتے ہیں۔ اُن کے لئے اُمید ہے کہ بڑی مدد معاون ہوگی۔

لیکن جو طلبہ مدارس میں اُستادوں کے ذریعے سے یہ کتاب "عربی کا معلم" پڑھیں اُنھیں اِس کلید سے اجتناب کرنا بہتر ہے۔ انھیں چاہئے کہ مشقی مثالوں کا ترجمہ کرکے اُستاد کے سامنے پیش کریں اور اُستاد ہی سے اصلاح کروائیں۔

البتہ اساتذہ اس سے فائدہ لیں تو کوئی مضائقہ نہیں۔

ترجمہ میں حتی الامکان زبان کے محاورے کا خیال رکھا گیا ہے اور بعض جگہ خطوطِ وحدانی کے درمیان لفظی ترجمہ بھی لکھ دیا گیا ہے یا فہم مطلب کے لئے کوئی لفظ بڑھا دیا گیا ہے۔

عبد الستار خان

۱۵ شعبان المعظم ۱۳۴۲ھ



مشق نمبر ۱

عربی سے اردو

(۱) مخصوص گھر (۲) مخصوص پھل (۳) مخصوص نماز اور مخصوص زکوٰۃ (۴) کچھ روٹی اور کچھ دودھ (۵) کوئی نیک اور کوئی بدکار (۶) خوبصورت یا بدصورت (۷) پانی اور روٹی (۸) کھجور اور دودھ (۹) ایک جاہل اور ایک عالم (۱۰) آدمی اور گھوڑا (۱۱) کوئی سبق اور کوئی کتاب ۔

اردو سے عربی

(۱) فَرَسٌ (۲) اِنْسَانٌ (۳) رَجُلٌ وَفَرَسٌ (۴) خُبْزٌ وَمَاءٌ (۵) اِنْسَانٌ وَتَمْرٌ وَبَيْتٌ (۶) اَلصَّلٰوةُ وَالْعَالِمُ (۷) اَلصَّالِحُ اَوِ الْفَاسِقُ (۸) اَلْاِنْسَانُ اَوِ الْفَرَسُ (۹) اَللَّبَنُ وَالْخُبْزُ (۱۰) اِنْسَانٌ وَفَرَسٌ (۱۱) اَلْقَبِيحُ وَالْحَسَنُ ۔

مشق نمبر ۲

عربی سے اردو

(۱) بزرگی والا اللہ (۲) بزرگ رسول (۳) ایک شاندار محل (۴) چھوٹا

گھر (۵) ایک ستھرا باغ (۶) ایک میٹھی کھجور (۷) میٹھی کھجور (۸) ایک نیک بادشاہ
(۹) کھارا سمندر (۱۰) ایک اچھی چیز (۱۱) اچھا مرد (۱۲) بھیجا ہوا محمدؐ (۱۳)
ایک بڑا بخشنے والا رب (۱۴) ایک بڑا گناہ (۱۵) ایک برا مرد (۱۶) نکما
پنیر (۱۷) ایک عمدہ روٹی اور ایک میٹھی کھجور (۱۸) نیک مرد اور سخی بادشاہ
(۱۹) ایک سرخ سیب (۲۰) میٹھا تربوز (۲۱) سرخ گلاب کا پھول +

اُردو سے عربی

(۱) اَلْبَيْتُ الْمَشِيْدُ (۲) اَلْبَيْتُ الصَّغِيْرُ (۳) زَهْرٌ حَسَنٌ (۴)
اَلرَّجُلُ الْقَبِيْحُ (۵) اَلشَّارِعُ الْعَرِيْضُ (۶) رَجُلٌ صَالِحٌ (۷)
اَللَّبَنُ الْحُلْوُ (۸) اَلْمَلِكُ الْعَادِلُ (۹) اَلْقَصْرُ الْعَظِيْمُ (۱۰)
اَلدَّرْسُ السَّهْلُ (۱۱) فَرَسٌ حَسَنٌ (۱۲) ثَمَرٌ حُلْوٌ (۱۳) اَلْمَحَلُّ
الصَّغِيْرُ (۱۴) اَلْفَرَسُ الْجَيِّدُ (۱۵) اَلْبَيْتُ الْوَسِيْعُ (۱۶) اَلْخُبْزُ
الْجَيِّدُ اَوِ اللَّبَنُ الطَّيِّبُ (۱۷) وَالِدٌ صَالِحٌ وَوَلَدٌ فَاسِقٌ (۱۸)
اَلْمَسْجِدُ الْكَبِيْرُ وَالْبُسْتَانُ الصَّغِيْرُ +

مشق نمبر ۳

عربی سے اُردو

(۱) اطمینان والی جان (۲) ایک لمبی رات (۳) حکمت سے بھرا ہوا قرآن
(۴) ایک تند ہوا (۵) انصاف کرنے والا خلیفہ (۶) ایک اچھا شہر اور
ایک بڑا بخشنے والا رب (۷) ایک شاندار مکان (۸) ایک بھڑکائی ہوئی

آگ (۹) ایک نیک لڑکی (۱۰) پچی ہند (۱۱) خوبصورت دلہن (۱۲) طلوع ہونے والا سورج اور ڈوبنے والا چاند (۱۳) فرض نماز (۱۴) آب و تاب والی فاطمہ (۱۵) بڑی خوبصورت لڑکی (۱۶) ایک لمبی لڑائی ۔

اُردو سے عربی

(۱) اِبْنَةٌ حَسَنَةٌ [یا جَمِیْلَةٌ] (۲) اَلْخَلِیْفَةُ الصَّالِحُ (۳) اَلرَّجُلُ الْحَکِیْمُ (۴) اَلزَّکٰوةُ الْفَرِیْضَةُ (۵) صَلٰوةٌ فَرِیْضَةٌ (۶) لَیْلَةٌ صَغِیْرَةٌ (۷) اَلنَّهَارُ الْکَبِیْرُ (۸) اَلتَّمْرُ الطَّیِّبُ (۹) اَلْعَرُوْسُ الْحَسَنَةُ (۱۰) اَلشَّمْسُ الْغَارِبَةُ وَالْقَمَرُ الطَّالِعُ (۱۱) اَلرِّیْحُ الشَّدِیْدَةُ (۱۲) اَلنَّهْرُ الطَّوِیْلُ (۱۳) اَلْحَرْبُ الطَّوِیْلَةُ (۱۴) اَلْیَدُ الْقَصِیْرَةُ (۱۵) قَلْبٌ مُطْمَئِنٌّ (۱۶) مُحَمَّدُنِ الصَّالِحُ ۔

مشق نمبر ۴

عربی سے اُردو

(۱) نیک معلم [استاد] (۲) دو نیک استانیاں (۳) نیک استاد لوگ (۴) محنتی استانیاں (۵) اندھیری رات (۶) ایک روشن چاند (۷) روشن آفتاب (۸) دو چمکدار آنکھیں (۹) گذشتہ سال (۱۰) ماہِ رواں [چالو مہینہ] (۱۱) بہتی نہریں (۱۲) ستھرے تھلے (۱۳) ایک سست درزن (۱۴) دو کھیلنے والی لڑکیاں (۱۵) دو تھکی ہوئی لڑکیاں (۱۶) دو ناخوش مرد (۱۷) آنے والے سال [جمع] (۱۸) چھوٹے جانور (۱۹) بہت سے

شست بڑھئی اور محنتی نوکر لوگ (۲۰) ناخوش زید (۲۱) خوشدل عمرو ◆

اُردو سے عربی

(۱) عَيْنٌ لَامِعَةٌ (۲) رَجُلَانِ مُجْتَهِدَانِ (۳) خَبَّازٌ مَشْغُولٌ (۴) نَجَّارَانِ تَعْبَانَانِ (۵) اَلْقَلْبُ الْمُنِيرُ (۶) اَلْخَيَّاطَاتُ الْحَسَنَاتُ [اَلْجَمِيلَاتُ] (۷) اَلْخَادِمُونَ التَّعْبَانُونَ (۸) اَلْخَيَّاطُ الْكَسْلَانُ (۹) اَلْاَنْهَرُ الْجَارِيَةُ (۱۰) اَلْحَيَوَانَاتُ الْكَبِيرَةُ (۱۱) اَلسَّنَةُ الْجَارِيَةُ (۱۲) اَلشَّهْرُ الْمَاضِيْ (۱۳) اَلسُّنُوْنَ الْمَاضِيَةُ (۱۴) اَلْخَادِمُ الْمَبْسُوْطُ ◆

مشق نمبر ۵

عربی سے اردو

(۱) لڑکا کھڑا ہے (۲) لڑکی بیٹھی ہے (۳) وہ ایک نانبائی ہے (۴) وہ بڑھئی نہیں ہے (۵) کیا وہ اُستانیاں ہیں؟ (۶) جی ہاں (۷) کیا مکان نیا ہے؟ (۸) نہیں وہ پُرانا ہے (۹) رات اندھیری ہے (۱۰) کیا تم درزی ہو؟ (۱۱) نہیں ہم معلّم [جمع] ہیں (۱۲) مرد حاضر نہیں ہے (۱۳) سُتھرے محلّے (۱۴) محلّے سُتھرے ہیں (۱۵) کیا تو یوسف ہے؟ (۱۶) جی ہاں میں یوسف ہوں (۱۷) وہ ایک محنتی درزن ہے (۱۸) وہ کامیاب مسلمان ہیں (۱۹) حاضر مرد لوگ عالم ہیں [جو مرد لوگ ہیں وہ عالم ہیں] (۲۰) سچّی عورت حاضر ہے (۲۱) دو خوبصورت لڑکیاں

غائب ہیں (۲۲) طرفہ ایک مشہور شاعر ہے (۲۳) بیشک درزی اور درزن دونوں سست ہیں (۲۴) بیشک استاد لوگ اور اُستانیاں خوشدل ہیں (۲۵) بکری پاک ہے اور ہاتھی مُردار ہے (۲۶) بیشک دو عورتیں بیٹھی ہیں ۰

اُردو سے عربی

(۱) اَلْمُعَلِّمُ حَاضِرٌ (۲) هُمْ خَيَّاطُوْنَ (۳) اَنْتُمْ عَالِمُوْنَ (۴) هُوَ يُوْسُفُ (۵) اَنَا حَسَنٌ (۶) هَلْ هُنَّ خَيَّاطَاتٌ (۷) بَيْتٌ جَدِيْدٌ [يا دَارٌ جَدِيْدَةٌ] (۸) اَلدَّارُ جَدِيْدَةٌ (۹) هَلْ اَنْتَ مَحْمُوْدٌ (۱۰) لَا اَنَا حَامِدٌ (۱۱) اَلْفِيْلُ حَيَوَانٌ عَظِيْمٌ (۱۲) اِنَّ الْمُؤْمِنَ مُفْلِحٌ (۱۳) اِنَّ الرِّجَالَ جَالِسُوْنَ (۱۴) اِنَّ الْمَرْاَتَيْنِ قَائِمَتَانِ (۱۵) اِنَّ الرَّجُلَانِ الصَّادِقَانِ حَاضِرَانِ (۱۶) لَيْسَتِ الشَّاةُ بِقَائِمَةٍ بَلْ هِيَ قَاعِدَةٌ ۰

مشق نمبر ۶

عربی سے اُردو

(۱) سمندر کا پانی (۲) گائے کا دودھ (۳) بکری کا گوشت (۴) گھوڑے کا کان (۵) شام کا بادشاہ (۶) آدمی کا سر (۷) ماں باپ کی فرمانبرداری (۸) مال کی طلب (۹) اللہ کا گھر (۱۰) سورج کی روشنی (۱۱) بازار میں اور گھر میں (۱۲) کرسی پر (۱۳) مسجد تک [یا مسجد کی طرف] (۱۴) گھوڑے سے جیسا (۱۵) پانی اور نمک کے ساتھ (۱۶) دلہن کے لئے (۱۷) آگ سے (۱۸) سمندر کا پانی کھارا ہے (۱۹) گائے کا دودھ اور بکری کا گوشت اچھے ہیں

[اچھی چیزین ہین] (۲۰) لڑکے کا نام محمود ہے (۲۱) خوشبو دلہن کے لئے ہے (۲۲) ہم مسجد کی طرف جارہے ہین (۲۳) وہ مسجد مین بیٹھے ہوئے ہین (۲۴) مین اللہ کے پاس پناہ مانگتا ہون ہانکے ہوئے شیطان سے (۲۵) نہایت بخشنے والے مہربان اللہ کے نام سے [مین شروع کرتا ہون] (۲۶) تعریف [یا سب تعریف] جہانون کے پالنے والے اللہ کے لئے ہے [یا اللہ کے لئے ہے جو جہانون کا پالنے والا ہے] (۲۷) مسلمان مسلمان کا آئینہ ہے (۲۸) مان باپ کے غصے مین اللہ کا غصہ ہے (۲۹) علم کی آفت بھولنا ہے (۳۰) دانائی کا سر اللہ کا خوف ہے (۳۱) بیشک عادل بادشاہ زمین مین اللہ کا سایہ ہے (۳۲) علم کا طلب کرنا ہر مسلمان مرد اور عورت پر فرض ہے (۳۳) کتا شیر کے جیسا نہین ہے (۳۴) مال زید کے واسطے نہین ہے (۳۵) اللہ کے رسول محمد کی بیٹی فاطمہ علیؓ کی بیوی ہے اور حسنؓ اور حسینؓ علیؓ کے دو بیٹے ہین ◆

اردو سے عربی

(۱) لَبَنُ الشَّاۃِ (۲) رَأْسُ الْبَقَرِ (۳) اِطَاعَۃُ الْوَالِدَۃِ (۴) مَالُ زَیْدٍ (۵) اُذُنُ الْفِیْلِ (۶) ضَوْءُ الْقَمَرِ (۷) فِی الْبَیْتِ (۸) اِلَی السُّوْقِ (۹) لِلّٰہِ وَلِلرَّسُوْلِ (۱۰) عَلَی الرَّأْسِ وَالْعَیْنِ (۱۱) اِسْمُ الْوَلَدِ حَامِدٌ (۱۲) ھُمْ ذَاھِبُوْنَ اِلَی الْبَیْتِ (۱۳) نَحْنُ جَالِسُوْنَ فِی الْمَسْجِدِ (۱۴) لَبَنُ الشَّاۃِ لِلْاِبْنَۃِ (۱۵) اِطَاعَۃُ اللّٰہِ فِی اِطَاعَۃِ الرَّسُوْلِ (۱۶) عَائِشَۃُ بِنْتُ اَبِیْ بَکْرٍ ھِیَ زَوْجَۃُ مُحَمَّدٍ رَسُوْلِ اللّٰہِ (۱۷) ھُوَ وَلَدُ الْاَمِیْرِ (۱۸) غَضَبُ اللّٰہِ عَلَی الْمَلِکِ الظَّالِمِ (۱۹) لَیْسَ الْجَاھِلُ کَالْعَالِمِ

(۲۰) لَيْسَ الطِّيْبُ لِلْوَلَدِ (۲۱) هِيَ بِنْتُ ابْنِ حَامِدٍ ٭

مشق نمبر ۷

الفاظ ذیل کے اوزان

اوزان	الفاظ	اوزان	الفاظ	اوزان	الفاظ
فَعِيْلٌ	شَرِيْفٌ	فَعَلٌ	شَرَفٌ	فَعُلٌ	رَجُلٌ
فُعُوْلٌ	مُلُوْكٌ	فَعِلٌ	مَلِكٌ	اَفْعَالٌ	اَشْرَافٌ
فَعْلَانُ	رَحْمٰنُ	فَعِيْلٌ	رَحِيْمٌ	فَعْلٌ	رَحْمٌ
فِعَالٌ	كِرَامٌ	فَعِيْلٌ	كَرِيْمٌ	فَعَلٌ	كَرَمٌ
فُعَلَاءُ	عُلَمَاءُ	فَاعِلٌ ۔	عَالِمٌ	فِعْلٌ	عِلْمٌ
فُعَلِّلٌ	غُضَنْفَرٌ	فَعْلَلٌ	عَقْرَبٌ	فَاعِلُوْنَ	عَالِمُوْنَ

مشق نمبر ۸

عربی سے اُردو

(۱) لمبی قلمیں (۲) فائدہ مند علوم (۳) بچے چھوٹے ہیں (۴) نیک مرد لوگ (۵) کتابیں سخت ہیں (۶) مشکل [کڑی] شرطیں (۷) آسان راستے (۸) کُھلی ہوئی نشانیاں (۹) پاک صحیفے (۱۰) ثابت شدہ حقوق (۱۱) وہ کشادہ شہر [جمع] ہیں (۱۲) دراز نیزے لوہے سے [کے] ہیں (۱۳) مسلمان عورتیں (۱۴) وہ مائیں ہیں (۱۵) بھائی [جمع] اور بہنیں بیٹھے ہوئے ہیں (۱۶) بیشک

بیٹے اور بیٹیاں فرمانبردار ہیں (۱۷) اچھی لوگ آج حاضر ہیں (۱۸) وہ غائب نہیں ہیں (۱۹) بعض شاعر لوگ نیکوں [اور] سچوں میں سے ہیں (۲۰) پاکیزہ جواہر چمکدار ہیں (۲۱) بیشک چوکیدار کتے مکان کے دروازے پر بیٹھے ہیں (۲۲) اچھی نصیحتیں فائدہ مند ہیں (۲۳) وہ انسان کے غلام ہیں اور ہم بخشنے والے [خدا] کے بندے ہیں (۲۴) اونچے درجے والے مدارس ہیں (ہائی سکولوں میں) معلم لوگ بڑے بڑے علماء ہیں (۲۵) خالی صندوقیں چائے کی پیالیوں کیلئے ہیں۔

اردو سے عربی

(۱) اَلرِّجَالُ الْمُسْلِمُوْنَ (۲) اَلسُّفُنُ الْكِبَارُ (۳) ثِيَابٌ نَفِيْسَةٌ (۴) اَلْاَنْهُرُ الْجَارِيَةُ (۵) الْاَنْهُرُ جَارِيَةٌ (۶) اَلْاَشْهُرُ الْمَاضِيَةُ (۷) هُمُ الشُّهَدَاءُ الصَّادِقُوْنَ (۸) جَبَلَانِ عَالِيَانِ (۹) اَلرِّمَاحُ طَوِيْلَةٌ [یا طِوَالٌ] وَالسُّيُوْفُ قَاطِعَةٌ (۱۰) هَلْ اَنْتُمْ زَعْلَانُوْنَ (۱۱) لَانَحْنُ مَبْسُوطُوْنَ (۱۲) بَعْضُ الْمُلُوْكِ عَادِلُوْنَ [یا مِنَ الْعَادِلِيْنَ] (۱۳) فَنَاجِيْنُ الشَّايِ فَارِغَةٌ (۱۴) هَلْ اَنْتُمْ اَحِبَّاءُ (۱۵) نَعَمْ وَنَحْنُ اَقْرِبَاءُ (۱۶) اَلتَّلَامِذَةُ وَالْاَسَاتِذَةُ حَاضِرُوْنَ فِي الْمَدْرَسَةِ (۱۷) هُنَّ بَنَاتٌ لَاعِبَاتٌ (۱۸) اَلْمُؤْمِنُوْنَ اَحِبَّاءُ اللهِ (۱۹) اَلْبُيُوْتُ الْعَالِيَةُ (۲۰) اَلْاَبْيَاتُ الْعَرَبِيَّةُ (۲۱) فِي الْقُرْاٰنِ مَوَاعِظُ نَافِعَةٌ۔

مشق نمبر ۹

عربی سے اردو

(۱) پھل [جمع] باغوں میں ہیں (۲) دکانیں بازاروں میں ہیں (۳) پڑوسی

مکان کے پہلے [مکان لینے سے قبل پڑوسی کو دیکھ لو] (۴) وہ منصف مزاج قاضی [جج] ہے (۵) میں نے ایک بہتی ہوئی نہر دیکھی (۶) وہ ظالم قاضی [جج] ہیں (۷) فاطمہؓ جنت میں عورتوں کی سردار ہے (۸) بغداد میں ایک بہتی نہر ہے جو دجلہ (کے نام) سے مشہور ہے (۹) رسول کا مدینہ [شہر] عرب کے شہروں میں ایک اچھا شہر ہے (۱۰) قاضی گھوڑے پر سوار ہو کر کچہری میں آیا (۱۱) میں نے دو منصف مزاج قاضیوں کو کچہری میں بیٹھے ہوئے دیکھا (۱۲) پڑوسیوں کے حقوق رشتہ داروں کے حقوق کے جیسے ہیں ۔

اُردو سے عربی

(۱) جَبَلٌ عَالٍ (۲) شَهْرَانِ مَاضِيَانِ (۳) بَسَاتِيْنُ الْمُدُنِ وَسِيْعَةٌ (۴) مِنْ مَكَّةَ [غیر منصرف ہونے کی وجہ سے حالت جرّی میں فتحہ دیا گیا۔ دیکھو درس ۱۰-۷] إِلَى مِصْرَ فَاصِلَةٌ بَعِيْدَةٌ [یا طَوِيْلَةٌ] (۵) رَأَيْتُ الْيَوْمَ نَهْرَيْنِ جَارِيَيْنِ [مفعول ہونے کی وجہ سے حالت نصبی میں ہے] (۶) أَفْرَاسُ ابْنِ أَحْمَدَ [غیر منصرف ہے اس لئے حالت جرّی میں فتحہ دیا گیا] فَارِهَةٌ (۷) جَاءَ عُثْمَانُ فِيْ مَكَّةَ رَاكِبًا [فاعل کی حالت بتاتا ہے اس لئے منصوب ہے۔ دیکھو درس ۱۰-۲] عَلَى النَّاقَةِ الْفَارِهَةِ (۸) اَلْبَوَّابَانِ قَائِمَانِ عَلَى بَابِ بُسْتَانِ الْأَمِيْرِ (۹) دَكَاكِيْنُ أَسْوَاقِ الْمُدُنِ مُزَيَّنَةٌ (۱۰) هَلِ الْقَاضِي الْعَادِلُ فِي الدِّيْوَانِ ؟

مشق نمبر ۱۰

عربی سے اُردو

(۱) قوم کا سردار اُن کا خادم ہے (۲) ہمارے لئے علم ہے اور جاہلوں کیلئے مال ہے

(۳) میرے پاس ایک سونے کی گھڑی ہے (۴) کیا تیرے پاس چاندی کی گھڑی ہے؟ (۵) ہمارے منہ میں ایک زبان اور [بہت سے] دانت ہیں (۶) ابوالحسن [یا حسن کے باپ] کی دو بیٹیاں اور اُس کے دونوں بیٹے نیک ہیں (۷) ابوبکر [یا بکر کے باپ] کا بڑا بیٹا عبداللہ ہے (۸) ابوبکرؓ اور عمرؓ وہ دونوں رسول اللہ کے دو سسرے ہیں اور عثمانؓ اور علیؓ اُس کے [ادب کے لحاظ سے "اُن کے"] دو داماد ہیں (۹) ہمارا بھائی اور تمہارا باپ احمد کے پاس بیٹھے ہوئے ہیں (۱۰) میرے چھوٹے بھائی کے دونوں ہاتھ ستھرے ہیں لیکن اس کے دونوں پاؤں میلے ہیں (۱۱) ابراہیم کا باپ اور اس کا بھائی میرے سامنے کھڑے ہیں (۱۲) اے لڑکے کیا تیرا نام عبدالکریم ہے؟ (۱۳) نہیں اے شریف بی بی! بلکہ میرا نام عبدالرحیم ہے (۱۴) اے عبداللہ کیا تو بنی ہاشم [ہاشم کی اولاد] میں سے ہے؟ (۱۵) ہاں جناب! ہم بنی ہاشم ہیں (۱۶) مجھ پر اس کے [چند] درم ہیں اور میرے اُس کے اوپر [چند] دینار ہیں۔

مشق نمبر ۱۱

عربی سے اُردو

(۱) یہ ہی میرا مقصود ہے (۲) یہ ایک خوبصورت عورت ہے (۳) یہ دونوں مرد بھائی بھائی ہیں (۴) وہ اشخاص (۵) اس لڑکے کی کتاب میلی ہے (۶) اس لڑکی کا نام زینب ہے (۷) وہ منظر [جمع] خوبصورت ہیں (۸) یہ دونوں ہاتھ ستھرے ہیں (۹) کیا یہ تیرا بھائی ہے یا وہ؟ (۱۰) وہ میرا چچا ہے اور یہ

میرے چچا کا بیٹا (چچازاد بھائی) ہے (۱۱) یہ مرد میرا ماموں ہے اور وہ عورت میری خالہ ہے اور یہ (تو) میری پھوپھی ہے (۱۲) اس لڑکی کا چہرہ بُرا ہے (۱۳) وہ دونوں میری بہنیں اپنی دو اُستانیوں کے سامنے کھڑی ہیں (۱۴) وہ کتاب ہے جس میں کوئی شک نہیں ہے پرہیزگاروں کے لئے ہدایت ہے (۱۵) وہ مکانات اُن دونوں مردوں کے ہیں (۱۶) تیرے ان دونوں ہاتھوں میں سُرخی ہے (۱۷) وہ لوگ اپنے رب کی طرف سے ہدایت پر ہیں اور وہی لوگ کامیابی پانے والے ہیں +

اُردو سے عربی

(۱) هٰذَا الطَّبِيبُ عَالِمٌ (۲) صَدِيقِي هٰذَا غَنِيٌّ (۳) أُولٰئِكَ الْأَصْدِقَاءُ أَغْنِيَاءُ (۴) وَلَدُ [يَا ابْنَ] الْمَلِكِ هٰذَا كَرِيمٌ [يَا سَخِيٌّ] (۵) هٰذَانِ أَخَوَانِ (۶) تِلْكَ النَّاقَةُ حَسَنَةٌ [يَا جَمِيلَةٌ] (۷) هٰذَا الْوَلَدُ الْحَسَنُ [يَا الْجَمِيلُ] صَالِحٌ (۸) يَا عَبْدَ اللّٰهِ! أَهٰذَا ابْنُكَ (۹) أُولٰئِكَ الْأَوْلَادُ قَائِمُونَ بَيْنَ يَدَيْ أَبِيهِمْ (۱۰) هٰذَا رَجُلٌ طَيِّبٌ وَذٰلِكَ فَاسِقَانِ +

مشق نمبر ۱۲

عربی سے اُردو

(۱) تیرا نام کیا ہے؟ (۲) میرا نام عبداللہ ہے (۳) اے عبداللہ! یہ کیا ہے؟ (۴) یہ کتاب کے اوراق ہیں (۵) تو کس کا بیٹا ہے؟ (۶) میں احمد ابن محمد مکی کا بیٹا ہوں (۷) تم کہاں سے ہو؟ [یعنی کہاں کے باشندے ہو (۸) ہم مکہ

کے ہیں (۹) تمہارا حال کیسا ہے ؟ [کیسے ہو۔ کیا خبر ہے ؟] (۱۰) الحمد للہ ! ہم آرام [خیریت] سے ہیں (۱۱) تمہارے کتنے لڑکے ہیں ؟ (۱۲) میرے پانچ لڑکے ہیں (۱۳) تیرے گھر کے پاس کونسا مرد بیٹھا ہوا ہے ؟ (۱۴) وہ میرے بھائی کا بیٹا [میرا بھتیجا] ہے (۱۵) تم کہاں کو جا رہے ہو ؟ (۱۶) ہم ہندوستان جا رہے ہیں (۱۷) تو یہاں کیوں بیٹھا ہے ؟ (۱۸) میں نماز کے واسطے بیٹھا ہوا ہوں (۱۹) آج ملک [حکومت] کس کے لئے ہے ؟ (۲۰) ایک زبردست اللہ ہی کے لئے ہے (۲۱) اے موسیٰ ! وہ تیرے دائیں ہاتھ میں کیا ہے ؟ (۲۲) وہ میری لاٹھی ہے (۲۳) یہ روایت کس سے ہے ؟ (۲۴) انس ابن مالکؓ سے ہے (۲۵) اس مصیبت کا سبب کیا ہے ؟ (۲۶) اس کا سبب غفلت اور گناہ [اللہ کی نافرمانی] ہے ٭

اُردو سے عربی

(۱) مَنْ اَنْتُمْ ؟ (۲) اَنَا حَامِدٌ (۳) مَا اسْمُ اَبِيْكَ ؟ (۴) اِسْمُ اَبِيْ اَحْمَدُ ابْنُ مُحَمَّدٍ (۵) كَمْ وَلَدًا وَّ كَمْ بِنْتًا لِعَبْدِ الرَّحْمٰنِ ؟ (۶) لَهٗ اِبْنٌ وَّ بِنْتَانِ (۷) اَيَّةُ الْمَرْءَةِ قَائِمَةٌ بَيْنَ يَدَيْكَ ؟ (۸) تِلْكَ امْرَاَةُ اَخِيْ ذٰلِكَ الرَّجُلِ (۹) مَا فِيْ يَدِهَا ؟ (۱۰) كَمْ رَجُلًا قَائِمُوْنَ هُنَاكَ ؟ (۱۱) خَمْسَةُ رِجَالٍ قَائِمُوْنَ هٰهُنَا (۱۲) مَنْ جَالِسٌ هُنَاكَ ؟ (۱۳) لِمَ قَائِمٌ اَنْتَ هٰهُنَا ؟ (۱۴) اَنَا قَائِمٌ لِاَمْرٍ ضَرُوْرِيٍّ (۱۵) مِنْ اَيِّ الْقَبِيْلَةِ اَنْتُمْ ؟ (۱۶) نَحْنُ مِنَ الْقُرَيْشِ ٭

مشق نمبر ۱۳

عربی سے اردو

(۱) ایک سبز درخت (۲) سونا زرد ہے اور چاندی سفید ہے (۳) تازہ گھانس سبز ہے اور خشک گھانس زرد ہے (۴) گلاب کا پھول سُرخ رنگ اور اچھی بُو والا ہے (۵) وہ عورتین گونگی ہین اور یہ عورت اندھی ہے (۶) باغ مین سرخ اور زرد پھول ہین اور سفید اور سیاہ پرندے (۷) لڑکی کے دونون سرخ رخسار پاکیزہ منظر ہین (۸) وہ [مؤنث] نیلی آنکھ والی اور سیاہ بال والی اور سفید چہرے والی ہے (۱۰) وہ [مذکر] نیلی آنکھ والا اور سیاہ بال والا اور سفید چہرے والا ہے (۱۱) گائے کی آنکھ سیاہ ہے اور اس کا سر سفید ہے (۱۲) زید اچھے مُنہ والا اور بُرے کپڑے والا ہے (۱۳) عمرو کا چہرہ خوبصورت ہے اور اُس کے کپڑے بُرے ہین (۱۴) بحر احمر عرب کی مغرب مین ہے (۱۵) یہ لڑکی نیکبخت ہے اور وہ لڑکا سُست ہے (۱۶) غلام تھکا ہوا ہے اور اس کا آقا غصہ مین بھرا ہوا ہے (۱۷) دو اندھی عورتین امیر کے دروازے پر بیٹھی ہوئی ہین ۔

اُردو سے عربی

(۱) اَلزَّهْرُ الْاَحْمَرُ (۲) اَلْفِضَّةُ الْبَيْضَاءُ (۳) اَخِیْ كَثِيْرُ الْمَالِ (۴) هٰذَا الزَّهْرُ اَصْفَرُ (۵) فِیْ بُسْتَانِنَا كَثِيْرٌ مِنَ الْاَزْهَارِ الْحُمْرِ (۶) هٰذَا الْوَلَدُ كَبِيْرُ الْعَيْنِ وَصَغِيْرُ الرَّأْسِ (۷) هُوَ رَجُلٌ

قَلِيْلُ الْعَقْلِ وَقَبِيْحُ الْوَجْهِ (۸) هٰؤُلَاءِ صُمٌّ بُكْمٌ عُمْىٌ (۹) اَلْكَلْبُ اَسْوَدُ وَالْهِرَّةُ بَيْضَاءُ (۱۰) اَلْعَبْدُ التَّعْبَانُ وَالسَّيِّدُ الْغَضْبَانُ (۱۱) اَلْبِنْتُ السَّوْدَاءُ الْعَيْنِ (۱۲) اَلشَّاةُ الْعَرْجَاءُ (۱۳) هِرَّتَانِ سَوْدَاوَانِ (۱۴) وَلَدٌ سَعِيْدٌ وَابْنَةٌ سَعِيْدَةٌ قَائِمَانِ ۔

مشق نمبر ۱۴

عربی سے اُردو

(۱) پاک ہے میرا سب سے زیادہ بلندی والا پروردگار (۲) نماز نیند سے اچھی ہے (۳) بیشک اللہ کے نزدیک تم مین سب سے زیادہ عزت دار وہ ہے جو تم مین سب سے زیادہ پرہیزگار ہو (۴) سب سے بُرا آدمی جاہل اور سُست آدمی ہے (۵) ان دونون کا گناہ [شراب اور جوئے کا گناہ یا نقصان] ان کے نفع سے زیادہ بُرا ہے (۶) سب سے زیادہ فضیلت والا عمل وقت پر نماز پڑھنا ہے (۷) سب مسلمانون مین بہتر مسلمان [وہ ہے] جو خُلق [اچھی خصلتون] مین سب سے بہتر ہو (۸) سب سے بڑا مدرسہ جامع ازہر مین ہے (۹) تیرے بھائی کی نسبت تیری طرف میرا شوق زیادہ بڑھا ہوا ہے (۱۰) کل رات کی ہوا کی نسبت آج ہوا زیادہ تُند ہے (۱۱) حاتم کم عقل ہے اور اُس کا بھائی اس سے زیادہ کم عقل ہے (۱۲) زمانۂ جاہلیت مین جو لوگ تم مین سب سے بہتر (سربرآوردہ مانے جاتے) تھے وہ اسلام مین بھی سربرآوردہ ہین (۱۳) کیا اللہ تمام حاکمون سے بڑا حاکم نہین ہے ؟ (۱۴) ہان وہ سب حاکمون سے بڑا حاکم ہے اور ہم

گواہ ہین (۱۵) حسن ایک اچھا دوست ہے اور محمد اس سے اچھا دوست ہے وہ تو میرے دوستون مین سب سے اچھا ہے +

اُردو سے عربی

(۱) هٰذَا الْوَلَدُ اَكْبَرُ مِنْ ذَاكَ (۲) اَلرِّيْحُ اَلْطَفُ مِنَ الْمَاءِ (۳) نَهْرُ الْفُرَاتِ اَصْغَرُ مِنْ نَهْرِ النِّيْلِ (۴) خَيْرُ الْكُتُبِ الْقُرْاٰنُ الْمَجِيْدُ (۵) اَصْدَقُ الْكَلَامِ كَلَامُ اللّٰهِ (۶) اَلْاَفْرَاسُ الْحُمْرُ اَجْمَلُ الْاَفْرَاسِ (۷) اَلرِّيْحُ اَلْطَفُ الْيَوْمَ مِنْهَا اَمْسِ (۸) هٰذَا الطَّرِيْقُ اَصْعَبُ مِنْ ذَاكَ (۹) تِلْكَ الشَّجَرَةُ اَطْوَلُ مِنْ هٰذِهِ الشَّجَرَةِ (۱۰) هٰذَا الْكِتَابُ اَنْفَعُ وَاَسْهَلُ +

مشق نمبر ۱۵

عربی سے اُردو

(۱) کیا تونے خط لکھا (۲) نہین مین نے نہین لکھا (۳) کیا تم نے ہماری بات سمجھی (۴) جی ہان ہم نے تمھاری بات سمجھی (۵) بیشک اللہ نے سچ فرمایا (۶) کیا تونے سچ کہا یا جھوٹ کہا؟ (۷) سورج نکلا اور چاند ڈوب گیا (۸) مین آج شکار کی طرف نکلا (۹) ہم نے اس شہر کا رُخ کیا اور ہم نے اس کے (رہنے) والون کو دولتمند پایا (۱۰) اس کے لئے گھروالے نے صحن کا دروازہ کھولا تو وہ اس مین داخل ہوا (۱۱) کیا تم (عورتون) نے پانی پیا؟ (۱۲) لڑکا [یا غلام] خوش ہوا اور ہم سے کھانا مانگا (۱۳) مین نے اُن کسانون کو حاکم کے گھر کی طرف بھیجا (۱۴) پس وہ گئے اور خیریت سے واپس آ گئے +

اردو سے عربی

(۱) هَلْ شَرِبْتُمُ الْمَاءَ (۲) نَعَمْ اَكَلْتُ وَ شَرِبْتُ الْمَاءَ (۳) مَا اَكَلْتَ الْيَوْمَ؟ (۴) اَكَلْتُ الْخُبْزَ وَاللَّحْمَ (۵) هِيَ فَرِحَتْ (۶) مَا اَكَلَ حَامِدٌ الطَّعَامَ اِلَى الْآنِ (۷) مَتٰى طَلَعَ [يَا طَلَعَتِ] الشَّمْسُ؟ (۸) اَلْآنَ طَلَعَ [يَا طَلَعَتِ] الشَّمْسُ (۹) طَلَبَ الْحَاكِمُ الْفَلَّاحِيْنَ (۱۰) دَخَلْنَا فِي الْبَلَدِ (۱۱) بَعَثْتُ غُلَامِيْ اِلَى السُّوْقِ (۱۲) مَا فَهِمْتُ كَلَامَكُمْ (۱۳) لِمَ مَا فَهِمْتُمْ كَلَامِيْ؟ (۱۴) لِاَنَّ لِسَانَكُمْ عَرَبِيٌّ (۱۵) لَقَدْ صَدَقْتُمْ (۱۶) فَتَحْتُ بَابَ الْحَوْشِ فَوَجَدْتُ كَلْبًا جَالِسًا ‹

مشق نمبر ۱۶

عربی سے اردو

(۱) مرد لوگ پہاڑ پر چڑھے پھر اترے (۲) کتیا کو کس نے مارا؟ (۳) اسے لڑکے نے مارا (۴) میں نے اس کو مارا (۵) مکان تقریباً آدھ گھنٹے کے فاصلہ پر ہے (۶) انھوں نے آج کی رات اپنے پاس مہمان کو قبول کیا [مہمان کو رکھا] (۷) کیا تو نے اور تیرے بھائی نے پانی کا گلاس توڑا؟ (۸) نہیں ہم نے اُسے نہیں توڑا (۹) میں نے اپنے غلام کو بیٹھا ہوا پایا تو میں نے اُسے بلایا اور اُسے بازار بھیجا (۱۰) احمد نے اور اس کے نوکر نے شام کا رُخ کیا پھر وہاں داخل ہوگئے [پہنچ گئے] (۱۱) سورج مشرق سے نکلا پھر مغرب کی طرف ڈوب گیا (۱۲) کیا تیرے بھائی [جمع] مدرسہ گئے؟ (۱۳) نہیں جناب! نہیں گئے (۱۴) ہم نے اپنے کتے کو مارا ہوا

پایا (۱۵) کیا تم نے اُسے قتل کیا؟ (۱۶) جی ہاں ہم نے اُسے قتل کیا (۱۷) کیا تم نے اسے قتل کیا؟ (۱۸) جی ہاں ہم نے اسے قتل کیا (۱۹) کیا اُسے تم نے قتل کیا؟ (۲۰) جی ہاں اسے ہم نے قتل کیا +

اُردو سے عربی

(۱) ضَرَبَ هٰذَا الْمُعَلِّمُ تَلَامِيْذَهٗ (۲) مَنْ ضَرَبَكُمْ ؟ (۳) ضَرَبَنِيْ اُسْتَاذِيْ (۴) لِمَ ضَرَبَكَ ؟ (۵) اَلْيَوْمَ مَا حَضَرْتُ فِي الْمَدْرَسَةِ (۶) كَسَرَ الْاَوْلَادُ الْكُتَّابَةَ فَغَضِبَتْ عَلَيْهِمْ اُمُّهُمْ (۷) نَزَلَ الْمُسْلِمُوْنَ مِنَ الْجَبَلِ ثُمَّ دَخَلُوْا فِي الْبَلَدِ +

مشق نمبر ۱۷

عربی سے اُردو

(۱) میں اس کے پاس گیا (۲) مسجد قریب ہو گئی اور مدرسہ دور ہو گیا (۳) کس گناہ کے سبب وہ قتل کی گئی (۴) میں امیر کی طرف بھیجا گیا (۵) کیا گھر کا دروازہ کھولا گیا؟ (۶) ہاں جناب دروازہ کھولا گیا (۷) ایک عورت بادشاہ کی کچہری میں بُلائی گئی (۸) میرے بھائی کی طرف سے ایک خط میرے باپ کی طرف بھیجا گیا (۹) ایک کتیا دروازے پر بیٹھی ہوئی پائی گئی (۱۰) آدمی کمزور پیدا کیا گیا ہے (۱۱) عورت نیک گمان کی گئی (۱۲) تو کچہری میں کیوں بلایا گیا؟ (۱۳) ایک ضروری کام کے لئے (۱۴) اس کے لئے باغ کا دروازہ نہیں کھولا گیا (۱۵) گلاس توڑا گیا (۱۶) اُسے کس نے توڑا؟ (۱۷) اُسے تیرے بھائی نے توڑا +

اردو سے عربی

(۱) اُكِلَ الْخُبْزُ وَ شُرِبَ الْمَاءُ (۲) ضُرِبَ وَلَدَانِ (۳) مَا فُتِحَ الْبَابُ اِلَى الْآنِ (۴) مَتٰى طُلِبْتُمْ ؟ (۵) مَا طَلَبْنَا اَحَدٌ (۶) هَلْ فُتِحَ [يَا فُتِحَتْ] مَكَاتِبِي (۷) لَا يَا سَيِّدِي مَا فُتِحَتْ مَكَاتِبُكُمْ (۸) هَلْ وُجِدَ كِتَابِي عِنْدَهُ ؟ (۹) حُسِبُوا عَالِمِيْنَ (۱۰) قُتِلَ اَخُوْ هٰذَا الْوَلَدِ (۱۱) فُتِحَتْ اَبْوَابُ بُسْتَانِكُمْ (۱۲) حُسِبَتِ النِّسَاءُ صَالِحَاتٍ ✦

مشق نمبر ۱۸

عربی سے اردو

(۱) کیا تو عربی بولی سمجھتا ہے ؟ (۲) ہان جناب مین ذرا ذرا سمجھتا ہون (۳) تیرے ساتھ مسجد مین کون جاتا ہے ؟ (۴) میرے ساتھ میرا باپ اور میرا بڑا بھائی جاتا ہے (۵) کیا غلام آج طلب کیا گیا ؟ (۶) نہین وہ کل بلایا جائیگا (۷) کل تو کہان جارہا تھا ؟ (۸) مین مدرسہ کو جارہا تھا (۹) کیا تو عصر کی نماز کے بعد مسجد مین بیٹھا تھا (۱۰) جی ہان مین قرآن پڑھتا ہوا بیٹھا تھا (۱۱) اس لڑکے کا باپ یورپ کی لڑائی مین قتل کیا گیا تھا (۱۲) باغ کا دروازہ کون کھولتا تھا (۱۴) کیا نہین جانتا ہے وہ [اللہ] جس نے پیدا کیا (۱۵) ہان [وہ جانتا ہے] (۱۶) ہم نے یہ نہین سُنا تھا (۱۷) تم کل رات اپنے گھر مین کیا پڑھ رہے تھے ؟ (۱۸) ہم اخبار پڑھ رہے تھے (۱۹) داوٗدؑ ایک پیغمبر تھا [تھے] (۲۰) عنقریب مسلمان لوگ غالب ہونگے ✦

مشق نمبر ۱۹

عربی سے اردو

(۱) سب سے اچھا آدمی وہ ہے جو آدمیون کو فائدہ پہنچائے (۲) وہ جانتا ہے جو کچھ تمھارے سامنے اور جو کچھ تمھارے پیچھے ہے (۳) اگر ہم سنتے ہوتے یا سمجھتے ہوتے تو دوزخ والے نہ ہوتے [یعنی دوزخ مین نہ ڈالے جاتے (۴) وہ [اللہ] جو کچھ کرتا ہے اس کی نسبت وہ پوچھا نہین جاتا اور وہ لوگ [بندے] پوچھے جائینگے (۵) سورج کب نکلیگا؟ (۶) عنقریب ایک لحظہ بعد [یا تھوڑی دیر بعد] نکلیگا (۷) امیر لوگ گرمیون کے بعد پہاڑ سے اُترتے ہین اور سردی کے موسم مین اپنے گھرون مین داخل ہوتے ہین (۸) میرا باپ عصر کے بعد گھر سے نکلتا ہے اور پڑوس کے باغ مین جاتا ہے اور وہان مغرب تک بیٹھتا ہے پھر مغرب کی نماز کے لئے مسجد مین جاتا ہے پھر گھر لوٹتا ہے پھر مین اور میرا باپ رات کا کھانا کھاتے ہین (۹) ہم اللہ سے فائدہ دینے والا علم اور کشادہ روزی طلب کرتے ہین (۱۰) اور مجھے کیا ہوا ہے کہ اس [خدا] کی پرستش نہ کرون جس نے مجھے پیدا کیا اور اسی کی طرف تم لوٹائے جاؤگے (۱۱) کیا تم اونٹ کی طرف نہین دیکھتے کہ وہ کس طرح پیدا کئے گئے ہین اور آسمان کی طرف وہ کس طرح بلند کئے گئے ہین (۱۲) علم کی قدر صرف وہی پہچانتا ہے جس کی دونون آنکھین اس کی تحصیل [حاصل کرنے مین] مین جاگی ہون (۱۳) کہہ [اے پیغمبر!] کہ اے کافرو! مین نہین پوجونگا جسے تم پوجوگے اور نہ تم پوجنے والے ہو جسے

میں پوچھنے والا ہوں۔ نہ میں پوچھنے والا ہوں جس کو تم نے پوجا اور نہ تم پوجنے والے ہو جسے میں پوجتا ہوں۔ تمہارے لئے تمہارا دین اور میرے لئے میرا دین +

اردو سے عربی

(۱) اَلْیَوْمَ لَا یُفْتَحُ بَابُ الْبُسْتَانِ (۲) اَیْنَ الْبَوَّابُ (۳) لَا اَعْلَمُ اَیْنَ ذَهَبَ (۴) اِلٰی اَیْنَ تَقْصُدُوْنَ (۵) اَنَا ذَاهِبٌ اِلَی الصَّیْدِ (۶) هَلْ تَذْهَبُ مَعَنَا (۷) لَا یَا سَیِّدِیْ ؛ اَنَا اَذْهَبُ اِلَی الْمَدْرَسَةِ (۸) هَلْ تَعْرِفُوْنَ اَخِیْ (۹) نَعَمْ اَعْرِفُهٗ (۱۰) هَلْ اَکَلَ مَحْمُوْدُنِ الطَّعَامَ (۱۱) لَا مَا اَکَلَ اِلَی الْاٰنِ سَیَاْکُلُ الْاٰنَ (۱۲) مَاذَا تَقْرَءُوْنَ (۱۳) اَقْرَاُ الْقُرْاٰنَ یَا سَیِّدِیْ (۱۴) اَیَّ الْکِتَابِ کُنْتَ تَقْرَاُ اَمْسِ ؟ (۱۵) کُنْتُ اَقْرَاُ کِتَابَ الصَّرْفِ +

مشق نمبر ۲۰

عربی سے اردو

(۱) تو ہرگز بزرگی کو نہ پہنچیگا جب تک صبر [کا مزہ] نہ چکھیگا (۲) کیا تو نے اس کے لئے دروازہ کھول دیا تاکہ وہ ہمارے پاس داخل ہو ؟ (۳) جی ہاں میں نے اُسے اجازت دی تاکہ وہ آزردہ نہ ہو (۴) پس اگر تم نے نہ کیا اور نہ کبھی کروگے تو آگ [دوزخ] سے ڈرتے رہنا (۵) موسیٰ نے اپنی قوم سے کہا بیشک اللہ [تعالیٰ] حکم فرماتا ہے کہ ایک گائے ذبح کرو (۶) اگر تو نے میری طرف ہاتھ بڑھایا تاکہ تو مجھے قتل کر ڈالے [تو] میں تو تیرے

قتل کرنے کے لئے تیری طرف ہاتھ بڑھانے والا نہین (۷) مین ہرگز اس سرزمین سے نہ ٹلونگا جب تک کہ میرا باپ مجھے اجازت دے یا اللہ [تعالیٰ] میرے لئے فیصلہ کردے اور وہ سب سے اچھا حاکم ہے (۸) مین اللہ کے پاس پناہ مانگتا ہون کہ جاہلون مین سے [ایک جاہل] ہو جاؤن (۹) مجھے حکم دیا گیا ہے کہ اللہ کی پرستش کرون +

اُردو سے عربی

(۱) اَكَلُوْا [يا هُمْ اَكَلُوْا] اَلْعِنَبَ حَتّٰى شَبِعُوْا (۲) خَلَقَ اللّٰهُ الْاِنْسَانَ لِيَعْبُدُوْهُ (۳) نَقْرَأُ [يا نَحْنُ نَقْرَأُ] اَلْقُرْاٰنَ لِنَفْهَمَهٗ وَنَعْمَلَ بِهٖ (۴) اُولٰئِكَ لَنْ تَطْلَعُوا الْجَبَلَ فِي الشِّتَاءِ (۵) تِلْكَ الْاِبْنَةُ قَرَأَتِ الْكِتَابَ حَتّٰى غَرَبَ الشَّمْسُ (۶) اِنْ تَنْصُرْنِيْ اَنْصُرْكَ (۷) لَنْ اَدْخُلَ فِيْ هٰذَا الْبَيْتِ حَتّٰى يَأْذَنَنِيْ اَوْتَأْمُرَنِيْ (۸) لَنْ تَبْرَحَا مَكَانَكُمَا لِئَلَّا تَغْضَبَ عَلَيْهِمَا (۹) ذَهَبْنَا عِنْدَ الْقَاضِيْ اَمْسِ لِيَحْكُمَ بَيْنِيْ وَبَيْنَ اَخِيْ بِالْحَقِّ +

مشق نمبر ۲۱

عربی سے اُردو

(۱) اللہ تعالیٰ ضرور ضرور اس کی مدد کریگا جو اس کی مدد کریگا (۲) کیا آج تم شکار کو نہین جاتے ہو؟ (۳) کل ہم ضرور ضرور جائینگے (۴) اللہ کی قسم مین ضرور ضرور روٹی اور گوشت کھاؤنگا (۵) مین آج ضرور ضرور میرے باپ کو خط لکھونگا (۶) یہ دونون شخص ضرور قتل کئے جائینگے کیونکہ وہ دونون زید کے

قائل ہین (۷) اگر وہ [یوسفؑ] وہ چیز نہ کریگا جس کا مین [زلیخا] حکم دیتی ہون تو وہ ضرور قید کیا جائیگا اور ضرور وہ ذلیل ہو جائیگا (۸) آج عورتین مسجد مین ضرور حاضر ہونگی اور ضرور خطبہ سُنینگی (۹) یہ لڑکا کبھی نہین پڑھیگا اور نہ کبھی لکھیگا لیکن اس کی وہ دونون بہنین ضرور پڑھینگی اور ضرور لکھینگی +

اُردو سے عربی

(۱) لَيَحْضُرَنَّ الْيَوْمَ اَخِيْ فِي الْمَدْرَسَةِ (۲) لَيَطْلُبَانِّ مِنْكَ الْكِتَابَ (۳) اِنْ لَمْ تَحْصُلُوْا عِلْمًا لَتَكُوْنُنَّ مِنَ الصّٰغِرِيْنَ (۴) اِنْ تَأْمُرُوْنِيْ لَاَذْهَبَنَّ اِلَى السُّوْقِ (۵) اَلَّذِيْنَ يَشْرَبُوْنَ الْخَمْرَ هُمْ فَاسِقُوْنَ (۶) تَالَّهِ لَا تَاْتِيَانِ لَنْ تَحْضُرَا عِنْدَكُمْ اَمَّا نَحْنُ فَلَنَحْضُرَنَّ +

مشق نمبر ۲۲

عربی سے اُردو

(۱) اے لوگو! اپنے پروردگار کو پوجو جس نے تمھین پیدا کیا (۲) اے داؤد کے گھروالو شکر کرو اور میرے بندون مین شکر گذار بندے تھوڑے ہین (۳) جب تم اپنے منہ دھوؤ اور اپنے ہاتھون کو کہنیون تک [دھوؤ] اور اپنے سرون پر ہاتھ پھیرو [مسح کرو] (۴) ابراہیمؑ نے کہا اے میرے رب اس کو ایک امن والا شہر بناد اور اس کے لوگون کو میوون سے روزی دے (۵) تو چاہئے کہ وہ نیک عمل کرے (۶) وہ لوگ کم ہنسین (۷) تجھے اُن کی بات آزردہ نہ کرے (۸) غم مت کر بیشک اللہ ہمارے ساتھ ہے (۹) گھر مین کوئی داخل نہ ہووے (۱۰)

آج غلام گھر سے ہرگز نہ نکلے (۱۱) زید کو بازار بھیجا جائے اور اُسے چاہئے کہ ظہر کے پہلے لوٹ آئے (۱۲) اللہ کو ظالمون کے عمل سے [اس چیز سے کہ ظالم لوگ کر رہے ہین] ہرگز غافل نہ سمجھنا (۱۳) اے میرے بیٹو! ایک دروازے سے [مصر مین] داخل نہ ہونا اور الگ الگ دروازون سے داخل ہونا (۱۴) اے اطمینان والی جان اپنے رب کی طرف لوٹ جا (۱۵) اے مریم! اپنے رب کے لئے عبادت کر اور سجدہ کر اور رکوع کرنے والون کے ساتھ [تو بھی] رکوع کر (۱۶) جو لوگ اللہ کی راہ مین قتل کئے گئے [انھین] مردہ مت سمجھو بلکہ وہ زندہ ہین اپنے رب کے پاس روزی دئے جاتے ہین +

اُردو سے عربی

(۱) كُنْ شَكُوْرًا فِيْ كُلِّ حَالٍ (۲) لَا تَحْزَنُوْا (۳) لَا يَخْرُجْ اَحَدٌ مِنَ الْمَسْجِدِ حَتّٰى يُؤْذَنَ (۴) يَا بَنِيَّ ادْخُلُوا الْبَيْتَ [يا فِي الْبَيْتِ] وَاجْلِسُوْا هُنَاكَ (۵) يَا بِنْتُ اجْلِسِيْ عَلٰى هٰذَا الْكُرْسِيِّ وَانْظُرِيْ اِلٰى ذٰلِكَ الْبُسْتَانِ (۶) يَاۤ اَيُّهَا النَّاسُ اعْبُدُوا اللّٰهَ وَلَا تَعْبُدُوْا غَيْرَهٗ اَحَدًا (۷) يَا بَنَاتُ اذْهَبْنَ اِلَى الْمَدْرَسَةِ وَاقْرَأْنَ الْقُرْاٰنَ (۸) قَالَ لِيْ حَامِدٌ لَا تَذْهَبْ اِلٰى بَيْتِكَ كَمَا ذَهَبْتُ (۹) اِنْ كَانَ الثَّوْبُ نَجِسًا فَلْيُغْسَلْ (۱۰) لَا يُؤْكَلِ السَّمَكُ مَعَ اللَّبَنِ +

مشق نمبر ۲۳

عربی سے اُردو

(۱) اللہ آسمانون اور زمین کا پیدا کرنیوالا اور اندھیریون اور روشنی کا بنانے

والا ہے (۲) اس نے [اللہ تعالیٰ نے] کہا کہ مین تجھے لوگون کے لئے پیشوا بنانے والا ہون (۳) یہ شخص قیدی تھا (۴) وہ کپڑا دھویا ہوا نہین ہے (۵) اس گھر مین داخل ہونا ممنوع ہے [منع کیا گیا ہے] (۶) کل رات فجر نکلنے تک ہم جاگے (۷) کیا تیرے پاس گھر کی کنجی ہے؟ (۸) میرے پاس [بہت سی] کنجیان ہین (۹) دنیا آخرت کی کھیتی کی جگہ ہے (۱۰) بیان کیا جاتا ہے کہ دنیا کے کتبخانون مین سب سے بڑا پیرس کا کتبخانہ ہے (۱۱) مصر کا فاتح [فتح کرنے والا] عمرو بن العاص ہے جس نے اسے ۲۰ سنہ ہجری مین فتح کیا +

اردو سے عربی

(۱) أَنَا ذَاهِبٌ أَمْسِ إِلَى بَيْتِي (۲) هٰذَا الرَّجُلُ شَارِبُ الْخَمْرِ (۳) هُوَ كَانَ ذَاهِبًا إِلَى لَاهُورَ أَمْسِ (۴) هُمْ أَكَلُوا الْخُبْزَ (۵) اَلثَّوْبُ الْمَغْسُولُ (۶) اَلدَّرْسُ الْمَذْكُورُ (۷) كَانَ طَارِقٌ فَاتِحَ الْأَنْدُلُسِ (۸) هٰذِهِ الْأَشْعَارُ مَذْكُورَةٌ فِي الدَّرْسِ الثَّامِنِ (۹) اَلْبَابُ مَفْتُوحٌ (۱۰) كُنْتَ مَذْكُورًا فِي مَجْلِسِ الْأَمِيرِ +

مشق نمبر ۲۴

عربی سے اردو

(۱) اپنے مہمان کی عزت کرو (۲) مدافعت کے لئے اپنے ہتھیار تیار کرو (۳) معاملہ کو اٹل نہ بنالے [یعنی قطعی فیصلہ نہ کرلے] جب تک کہ اس مین غور و فکر نہ کرلے (۴) خط و کتابت آدھی ملاقات ہے (۵) اس شخص نے بدوون [دیہاتی عربون] سے میل جول کی ہے اور ان مین زندگی بسر کی ہے (۶) ہم اس کی تفتیش مین [اس کا

پتہ چلانے مین [کی] کوشش کر رہے ہین (۷) امیر اس کے بھائی سے بات چیت کر رہا تھا اور اس کے ساتھ مہربانی کر رہا تھا (۸) قدرت سے پہلے دشمن کو نہ چھیڑ (۹) کیا تو عربی مین گفتگو کرتا ہے ؟ (۱۰) جی ہان کچھ کچھ بول لیتا ہون (۱۱) کیا تم نے اس کے ساتھ گفتگو کی ؟ (۱۲) جی ہان ہم نے اس کے ساتھ بات کی (۱۳) امیر اور اس کا بھائی دونون خاص معاملہ مین باتین کرتے بیٹھے (۱۴) جو چھوٹے پن مین سیکھ لیگا وہ بڑا ہو کر آگے آگے رہیگا [بڑے رتبہ والا ہوگا] (۱۵) جب دو چور آپس مین جھگڑتے ہین تو چرائی ہوئی چیز ظاہر ہو جاتی ہے (۱۶) چوری کرنے والا [مرد] اور چوری کرنے والی [عورت] کے ہاتھون کو کاٹ ڈالو (۱۷) اس کا چہرہ خوف سے زرد ہو گیا اور شرم سے سُرخ ہو گیا (۱۸) جس روز بہت سے چہرے سفید [چمکتے] ہونگے اور بہت سے چہرے سیاہ [جھلسے] ہونگے (۱۹) دو گہرے سبز باغ ہین (۲۰) جھوٹ بات سے بچو (۲۱) اپنے باپ کی عزت کر اور اپنے بھائی سے محبت رکھ (۲۲) کیا جو کچھ ہم نے کیا اُسے تم پسند کرتے ہو ؟ (۲۳) مین ہر ایک گناہ سے اللہ کے پاس بخشش چاہتا ہون (۲۴) انشاء اللہ تعالیٰ ہم آئندہ ملینگے (۲۵) ہم نے بادشاہ کا عظیم الشان استقبال کیا (۲۶) کیا وہ [اللہ تعالیٰ] اس چیز کو نہین جانتا جو قبرون مین ہے ؟ (۲۷) جب عُمر ابن عبد العزیز خلیفہ ہوئے اور سلطنت کے تخت پر بیٹھے [تو] مبارکباد دینے والون کے وفد [ڈیپوٹیشن] ہر طرف سے آئے۔ حجاز والون کے وفد کی طرف سے بولنے کے لئے ایک لڑکا آگے بڑھا جس کی عُمر گیارہ سال کو نہ پہنچی تھی تو عمر نے فرمایا کہ تو لوٹ جا اور جو

شخص تجھ سے زیادہ عمر والا ہو وہ آگے بڑھے۔ لڑکے نے کہا [اللہ تعالی امیر المؤمنین
کی مدد کرے] آدمی اپنے دو نہایت چھوٹے [اعضا] دل اور زبان کے سبب
سے [آدمی کہلانے کا مستحق] ہے پس جب اللہ نے بندے کو ایک بولنے والی زبان
اور یاد رکھنے والا دل بخشا تو وہ کلام کرنے کا مستحق ہو گیا۔ اور اگر اے امیر المؤمنین
عمر کی وجہ سے فضیلت ہوتی تو امت [مسلمہ] میں وہ لوگ موجود تھے جو آپ
کی اس نشست کے زیادہ حقدار تھے۔ اس [لڑکے] کے کلام سے عمر نے
تعجب کیا اور اشعار پڑھے [جن کا ترجمہ یہ ہے] :-
علم سیکھ کیونکہ آدمی عالم نہیں پیدا کیا جاتا۔ اور علم والا اس کے مانند نہیں ہوتا جو
کہ جاہل ہے۔ اور بیشک قوم کا بڑا [سردار] جس کے پاس علم نہیں ہے وہ چھوٹا
[ذلیل] ہے۔ جس وقت اس پر محفلیں جمع ہوں [یعنی لوگوں کے جمع ہونے اور
گفتگو کرنے کے وقت وہ ذلیل ہوگا] +

اُردو سے عربی

(۱) أَكْرِمُوا ضَيْفَهُمْ (۲) اِجْتَهِدُوا فِي طَلَبِ الْعِلْمِ (۳) لَا تَتَعَرَّضْ لَهُ
(۴) اُسْتُقْبِلَ السُّلْطَانُ اِسْتِقْبَالًا عَظِيمًا (۵) هَلِ اسْتَحْسَنْتُمْ مَا فَعَلْنَا؟
(۶) نَعَمْ اِسْتَحْسَنَّاهُ (۷) اِسْتَغْفِرُوا اللهَ مِنْ كُلِّ ذَنْبٍ (۸) هَلْ جَهَّزُوا
سِلَاحَهُمْ لِلْمُدَافَعَةِ؟ (۹) تَعَلَّمْ صَغِيرًا تَقَدَّمْ كَبِيرًا (۱۰) أَكْرِمْ وَالِدَيْكَ
وَأَحْبِبْ صَدِيقَكَ (۱۱) جَلَسْنَا نَتَحَدَّثُ أَنَا وَأَخِي فِي أَمْرٍ ضَرُورِيٍّ حَتَّى
طَلَعَ الْفَجْرُ [يَا حَتَّى ظَهَرَ نُورُ الْفَجْرِ] +

تمت

بچون کیلئے جدید اور مفید کتابین

اُردو کا نیا قاعدہ

عربی کا نیا قاعدہ

(منظور کردہ اُردو ٹکسٹ بک کمیٹی صوبہ بمبئی)

اُردو اور عربی کی حروف شناسی مین بچون کا بہت زیادہ وقت ضائع ہوتا ہوا اور اُن کے نازک دماغ پر بیجا بار پڑتا ہوا دیکھکر ہم نے بالکل جدید اور سہل ترین اُصول پر اُردو عربی کا قاعدہ لکھا ہے۔ اس قاعدے مین نہ تو طوطے کی طرح تختیان رٹنی پڑتی ہین نہ بچون کے دماغ پر بیجا بار پڑتا ہے۔

ہر ایک قاعدہ دو حصّون مین مرتب کیا گیا ہے۔ پہلے حصّے مین محض حروف مفردات کے ذریعے الفاظ اور جملے بنائے گئے ہین جنھین بچّے بلا تکلیف پڑھ لیتے ہین۔ دوسرے حصہ مین مرکبات کی تعلیم ایسی جدید طرز پر کی گئی ہے کہ استاد کی ذراسی مدد سے بچّے خود بخود پڑھتے جاتے ہین۔ اور تھوڑے ہی عرصے مین اُردو اور قرآن مجید پڑھنے لگتے ہین۔ قیمت حصہ اول ۹ پائی۔ حصہ دوم ا۔۶ پائی ایک روپیہ سے کم کی کتابین وی پی سے نہ منگائیے۔ دونون قاعدون کے نمونے کیلئے پانچ آنے کے ٹکٹ بھیجیے۔

شافعی مذہب کا پہلا، دوسرا اور تیسرا رسالہ

شافعی المذہب بچّون کی تعلیم کیلئے یہی بہترین رسالے ہین۔ اسلامی مدارس مین نصاب مین داخل کرنے کے قابل اس سے بہتر کوئی کتاب نہین لکھی گئی

قیمت پہلا رسالہ ۲/ دوسرا رسالہ ۲/۹ پائی تیسرا رسالہ ۳/

المشتہر عبدالستار خان بمعرفت مولوی محمد شرف الدین تاجر کتب مصریہ محلہ کھڑک بمبئی نمبر ۳

وَلَقَدْ يَسَّرْنَا الْقُرْآنَ لِلذِّكْرِ فَهَلْ مِنْ مُدَّكِرٍ

الجزء الثانی

من کتاب

تسہیل الادب فی لسان العرب

المعروف بہ

عربی کا معلم

حصہ دوم

جسے

خاکسار عبد الستار خان عفا عنہ و عن والدیہ المنان نے

مدارس عربیہ کی جماعتِ ثانیہ کیلئے تالیف کیا

مطبوعہ مطبع خلافت بمبئی نمبر ۹

سنہ ۱۳۴۲ھ

۱۹۲۳ء

فہرست مضامین کتاب تسہیل الادب فی لسان العرب یعنی عربی کا معلم حصہ دوم

غلط نامہ عربی کا معلم حصہ اوّل

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۲۱	۱۲	(سبق ۱۰-۳)	(سبق ۱۰ سبیہ ۲۵)	۲۲	۳	اصطلاح ۲۱	اصطلاح ۲۲
۲۲	۱۲	دوسرے اور تیسرے	تیسرے اور چوتھے	”	”	جس کے آخر میں کوئی	جس کے مقابلے میں
۳۲	۳	مَوعِظَةٌ (ط)	مَوعِظَةٌ (ن)			علامت تانیث ہو	جاندار نہ ہو
۴۰	۱۵	(سبق ۶ ت)	(سبق ۷)	۱۱		(سبق ۷-۳)	(سبق ۸-۳)
۵۹	۱۱	اَیُّ الرَّجُلِ	اَیُّ الرِّجَالِ	۱۰۲	۱۱	یُدَحرِجُ	یُدَحرَجُ
”	”	اَیَّةُ المَرْأَةِ	اَیَّةُ النِّسَاءِ	”		تُدَحرِجُ	تُدَحرَجُ
۶۲	۱۴	اَکُمْ	اَکَمْ	”	”	مُدَحرِجٌ	مُدَحرَجٌ
۷۶	۶	لَاَنْ	لِاَنْ	۱۱۵	۲	تَدَحرِجٌ	تَدَحرُجٌ

غلط نامہ عربی کا معلم حصہ دوم

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۱۲	۸	اَمَرَ	اَمْرٌ	۳۲	۱۳	۱-	۱۰-
۱۳	۱	اَدَبَ	اَدَّبَ	۳۶	۳	اَلْمَبنِی	مَبانی
۱۷	۱۳	کَانَ	کَانَتْ	۳۰	۱	مُسْتَثْنَیَات	مُسْتَثْنَیَات
”	۱۴	مِنْهُ	مِنْهَا	۳۰	۶	الثَّلَاثِیُّ	الثُّلَاثِیُّ
۲۲	۷	یَتَدَخِلُ	یَدْخُلُ	”	”	الوَارِیُّ	الوَاوِیّ
”	۶	اِثْنَانِ	اِثْنَتَانِ	۳۲	۹	اِسْتِجَار	اِسْتِجَار
”	۱۳	اِظْهَرْ	اِطَّهَّرْ	۳۳	۱۴	لَمْ یَشَاء	لَمْ یَشَأْ
۲۳	۱۰	یَمْدَدْ	یَمْدُدْ	”	۱۶	دَوَّرتُ	دَوَّرْتُ
”	۱۱	یَمَاذ	یُمَادُّ	”	۱۹	یَقَالُ	یُقَالُ
”	۱۲	مُمْتَدْ	مُمْتَدٌّ	”	”	مِقْیَاسَ	مِقْیَاسٌ
۲۴	۱۷	حَاجَ (۲)	حَاجَّ (۲)	۵۲	۱	اسم الفاعلْ	اسم الفاعل
۲۶	۵	تحالفوی	تحالفی	۵۱	۷	یدعوا	یدعو
”	۱۴	وصفنا	وصفنا	۶۳	۱۲	نہی (ی ض)	(نہی (ی ت)

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
٦٣	٦	فی الدھلی	فی دھلی
٦٨	١٣	لَن تَرمِیْ	لَن تَرْمِیْ
٧٣	٣	سَھُی	سَہَا
〃	٥	وَلِیَ (س)	وَلِیَ (ح)
〃	٨	سَھُی سے	سَھَا سے
٧٥	١٥	یَخْشَوشِنُ	مُخْشَوشِنُ
٧٦	١	کُتُب	١- کُتُب
〃	١٠	اِغْلَوَّطَ	اِغْلَوَّطَ
〃	١٧	یَشْرَبُ	یَشْرَبُ
٧٩	١٨	نُوْر	نَوْر
٨٢	٢	فَتَحَمَّلَ	فَاحْتَمَلَ
〃	١٥	اللّٰہِ	اللّٰہَ
〃	١٨	اِفْعَوَّلَ	اِفْعَوعَلَ
٨٧	١١	زید	محمود
٩١	١٧	نَظَرَۃٌ	نَظِرَۃٌ
٩٥	١٩	نَقِدَ (ف)	نَقِہَ (س-ك)

بقیہ اغلاط حصہ اوّل

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
٢٩	٩	واحد	مذکر
٧٥	١٢	اَصَدَقَتَ	اَصَدَقَتَ
٩٧	١٠	حرف ناصبہ	حروف ناصبہ
٩٨	١٢	اَعُبُدَاللّٰہِ	اَعَبُدَاللّٰہَ
٩٩	١٣	التقلیۃ	التقبلۃ
〃	١٤	لَیَکْتُبُنَ	لَیَکْتُبْنَ
١٠٠	٢	لَیَکْتُبْنَانِ	لَیَکْتُبْنَانِّ

دوسرے کالم میں حصہ دوم کی غلطیاں ہیں

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
٩٠٥	٩	اس نے مارا	اس نے لکھا
١١٩	١٣	اِثْنَاعَشْرَۃَ	اِثْنَتَاعَشْرَۃَ
١٥٤	٧	نفی کے	نہی کے
١٥٥	٥	اَثَرَ	اُثُرَ
١٥٩	١١	دیکھو درس	دیکھو درس ١٣
١٦١	١١	جملہ اسمیہ ہوکر شرط واقع ہوا ہے	جملہ فعلیہ ہوکر خبر ہے مبتدا کی۔ مبتدا اور خبر ملکر جملہ اسمیہ ہوکر شرط ہے
١٦٤	١١	درس میں	درس ٣٥ میں
١٦٨	٧	بُخَراسَانِ	بُخَراسَانَ
١٨٣	١٩	اَقَارِبُہٗ	اَقَارِبَہٗ
١٥	٧	اَنَبَاكَ	اَنْبَأَكَ
٨٩	١٠	دیل	ذیل
٩٢	٤	یَضْحٰی	یُضْحِی
〃	١٠	ابنُ	ابنَ
١٠١	٩	رَابِعَۃُ عَشْرَۃَ	رَابِعَۃَ عَشْرَۃَ
〃		مشق ٣٦	مشق ٣٧
١٥٦	٥	اَوْ	×
〃	٧	لِنَقْضِ	لِتُنْقَضَ
١٥٩	٥	اور مَہْمَا	اور مَا اور مَہْمَا
١٧٧	١٦	(اَنَّ)	(اِنَّ)
١٨٣	١٧	اَلْبُسْتَانِ	اَلْبَسَاتِیْنِ
٢٠١	١٧	خَارِطَۃ	خَارِطَۃٌ
		خَرِیْطَۃ	خَرِیْطَۃٌ
٢١٢	٣	وَنِصْفُ	اَوْنِصْفُ

مُقدّمہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اَلْحَمْدُ لِمَنْ رَكَّبَ الْاِنْسَانَ ثُمَّ اَفْرَدَهُ بِالتِّبْيَانِ . وَفَضَّلَهُ عَلَى الْمَلٰئِكَةِ بِتَعْلِيْمِهِ الْاَسْمَاءَ كُلَّهَا يَوْمَ الْاِمْتِحَانِ . وَبِتَلْقِيْنِهِ كَلِمَاتٍ رَفَعَهُ بَعْدَ مَا انْخَفَضَ بِالْخَطَاءِ وَالنِّسْيَانِ . صَلٰوةُ اللّٰهِ وَسَلَامُهُ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدِنِ الْمَنْعُوْتِ بِاَحْسَنِ الصِّفَاتِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَتَابِعِيْهِ فِي الْحَرَكَاتِ وَالسَّكَنَاتِ

امّا بعد۔ اللہ تعالیٰ کی توفیق سے اس دوسرے حصّے کی تکمیل ہوگئی اور یہ محض اُس کا فضل ہے ورنہ حالات واسباب تو موافق نہ تھے۔ اگرچہ اس میں شک نہیں کہ چند دنوں کا کام کئی سال میں ہوا تاہم مجھے بیحد خوشی ہے کہ باوجود مشکلات وموانع کے تکمیل ہوگئی اور مجھے اپنے ایک خواب کی تاویل دیکھنے کا موقع ملا۔ فَلِلّٰہِ الْحَمْدُ ھٰذَا تَاْوِیْلُ رُؤْیَایَ مِنْ قَبْلُ

پہلے حصّے کی طرح دوسرے حصّے میں بھی ہر مسئلہ کی مشقی مثالیں کافی تعداد میں دی گئی ہیں۔ اور چونکہ پہلے حصے کے ذریعے طالبعلم میں عربی کی ایک خاص استعداد پیدا ہو چکتی ہے اس لئے دوسرے حصے میں ہر سبق کی مشقی مثالوں میں ایک حصہ قرآن مجید کے جملوں اور آیتوں کے لئے مخصوص کرنے کی گنجائش ملی۔ گو ہمیں ہر سبق کے مطابق قرآن مجید میں سے امثلہ کی تلاش میں بہت تکلیف اُٹھانی پڑی اور بہت سا وقت صرف کرنا پڑا لیکن چونکہ اس تالیف کا نصب العین ہی طالبعلم کو تھوڑے سے عرصے میں قرآن حکیم سے مانوس کرنا ہے اس لئے

یہ تکلیف اور تاخیر ناگوار نہ ہوئی۔

اس کتاب کے دونون حصون مین کل ٦٠ سبق ہین جن مین بتدریج صرف ونحو کے تمام ابتدائی اور ضروری مسائل آجانے کے علاوہ تقریبا ١٢٠٠ عربی الفاظ اور تقریبا ٩٠٠ عام مشقی مثالین اور تقریبا ٣٠٠ قرآن کریم کے جملے اور آیتین شامل ہین۔ اس لحاظ سے یہ کتاب محض صرف ونحو کے خشک مسائل پر حاوی نہین بلکہ اس مین زباندانی کا بھی کافی ذخیرہ موجود ہے۔ اس لئے یقین ہے کہ اگر طالبعلم صرف اس کتاب کو خاص توجہ سے پڑھ لے تو وہ اپنے سامنے علم ادب کا دروازہ کھلا ہوا پائے گا۔ پھر چاہے وہ قرآن مجید کا درس لے چاہے اور کوئی ادبی کتاب پڑھے۔

دوسرے حصے کے پچھلے سبقون کی مشق مین بہل مقامات پر عمدًا اعراب نہین لگائے گئے تاکہ بغیر اعراب عبارت پڑھنے کی تمہید ہو۔

سبق ۲۰ سے مضمون کی تحلیل بھی شروع کر دی گئی ہے جو ہر سبق کے خاتمے پر لکھی گئی ہے

بہرحال امید قوی ہے کہ یہ کتاب اسلامی و سرکاری مدارس کے عربی نصاب کیلئے بہترین کتاب ثابت ہوگی۔

اگر توفیق الٰہی شامل حال رہی تو اس کتاب کے اسباق کے مطابق قرات کے لئے ایک سلسلہ دو حصون مین لکھا جائیگا جس کی اشد ضرورت ہے۔ لیکن جب تک یہ سلسلہ تیار نہ ہو بیسوین سبق کے بعد سے انجمن حمایت اسلام لاہور کی عربی کی پہلی کتاب شروع کر دیجائے اور اس کتاب کے دونون حصے ختم ہونے تک کم از کم پہلی اور دوسری کتاب پڑھا دیجائے۔

مین معترف ہون کہ اب تک یہ کتاب تہذیب کی محتاج ہے۔ کیونکہ تالیف کا سلسلہ بارہا منقطع ہو جانے سے بیچ کی کڑی مین فرق آگیا ہے۔ بیماری اور مشغولیت کی وجہ سے مراجعت اور

تصحیح کا کافی موقع نہ ملا۔ جس کی تدنی اگرچہ ایک غلطنامے سے کردی ہے تاہم اندیشہ ہے کہ غلطیاں رہ گئی ہوں۔ انشاء اللہ آئندہ اصلاح کردی جائیگی۔ فی الحال تو مین نے یہی مناسب جانا کہ یہ دوسرا حصہ بھی جوں توں ایک بار چھپ جائے۔ کیونکہ تقاضوں کا جواب دینے سے عاجز آگیا تھا اور ایفائے وعدہ کی تاخیر سے سخت نادم ہو رہا تھا

یوں تو ہر وہ شخص جس نے پہلے حصے کو غور سے دیکھا دوسرے حصے کا متقاضی ہوگیا لیکن مین نہایت ممنون ہوں میرے محب مخلص مولوی محمد شرف الدین (تاجر کتب مصریہ۔ بھنڈی بازار بمبئی) کا اور میرے مخدوم محترم استاذنا مولنا مولوی قاضی غلام احمد صاحب تلیانی (مدرس اعلی مدرسہ محمدیہ جامع مسجد بمبئی) کا جن کے لطیف پیرایوں اور مختلف شکلوں مین متواتر تقاضے مجھ ضعیف الہم کے ناتوان دل اور کمزور عزم مین ایک برقی قوت پیدا کرتے رہے۔ اور مجھ عاجز سے اس کی تکمیل کرا کے چھوڑی۔ فجزاھم اللہ عنی خیر الجزاء

العبد

ماہ رمضان المبارک ۱۳۴۲ھ

عبد الستار خان

ہدایات و اشارات

۱ - غلط نامے کے مطابق پہلے اس کتاب کے دونون حصّون کی تصحیح کر لو ❊

۲ - دوسرے حصے مین سبقون کا سلسلہ پہلے حصے سے لاحق کیا گیا ہے - چونکہ پہلے حصے مین پچیس ۲۵ سبق ہین اس لئے دوسرے حصے مین چھبیسوین ۲۶ سبق سے ابتدا کی گئی ہے ❊

۳ - دوسرے حصے مین ثلاثی مزید کے ابواب مین سے باب اِفْتَعَلَ کو ہر جگہ چھٹا باب لکھا گیا ہے اور اِنْفَعَلَ کو ساتوان - لیکن پہلے حصے مین اس کے برعکس ہے ❊

۴ - مشقی مثالون مین جو الفاظ مقصود بالمثال ہین اُن پر خط ــــ کھینچ دیا ہے - اُن کی طرف خاص توجہ دو ❊

۵ - ہر دو تین سبقون کے بعد سوالات لکھے گئے ہین - انھین ضرور حل کیا کرو ❊

۶ - سلسلۂ الفاظ مین بعض افعال کے سامنے قوس کے اندر کوئی حرف جرّ لکھا گیا ہے اس سے یہ مُراد ہے کہ اس فعل کے بعد مذکور حرف جرّ آئے تو اس کے یہ معنی ہونگے - مثلاً رَغِبَ (فِیْ) رغبت کرنا (ـ عَنْ) مُنہ موڑنا ❊

دوسرے قوس مین جو آڑی لکیر ہے وہ لفظ کے قائم مقام ہے - یعنی (رَغِبَ عَنْ) کے معنی مُنہ موڑنا ❊

۷ - سلسلۂ الفاظ مین اجوف واوی اور ناقص واوی کی طرف (و) سے اشارہ کیا گیا ہے اور یائی کی طرف (ی) سے ❊

عربی کا معلم — حصۂ دوم

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلدَّرْسُ السَّادِسُ وَالْعِشْرُوْنَ

اَقْسَامُ الْفِعْلِ

۱۔ فعل اپنے حروفِ ترکیبی کے لحاظ سے دو قسم کا ہوتا ہے
(۱) سالم (۲) غیر سالم +

اگر فعل کے حروفِ اصلیہ میں یعنی ف ع اور ل کے مقابلہ میں (دیکھو درس ۸ فقرہ ۳) نہ تو ہمزہ ہو نہ دو حرف ہمجنس ہوں اور نہ کوئی حرف علّت (ا، و، ی) ہو۔ تو وہ فعل سالم ہے۔ ورنہ غیر سالم +

ضَرَبَ۔ سَمِعَ، کَرُمَ سالم ہیں اور قَرَأَ، مَدَّ (= مَدَدَ) اور وَعَدَ غیر سالم +

تنبیہ ۱۔ سالم کو صحیح بھی کہتے ہیں +

تنبیہ ۲۔ فعل کی طرح اسم بھی سالم و غیر سالم ہوتا ہے +

تنبیہ ۳۔ اس کتاب کے پہلے حصہ میں فعل و اسم کی جتنی گردانیں لکھی گئی ہیں وہ سب صحیح (سالم) کی گردانیں ہیں غیر سالم کی قسمیں اور گردانیں آئندہ لکھی جائینگی +

۲۔ غیر سالم کی تین قسمیں ہیں :-

(۱) مہموز جس کے حروفِ اصلیہ میں کسی جگہ ہمزہ ہو

أَمِنَ (امان پانا) سَأَلَ (پُوچھنا) قَرَأَ (پڑھنا) +

تنبیہ ۴۔ تم پڑھ چکے ہو کہ ہمزہ اس الف کو بھی کہتے ہیں جو مُتحرّک ہو: أ إ أُ (دیکھو اصطلاح ۲۸)

(۲) مُضاعَف، جس میں ع کلمہ اور لام کلمہ ہمجنس ہوں مَدَّ (دراصل مَدَدَ کھینچنا) +

(۳) مُعْتَلّ، جس کے حروفِ اصلیہ میں حرفِ عِلّت ہو: وَعَدَ (وعدہ کرنا) قَالَ (= قَوَلَ۔ کہنا) رَمٰی (= رَمَیَ۔ پھینکنا) +

تنبیہ ۵۔ بعض الفاظ کے سامنے قوس ( ) میں "دراصل" یا یہ نشان = لکھکر اُس لفظ کی اصلیت بتائی گئی ہے۔ اس سے یہ نہ سمجھنا کہ وہ لفظ دونوں طور پر استعمال بھی ہوسکتا ہے: قال (= قَوَلَ) سے یہ مطلب ہے کہ لفظ قَالَ دراصل قَوَلَ بروزنِ فَعَلَ ہے۔ لیکن استعمال میں تو قَالَ ہی آئیگا +

۳۔ غیر سالم کی تینوں قسموں خصوصًا مُعْتَلّ اور مُضَاعَف میں بہت سے صیغے اپنی اصلی صورت پر باقی نہیں رہتے بلکہ جہاں کہیں اُن کے تلفّظ مین زبان پر بوجھ معلوم ہوا وہاں اُن مین کسی قدر تغیّر کر دیاگیا (تفصیل اگلے سبقون مین آتی ہے) +

۴۔ غیر سالم میں تغیّر تین۳ طور پر ہوتا ہے

(۱) ادغام = دو ہم جنس یا ہم مَخرج حروف کو باہم ملاکر پڑھنا: مَدَدَ سے مَدَّ، اِذْتَعٰی سے اِدَّعٰی (دعوٰی کرنا) +

تنبیہ ۶۔ مَخْرَج سے مُراد منہ کے اندر کی وہ جگہ ہے جہاں سے حروف کی آواز نکلے مخرج کے اعتبار سے حروف کے کئی گروہ ہیں:۔

(۱) حروف حَلَقِیّہ جن کا مخرج حلق ہے، ح، خ، ع، غ، ء اور ھ +

(۲) حروف لَھَوِیّہ جن کا مخرج حلق کا کوّا ہے: ق اور ک +

(۳) حروف شَجَرِیّہ جن کا مخرج وسط زبان ہے: ج، ش اور ی +

(۴) حروف نَطَعِیّہ جن کا مخرج تالو ہے، ط، ت، ث اور د +

(۵) حروف اَسَلِیّہ جن کا مخرج زبان کا سرہے: ص، ز اور س +

(۶) حروف شَفَوِیّہ جن کا مخرج لب ہے: ب، و، م اور ف +

اسی طرح کل سولہ یا سترہ مخارج ہیں جن کی تفصیل بڑی کتابوں میں دیکھو گے +

تنبیہ ۷۔ ادغام کے وقت دو حروف کی جگہ ایک ہی حرف لکھکر اُسے تشدید (ّ) دیتے ہیں۔ (دیکھو اوپر کی مثالیں) +

(۲) تعلیل = کسی حرف علّت کو دوسرے حرف علّت سے بدل دینا یا حذف کر دینا: قَوَلَ سے قَالَ، یَوْعِدُ سے یَعِدُ +

(۳) تخفیف = ہمزہ کو کسی حرفِ علّت سے بدل دینا یا حذف کر دینا: اَءْمَنَ سے اٰمَنَ (ایمان لانا)۔ اِسْئَلْ سے سَلْ (پوچھ) +

مشق نمبر ۲۵

ذیل کی مثالوں میں فعلوں اور اِسموں کی قسمیں پہچانو:۔

عَجِبَ ۔ اَعْجَبَ ۔ وَلَدَ ۔ اَیْقَنَ ۔ طَالَ ۔ عَزَّ ۔ وَلِیٌّ
آمِنَ آدَبٌ رَأْسٌ مَمْلُوْءٌ ۔ عَزِیْزٌ ۔ مَطْلُوْبٌ ۔ تَقَبَّلَ
تَقَوَّلَ سُئِلَتْ بُوْیِعَ ۔ مَدَدْنَ ۔ مَدْعُوٌّ ۔ مَوْعُوْدَةٌ ۔ غَیُوْرٌ
حَامِدٌ ۔ رَمَی ۔ سَلْ ۔ یَعِدُ +

اَلدَّرْسُ السَّابِعُ وَالْعِشْرُوْنَ

اَلْفِعْلُ الْمَهْمُوْزُ

۱۔ فعل یا اسم میں ہمزہ ف کلمہ کی جگہ ہو تو اُسے مَهْمُوْزُ الفا کہتے ہیں: آخَذَ، اَمَرَ۔ ع کلمہ کی جگہ ہو تو مَهْمُوْزُ الْعَیْن کہتے ہیں: سَأَلَ، رَأْسٌ۔ اور ل کلمہ کی جگہ ہو تو مَهْمُوْزُ اللَّام کہتے ہیں: قَرَأَ، قَارِئٌ +

۲۔ مهموز میں تغیّر کم ہوتا ہے۔ اِس کے قاعدے حسب ذیل ہیں:۔

قاعدہ ۱۔ اگر ایک لفظ میں دو ہمزے جمع ہوں جن میں پہلا متحرّک اور دوسرا ساکن ہو تو واجب ہے کہ:۔

ا) دوسرا الف سے بدل دیا جائے، جبکہ پہلا مفتوح ہو: اَءْمَنَ سے آمَنَ +

ب) دوسرا واو سے بدل دیا جائے، جبکہ پہلا مضموم ہو اُءْمِنَ سے اُوْمِنَ +

ج) دوسرا ی سے بدل دیا جائے، جبکہ پہلا مکسور ہو:

اِءْمَانٌ سے اِیْمَانٌ ؛

قاعدہ ۲۔ اگر لفظ میں ایک ہی ہمزہ ساکن ہو اور اُس کا ماقبل متحرّک ہو، تو اُس میں قاعدہ نمبر (۱) جاری کرنا جائز ہے، واجب نہیں ہے ؛

رَأْسٌ سے رَاسٌ، یَأْمُلُ سے یَامُلُ پڑھنا جائز ہے ؛

بُؤْسٌ (تکلیف) سے بُوْسٌ، یُؤْمَلُ سے یُوْمَلُ پڑھنا جائز ہے ؛

ذِئْبٌ (بھیڑیا) سے ذِیْبٌ، شِئْتَ (تونے چاہا) سے شِیْتَ پڑھنا جائز ہے ؛

قاعدہ ۳۔ اَخَذَ (لینا پکڑنا) اَکَلَ (کھانا) اور اَمَرَ (حکم کرنا) کا ہمزہ امر حاضر میں گرا دیا جاتا ہے: خُذْ، خُذَا، خُذُوْا، خُذِیْ خُذَا، خُذْنَ ؛ اِسی طرح کُلْ، کُلَا، کُلُوْا الخ اور مُرْ، مُرَا، مُرُوْا الخ لیکن مُرْ کا ہمزہ حالت وصل میں لوٹ آتا ہے: وَأْمُرْ، فَأْمُرْ ؛

قاعدہ ۴۔ سَأَلَ کے امر کا ہمزہ اکثر اوقات اور مضارع کا ہمزہ بعض اوقات حذف کر دیا جاتا ہے: اِسْأَلْ سے سَلْ اور یَسْئَلُ سے یَسَلُ ؛

قاعدہ ۵۔ اَخَذَ جبکہ باب اِفْتَعَلَ سے آئے تو اُس کے ہمزہ کو ت سے بدلکر باہم ادغام کر دیتے ہیں: اِءْتَخَذَ یَأْتَخِذُ اِءْتَخِذْ سے اِتَّخَذَ یَتَّخِذُ اِتَّخِذْ ؛

تنبیہ ۱۔ اَخَذَ کے سوا باقی مادّوں میں یہ قاعدہ جاری نہ ہوگا بلکہ قاعدہ (۱) یا (۲) جاری ہوگا: اَمَرَ سے اِیْتَمَرَ (مشورہ کے لئے جمع ہونا) جو در اصل اِءْتَمَرَ ہے ؛

تَصْرِيفَاتُ الْفِعْلِ الْمَهْمُوْزِ

۲۔ مہموز الفا، ثلاثی مجرّد کے چار ابواب (نَصَرَ، ضَرَبَ سَمِعَ اور کَرُمَ) سے آتا ہے اور ابواب ثلاثی مزید میں ۷، ۸ اور ۹ کے سوا باقی سات بابوں سے آتا ہے، دیکھو ذیل کی گردانیں:-

اَلصَّرْفُ الصَّغِيْرُ لِمَهْمُوْزِ الْفَا

(۱) مِنَ الثُّلَاثِيِّ الْمُجَرَّدِ

المصدر	اسم المفعول	اسم الفاعل	الامر	المضارع	الماضی
اَمَلٌ [۱]	مَأْمُوْلٌ	اٰمِلٌ	اُوْمُلْ	يَأْمُلُ	اَمَلَ (ن)
اَثْرٌ [۲]	مَأْثُوْرٌ	اٰثِرٌ	اِيْثِرْ	يَأْثِرُ	اَثَرَ (ض)
اُلْفَةٌ [۳]	مَأْلُوْفٌ	اٰلِفٌ	اِيْلَفْ	يَأْلَفُ	اَلِفَ (س)
اَدَبٌ [۴]	+	اَدِيْبٌ	اُوْدُبْ	يَأْدُبُ	اَدُبَ (ك)

تنبیہ ۲- مذکورہ گردانوں میں ماضی میں کوئی تغیر نہیں۔ امر میں قاعدہ (۱) لزوماً جاری ہوتا ہے اور مضارع اور اسم مفعول میں جوازاً جاری کیا جا سکتا ہے +

(۲) مِنَ الثُّلَاثِيِّ الْمَزِيْدِ

المصدر	اسم المفعول	اسم الفاعل	الامر	المضارع	الماضی
اِيْلَافٌ [۵]	مُؤْلَفٌ	مُؤْلِفٌ	اٰلِفْ	يُؤْلِفُ	اٰلَفَ ✿

[۱] اُمید کرنا [۲] نقل کرنا [۳] خوگر ہونا [۴] ادیب ہونا [۵] خوگر ہونا +

✿ دراصل اَءْلَفَ بروزن اَفْعَلَ قاعدہ (۱) کے مطابق اٰلَفَ ہوا +

الماضی	المضارع	الامر	اسم الفاعل	اسم المفعول	المصدر
۲- آلَفَ	یُؤَلِّفُ	اَلِّفْ	مُؤَلِّفٌ	مُؤَلَّفٌ	تَأْلِیفٌ [۱]
۳- آلَفَ ☆	یُؤَالِفُ	اٰلِفْ	مُؤَالِفٌ	مُؤَالَفٌ	مُؤَالَفَةٌ [۲]
۴- تَآلَّفَ	یَتَآلَّفُ	تَآلَّفْ	مُتَآلِّفٌ	مُتَآلَّفٌ	تَآلُّفٌ [۳]
۵- تَآلَفَ	یَتَآلَفُ	تَآلَفْ	مُتَآلِفٌ	مُتَآلَفٌ	تَآلُفٌ [۴]
۶- اِیْتَلَفَ	یَأْتَلِفُ	اِیْتَلِفْ	مُؤْتَلِفٌ	مُؤْتَلَفٌ	اِیْتِلَافٌ [۵]
۱۰- اِسْتَأْلَفَ	یَسْتَأْلِفُ	اِسْتَأْلِفْ	مُسْتَأْلِفٌ	مُسْتَأْلَفٌ	اِسْتِیْلَافٌ [۶]

تنبیہ ۳۔ اوپر کی گردانوں میں باب اَفْعَلَ و اِفْتَعَلَ کے ماضی امر اور مصدر میں قاعدہ (۱) کے مطابق لازمی طور پر تغیر ہوا ہے باقی صیغوں میں جوازاً قاعدہ (۲) کے مطابق تغیر ہو سکتا ہے باب اِسْتَفْعَلَ کے تمام صیغوں میں قاعدہ (۲) جاری ہو سکتا ہے اور ابواب میں کوئی تغیر نہیں۔

تنبیہ ۴۔ مہموز العین (بجز سَئَلَ کے۔ دیکھو قاعدہ (۴)) اور مہموز اللام کی گردانوں میں کوئی تغیر نہیں ہوتا۔ اس لئے اُن کی گردانیں صحیح کے قیاس پر کر لو۔

سلسلۃ الالفاظ نمبر (۲۳)

تنبیہ ۵۔ ذیل کے الفاظ میں فعلوں کے مقابلہ میں قوس کے اندر

[۱] دلجوئی کرنا جمع کرنا [۲] باہم اُلفت کرنا [۳] اکٹھا ہونا [۴] اکٹھا ہونا [۵] متحد ہونا [۶] دوستی طلب کرنا۔ ☆ بروزن فَاعَلَ اس میں کوئی تغیر نہیں ہے۔

جو حروف لکھے ہیں اُن سے ابواب ثلاثی مجرد کی طرف اشارہ ہے اور ہندسوں سے ابواب ثلاثی مزید کی طرف۔ اسموں کی جمع کی طرف (ج) سے اشارہ کیا گیا ہے۔ آئندہ سلسلوں میں بھی اس کا خیال رکھو۔

أَثَرَ (ض) نقل کرنا (۲) اثر کرنا (۴) اثر قبول کرنا
أَجَرَ (ض) بدلہ دینا (۱۰) کرایہ پے لینا۔ نوکر رکھنا
اِجْتَرَأَ (۶) ہمت کرنا۔
أَذِنَ (س) اجازت دینا (۱۰) اجازت مانگنا
أَسْرَفَ (۱) بیجا خرچ کرنا
اِسْتَمَعَ (۶) کان لگا کر سُننا
اِسْتَأْنَسَ (۱۰) مانوس ہونا
أَصْبَحَ (۱) صبح کے وقت ہونا یا آنا۔ ہونا
أَمَلَ (ن) اُمید رکھنا (۴) غور کرنا
أَنْبَأَ (۱) و (۲) خبر دینا
أَنْصَتَ (۱) خاموش ہونا
أَنْشَأَ (۱) پیدا کرنا۔ پرورش کرنا
تَوَضَّأَ (۳) وضو کرنا
خَطَبَ (ن) خطبہ دینا (۳) گفتگو کرنا
مَلَأَ (ف) بھر دینا (۶) بھر جانا
هَنَأَ (ف) خوشگوار ہونا (۲) مبارکباد دینا

اِبْرِيقٌ بدھنا
أَمِينٌ امانت دار
أَهْلُ الذِّكْرِ علم والا
تَوْرَاةٌ وہ کتاب آسمانی جو حضرت موسیٰؑ پر نازل ہوئی
جِدًّا بہت ہی
حَيْثُ جہاں کہیں
رُجُوعٌ واپس آنا
رَغَدًا بافراغت
رُقَادٌ نیند
سَالِمٌ صحیح سلامت
سَبْعٌ سات
شَيْخٌ بوڑھا۔ بزرگ۔ پیر
صَبِيٌّ (ج صِبْيَانٌ) بچہ
ظَرْفٌ (ج ظُرُوفٌ) برتن
عَدُوٌّ (ج أَعْدَاءٌ) دشمن
عَسَلٌ شہد

فَاكِهَةٌ (ج فَوَاكِهُ) میوہ	قُوَّةٌ قوت
قِرْبَةٌ مشکیزہ	مُصَلًّى جائے نماز

مشق نمبر ۲۶

تنبیہ ۶۔ ذیل کی عبارات میں مہموز کی تینوں قسم کے افعال اور اسماء

کو بہ لحاظ مقصود بالمثال الفاظ پر خط کھینچ دیا گیا ہے۔ ان پر خاص توجہ دو:۔

(۱) مُرْ وَلَدَكَ اَنْ يَأْخُذَ الْكِتَابَ وَيَقْرَأَ بَيْنَ يَدَيَّ (۲) يَا وَلَدُ مَا تَقْرَأُ فِي الْمَدْرَسَةِ؟ (۳) اَنَا اَقْرَأُ الْقُرْاٰنَ يَا سَيِّدِيْ (۴) مَا (استفہامیہ) اَكَلْتَ الْيَوْمَ؟ (۵) مَا (نافیہ) اَكَلْتُ الْيَوْمَ اِلَّا شَيْئًا مِنَ التَّمْرِ (۶) كُلِيْ وَاشْرَبِيْ يَا مَرْيَمُ وَلَا تَحْزَنِيْ (۷) سَلْ (یا اِسْئَلْ) هٰذَا الشَّيْخَ مِنْ اَيْنَ هُوَ؟ (۸) سَلُوْنِيْ عَمَّا (= عَنْ مَا دیکھو درس ۱۳ فقرہ ۳) شِئْتُمْ (۹) اِمْلَأِ الْاِبْرِيْقَ وَتَوَضَّأْ لِلصَّلٰوةِ (۱۰) تَأَمَّلْنَا فِيْ حَرَكَاتِ ذٰلِكَ الرَّجُلِ (۱۱) لِمَ تَأَخَّرْتُمْ عَنْ وَقْتِ الْمَدْرَسَةِ؟ (۱۲) كُنْتُ مَرِيْضًا مِنْ تَأْثِيْرِ الْحَرَارَةِ (۱۳) خُطْبَةُ مَوْلٰنَا اَبِي الْكَلَامِ كَانَ مُؤَثِّرًا جِدًّا قَدْ تَأَثَّرَ مِنْهُ جَمِيْعُ الْحُضَّارِ (۱۴) هَلِ اسْتَأْجَرْتَ هٰذِهِ الدَّارَ؟ (۱۵) لَا بَلْ سَاَسْتَأْجِرُهَا غَدًا (۱۶) اُهَنِّئُكَ بِرُجُوْعِكَ سَالِمًا (۱۷) لَمْ اَكُنْ اَجْتَرِئُ عَلٰى مُخَاطَبَتِهَا (۱۸) لَمْ يُهَنِّئْنَا لَهَا طَعَامٌ وَلَا رُقَادٌ (۱۹) هَلْ اَنْتَ تَأْلَفُ الشَّايَ (۲۰) اِسْتَأْذَنَ سَعِيْدٌ نِ الْاَمِيْرَ فِي الْكَلَامِ فَاَذِنَ لَهُ (۲۱) اِتَّخَذْنَا هٰذَا الْبَيْتَ مَسْجِدًا (۲۲) قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُرُوْا صِبْيَانَكُمْ بِالصَّلٰوةِ اِذَا بَلَغُوْا سَبْعًا ؛

مِنَ الْقُرْاٰنِ

(۲۳) وَأْمُرْ أَهْلَكَ بِالصَّلٰوةِ (۲۴) يَا يَحْيٰى خُذِ الْكِتَابَ بِقُوَّةٍ (۲۵) كُلُوْا
وَاشْرَبُوْا وَلَا تُسْرِفُوْا (۲۶) فَكُلَا مِنْهَا رَغَدًا حَيْثُ شِئْتُمَا (۲۷) اِقْرَأْ بِاسْمِ
رَبِّكَ الَّذِىْ خَلَقَ (۲۸) وَاِذَا قُرِئَ الْقُرْاٰنُ فَاسْتَمِعُوْا لَهٗ وَاَنْصِتُوْا (۲۹)
لَا تَدْخُلُوْا بُيُوْتًا غَيْرَ بُيُوْتِكُمْ حَتّٰى تَسْتَاْنِسُوْا (۳۰) اِنَّ خَيْرَ مَنِ اسْتَاْجَرْتَ
الْقَوِىُّ الْاَمِيْنُ (۳۱) ثُمَّ لَتُسْئَلُنَّ يَوْمَئِذٍ عَنِ النَّعِيْمِ (۳۲) قَالَتْ مَنْ
اَنْبَاَكَ هٰذَا قَالَ نَبَّاَنِىَ الْعَلِيْمُ الْخَبِيْرُ (۳۳) وَاذْكُرُوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ اِذْ
كُنْتُمْ اَعْدَاءً فَاَلَّفَ بَيْنَ قُلُوْبِكُمْ فَاَصْبَحْتُمْ بِنِعْمَتِهٖ اِخْوَانًا (۳۴) ءَاَنْتُمْ اَنْشَاْتُمْ
شَجَرَتَهَا اَمْ نَحْنُ الْمُنْشِئُوْنَ؟ (۳۵) يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوْا عَدُوِّىْ
وَعَدُوَّكُمْ اَوْلِيَاءَ (۳۶) وَاتَّخِذُوْا مِنْ مَقَامِ اِبْرَاهِيْمَ مُصَلًّى (۳۷) فَاسْئَلُوْا
اَهْلَ الذِّكْرِ اِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ +

اردو سے عربی مین ترجمہ کرو

(۱) اے لڑکے یہ کتاب لے اور پڑھ (۲) تم مسجد مین کیا پڑھتے ہو؟ (۳)
جناب! ہم قرآن مجید پڑھتے ہین (۴) آج تم کیا کھاؤ گے؟ (۵) ہم میوہ جات
کے سوا کوئی چیز نہین کھائینگے (۶) مین اپنے بھائی کو اپنے ساتھ مصر لیجاؤنگا
(۷) اس برتن کو شہد سے بھر دے (۸) اے لڑکی! تو جو چاہے مجھ سے پوچھ
(۹) اے شریف عورت! اپنے لڑکون اور لڑکیون کو نماز کا حکم کر (۱۰) مشکیزہ
پانی سے بھر اور اپنے ساتھ لے (۱۱) ہم نے حاکم سے گفتگو کے متعلق اجازت مانگی تو
اُس نے اجازت دی (۱۲) ہم اپنے سردار کے حرکات مین غور کر رہے ہین (۱۳)

مولنا محمد علی کا لکچر خوب مؤثر تھا (۱۴) ہم نے اِس مکان کو کرایہ سے لیا ہے (۱۵) اگر تو نوکر رکھنا چاہے تو قوی اور امانت دار کو نوکر رکھ (۱۶) ہم نے غازی مصطفی کمال پاشا کو فتح پر مبارکباد دی (۱۷) مین نے امیر سے گفتگو کرنے کی جراءت کی +

سوالات نمبر ۷

(۱) فعل غیر سالم کی تعریف کرو +

(۲) مھموز کسے کہتے ہین ؟

(۳) مھموز کی کتنی اور کونسی قسمین ہین ؟

(۴) لفظ مین ثقل ہو تو اُس کو کم کرنے کے کتنے طریق ہین ؟

(۵) ادغام کسے کہتے ہین ؟

(۶) مخرج کسے کہتے ہین ؟

(۷) مخرج کے لحاظ سے ذیل کے حرفون کا نام بتاؤ :-

ر ، و ، ی ، ق ، ك ، ش

اور ب +

(۸) ذیل کے الفاظ کی اصلیت بتاؤ اِن مین تغیر کس قاعدے سے ہوا ہے ؟

اِیْمَانٌ . اَلِف از باب اَفْعَلَ

اُوْمِنَ . رَاسٌ . اِتَّخَذَ

اِيْتَمَرَ . مُرْ . سَلْ . اَلِفَ از باب فَاعَلَ

(۹) اَخَذَ . اَمَرَ اور اَكَلَ کا امر کیا ہوگا ؟ تینون فعلون کا امر حالتِ وصل مین کیسا پڑھا جائیگا ؟

الدَّرسُ الثَّامِنُ والعِشرُون

اَلفِعلُ المُضَاعَفُ

۱۔ مُضَاعَف (دیکھو درس ۲۶-۲) کے تغیرات قواعدِ ذیل کے ماتحت ہیں :۔

قاعدہ ۱/۶ اگر مُتجَانِسَین (دو ہمجنس حروف) میں سے پہلا ساکن ہو تو ادغام واجب ہے : مَدْدٌ سے مَدٌّ (کھینچنا) +

تنبیہ ۱۔ قاعدہ کے سامنے جو ہندسہ ۱/۶ کا لکھا ہے اُس سے مطلب یہ ہے کہ خاص مضاعف کے تغیر کا یہ پہلا قاعدہ ہے اور عام تغیرات کے سلسلہ میں چھٹا ہے اسی طرح آئندہ بھی سمجھو +

قاعدہ ۲/۷ اگر مُتجَانِسَین متحرک ہوں تو ادغام واجب ہے۔ اس صورت میں پہلے حرف کی حرکت یا تو گرا دی جاتی ہے : مَدَدَ سے مَدْدَ پھر مَدَّ، یا تو ماقبل کے ساکن کو دی جاتی ہے : یَمْدُدُ سے یَمُدْدُ پھر یَمُدُّ +

مُستَثنَیَات (قاعدوں کے اثر سے خارج) :۔

(۱) سَبَبٌ (سبب) میں ادغام نہ ہوگا کیونکہ سَبٌّ (گالی) سے مشابہت ہو جاتی ہے +

(۲) باب فَعْلَلَ میں جبکہ دوسرا لام زائد ہو، ادغام نہ ہوگا : جَلْبَبَ ، یُجَلْبِبُ +

قاعدہ ۳/۸ مضارع مجزوم اور امر میں ادغام اور فکّ ادغام (ادغام کو کھول دینا ۔ یعنی ادغام نہ کرنا) دونوں جائز ہے چنانچہ لَمْ يَمْدُدْ اور اُمْدُدْ کو اسی طرح بغیر ادغام کے بھی بول سکتے ہیں اور ادغام کرکے لَمْ يَمُدَّ اور مُدِّ بھی کہہ سکتے ہیں +

حالت ادغام میں آخر میں فتحہ یا کسرہ دیا جاتا ہے اور مضموم العین ہو، تو ضمہ بھی دے سکتے ہیں ۔ اور امر میں ھمزۃ الوصل (دیکھو درس ۲۳ - ۲) حذف کردیا جاتا ہے ۔ دیکھو اوپر کی مثالیں اور ذیل کی گردان :-

امر کی گردان ادغام کے ساتھ :-

مُدِّ مُدَّا مُدُّوا مُدِّی مُدَّا اُمْدُدْنَ

امر کی گردان بغیر ادغام کے :-

اُمْدُدْ اُمْدُدَا اُمْدُدُوا اُمْدُدِی اُمْدُدَا اُمْدُدْنَ

تنبیہ ۱- ماضی مجہول مُدَّ (دراصل مُدِدَ) اور امر مُدَّ (دراصل اُمْدُدْ) میں مشابہت ہوجاتی ہے مگر اصل میں دونوں کے فرق ہے ۔ دوسرے یہ کہ ماضی مجہول میں ادغام لازمی ہے اور امر میں اختیاری ہے +

تنبیہ ۲- گردان کی وجہ سے جن صیغوں میں لام کلمہ ساکن ہوجاتا ہے اُن میں ادغام کبھی نہیں ہوتا ۔ ماضی کی گردان میں مَدَدْنَ ، مَدَدْتَ الخ مضارع میں يَمْدُدْنَ تَمْدُدْنَ

امر مِن اُمْدُدْنَ +

قاعدہ ۹ باب اِفْتَعَلَ (۲) کا فا کلمہ جب د، ذ یا ز ہو، تو اِفْتَعَلَ کی ت کو انہی حرفون سے بدلکر باہم ادغام کردیتے ہین +

اِدَّخَلَ یَدَّخِلُ دراصل اِدْتَخَلَ یَدْتَخِلُ۔ اِذَّکَرَ (نصیحت لینا) یَذَّکِرُ دراصل اِذْتَکَرَ یَذْتَکِرُ۔ اِزَّانَ (زینت دار ہونا) یَزَّانُ دراصل اِزْتَانُ یَزْتَانُ +

تنبیہ ۳۔ اِذَّکَرَ کو اِدَّکَرَ بھی بولا جاتا ہے: فَهَلْ مِنْ مُدَّكِرٍ (تو کیا کوئی ہے نصیحت لینے والا؟) +

قاعدہ ۱۰ باب تَفَعَّلَ اور باب تَفَاعَلَ کا فا کلمہ ث، د، ذ، ز، س، ش، ص، ض، ط، ظ۔ اِن دس حرفون مین سے کوئی ایک ہو تو ابوابِ مذکورہ کی ت کو مذکورہ حرفون سے بدلکر باہم ادغام کرنا جائز ہے۔ اِس صورت مین ماضی اور امر کے شروع مین همزة الوصل بڑھایا جاتا ہے: تَطَهَّرَ (پاک ہونا) سے اِطَّهَّرَ، یَطَّهَّرُ، اِطَّهَّرْ تَثَاقَلَ (بوجھل ہونا) سے اِثَّاقَلَ، یَثَّاقَلُ اِثَّاقَلْ +

قاعدہ ۱۱ لام تعریف (اَلْ) کو حروف شمسیہ (دیکھو درس ۲-۵) مین ادغام کرنا واجب ہے: اَلتَّاءُ، اَلثَّاءُ، اَلدَّالُ وغیرہ +

۳۔ فعل مضاعف ثلاثی مجرد کے تین بابون نَصَرَ، ضَرَبَ،

اور سَمِعَ سے اکثر آتا ہے۔ اور باب کَرُمَ سے کمتر آتا ہے:۔

مَدَّ	يَمُدُّ	مُدَّ (يا اُمْدُدْ)	مَادٌّ	مَمْدُودٌ	مَدٌّ	۱ہ
فَرَّ	يَفِرُّ	فِرَّ (يا اِفْرِرْ)	فَارٌّ	مَفْرُورٌ	فِرَارٌ	۲ہ
مَسَّ	يَمَسُّ	مَسَّ (يا اِمْسَسْ)	مَاسٌّ	مَمْسُوسٌ	مَسٌّ	۳ہ
لَبَّ	يَلَبُّ	لُبَّ (يا اُلْبُبْ)	لَبِيبٌ		لَبَابَةٌ	۴ہ
		مِنَ الثُّلاثی المزید				
۱- اَمَدَّ	يُمِدُّ	اَمِدَّ (يا اَمْدِدْ)	مُمِدٌّ	مُمَدٌّ	اِمْدَادٌ	۵ہ
۲- مَدَّدَ	اس باب میں کوئی تغیر نہیں ہوا۔ صحیح کے قیاس پر گردان کرلو				تَمْدِيدٌ	۶ہ
۳- مَادَّ	يُمَادُّ	مَادَّ (يا مَادِدْ)	مُمَادٌّ	مُمَادٌّ	مُمَادَّةٌ	۷ہ
۴- تَمَدَّدَ	يَتَمَدَّدُ	اس باب میں کوئی تغیر نہیں			تَمَدُّدٌ	۸ہ
۵- تَمَادَّ	يَتَمَادُّ	تَمَادَّ (يا تَمَادَدْ)	مُتَمَادٌّ	مُتَمَادٌّ	تَمَادٌّ	۹ہ
۶- اِمْتَدَّ	يَمْتَدُّ	اِمْتَدَّ (يا اِمْتَدِدْ)	مُمْتَدٌّ	مُمْتَدٌّ	اِمْتِدَادٌ	۱۰ہ
۷- اِنْشَقَّ	يَنْشَقُّ	اِنْشَقَّ (يا اِنْشَقِقْ)	مُنْشَقٌّ	مُنْشَقٌّ	اِنْشِقَاقٌ	۱۱ہ
۸	اس باب سے مضاعف کا استعمال نہیں پایا جاتا					
۹	〃	〃	〃	〃		
۱۰- اِسْتَمَدَّ	يَسْتَمِدُّ	اِسْتَمِدَّ (يا اِسْتَمْدِدْ)	مُسْتَمِدٌّ	مُسْتَمَدٌّ	اِسْتِمْدَادٌ	۱۲ہ

۱ہ کھینچنا ۲ہ بھاگنا ۳ہ چھونا ۴ہ عقلمند ہونا ۵ہ مدد کرنا ۶ہ پھیلانا ۷ہ کھینچنا۔ ٹالنا ۸ہ کھنچنا ۹ہ باہم کھینچنا۔ تاننا ۱۰ہ پھیلنا ۱۱ہ پھٹنا ۱۲ہ مدد طلب کرنا +

تنبیہ ۴۔ باب (۷) مَدَّ سے نہیں مستعمل ہے۔اس لئے ماده بدلنا پڑا +

تنبیہ ۵۔ باب ۳، ۵، ۶ اور ۷ مین اسم فاعل اور اسم مفعول بظاہر یکسان معلوم ہوتے ہین لیکن اصل مین فرق ہے اسم فاعل مین دراصل ماقبل آخر مکسور ہے اور اسم مفعول مین مفتوح: مُمَادٌّ اگر اسم فاعل ہے تو اصل مین مُمَادِدٌ اور اگر اسم مفعول ہے تو دراصل مُمَادَدٌ ہے

سلسلة الالفاظ نمبر ۲۴

اِتَّبَعَ (۶) پیروی کرنا	رَدَّ (ن) پھیرنا۔ لوٹانا
اَحَبَّ (۱) پسند کرنا	سَاقَطَ (۲) گرانا
اَحَسَّ (۱) محسوس کرنا	سَرَّ (ن) خوش ہونا (۱) چھپانا۔ آہستہ بولنا
اِضْطَرَّ (۶) مجبور ہونا۔ بیقرار ہونا	شَقَّ (ن) پھاڑنا
اَعْلَنَ (۱) ظاہر کرنا	ضَمَّ (ن) ملانا (۷) ملنا
تَبَدَّلَ (۴) بدل جانا	ظَنَّ (ن) خیال کرنا۔ گمان کرنا
جَدَّ (ض) کوشش کرنا	عَدَّ (ن) گننا (۱) تیار کرنا (۱۰) تیار ہونا
جَهَرَ (ف) بلند آواز سے کہنا۔ ظاہر کرنا	غَضَّ (ن) نگاہ نیچی کرنا۔ آواز دھیمی کرنا
حَاجَّ (۲) مباحثہ کرنا	قَصَّ (ن۔ عَلٰی) قصہ سنانا
دَقَّ (ن) ٹھوکنا۔ کوٹنا	قَلَّ (ض) کم ہونا (۱) کم کرنا (۱۰) خود مختار ہونا۔ مستقل ہونا۔ کم جاننا کسی چیز کو
ذَلَّ (ض) ذلیل ہونا (۱) ذلیل کرنا	

اِسْتِقْلَالٌ خودمختاری۔ سوراج	رَفِيقٌ (ج رُفَقَاءُ) رفیق۔ ساتھی
اِنْجِلْتَرَا یا اِنْكِلْتَرَا انگلستان	رُؤْيَا خواب
بَرْدٌ سردی	سِمَاطٌ دسترخوان
بُنَيَّ میرے پیارے بیٹے	شَهَادَةٌ ظاہر۔ گواہی
اَلتُّرْكُ (ج اَلْاَتْرَاكُ) ترک لوگ	صَدُوقٌ بڑا سچا
ثَعْلَبٌ لومڑی	ضُرٌّ ضرر تکلیف۔ بیماری
جِدَارٌ دیوار	غَيْبٌ پوشیدہ
جَرِيدَةٌ (ج جَرَائِدُ) اخبار	اَلْفَرَنْسَا ملک فرانس
جَرَسٌ گھنٹی	مَجْذُومٌ جذامی
جِزْعٌ جڑ کے پاس کا تنہ	مُمْكِنٌ ہوسکنے والی چیز۔ ممکن
جَنِيٌّ تازہ چنا ہوا پھل	نَخْلَةٌ کھجور کا درخت
حُرٌّ آزاد	وَادٍ (اَلْوَادِي) پہاڑوں کے درمیان کا میدان۔ پانی کے بہاؤ کا راستہ
حُرِّيَّةٌ آزادی۔ سوراج	وَاللّٰهِ / اِيْ وَاللّٰهِ } بخدا۔ خدا کی قسم
رَأْيٌ (ج آرَاءٌ) رائے۔ خیال	
رُخْصَةٌ رخصت اجازت	
رُطَبٌ تازہ کھجور	

مشق نمبر ۲۷

(۱) وَاللّٰهِ لَقَدْ سَرَّنِيْ قَوْلُكَ (۲) هَلْ تُسَرُّ مَا اَعْلَنَ عَمَلُكَ؟
(۳) قَالَ الْجِدَارُ لِلْوَتَدِ لِمَ تَشُقُّنِيْ قَالَ سَلْ مَنْ يَدُقُّنِيْ (۴)

عُدِّ هٰذِهِ الْأَوْرَاقَ يَا مَحْمُوْدُ (٥) أَعِدُّوْا أَسْبَابَ الْحَرْبِ لِمُدَافَعَةِ الْأَعْدَاءِ (٦) أَخْبَرَتْنَا الْجَرَائِدُ أَنَّ الْأَحْرَارَ مِنَ الْأَتْرَاكِ يَسْتَعِدُّوْنَ لِلْمُحَارَبَةِ وَنَسْئَلُ اللّٰهَ تَعَالٰى أَنْ يُمِدَّهُمْ بِالْفَتْحِ وَيُذِلَّ أَعْدَاءَهُمْ (٧) هَلْ تُمِدُّوْنَنِيْ بِرَأْيِكُمْ؟ (٨) هٰذَا الْوَادِيْ مُمْتَدٌّ إِلَى الْبَحْرِ (٩) لَا أَظُنُّ أَنْ تُخَالِفَنِيْ فِيْ هٰذَا الْأَمْرِ (١٠) هَلْ تَظُنُّ ذٰلِكَ مُمْكِنًا يَا حَبِيْبِيْ (١١) كُنْتُ أَظُنُّهُ غَيْرَ مُمْكِنٍ قَبْلَ هٰذَا لٰكِنَّ الْيَوْمَ تَبَدَّلَ رَأْيِيْ (١٢) يَا وَلَدُ دُقَّ (يَا دُقِّ) الْجَرَسَ (١٣) دُقَّ (ماضی مجہول) جَرَسُ الرُّخْصَةِ فِي الْمَدْرَسَةِ وَانْظُرْ إِلٰى هٰؤُلَاءِ الْبَنَاتِ كَيْفَ يَفْرِرْنَ إِلٰى بُيُوْتِهِنَّ (١٤) هَلْ تَدُلُّنِيْ عَلٰى بَيْتِكَ؟ (١٥) إِيْ وَاللّٰهِ لَأَدُلَّنَّكَ عَلٰى بَيْتِيْ (١٦) يَا بِنْتُ هَلْ تُحِسِّيْنَ بِالْبَرْدِ (١٧) نَعَمْ أُحِسُّ بِهٖ يَا سَيِّدِيْ (١٨) اُضْطُرَّتِ الْفَرَنْسَا إِلٰى مُخَالَفَةِ إِنْكِلْتَرَا (١٩) رَجَعْنَا إِلَى الْهِنْدِ لِنَنْضَمَّ مَعَ رُفَقَائِنَا (٢٠) قَصَّتْ عَلَيَّ أُمِّي الْبَارِحَةَ قِصَّةَ الْأَسَدِ وَالثَّعْلَبِ (٢١) إِذَا وَصَلْنَا دَارَهُمْ مُدَّتِ السِّمَاطُ كَعَادَةِ الْعَرَبِ (٢٢) مَنْ جَدَّ وَجَدَ (٢٣) أَهْلُ مِصْرَ سَيَسْتَقِلُّوْنَ قَرِيْبًا إِنْ شَاءَ اللّٰهُ فَيَا أَهْلَ الْهِنْدِ اِسْتَقِلُّوْا وَلَا تَسْتَقِلُّوْا أَنْفُسَكُمْ (٢٤) إِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ التَّاجِرَ الصَّدُوْقَ (الحديث). (٢٥) فِرَّ مِنَ الْمَجْذُوْمِ فِرَارَكَ (مِثْلَ فِرَارِكَ) مِنَ الْأَسَدِ (الحديث)

مِنَ الْقُرْآنِ

(٢٦) نَحْنُ نَقُصُّ عَلَيْكَ أَحْسَنَ الْقَصَصِ (٢٧) يَا بُنَيَّ لَا تَقْصُصْ

رُؤْيَاكَ عَلٰى اِخْوَتِكَ (۲۸) وَلَقَدْ يَسَّرْنَا الْقُرْاٰنَ لِلذِّكْرِ فَهَلْ مِنْ مُّدَّكِرٍ (۲۹) وَقَالُوْا لَنْ تَمَسَّنَا النَّارُ اِلَّا اَيَّامًا مَّعْدُوْدَةً (۳۰) رَبِّ اِنِّیْ مَسَّنِیَ الضُّرُّ وَاَنْتَ اَرْحَمُ الرَّاحِمِيْنَ (۳۱) قُلْ لِّلْمُؤْمِنَاتِ يَغْضُضْنَ مِنْ اَبْصَارِهِنَّ (۳۲) فَيَتَعَلَّمُوْنَ مَا يَضُرُّهُمْ وَلَا يَنْفَعُهُمْ (۳۳) وَهُزِّیْ اِلَيْكِ بِجِذْعِ النَّخْلَةِ تُسَاقِطْ عَلَيْكِ رُطَبًا جَنِيًّا (۳۴) قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِیْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ (۳۵) اَسِرُّوْا قَوْلَكُمْ اَوِ اجْهَرُوْا بِهٖ اِنَّهٗ عَلِيْمٌ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ (۳۶) وَحَاجَّهٗ قَوْمُهٗ قَالَ اَتُحَاجُّوْنِّیْ فِی اللّٰهِ (۳۷) قُلْ اِنَّ الْمَوْتَ الَّذِیْ تَفِرُّوْنَ مِنْهُ فَاِنَّهٗ مُلَاقِيْكُمْ (تم سے ملنے والی ہے) ثُمَّ تُرَدُّوْنَ اِلٰى عَالِمِ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ فَيُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ +

اُردو سے عربی مین ترجمہ کرو

(۱) بخدا ہمین تمھارے خط نے مسرور کیا (۲) کیا تم ہم سے وہ بات چھپاتے ہو جو ہم جانتے ہین (۳) اے لڑکو اِس کتاب کے ورق گن ڈالو (۴) ہم نے سفر کے اسباب تیار کرلئے (۵) وہ لڑکے مدرسہ کی طرف بھاگ رہے ہین (۶) کیا تم امتحان کے لئے تیار ہو؟ (۷) مین گمان کرتا ہون تم اپنی رائے سے میری مدد کروگے (۸) دریائے عرب بمبئی تک پھیلا ہوا ہے (۹) اب تک مدرسے کی گھنٹی نہین بجائی گئی (۱۰) مین نے اُسے اپنا گھر بتا دیا (۱۱) کیا تمھین سردی محسوس ہوتی

ہے؟ (۱۲) ہاں میں سردی محسوس کر رہا ہوں (۱۳) وہ عورتیں مصر کو لوٹ گئیں تاکہ اپنے خویش و اقارب سے جا ملیں (۱۴) اگر تونے کوشش کی تو اپنا مقصد پالیگا (۱۵) اے میرے شاگردو! آج میں تمھیں ایک عجیب قصہ سناؤنگا (۱۶) ہم آزادی کو پسند کرتے ہیں (۱۷) میں نے اس کا ہاتھ چھوا تو گرم محسوس کیا (۱۸) مسلمانوں کو کہہ دے کہ اپنی نگاہیں نیچی رکھیں +

الدَّرْسُ التَّاسِعُ وَالعِشْرُون

اَلصَّرْفُ الْكَبِيْرُ لِلْفِعْلِ الْمُضَاعَفِ

چونکہ مضاعف میں مہموز سے زیادہ تغیر ہوا ہے۔ اِس لئے ہر فعل کی گردان لکھی جاتی ہے۔ اُنھیں ازبر کر لو۔ اور اُن کے تغیرات میں غور کرو

ذیل میں تغیر کے قواعد کا نشان ق سے کیا گیا ہے +

اَلْمَاضِي الْمَعْرُوْفُ

مَدَّ (دراصل مَدَدَ۔ ق ۲) مَدَّا مَدُّوْا مَدَّتْ مَدَّتَا مَدَدْنَ مَدَدْتَ مَدَدْتُمَا مَدَدْتُمْ مَدَدْتِ مَدَدْتُمَا مَدَدْتُنَّ مَدَدْتُ مَدَدْنَا

اَلْمَاضِي الْمَجْهُوْلُ

مُدَّ (دراصل مُدِدَ۔ ق ۲) مُدَّا مُدُّوْا مُدَّتْ مُدَّتَا

مُدِدْنَ مُدِدْتَ مُدِدْتُمَا مُدِدْتُمْ مُدِدْتِ مُدِدْتُمَا
مُدِدْتُنَّ مُدِدْتُ مُدِدْنَا

اَلْمُضَارِعُ الْمَعْرُوْف

يَمُدُّ (دراصل يَمْدُدُ ـ ن تھا) يَمُدَّانِ يَمُدُّوْنَ تَمُدُّ تَمُدَّانِ
يَمْدُدْنَ تَمُدُّ تَمُدَّانِ تَمُدُّوْنَ تَمُدِّيْنَ تَمُدَّانِ
تَمْدُدْنَ اَمُدُّ نَمُدُّ

اَلْمُضَارِعُ الْمَجْهُوْلُ

يُمَدُّ (يُمْدَدُ ـ ق تھا) يُمَدَّانِ يُمَدُّوْنَ تُمَدُّ تُمَدَّانِ
يُمْدَدْنَ تُمَدُّ تُمَدَّانِ تُمَدُّوْنَ تُمَدِّيْنَ تُمَدَّانِ
تُمْدَدْنَ اُمَدُّ نُمَدُّ

اَلْمُضَارِعُ الْمَجْزُوْمُ الْمَنْفِيُّ بِلَمْ

لَمْ يَمُدِّ (يا لَمْ يَمْدُدْ ی ہے) لَمْ يَمُدَّا لَمْ يَمُدُّوْا لَمْ تَمُدِّ (يا لَمْ تَمْدُدْ)
لَمْ تَمُدَّا لَمْ يَمْدُدْنَ لَمْ تَمُدِّ (يا لَمْ تَمْدُدْ) لَمْ تَمُدَّا لَمْ تَمُدُّوْا
لَمْ تَمُدِّيْ لَمْ تَمُدَّا لَمْ تَمْدُدْنَ لَمْ اَمُدِّ (يا لَمْ اَمْدُدْ) لَمْ نَمُدِّ
(يا لَمْ نَمْدُدْ)

اَلْمُضَارِعُ الْمَنْصُوْبُ الْمَنْفِيُّ بِلَنْ

لَنْ يَمُدَّ لَنْ يَمُدَّا لَنْ يَمُدُّوْا لَنْ تَمُدَّ لَنْ تَمُدَّا لَنْ يَمْدُدْنَ
لَنْ تَمُدَّ لَنْ تَمُدَّا لَنْ تَمُدُّوْا لَنْ تَمُدِّيْ لَنْ تَمُدَّا
لَنْ تَمْدُدْنَ لَنْ اَمُدَّ لَنْ نَمُدَّ

المضارعُ المؤکّدُ بلامِ التاکید و نونِ التاکید

لَیَمُدَّنَّ لَیَمُدَّانِّ لَیَمُدُّنَّ لَتَمُدَّنَّ لَتَمُدَّانِّ لَیَمْدُدْنَانِّ
لَتَمُدَّنَّ لَتَمُدَّانِّ لَتَمُدُّنَّ لَتَمُدِّنَّ لَتَمُدَّانِّ لَتَمْدُدْنَانِّ
لَاَمُدَّنَّ لَنَمُدَّنَّ

امر کی گردان ادغام کے ساتھ اور بغیر ادغام کے لکھی جاچکی -
(دیکھو درس ۲۸ قاعدہ ۲/۸)

اِسْمُ الْفَاعِل

مَادٌّ (دراصل مَادِدٌ تھا) مَادَّانِ مَادُّوْنَ مَادَّةٌ مَادَّتَانِ
مَادَّاتٌ

اِسْمُ الْمَفْعُوْل

مَمْدُوْدٌ مَمْدُوْدَانِ مَمْدُوْدُوْنَ مَمْدُوْدَةٌ مَمْدُوْدَتَانِ
مَمْدُوْدَاتٌ

تنبیہ :- اسم مفعول کی گردان میں کوئی تغیر نہیں ہے

اِسْمُ الظَّرْف

مَمَدٌّ (دراصل مَمْدَدٌ تھا) مَمَدَّانِ } مَمَادُّ (دراصل مَمَادِدُ تھا)
مَمَدَّةٌ مَمَدَّتَانِ }

اِسْمُ الْآلَة

مِمَدٌّ (دراصل مِمْدَدٌ تھا) مِمَدَّانِ } مَمَادُّ
مِمَدَّةٌ مِمَدَّتَانِ }

مُمْدَادٌ	مُمْدَادَانِ مَمَادِيْدُ

اِسْمُ التَّفْضِيْل

اَمَدُّ (دراصل اَمْدَدُ تھا) اَمَدَّانِ اَمَدُّوْنَ یا اَمَادُّ

مُدّٰی مُدَّيَانِ مُدَّيَاتٌ یا مُدَدٌ

تنبیہ ۲۔ مذکورہ گردانوں کے قیاس پر بقیہ ابواب مجرّد و ابواب مزید کی صرف کبیر بنالو +

سوالات نمبر ۸

(۱) فعل مضاعف کی تعریف کرو

(۲) ادغام کسے کہتے ہیں ؟

(۳) کون سی صورت میں ادغام اور فکِّ ادغام دونوں جائز ہیں ؟

(۴) سَبَبٌ میں ادغام کیوں نہیں ہوا؟

(۵) مضاعف میں امر کے صیغۂ واحد مذکر میں کتنی صورتیں جائز ہیں ؟

(۶) فعل ماضی و مضارع و امر کے کون کون سے صیغوں میں ادغام ممنوع ہے؟

(۷) ذیل کے صیغے پہچانو اور بتاؤ کہ وہ اصل میں کیا ہیں اور کس قاعدے سے اُن میں تغیّر ہوا ہے :-

دَلَّ دُلَّ دُلِّ دُلُّ

دُلُّوْا يَدُلَّانِ لَمْ يَدُلَّ

دَالٌّ اَدُلُّ اَدُلَّ

مُمَادٌّ مُمَادٌ اِدَّكَرَ

مُطَّهِّرٌ

(۸) مضاعف ثلاثی مجرّد کے کون کون سے بابوں سے آتا ہے ؟

(۹) مضاعف باب ضَرَبَ سے مضارع مؤکّد کی گردان کرو +

الدرس الثلثون

المُعتَلُ

۱ فعل مُعتَل (دیکھو درس ۲۶-۲) کی تین قسمیں ہیں :-

(۱) مُعتَلُّ الفَا یا مِثال، جس کا ف کلمہ واو یا ی ہو وَعَدَ یَسَرَ +

(۲) معتلّ العین یا اَجوَف، جس کا ع کلمہ واو یا ی ہو : قَالَ (= قَوَلَ) بَاعَ (= بَیَعَ) +

(۳) معتلّ اللام یا ناقص، جس کا ل کلمہ واو یا ی ہو : دَعَا (= دَعَوَ) رَمٰی (= رَمَیَ) +

مثال کا بیان

۲- ف کلمہ، واو ہو تو مثال واوی کہتے ہیں اور ی ہو تو مثال یائی +

۳- مثال کے تغیرات ذیل کے قاعدوں کے ماتحت ہیں :-

قاعدہ ۱/۱۲ مثال واوی مین مضارع مکسور العین ہو تو مضارع اور امر مین سے واو گرا دیا جاتا ہے : یَوْعِدُ سے یَعِدُ اِوْعِدْ سے عِدْ +

نیز مضارع مفتوح العین سے واو گرا دیا جاتا ہے، بشرطیکہ اس مین کوئی حرف حلقی (دیکھو درس ۲۶ تنبیہ ۶) ہو : وَضَعَ (رکھنا)

کا مضارع یَضَعُ (دراصل یَوْضَعُ) اور امر ضَعْ۔ اسی طرح وَسِعَ (گنجائش رکھنا) سے یَسَعُ اور سَعْ، وَهَبَ (عطا کرنا) سے یَهَبُ اور هَبْ +

تنبیہ (۱) مضارع مجہول میں واو لوٹ آتا ہے: یُوْعَدُ، یُوْضَعُ وغیرہ +

قاعدہ ۲/۱۲ جن فعلوں کے مضارع سے واو حذف ہو، ان کے مصدروں سے بھی واو کو حذف کرنا جائز ہے۔ مگر آخر میں ۃ بڑھانی پڑتی ہے: وَعْدٌ سے عِدَةٌ وَهْبٌ سے هِبَةٌ +

قاعدہ ۳/۱۳ واو ساکن کو کسرہ کے بعد ی سے بدل دینا چاہئے: اِوْجَلْ سے اِیْجَلْ (امر از وَجِلَ۔ ڈرنا)، مِوْزَانٌ سے مِیْزَانٌ (وزن کا آلہ۔ ترازو) +

قاعدہ ۴/۱۵ ی ساکن کو ضمہ کے بعد واو سے بدلنا چاہئے:۔ یُیْقِظُ سے یُوْقِظُ (مضارع از اَیْقَظَ۔ بیدار کرنا) +

قاعدہ ۵/۱۶ باب اِفْتَعَلَ میں واو کو ت سے بدلکر باہم ادغام کردیتے ہیں: اِوْتَصَلَ سے اِتَّصَلَ (ملنا) کبھی ی کو بھی ت سے بدلکر ادغام کردیتے ہیں: اِیْتَسَرَ سے اِتَّسَرَ بھی ہوجاتا ہے +

۴۔ مثال واوی اور یائی ثلاثی مجرد کے پانچ ابواب (ضَرَبَ، فَتَحَ، سَمِعَ، کَرُمَ اور حَسِبَ) سے آتے ہیں۔ گردانیں یہ ہیں:—

تَصْرِیْفُ الْمِثَالِ الْوَاوِیِّ (مِنَ الثُّلَاثِیِّ الْمُجَرَّدِ)

وَعَدَ (ض) یَعِدُ و۱/۲ عِدْ و۱/۲ وَاعِدٌ مَوْعُوْدٌ وَعْدٌ لہ

وَهَبَ (ف)	يَهَبُ	هَبْ	وَاهِبٌ	مَوْهُوْبٌ	وَهْبٌ [1]
وَجِلَ (س)	يَوْجَلُ	اِيْجَلْ	وَاجِلٌ	مَوْجُوْلٌ	وَجَلٌ [2]
وَسُمَ (ك)	يَوْسُمُ	اُوْسُمْ	وَسِيْمٌ		وَسَامَةٌ [3]
وَرِثَ (ح)	يَرِثُ	رِثْ	وَارِثٌ	مَوْرُوْثٌ	وِرْثٌ [4]

مِنَ الثُّلَاثِيِّ الْمَزِيْدِ

الماضی	المضارع	الامر	اسم الفاعل	اسم المفعول	المصدر
۱- اَوْصَلَ	يُوْصِلُ	اَوْصِلْ	مُوْصِلٌ	مُوْصَلٌ	اِيْصَالٌ [5]
۲- وَصَّلَ	يُوَصِّلُ	وَصِّلْ	مُوَصِّلٌ	مُوَصَّلٌ	تَوْصِيْلٌ [6]
۳- وَاصَلَ	يُوَاصِلُ	وَاصِلْ	مُوَاصِلٌ	مُوَاصَلٌ	مُوَاصَلَةٌ [7]
۴- تَوَصَّلَ	يَتَوَصَّلُ	تَوَصَّلْ	مُتَوَصِّلٌ	مُتَوَصَّلٌ	تَوَصُّلٌ [8]
۵- تَوَاصَلَ	يَتَوَاصَلُ	تَوَاصَلْ	مُتَوَاصِلٌ	مُتَوَاصَلٌ	تَوَاصُلٌ [9]
۶- اِتَّصَلَ	يَتَّصِلُ	اِتَّصِلْ	مُتَّصِلٌ	مُتَّصَلٌ	اِتِّصَالٌ [10]
۷- اِسْتَوْصَلَ	يَسْتَوْصِلُ	اِسْتَوْصِلْ	مُسْتَوْصِلٌ	مُسْتَوْصَلٌ	اِسْتِيْصَالٌ [11]

تنبیہ۔ مذکورہ ابواب میں غور کرنے سے تم سمجھ سکتے ہو کہ صرف باب ۶ میں حسب قاعدہ ۵/۱۹ ذرا سا تغیر ہوا ہے۔ باب ۱ اور باب ۱۰ کے مصدروں میں واو کو ی سے بدلا گیا ہے۔ حسب قاعدہ ۳/۱۴۔ باقی ابواب میں کوئی تغیر نہیں۔ مثال یائی میں کوئی تغیر نہیں ہوا ہے۔

[1] عطا کرنا۔ بخش دینا۔ [2] ڈرنا [3] خوبصورت ہونا [4] وارث ہونا [5] پہنچانا [6] جوڑنا [7] باہم ملنا [8] ملنا [9] باہم ملنا [10] ملنا [11] دراصل اِسْتِوْصَال۔ وصال چاہنا

اس لئے اس کی گردانوں کے لکھنے کی ضرورت نہیں ؎

سلسلۃ الالفاظ نمبر ۲۵

اِجْتَهَدَ (٦) کوشش کرنا
تَمَّ (ض) تمام ہونا (۱) و (۲) تمام کرنا
تَوَکَّلَ (۳) بھروسہ کرنا (۲) سونپنا
ضَلَّ (ض) گمراہ ہونا (۱) و (۲) گمراہ کرنا
فَتَّشَ (۲) تلاش کرنا
وَثِقَ (ض-ب) بھروسہ کرنا
وَجَبَ (ض) واجب ہونا (۱) واجب کرنا
وَجَدَ (ض) پانا
وَدَعَ (ف) چھوڑنا
(۳) وداع کرنا

وَذَرَ (یَذَرُ) چھوڑنا (اس کا ماضی مستعمل نہیں)
وَرَدَ (ض) آنا۔ وارد ہونا
وَزَرَ (ض) اُٹھانا
وَفَّقَ (۲) توفیق بخشنا (اسباب مہیا کردینا)
وَصَفَ (ض) بیان کرنا
وَقَفَ (ض) ٹھہرنا (۱) ٹھیرانا
یَئِسَ (س) نا اُمید ہونا
یَسَّرَ (۲) آسان کرنا
یَقِظَ (س) جاگنا (۱) جگانا

اُخْرٰی دوسری
دَیَّارٌ مکان میں رہنے والا
رِسَالَةٌ (ج رَسَائِلُ) خط
صَمَدٌ بے نیاز
طَاوِلَةٌ میز
عَسْکَرٌ لشکر عَسْکَرِیٌّ • سپاہی

فَاجِرٌ بدکار
فَقَطْ فقط۔ بس
کَفَّارٌ بڑا کافر۔ بڑا ناشکرا
مِحْبَرٌ قلمدان
مُدِیْرٌ اخبار یا مطبع کا منتظم۔ مینجر

مشق نمبر ۲۸

(۱) رَبِّ یَسِّرْ وَتَمِّمْ بِالْخَیْرِ (۲) ثِقْ بِاللّٰہِ وَالتَّوْفِیْقُ مِنَ اللّٰہِ (۳) دَعْوَۃٌ یَقِفُ عِنْدَنَا (۴) یَا مَرْیَمُ ضَعِی الْکِتَابَ عَلَی الطَّاوِلَۃِ (۵) یَا عَبْدَ اللّٰہِ ضَعِ الْمِحْبَرَۃَ فِی الصُّنْدُوْقِ (۶) فَتَّشْنَا عَنْکُمْ وَلَمْ نَجِدْکُمْ (۷) قِفَا یَا صَاحِبَیَّ نَتَکَلَّمْ مَعَ ھٰذَا الطَّبِیْبِ (۸) کَیْفَ اَصِفُ لَکَ یَا حَبِیْبِیْ مَا (موصولہ) نَظَرْتُ مِنَ الْعَجَائِبِ (۹) جَمِیْعُ الرَّسَائِلِ الَّتِیْ تَرِدُ اِلَیَّا یَجِبُ اَنْ تَکُوْنَ بِاسْمِ الْمُدِیْرِ (۱۰) اِسْتَیْقَظْنَا فِی الصَّبَاحِ وَذَھَبْنَا اِلَی الْمَدْرَسَۃِ (۱۱) اَیْقَظَتْنِیْ اُمِّیْ صَبَاحًا لِلصَّلٰوۃِ فَاسْتَیْقَظْتُ (۱۲) وَصَلَ عَسْکَرُ الْاَحْرَارِ اِلَی الْمَوْصِلِ (موصل) (۱۳) اَلْمَأْمُوْلُ اَنْ تَقِفُوْا عِنْدَنَا فِی الْبَمْبِیْ (بمبئی) (۱۴) کَمْ دِیْنَارًا وَرِثْتَ مِنْ اَبِیْکَ (۱۵) زِنْ خَاتَمَکَ بِالْمِیْزَانِ

مِنَ الْقُرْاٰنِ

(۱۶) اَللّٰہُ الصَّمَدُ لَمْ یَلِدْ وَلَمْ یُوْلَدْ (۱۷) لَا تَیْئَسُوْا مِنْ رَّوْحِ اللّٰہِ (۱۸) دَعْ اَذٰھُمْ وَتَوَکَّلْ عَلَی اللّٰہِ (۱۹) فَاقْرَءُوْا مَا تَیَسَّرَ مِنَ الْقُرْاٰنِ (۲۰) لَا تَزِرُ وَازِرَۃٌ وِّزْرَ اُخْرٰی (۲۱) سَتَجِدُنِیْ اِنْ شَآءَ اللّٰہُ مِنَ الصّٰبِرِیْنَ (۲۲) رَبِّ ھَبْ لِیْ وَلِیًّا یَرِثُنِیْ وَیَرِثُ اٰلَ یَعْقُوْبَ (۲۳) وَقَالَ نُوْحٌ رَّبِّ لَا تَذَرْ عَلَی الْاَرْضِ مِنَ الْکٰفِرِیْنَ دَیَّارًا ۔ اِنَّکَ اِنْ تَذَرْھُمْ

يُضِلُّوْا عِبَادَكَ وَلَا يَلِدُوْا إِلَّا فَاجِرًا كَفَّارًا

اردو سے عربی میں ترجمہ کرو

(۱) اے میرے رب میرے لئے یہ کتاب آسان کردے (۲) ہم اللہ (ہی) پر بھروسہ رکھتے ہیں (۳) تم اپنے کپڑے اس میز پر رکھ دو۔ (۴) میں ایک ضروری کام کے لئے آپ کو تلاش کر رہا تھا لیکن میں نے آپ کو گھر میں نہ پایا۔ (۶) مجھے مسجد کی طرف جانے دو (مجھے چھوڑ دو کہ مسجد کی طرف جاؤں)۔ (۷) اے لڑکے یہاں ٹھیر جا، میں اس سپاہی سے بات کرلوں (۸) میں عنقریب تمھارے سامنے (لکھوں) اپنے سفر کے حالات بیان کرونگا (۹) ہم صبح سویرے بیدار ہوتے ہیں اور نماز فجر کے بعد تھوڑا سا (قَلِيْلًا میں) قرآن پڑھتے ہیں پھر مدرسہ میں جاتے ہیں (۱۰) آج صبح میں بیدار نہ ہوا تو میرے باپ نے مجھے جگا دیا (۱۱) ہمارا مدرسہ مسجد سے متصل ہے (۱۲) تمھارا خط اب تک مجھ تک نہیں پہونچا (۱۳) نیند سے جاگو اور آزادی کے لئے کوشش کرو (۱۴) مسلمان خدا کی رحمت سے ناامید نہیں ہوتا (۱۵) میں نے اپنی انگوٹھی کو تولا (تو) اُسے دو درہم سے زیادہ نہیں پایا (۱۶) اے ہمارے رب ہمیں نیک اولاد عطا فرما

اَلدَّرْسُ الثَّانِيْ وَالثَّلَاثُوْنَ

اَلْفِعْلُ الْأَجْوَفُ

۱۔ اجوف (دیکھو درس ۳۰-۱) میں تغیرات زیادہ ہوتے ہیں جو

قواعد ذیل کے ماتحت ہیں:-

قاعدہ ۱/۱۷ فتحہ کے بعد واو اور ی متحرک کو الف سے بدلدیتے ہیں: قَوَلَ سے قَالَ، خَوِفَ سے خَافَ، طَوُلَ سے طَالَ، بَيَعَ سے بَاعَ، اِحْتَوَجَ سے اِحْتَاجَ، اِمْتَيَزَ سے اِمْتَازَ +

تنبیہ ۱- اِس قاعدے کا اثر زیادہ تر ماضی معروف پر پڑا ہے +

قاعدہ ۲/۱۸ ضمّہ کے بعد واو مکسور کو ساکن کرکے ی سے بدلدیتے ہیں اور ضمہ کو کسرہ سے: قُوِلَ سے قِيْلَ (ماضی مجہول قَالَ کا)

قاعدہ ۳/۱۹ ضمہ کے بعد ی مکسور کو ساکن کرکے ضمہ کو کسرہ سے بدلتے ہیں: بُيِعَ سے بِيْعَ +

تنبیہ ۲ - قاعدہ ۱۸/۲ اور ۱۹/۳ کا استعمال زیادہ تر ماضی مجہول میں ہوا ہے +

قاعدہ ۴/۲۰ ماضی میں گردان کی وجہ سے لام کلمہ ساکن ہوجائے تو واو اور ی حذف کردئے جاتے ہیں۔ پھر اس کا مضارع مضموم العین ہو تو ف کلمہ کو ضمہ دیا جاتا ہے ورنہ کسرہ: قَوَلْنَ اور قُوِلْنَ سے قُلْنَ، بَيَعْنَ اور بُيِعْنَ سے بِعْنَ[1] +

قاعدہ ۵/۲۱ سکون کے بعد واو مضموم ہو تو اس کا ضمہ ماقبل کو دیتے ہیں: يَقْوُلُ سے يَقُوْلُ +

قاعدہ ۶/۲۲ سکون کے بعد ی مکسور ہو تو اس کا کسرہ ماقبل کو دیتے ہیں: يَبْيِعُ سے يَبِيْعُ +

[1] بعض لوگ قُوِلْنَ سے قُلْنَ اور بُيِعْنَ [illegible]

قاعدہ ۷/۲۳ سکون کے بعد واو مکسور ہو تو اس کا کسرہ ماقبل کو دیکر ی سے بدلدیتے ہیں: یُدْوِرُ سے یُدِیْرُ۔ مُدْوِرٌ سے مُدِیْرٌ

قاعدہ ۸/۲۴ سکون کے بعد واو یا ی مفتوح واقع ہوں تو اُن کا فتحہ ماقبل کو دیکر الف سے بدلدیتے ہیں: یَخْوَفُ سے یَخَافُ۔ یَنْیَلُ سے یَنَالُ ؛

قاعدہ ۹/۲۵ اجوف کے مضارع میں گردان کی وجہ سے یا حالت جزمی کی وجہ سے لام کلمہ ساکن ہو جائے تو واو، ی اور الف کو گرا دیتے ہیں: یَقُمْنَ (دراصل یَقُوْمْنَ) یَبِعْنَ (دراصل یَبِیْعْنَ) لَمْ یَقُمْ، لَمْ یَبِعْ، لَاتَخَفْ (مت ڈر)

قاعدہ ۱۰/۲۶ اجوف ثلاثی مجرد کے اسم فاعل میں واو اور ی کو ہمزہ سے بدلدیتے ہیں: قَاوِلٌ سے قَائِلٌ، بَایِعٌ سے بَائِعٌ ؛

قاعدہ ۱۱/۲۷ اجوف واوی کے اسم مفعول میں ایک واو کو حذف کرکے ف کلمہ کو ضمہ دیتے ہیں: مَقْوُوْلٌ سے مَقُوْلٌ ؛

قاعدہ ۱۲/۲۸ اجوف یائی کے اسم مفعول میں واو کو حذف کرکے ف کلمہ کو کسرہ دیتے ہیں: مَبْیُوْعٌ سے مَبِیْعٌ ؛

قاعدہ ۱۳/۲۹ باب اَفْعَلَ و اِسْتَفْعَلَ کے مصدر میں واو اور ی کی حرکت ماقبل کو دیکر اُنھیں الف سے بدلدیتے ہیں اور آخر میں ۃ بڑھا دیتے ہیں: اِدْوَارٌ سے اِدَارَۃٌ، اِسْتِدْوَارٌ سے اِسْتِدَارَۃٌ، اِغْیَارٌ سے اِغَارَۃٌ ؛

مُسْتَثْنِیَات :-

(۱) اجوف میں باب فَعِلَ کے بعض افعال مذکورہ قاعدوں سے مُسْتَثْنیٰ ہیں : عَوِرَ (یک چشم ہونا) یَعْوَرُ

(۲) اجوف کا لام کلمہ ی ہو تو وہ بھی مذکورہ قاعدوں سے مستثنیٰ ہے : سَوِیَ (برابر ہونا) یَسْوٰی

(۳) باب اِفْعَلَّ میں واو اور ی ہمیشہ برقرار رہتے ہیں: اِسْوَدَّ (سیاہ ہونا) اِبْیَضَّ (سفید ہونا)

(۴) باب اِسْتَفْعَلَ کے بعض مادّوں میں واو قائم رہتا ہے: اِسْتَصْوَبَ (رائے طلب کرنا) یَسْتَصْوِبُ +

(۵) اِسْمُ الْاٰلَه اور اسم التفضیل بھی تغیّر سے مستثنیٰ ہیں: مِقْوَلٌ ، مِبْیَعٌ ، اَقْوَلُ ، اَبْیَعُ +

۲- اجوف واوی تینؔ بابوں نَصَرَ ، سَمِعَ اور کَرُمَ سے آتا ہے اور یائی دو بابوں ضَرَبَ اور سَمِعَ سے آتا ہے +

۳- ذیل میں صَرف صغیر لکھی جاتی ہے اگلے سبق میں صَرف کبیر بھی لکھی جائیگی

۴- اَلصَّرْفُ الصَّغِیْرُ مِنَ الثُّلَاثِیِّ الْمُجَرَّدِ (لِلْاَجْوَفِ الْوَاوِیِّ)

المصدر	اسم المفعول	اسم الفاعل	امر	مضارع	ماضی
قَوْلٌ[۱]	مَقُوْلٌ	قَائِلٌ	قُلْ	یَقُوْلُ	قَالَ (ن - ق)

[۱] کہنا ۱۲

خَافَ (س۔ ن)	يَخَافُ	خَفْ	خَائِفٌ	مَخُوْفٌ	خَوْفٌ	[1]
طَالَ (ك۔ ن)	يَطُوْلُ	طُلْ	طَائِلٌ		طُوْلٌ	[2]

(الأَجْوَفِ اليَائِيّ)

بَاعَ (ض۔ ن)	يَبِيْعُ	بِعْ	بَائِعٌ	مَبِيْعٌ	بَيْعٌ	[3]
نَالَ (س۔ ن)	يَنَالُ	نَلْ	نَائِلٌ	مَنُوْلٌ	نَيْلٌ	[4]

مِنَ الثُّلَاثِيِّ الْمَزِيْدِ (الأَجْوَفِ الوَاوِيّ)

۱۔	أَدَارَ	يُدِيْرُ	أَدِرْ	مُدِيْرٌ	مُدَارٌ	إِدَارَةٌ	[5]
۲۔	دَوَّرَ	يُدَوِّرُ	اس باب میں کوئی تغیر نہیں ہوا			تَدْوِيْرٌ	[6]
۳۔	دَاوَرَ	يُدَاوِرُ	"	"	"	مُدَاوَرَةٌ	[7]
۴۔	تَدَوَّرَ	يَتَدَوَّرُ	"	"	"	تَدَوُّرٌ	[8]
۵	تَدَاوَرَ	يَتَدَاوَرُ	"	"	"	تَدَاوُرٌ	[9]
۶۔	اِقْتَادَ	يَقْتَادُ	اِقْتَدْ	مُقْتَادٌ	مُقْتَادٌ	اِقْتِيَادٌ	[10]
۷۔	اِنْقَادَ	يَنْقَادُ	اِنْقَدْ	مُنْقَادٌ	مُنْقَادٌ	اِنْقِيَادٌ	[11]
۸۔	اِسْوَدَّ	يَسْوَدُّ	{اِسْوَدِّ / اِسْوَدِدْ}	مُسْوَدٌّ	مُسْوَدٌّ	اِسْوِدَادٌ	[12]
۹۔	اِسْوَادَّ	يَسْوَادُّ	{اِسْوَادِّ / اِسْوَادِدْ}	مُسْوَادٌّ	مُسْوَادٌّ	اِسْوِيْدَادٌ	[13]

[1] ڈرنا [2] دراز ہونا [3] بیچنا [4] پانا [5] پھرانا۔ انتظام کرنا [6] گول کرنا [7] کسی چیز کے ساتھ چکر کھانا [8] گول ہونا [9] کسی کے ساتھ گول گول پھرنا [10] مطیع ہونا [11] مطیع ہونا [12] سیاہ ہونا [13] سیاہ ہونا +

۱۰- اِسْتَدَارَ يَسْتَدِيرُ اِسْتَدِرْ مُسْتَدِيرٌ مُسْتَدَارٌ اِسْتِدَارَةٌ [1]

تنبیہ ۲- باب ۶، ۷، ۸ اور ۹ میں اسم فاعل اور اسم مفعول بظاہر یکساں ہیں۔ لیکن اصل میں الگ ہیں۔ یعنی اسم فاعل میں ماقبل آخر مکسور ہے اور اسم مفعول میں مفتوح: مُقْتَادٌ اگر اسم فاعل ہے تو دراصل مُقْتَوِدٌ ہے اور اسم مفعول ہے تو دراصل مُقْتَوَدٌ ہے +

تنبیہ ۳- اجوف یائی کی گردانیں بھی بظاہر واوی کی طرح ہونگی اصل میں فرق ہوگا: اَغَارَ (باب ۱) دراصل اَغْيَرَ (غیرت دلانا) اِسْتَخَارَ (باب ۱۰) دراصل اِسْتَخْيَرَ (بہتری چاہنا) +

سلسلة الالفاظ نمبر ۳۶

تنبیہ ۴- ذیل کے الفاظ میں بالالتزام اور آئندہ بھی اکثر اوقات اجوف واوی کی طرف (و) سے اور یائی کی طرف (ی) سے اشارہ کیا جائیگا۔ اور ساتھ ہی حسب سابق ثلاثی مجرد و مزید کی طرف اشارے کئے جائینگے +

اَرَادَ (و-۱) ارادہ کرنا۔	رکھنا۔
اَضَاعَ (ی-۱) ضائع کرنا۔	اَفَادَ (ی-۱) فائدہ دینا (۱۰) فائدہ لینا۔
اَطَالَ (و-۱) لمبا کرنا۔ بڑھانا۔	تَعَاوَنَ (و-۵) باہم مدد کرنا۔
اَطَاعَ (و-۱) فرمانبرداری کرنا (۱۰) قدرت	جَالَ (و-ن) تگ و دو کرنا۔

[1] گول ہونا +

شَاعَ (ی۔ ض) شائع ہونا (ا) شائع کرنا۔
شَاءَ (ی۔ ف) چاہنا۔
صَلُحَ (ک) سدھرنا (ا) سدھارنا۔
عَادَ (و۔ ن) لوٹنا (ا) لوٹانا۔ دہرانا۔
فَسَدَ (ن) بگڑنا (ا) بگاڑنا۔ فساد کرنا۔
قَامَ (و۔ ن) اٹھنا (ا) قائم کرنا۔ ٹھہرنا
لَبِثَ (س) ٹھہرنا۔
نَدِمَ (س) شرمندہ ہونا۔

أَحَدٌ ایک۔ کوئی۔
آلَةٌ اوزار۔ آلہ

أَذًى تکلیف۔
بَقَاءٌ زندگی۔
بِرٌّ نیکی۔
تَارَةً أُخْرٰى دوسری بار۔
عُدْوَانٌ ظلم۔
عُسْرٌ سختی۔
مُحْسِنٌ نیکی کرنے والا
مُسْتَدِيرٌ گول
مُسْتَطِيلٌ جس مربع کے دو کنارے لمبے ہوں۔
يُسْرٌ آسانی۔

مشق نمبر ۲۹

(۱) مَنْ جَالَ نَالَ (۲) فِي الْإِعَادَةِ اِسْتِفَادَةٌ (۳) مَا شَاءَ اللّٰهُ كَانَ وَمَا لَمْ يَشَأْ لَمْ يَكُنْ (۴) أَطَالَ اللّٰهُ (دعا) بَقَاءَهُ (۵) قُمْ يَا وَلَدُ وَدَعْنِي أَجْلِسُ هٰهُنَا (۶) هَلْ تَبِيعُ الْبَقَرَةَ السَّوْدَاءَ (۷) لَا أَبِيعُهَا أَبَدًا (۸) دَوَّرَتُ الْكُرَةَ فَدَارَتْ (۹) أَتُرِيدُ أَنْ أَقُولَ لَكَ الْحَقَّ (۱۰) أَلَمْ أَقُلْ لَكَ إِنَّكَ لَنْ تُفْلِحَ فِي مُرَادِكَ (۱۱) أَعِدْ سُؤَالَكَ لَا أَفْهَمُ مَا تَقُولُ (۱۲) هٰذَا الشَّكْلُ مُسْتَدِيرٌ وَذَاكَ مُسْتَطِيلٌ (۱۳) مَا نَدِمَ مَنِ اسْتَخَارَ (۱۴) هٰذِهِ آلَةٌ يُقَالُ لَهَا مِقْيَاسُ الْحَرَارَةِ تُعْرَفُ بِهَا دَرَجَاتُ

اَلْحَرَارَةِ (۱۵) هٰذَا الرَّجُلُ مُدِيْرُ الْجَرِيْدَةِ "الْجَامِعَةِ" الَّتِيْ تَشِيْعُ مِنْ كَلْكَتَّةَ وَهِيَ مِنْ اَنْفَعِ الْجَرَائِدِ فِيْ هٰذِهِ الْاَيَّامِ (۱۶) اُرِيْدُ اَنْ اُقِيْمَ فِيْ بَلَدِكُمْ هٰذَا نَحْوَ سَنَةٍ +

مِنَ الْقُرْاٰنِ

(۱۷) قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ (۱۸) قَالَ قَائِلٌ مِّنْهُمْ كَمْ لَبِثْتُمْ قَالُوْا لَبِثْنَا يَوْمًا اَوْ بَعْضَ يَوْمٍ (۱۹) لَا تَخَفْ اِنَّكَ اَنْتَ الْاَعْلٰى (۲۰) قَالَ اَلَمْ اَقُلْ لَّكَ اِنَّكَ لَنْ تَسْتَطِيْعَ مَعِيَ صَبْرًا (۲۱) تَعَاوَنُوْا عَلَى الْبِرِّ وَالتَّقْوٰى وَلَا تَعَاوَنُوْا عَلَى الْاِثْمِ وَالْعُدْوَانِ (۲۲) اِنَّ اللّٰهَ لَا يُغَيِّرُ مَا (مِنْ نِعْمَةٍ اَوْ مِنْ نَقْمَةٍ) بِقَوْمٍ حَتّٰى يُغَيِّرُوْا مَا بِاَنْفُسِهِمْ (۲۳) مِنْهَا خَلَقْنٰكُمْ وَ فِيْهَا نُعِيْدُكُمْ وَ مِنْهَا نُخْرِجُكُمْ تَارَةً اُخْرٰى (۲۴) وَاِذَا قِيْلَ لَهُمْ لَا تُفْسِدُوْا فِي الْاَرْضِ قَالُوْا اِنَّمَا نَحْنُ مُصْلِحُوْنَ (۲۵) اِنَّ اللّٰهَ لَا يُضِيْعُ اَجْرَ الْمُحْسِنِيْنَ (۲۶) يُرِيْدُ اللّٰهُ بِكُمُ الْيُسْرَ وَلَا يُرِيْدُ بِكُمُ الْعُسْرَ (۲۷) قَالَ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ اَنْ اَكُوْنَ مِنَ الْجٰهِلِيْنَ ؞

عربی میں ترجمہ کرو

(۱) وہ تگ و دو کرتا ہے تو کامیاب ہوگا (۲) اللہ نے نہیں چاہا اور نہیں ہوا (۳) وہ اپنی کتاب بیچتا ہے (۴) وہ لڑکی گیند پھرا رہی ہے (۵) میں چاہتا ہوں کہ تو مجھے حق (سچی بات) کہے (۶) کیا ہم نے تمھیں نہیں کہا کہ وہ آج ہرگز نہیں جائیگا (۷) اُس نے اپنے سوال کو دُہرایا تاکہ جو کچھ وہ کہتا ہے میں سمجھ لوں (۸) اِس شکل ▭ کو مستطیل کہا جاتا ہے

(۸) ہندوستان مین ایک (ہی) اخبار عربی مین شائع ہوتا ہے اور وہ "الجامعہ" ہے (۹) ہم اللہ سے ڈرتے ہین اور اللہ کے سوا کسی سے نہین ڈرتے ہین (۱۰) مسلمان موت سے نہین ڈرتا (۱۱) اس کا چہرہ خوف سے بدل گیا (۱۲) جب اُسے کہا گیا فساد نہ کر اُس نے کہا مین تو صرف اصلاح کرنے والا ہون (۱۳) ہم اُن کے ساتھ آسانی کا ارادہ رکھتے ہین اور وہ ہمارے ساتھ سختی کا ارادہ رکھتے ہین +

اَلدَّرْسُ الثَّانِي وَالثَّلٰثُونَ

اَلصَّرْفُ الْكَبِيرُ لِلْفِعْلِ الْاَجْوَفِ

۱۔ اجوف کی صرف صغیر پیشتر کے سبق مین لکھی گئی۔ لیکن چونکہ اس مین تغیر بہت ہوا ہے اس لئے اس کی صرف کبیر بھی اب لکھ دی جاتی ہے۔ اسے خوب حفظ کرلو۔ اور تغیرات کو ذہن نشین کرلو +

۲۔ پہلے صرف قَالَ کی صرف کبیر آخر تک یاد کرلو۔ پھر اس کے بعد خَافَ اور بَاعَ کی گردانین یاد کرو +

تنبیہ ۱۔ گردان کے مقابل مین صیغون کی اصلیت اور تغیر کے قاعدون کے نمبر لکھ دئے ہین +

تنبیہ ۲۔ یاد رکھو اصلی صورتین کبھی بھی استعمال نہین کی جاتین +

(۱) اَلْمَاضِی الْمَعْرُوْفُ

اَلْوَاوِیُّ				اَلْیَائِیُّ	
باب نَصَرَ		باب سَمِعَ		باب ضَرَبَ	
استعمالی صورتیں	اصلی صورتیں	استعمالی صورتیں	اصلی صورتیں	استعمالی صورتیں	اصلی صورتیں
قَالَ	قَوَلَ تھا	خَافَ	خَوِفَ تھا	بَاعَ	بَيَعَ تھا
قَالَا	قَوَلَا "	خَافَا	"	بَاعَا	"
قَالُوْا	قَوَلُوْا "	خَافُوْا	"	بَاعُوْا	"
قَالَتْ	قَوَلَتْ "	خَافَتْ	"	بَاعَتْ	"
قَالَتَا	قَوَلَتَا "	خَافَتَا	"	بَاعَتَا	"
قُلْنَ	قَوَلْنَ تھا	خِفْنَ	خَوِفْنَ تھا	بِعْنَ	بَيَعْنَ تھا
قُلْتَ	قَوَلْتَ "	خِفْتَ	"	بِعْتَ	"
قُلْتُمَا	قَوَلْتُمَا "	خِفْتُمَا	"	بِعْتُمَا	"
قُلْتُمْ	قَوَلْتُمْ	خِفْتُمْ	"	بِعْتُمْ	"
قُلْتِ	قَوَلْتِ "	خِفْتِ	"	بِعْتِ	"
قُلْتُمَا	قَوَلْتُمَا "	خِفْتُمَا	"	بِعْتُمَا	"
قُلْتُنَّ	قَوَلْتُنَّ "	خِفْتُنَّ	"	بِعْتُنَّ	"
قُلْتُ	قَوَلْتُ "	خِفْتُ	"	بِعْتُ	"
قُلْنَا	قَوَلْنَا "	خِفْنَا	"	بِعْنَا	"

تنبیہ ۳۔ طَالَ (= طَوُلَ) کی گردان قَالَ کے جیسی اور نَالَ (= نَيِلَ) کی بَاعَ کے جیسی کرلو +

(۲) اَلْمُضَارِعُ الْمَعْرُوْفُ

الواوی				الیائی	
باب نَصَرَ		باب سَمِعَ		باب ضَرَبَ	
استعمالی صورتیں	اصلی صورتیں	استعمالی صورتیں	اصلی صورتیں	استعمالی صورتیں	اصلی صورتیں
يَقُوْلُ	يَقْوُلُ ق ۵/۲۴	يَخَافُ	يَخْوَفُ ق ۸/۲۴	يَبِيْعُ	يَبْيِعُ ق ۱/۲۴
يَقُوْلَانِ	〃	يَخَافَانِ	〃	يَبِيْعَانِ	〃
يَقُوْلُوْنَ	〃	يَخَافُوْنَ	〃	يَبِيْعُوْنَ	〃
تَقُوْلُ	〃	تَخَافُ	〃	تَبِيْعُ	〃
تَقُوْلَانِ	〃	تَخَافَانِ	〃	تَبِيْعَانِ	〃
يَقُلْنَ	يَقْوُلْنَ ق ۹/۲۵	يَخَفْنَ	يَخْوَفْنَ ق ۹/۲۵	يَبِعْنَ	يَبْيِعْنَ ق ۹/۲۵
تَقُوْلُ	تَقْوُلُ ق ۶/۲۴	تَخَافُ	تَخْوَفُ ق ۶/۲۴	تَبِيْعُ	تَبْيِعُ ق
تَقُوْلَانِ	〃	تَخَافَانِ	〃	تَبِيْعَانِ	〃
تَقُوْلُوْنَ	〃	تَخَافُوْنَ	〃	تَبِيْعُوْنَ	〃
تَقُوْلِيْنَ	〃	تَخَافِيْنَ	〃	تَبِيْعِيْنَ	〃
تَقُوْلَانِ	〃	تَخَافَانِ	〃	تَبِيْعَانِ	〃
تَقُلْنَ	تَقْوُلْنَ ق ۹/۲۵	تَخَفْنَ	تَخْوَفْنَ ق ۹/۲۵	تَبِعْنَ	تَبْيِعْنَ ق ۹/۲۵
اَقُوْلُ	اَقْوُلُ ق ۵/۲۴	اَخَافُ	اَخْوَفُ ق ۸/۲۴	اَبِيْعُ	اَبْيِعُ ق ۶/۲۴
نَقُوْلُ	〃	نَخَافُ		نَبِيْعُ	

تنبیہ ۴۔ يَطُوْلُ کی گردان يَقُوْلُ کے جیسی اور يَنَالُ کی يَخَافُ کے جیسی ہوگی +

(۲) اَلْمَاضِی الْمَجْهُوْلُ

الواوی				الیائی	
باب نَصَرَ		باب سَمِعَ		باب ضَرَبَ	
استعمالی صورتیں	اصلی صورتیں	استعمالی صورتیں	اصلی صورتیں	استعمالی صورتیں	اصلی صورتیں
قِيلَ	قُوِلَ قع	خِيفَ	خُوِفَ قع	بِيعَ	بُيِعَ قع
قِيلَا		خِيفَا		بِيعَا	
قِيلُوا		خِيفُوا		بِيعُوا	
قِيلَتْ		خِيفَتْ		بِيعَتْ	
قِيلَتَا		خِيفَتَا		بِيعَتَا	
قُلْنَ	قُوِلْنَ قع	خِفْنَ	خُوِفْنَ قع	بِعْنَ	بُيِعْنَ قع
قُلْتَ		خِفْتَ		بِعْتَ	
قُلْتُمَا		خِفْتُمَا		بِعْتُمَا	
قُلْتُمْ		خِفْتُمْ		بِعْتُمْ	
قُلْتِ		خِفْتِ		بِعْتِ	
قُلْتُمَا		خِفْتُمَا		بِعْتُمَا	
قُلْتُنَّ		خِفْتُنَّ		بِعْتُنَّ	
قُلْتُ		خِفْتُ		بِعْتُ	
قُلْنَا		خِفْنَا		بِعْنَا	

تنبیه ۵ - قُلْنَ سے آخر تک تمام صیغے ماضی معروف کے مشابہ ہیں۔ اسیطرح خِفْنَ اور بِعْنَ ۔

(۲) اَلْمُضَارِعُ الْمَجْهُوْلُ

الواوی				الیائی	
باب نَصَرَ		باب سَمِعَ		باب ضَرَبَ	
استعمالی صورتیں	اصلی صورتیں	استعمالی صورتیں	اصلی صورتیں	استعمالی صورتیں	اصلی صورتیں
يُقَالُ	يُقْوَلُ ق۲۴	يُخَافُ	يُخْوَفُ ق۲۴	يُبَاعُ	يُبْيَعُ ق۲۴
يُقَالَانِ		يُخَافَانِ		يُبَاعَانِ	
يُقَالُوْنَ		يُخَافُوْنَ		يُبَاعُوْنَ	
تُقَالُ		تُخَافُ		تُبَاعُ	
تُقَالَانِ		تُخَافَانِ		تُبَاعَانِ	
يُقَلْنَ	يُقْوَلْنَ ق۲۵	يُخَفْنَ	يُخْوَفْنَ ق۲۵	يُبَعْنَ	يُبْيَعْنَ ق۲۵
تُقَالُ		تُخَافُ		تُبَاعُ	
تُقَالَانِ		تُخَافَانِ		تُبَاعَانِ	
تُقَالُوْنَ		تُخَافُوْنَ		تُبَاعُوْنَ	
تُقَالِيْنَ		تُخَافِيْنَ		تُبَاعِيْنَ	
تُقَالَانِ		تُخَافَانِ		تُبَاعَانِ	
تُقَلْنَ		تُخَفْنَ		تُبَعْنَ	
أُقَالُ		أُخَافُ		أُبَاعُ	
نُقَالُ		نُخَافُ		نُبَاعُ	

۵- اَلْمُضَارِعُ الْمَجْزُوْمُ	۶- اَلْمُضَارِعُ الْمَنْصُوْبُ	۷- اَلْمُضَارِعُ الْمُؤَكَّدُ
لَمْ يَقُلْ (= لَمْ يَقُوْلْ)	لَنْ يَّقُوْلَ	لَيَقُوْلَنَّ
لَمْ يَقُوْلَا	لَنْ يَّقُوْلَا	لَيَقُوْلَانِّ
لَمْ يَقُوْلُوْا	لَنْ يَّقُوْلُوْا	لَيَقُوْلُنَّ
لَمْ تَقُلْ	لَنْ تَقُوْلَ	لَتَقُوْلَنَّ
لَمْ تَقُوْلَا	لَنْ تَقُوْلَا	لَتَقُوْلَانِّ
لَمْ يَقُلْنَ	لَنْ يَّقُلْنَ	لَيَقُلْنَانِّ
لَمْ تَقُلْ	لَنْ تَقُوْلَ	لَتَقُوْلَنَّ
لَمْ تَقُوْلَا	لَنْ تَقُوْلَا	لَتَقُوْلَانِّ
لَمْ تَقُوْلُوْا	لَنْ تَقُوْلُوْا	لَتَقُوْلُنَّ
لَمْ تَقُوْلِيْ	لَنْ تَقُوْلِيْ	لَتَقُوْلِنَّ
لَمْ تَقُوْلَا	لَنْ تَقُوْلَا	لَتَقُوْلَانِّ
لَمْ تَقُلْنَ	لَنْ تَقُلْنَ	لَتَقُلْنَانِّ
لَمْ اَقُلْ	لَنْ اَقُوْلَ	لَاَقُوْلَنَّ
لَمْ نَقُلْ	لَنْ نَقُوْلَ	لَنَقُوْلَنَّ

تنبیہ ۶- لَمْ يَخَفْ، لَمْ يَبِعْ، لَنْ يَّخَافَ، لَنْ يَّبِيْعَ،
لَيَخَافَنَّ اور لَيَبِيْعَنَّ کی گردانیں بھی کرو۔

۸ اَلْاَمْرُ الْحَاضِرُ			۹ اَلنَّهْيُ الْحَاضِرُ		
قُلْ	خَفْ	بِعْ	لَا تَقُلْ	لَا تَخَفْ	لَا تَبِعْ
قُوْلَا	خَافَا	بِيْعَا	لَا تَقُوْلَا	لَا تَخَافَا	لَا تَبِيْعَا
قُوْلُوْا	خَافُوْا	بِيْعُوْا	لَا تَقُوْلُوْا	لَا تَخَافُوْا	لَا تَبِيْعُوْا
قُوْلِيْ	خَافِيْ	بِيْعِيْ	لَا تَقُوْلِيْ	لَا تَخَافِيْ	لَا تَبِيْعِيْ
قُوْلَا	خَافَا	بِيْعَا	لَا تَقُوْلَا	لَا تَخَافَا	لَا تَبِيْعَا
قُلْنَ	خَفْنَ	بِعْنَ	لَا تَقُلْنَ	لَا تَخَفْنَ	لَا تَبِعْنَ

اَلْاَمْرُ الْغَائِبُ			اَلنَّهْيُ الْغَائِبُ		
لِيَقُلْ	لِيَخَفْ	لِيَبِعْ	لَا يَقُلْ	لَا يَخَفْ	لَا يَبِعْ
لِيَقُوْلَا	لِيَخَافَا	لِيَبِيْعَا	لَا يَقُوْلَا	لَا يَخَافَا	لَا يَبِيْعَا
لِيَقُوْلُوْا	لِيَخَافُوْا	لِيَبِيْعُوْا	لَا يَقُوْلُوْا	لَا يَخَافُوْا	لَا يَبِيْعُوْا
لِتَقُلْ	لِتَخَفْ	لِتَبِعْ	لَا تَقُلْ	لَا تَخَفْ	لَا تَبِعْ
لِتَقُوْلَا	لِتَخَافَا	لِتَبِيْعَا	لَا تَقُوْلَا	لَا تَخَافَا	لَا تَبِيْعَا
لِيَقُلْنَ	لِيَخَفْنَ	لِيَبِعْنَ	لَا يَقُلْنَ	لَا يَخَفْنَ	لَا يَبِعْنَ
لِاَقُلْ	لِاَخَفْ	لِاَبِعْ	لَا اَقُلْ	لَا اَخَفْ	لَا اَبِعْ
لِنَقُلْ	لِنَخَفْ	لِنَبِعْ	لَا نَقُلْ	لَا نَخَفْ	لَا نَبِعْ

تنبیہ ۷۔ قُلْنَ اور بِعْنَ یہ دونوں الفاظ ماضی معروف و مجہول کی گردان میں بھی گذرے ہیں پس یہ ماضی بھی ہیں اور امر بھی۔ عبارت میں حسب موقع معنی کئے جائینگے +

(۱۰) اِسْمُ الْفَاعِلِ

قَائِلٌ (ق ۲۶) قَائِلَانِ قَائِلُونَ قَائِلَةٌ قَائِلَتَانِ قَائِلَاتٌ

اسی طرح خَائِفٌ اور بَائِعٌ کی گردانیں کرلو ؛

تنبیه ۸۔ بَائِعٌ کی جمع بَاعَةٌ بھی آتی ہے اور کثیر الاستعمال ہے ؛

(۱۱) اِسْمُ الْمَفْعُولِ

مَقُولٌ (و ۴۷) مَقُولَانِ مَقُولُونَ مَقُولَةٌ مَقُولَتَانِ مَقُولَاتٌ

اِسی طرح مَخُوفٌ (و ۴۷) اور مَبِيعٌ (ی ۴۸) کی گردانیں کرلو ؛

(۱۲) اِسْمُ الظَّرْفِ

مَقَالٌ (= مَقْوَلٌ ق ۴۳) مَقَالَانِ } مَقَاوِلُ

مَقَالَةٌ (= مَقْوَلَةٌ ق ۴۳) مَقَالَتَانِ }

اِسی طرح مَخَافٌ اور مَبَاعٌ کی گردان کرلو ؛

(۱۳) اِسْمُ الْآلَةِ

مِقْوَلٌ (اس میں کوئی تغیر نہیں) مِقْوَلَانِ } مَقَاوِلُ

مِقْوَلَةٌ مِقْوَلَتَانِ }

مِقْوَالٌ مِقْوَالَانِ مَقَاوِيلُ

(۱۴) اِسْمُ التَّفْضِيلِ

أَقْوَلُ (تغیر نہیں) أَقْوَلَانِ أَقْوَلُونَ یا أَقَاوِلُ

قُولَى قُولَيَانِ قُولَيَاتٌ یا قُوَلٌ

تنبیه ۹۔ ابواب مزید کی گردانیں پیشتر کے سبق میں لکھی گئیں ؛

سلسلۃ الالفاظ نمبر ۲۷

إِشْتَاقَ (و-٦) مشتاق ہونا۔	بُرْغُوثٌ (ج بَرَاغِيث) پِسّو
بَاتَ (ی-ض) رات گذارنا	حَسَنَةٌ نیکی
جَاءَ (ی-ض) آنا (- بِ) لانا	حَاشَ لِلّٰهِ ایک طرح کی قسم ہے۔
خَانَ (و-ن) خیانت کرنا	حِصَانٌ گھوڑا
زَادَ (ی-ض) زیادہ ہونا۔ زیادہ کرنا	اَلدَّارُ الْآخِرَةُ پچھلی دنیا
سَاقَ (و-ن) ہانکنا	زُمْرَةٌ (ج زُمَرٌ) گروہ
صَانَ (و-ن) بچانا	سُنَّةُ الرَّسُوْلِ رسول کا طریقہ
عَايَنَ (ی-۳) معائنہ کرنا۔ دیکھنا	عِرْضٌ آبرو
غَفَلَ (ف) غافل ہونا	كَيْدٌ مکر۔ فریب
كَادَ (ی-ض) فریب دینا۔ مکر کرنا	مِثْلٌ (ج أَمْثَالٌ) برابر۔ جیسا
نَامَ (و-س) سونا۔	مُنْذُ سے۔ جب سے
أُسْوَةٌ رہنمائی۔ نمونہ	هَوًى خواہش
أَمَانَةٌ (ج أَمَانَاتٌ)۔ امانت	

مشق نمبر ۳۰

(۱) مَتٰى جِئْتَ هٰهُنَا؟ (۲) جِئْتُ مُنْذُ سَاعَتَيْنِ (۳) جِئْ بِأَخِيْكَ فَإِنِّيْ مُشْتَاقٌ إِلٰى رُؤْيَتِهِ (۴) جِئْنَاكَ وَلَمْ نَجِدْكَ (۵) جَاءَنَا رَسُوْلٌ مِنَ اللّٰهِ فَلْنُطِعْهُ وَلْنَجْعَلْهُ أُسْوَةً فِيْ أُمُوْرِنَا كُلِّهَا (۶) إِحْفَظْ لِسَانَكَ إِنْ صُنْتَهُ صَانَكَ وَإِنْ خُنْتَهُ

خَانَكَ (۷) هَلْ بِعْتَ حِصَانَكَ؟ (۸) لَمْ أَبِعْهُ وَلَنْ أَبِيْعَ (۹)
لِتَقُلْ أُخْتُكَ مَا عَايَنَتْهُ وَلَا تَقُلْ كَذِبًا (۱۰) بِتُّ الْبَارِحَةَ عِنْدَ أَخِيْ
فِي الدِّهْلِيْ وَالْيَوْمَ أَبِيْتُ عِنْدَكُمْ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰى (۱۱) أَفَدْتَنَا
إِفَادَةً عَظِيْمَةً (۱۲) يَا أُخْتِيْ هَلْ تُرِيْدِيْنَ أَنْ تَذْهَبِيْ مَعِيْ إِلَى الْمَدْرَسَةِ
(۱۳) لَا تَنَامُوْا عِنْدَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ (۱۴) مَا نِمْتُ الْبَارِحَةَ إِلَّا قَلِيْلًا مَا
أَخَذَنِي النَّوْمُ لِشِدَّةِ الْحَرِّ وَكَثْرَةِ الْبَرَاغِيْثِ (۱۵) هٰذَا هُوَ الْمُرَادُ

مِنَ الْقُرْاٰن

(۱۶) قُلْنَا يَا نَارُ كُوْنِيْ بَرْدًا وَّسَلَامًا عَلٰى إِبْرَاهِيْمَ (۱۷) قُلْنَ
حَاشَ لِلّٰهِ مَا هٰذَا بَشَرًا (۱۸) وَلَا تَقُوْلُوْا لِمَنْ يُّقْتَلُ فِيْ سَبِيْلِ
اللّٰهِ أَمْوَاتًا بَلْ أَحْيَاءٌ وَّلٰكِنْ لَّا تَشْعُرُوْنَ (۱۹) وَلَا تَقُوْلَنَّ لِشَيْءٍ
إِنِّيْ فَاعِلٌ ذٰلِكَ غَدًا إِلَّا أَنْ يَّشَاءَ اللّٰهُ (۲۰) لَقَدْ جِئْتُمُوْنَا فُرَادٰى
كَمَا خَلَقْنٰكُمْ أَوَّلَ مَرَّةٍ (۲۱) يَا أَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لِمَ تَقُوْلُوْنَ
مَا لَا تَفْعَلُوْنَ (۲۲) مَنْ جَاءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهٗ عَشْرُ أَمْثَالِهَا (۲۳)
إِنَّهُمْ يَكِيْدُوْنَ كَيْدًا وَّأَكِيْدُ كَيْدًا (۲۴) وَلَئِنْ (دیکھو درس ۲۱
تنبیہ ۱) شَكَرْتُمْ لَأَزِيْدَنَّكُمْ (۲۵) أَطِيْعُوا اللّٰهَ وَأَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ
(۲۶) وَلَا تُطِعْ مَنْ أَغْفَلْنَا قَلْبَهٗ عَنْ ذِكْرِنَا وَاتَّبَعَ هَوٰىهُ
(۲۷) يَا أَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اسْتَعِيْنُوْا بِالصَّبْرِ وَالصَّلٰوةِ (۲۸)
وَإِنْ كُنْتُنَّ تُرِدْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَالدَّارَ الْاٰخِرَةَ فَإِنَّ اللّٰهَ أَعَدَّ
لِلْمُحْسِنَاتِ مِنْكُنَّ أَجْرًا عَظِيْمًا (۲۹) وَسِيْقَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا إِلٰى

جَهَنَّمَ زُمَرًا ؕ

عربی میں ترجمہ کرو

(۱) کیا تیرے پاس میرا بھائی آیا تھا؟ (۲) نہیں میرے پاس تیرا بھائی نہیں آیا (۳) اپنی آبرو کو بچاؤ اگرچہ تمھارا مال ضائع ہو (۴) تو اپنی اِس گائے کو ہرگز مت بیچ کیونکہ اس کا دودھ تیرے لئے فائدہ مند ہے (۵) تیرے دونون بھائی وہی کہین جو اُنھون نے دیکھا اور اُنھین جھوٹ نہ کہنا چاہئے (۶) مین آج یہان رات نہ گذارونگا کیونکہ مچھرون کی کثرت کی وجہ سے مجھے نیند نہ آئیگی (۷) اے میری بہنو! اگر تم ارادہ رکھتی ہو کہ تمھارا وطن خود مختار (مستقل) ہو اور تمھاری اولاد آزاد ہون تو اُنھین ظاہر اور باطن مین مسلمان بناؤ (۸) انھون (عورتون) نے کہا حاشَ للہ یہ تو کوئی پتھر نہین ہے (۹) اے ایمان والیان مصیبت کے وقت صبر اور نماز کے ذریعہ مدد طلب کیا کرو (۱۰) اے مسلمان لڑکی؟ تو وہ کیون کہتی ہے جو کرتی نہین ہے (۱۱) تم کل میرے پاس کیون آئے تھے؟ (۱۲) جاہلون کی اطاعت مت کرو (۱۳) امانتون مین خیانت مت کرو (۱۴) مین نے اِس مسئلہ مین علما سے رائے طلب کی ؕ

سوالات نمبر ۹

(۱) معتل کسے کہتے ہیں اور اس کی کتنی قسمیں ہیں۔ ہر ایک کی تعریف کرو۔

(۲) هَبْ کون سی قسم کا لفظ ہے اور کیا صیغہ ہے۔ اصلیت کیا ہے؟

(۳) اِتَّصَلَ کی قسم اور اصلیت بیان کرو۔ اس میں تغیر کس قاعدے سے ہوا ہے؟

(۴) اِدَارَةٌ کیا لفظ ہے۔ اسمیں کیا تغیر ہوا ہے اور کس قاعدے سے؟

(۵) قُلْنَ کون کون سا صیغہ ہو سکتا ہے اور ہر ایک کی اصلیت کیا ہو گی اور اس کے کیا کیا معنی کئے جا سکتے ہیں؟

(۶) مُعْتَادٌ کون کون سا صیغہ ہو سکتا ہے اور ہر ایک کی اصلیت کیا ہے؟

(۷) مَبِيْعٌ کیا صیغہ ہے؟ اس میں کیا تغیر ہوا ہے اور کس قاعدے سے؟

(۸) اَقْوَلُ کیا صیغہ ہے اس میں تغیر کا کون سا قاعدہ جاری ہو سکتا ہے اور وہ کیوں جاری نہیں کیا گیا؟



الدرس الثالث والثلثون

الفعل النّاقص

۱۔ فعل ناقص یا معتل اللام (دیکھو درس ۳۰-۱) میں کئی تغیرات زیادہ ہوتے ہیں۔ جنھیں ہم ایک آسان طریق سے سمجھا دیتے ہیں:۔

(۱) ماضی کے متعلق تغیّرات

قاعدہ ۱/۳۔ ـَوَ سے ـَا اور ـَیَ سے ـٰی ہو جاتا ہے:
دَعَوَ سے دَعَا اور رَمَیَ سے رَمٰی (دیکھو اسی سبق کا فقرہ ۲)+

قاعدہ ۲/۳۔ ـِوَ سے ـِیَ ہو جاتا ہے: رَضِوَ سے رَضِیَ+

قاعدہ ۳/۳۔ ـَوُوْا اور ـَیُوْا سے ـَوْا ہو جاتا ہے: دَعَوُوْا سے دَعَوْا اور رَمَیُوْا سے رَمَوْا (دیکھو درس ۳۴ گردان ۱)+

تنبیہ ۱۔ یہ قاعدہ مضارع میں بھی جاری ہوتا ہے:۔
یَرْضَوُوْنَ سے یَرْضَوْنَ۔ یَلْقَیُوْنَ سے یَلْقَوْنَ (دیکھو درس ۳۴ گردان ۲)+

قاعدہ ۴/۳۔ ـُوُوْا اور ـِیُوْا سے ـُوْا ہو جاتا ہے: سَرُوُوْا سے سَرُوْا۔ رَضِیُوْا سے رَضُوْا۔ لَقِیُوْا سے لَقُوْا (دیکھو درس ۳۴ گردان ۱)+

تنبیہ ۲۔ یہ قاعدہ مضارع میں بھی جاری ہوتا ہے:
یَدْعُوُوْنَ سے یَدْعُوْنَ، یَرْمِیُوْنَ سے یَرْمُوْنَ (دیکھو درس ۳۴ گردان ۲)+

(۲) مضارع کے متعلق تغیرات

قاعدہ ۵/۳۴۔ ـَـوُ اور ـَـیُ سے ـَـی ہو جاتا ہے: یَرْضَوُ سے یَرْضٰی، یَلْقَیُ سے یَلْقٰی (دیکھو اسی سبق کا فقرہ ۲) +

قاعدہ ۶/۳۵۔ ـُـوُ سے ـُـوْ ہو جاتا ہے: یَدْعُوُ سے یَدْعُوْ +

قاعدہ ۷/۳۶۔ ـِـیُ سے ـِـیْ ہو جاتا ہے: یَرْمِیُ سے یَرْمِیْ +

قاعدہ ۸/۳۷۔ حالت جزمی مین فعل ناقص کے مضارع کا لام کلمہ (جو کہ حرف علت ہوتا ہے) گرا دیا جاتا ہے: یَلْقٰی سے لَمْ یَلْقَ، یَدْعُوْ سے لَمْ یَدْعُ، یَرْمِیْ سے لَمْ یَرْمِ (دیکھو درس ۳۴ گردان ۶) اسی طرح امر کے آخر سے لام کلمہ گرا دیا جاتا ہے: اِلْقَ، اُدْعُ اور اِرْمِ سے لام کلمہ گرا دیا گیا ہے +

قاعدہ ۹/۳۸۔ ـَـوِیْ اور ـَـیِیْ سے ـَـیْ ہو جاتا ہے: تَرْضَوِیْنَ سے تَرْضَیْنَ، تَلْقَیِیْنَ سے تَلْقَیْنَ (دیکھو درس ۲۴ گردان ۲) +

قاعدہ ۱۰/۳۹۔ ـُـوِیْ اور ـِـیِیْ سے ـِـیْ ہو جاتا ہے: تَدْعُوِیْنَ سے تَدْعِیْنَ، تَرْمِیِیْنَ سے تَرْمِیْنَ (دیکھو درس ۳۴ گردان ۲) +

(۳) اسم فاعل، اسم مفعول، اسم ظرف اور مصدر کے متعلق تغیرات

قاعدہ ۱۱/۴۰۔ ـِـوٌ، ـِـیٌ، ـُـوٌ اور ـُـیٌ سے ـٍ ہو جاتا ہے: دَاعِوٌ سے دَاعٍ (اسم فاعل)، رَامِیٌ رَامٍ (اسم فاعل) اور تَرَاضُوٌ سے تَرَاضٍ اور تَلَاقُیٌ سے تَلَاقٍ (مصدر باب ۵) +

قاعدہ ۱۲/۴۱۔ ـِـوُ اور ـِـیُ سے ـِـیْ ہو جاتا ہے: اَلدَّاعِوُ سے اَلدَّاعِیْ (اسم فاعل)، مَدَاعِوُ سے مَدَاعِیْ (اسم ظرف جمع) اَلرَّامِیُ سے اَلرَّامِیْ +

قاعدہ ۴۴/۱۳۔ ـُوْیٌ اور ـِیْوٌ سے ـِیٌّ ہو جاتا ہے: مَرْمُوْیٌ سے مَرْمِیٌّ (اسم مفعول)، سَرِیْوٌ سے سَرِیٌّ (سَرُوَ سے اسم الصفۃ)+

تنبیہ ۳۔ ناقص واوی باب نَصَرَ یا کَرُمَ سے آئے تو اس کے اسم مفعول میں ادغام کا قاعدہ (۱/۴) جاری ہوگا: مَدْعُوْوٌ سے مَدْعُوٌّ اور باب سَمِعَ سے آئے تو اس کے تمام صیغوں میں ناقص یائی کے جیسا تغیر ہوتا ہے۔ اسی لئے رَضِیَ (= رَضِوَ) کے اسم مفعول مَرْضُوْوٌ کو مَرْضُوْیٌ فرض کرکے اس میں مَرْمِیٌّ کا قاعدہ ۴۴/۱۲ جاری کرتے ہیں اور مَرْضِیٌّ بنا لیتے ہیں+

قاعدہ ۴۴/۱۴۔ ـَوٌ اور ـَیٌ سے ـًی ہو جاتا ہے: مَدْعَوٌ سے مَدْعًی اور مَرْمَیٌ سے مَرْمًی (اسم الظرف)+

تنبیہ ۴۔ اَلْ داخل ہو تو اَلْمَدْعٰی اور اَلْمَرْمٰی کہیںگے+

قاعدہ ۴۴/۱۵۔ ـَاوٌ اور ـَایٌ سے ـَاءٌ ہو جاتا ہے: دُعَاوٌ سے دُعَاءٌ (پکارنا مصدر دَعَا کا) اِلْقَایٌ سے اِلْقَاءٌ (ڈالنا مصدر اَلْقٰی [بابِ] کا)+

تنبیہ ۵۔ ناقص سے باب فَعَّلَ کا مصدر تَفْعِلَۃٌ کے وزن پر آتا ہے: سَمّٰی کا مصدر تَسْمِیَۃٌ (نام رکھنا)+

۲۔ ناقص واوی ثلاثی مجرد کے تین بابوں (نَصَرَ، سَمِعَ اور کَرُمَ) سے اکثر آتا ہے اور یائی بھی تین بابوں (ضَرَبَ، فَتَحَ اور سَمِعَ) سے اکثر آتا ہے۔ ہر ایک کی صرف صغیر یہاں لکھی جاتی ہے۔ صرف کبیر

آئندہ سبق میں لکھی جائیگی ؛

(۱) اَلنَّاقِصُ الْوَاوِيُّ

الماضی	المضارع	الامر	اسم الفاعل	اسم المفعول
دَعَا[1] (ن۔ ن ۱/۳)	يَدْعُوْ (ن ۶/۳۵)	اُدْعُ (ن ۶/۳۴)	دَاعٍ (ن ۱۱/۳۴)	مَدْعُوٌّ (ن ۲/۹)
رَضِيَ[2] (س ن ۱/۳)	يَرْضٰى (ن ۳/۳۴)	اِرْضَ (〃)	رَاضٍ (〃)	مَرْضِيٌّ (ن ۱۳/۴۲)
سَرُوَ[3] (ک)	يَسْرُوْ (ن ۶/۳۵)	اُسْرُ (〃)	سَرِيٌّ (ن ۱۳/۴۲)	

(۲) اَلنَّاقِصُ الْيَائِيُّ

الماضی	المضارع	الامر	اسم الفاعل	اسم المفعول
رَمٰى[4] (ض ن ۱/۳)	يَرْمِيْ (ن ۶/۳۴)	اِرْمِ (ن ۶/۳۴)	رَامٍ (ن ۱۱/۳۴)	مَرْمِيٌّ (ن ۱۳/۴۲)
سَعٰى[5] (ف۔ ق ۱/۳)	يَسْعٰى (ن ۳/۳۴)	اِسْعَ (〃)	سَاعٍ (〃)	مَسْعِيٌّ (〃)
لَقِيَ[6] (س)	يَلْقٰى (〃)	اِلْقَ (〃)	لَاقٍ (〃)	مَلْقِيٌّ (〃)

مِنَ الثُّلَاثِيِّ الْمَزِيْدِ

	الماضی	المضارع	الامر	اسم الفاعل	اسم المفعول	المصدر
۱	اَلْقٰى (ن ۱/۳)	يُلْقِيْ (ن ۳/۳۴)	اَلْقِ (ن ۳/۳۴)	مُلْقٍ (ن ۱۱/۳۴)	مُلْقًى (ن ۱۳/۳۴)	اِلْقَاءٌ[7] (ن ۱۵/۴۲)
۲	لَقّٰى (〃)	يُلَقِّيْ	لَقِّ (〃)	مُلَقٍّ (〃)	مُلَقًّى (〃)	تَلْقِيَةٌ[8]
۳	لَاقٰى	يُلَاقِيْ	لَاقِ	مُلَاقٍ	مُلَاقًى	مُلَاقَاةٌ[9]
۴	تَلَقّٰى	يَتَلَقّٰى	تَلَقَّ	مُتَلَقٍّ	مُتَلَقًّى	تَلَقِّيْ[10] (ن ۱/۳۴)
۵	تَلَاقٰى	يَتَلَاقٰى	تَلَاقَ	مُتَلَاقٍ	مُتَلَاقًى	تَلَاقِيْ[11] (ن ۱/۴)

۱ بلانا۔ پکارنا ۲ خوش ہونا ۳ شریف ہونا ۴ پھینکنا ۵ کوشش کرنا۔ دوڑنا ۶ ملنا
۷ ڈالنا ۸ پانا ۹ ملاقات کرنا ۱۰ ملنا ۱۱ باہم ملنا ؛

	الماضی	المضارع	الامر	اسم الفاعل	اسم المفعول	المصدر
۶	اِلْتَقٰی	یَلْتَقِیْ	اِلْتَقِ	مُلْتَقٍ	مُلْتَقًی	اِلْتِقَاءٌ[۱]
۷	اِنْقَضٰی+	یَنْقَضِیْ	اِنْقَضِ	مُنْقَضٍ	مُنْقَضًی	اِنْقِضَاءٌ[۲]
۸	اِرْعَوٰی+	یَرْعَوِیْ	اِرْعَوِ	مُرْعَوٍ	مُرْعَوًی	اِرْعِوَاءٌ[۳]
۱۰	اِسْتَلْقٰی	یَسْتَلْقِیْ	اِسْتَلْقِ	مُسْتَلْقٍ	مُسْتَلْقًی	اِسْتِلْقَاءٌ[۴]

سلسلۃ الالفاظ نمبر ۲۸

تنبیہ۔ الفاظ ذیل میں فعل ناقص واوی کی طرف و سے اشارہ کیا گیا ہے اور یائی کی طرف ی سے۔ جیسا کہ اجوف واوی اور یائی کی طرف اشارہ کیا گیا ہے (دیکھو سلسلہ ۲۶ تنبیہ ۴) +

أَتٰی (ی-ض) آنا (۱) دینا
أَجَابَ (و-۱) جواب دینا۔ قبول کرنا
أَصَابَ (و-۱) پہنچنا۔ لگنا
أَدْرَكَ (۱) پانا
أَصْبَحَ (۱) صَبَّحَ (۲) صبح کرنا
أَعْطٰی (۱) دینا
أَمْسٰی (۱) مَسّٰی (۲) شام کرنا
بَقِیَ (ی-س) باقی رہنا
بَکٰی (ی-ض) رونا (۱) رُلانا

بَلَا (و-ن) آزمانا۔ مبتلا کرنا (۶) مبتلا کرنا
بَنٰی (ی-ض) بنانا۔ تعمیر کرنا
تَمَنّٰی (۴) آرزو کرنا
خَشِیَ (ی-س) ڈرنا
دَعَا (و-ن) بلانا (ـ لَ) اچھی دعا دینا (ـ عَلٰی) بد دعا دینا
سَقٰی (ی-ض) پلانا۔ سیراب کرنا
عَفَا (و-ن) معاف کرنا

[۱] آمنے سامنے ہونا [۲] ختم ہونا [۳] باز آنا [۴] چت لیٹنا +

+ لَقِیَ باب ۷ اور ۸ سے نہیں آتا اس لئے مادہ بدلنا پڑا +

قَضٰی (ی۔ض) حکم کرنا۔ فیصلہ کرنا
کَفٰی (ی۔ض) کافی ہونا۔ بچانا
نَادٰی (۳) منادی کرنا۔ آواز دینا
نَهٰی (ی۔ض) روکنا (۲) رُک جانا
هَدٰی (ی۔ض) ہدایت کرنا

اِذَا جب۔ یکایک
بُنْدُقَةٌ گولی
بُنَیَّ اے میرے پیارے بیٹے
بَیْعٌ خرید و فروخت۔ لین دین
تَهْلُكَةٌ ہلاکی
جِهَةٌ (ج جِهَاتٌ) طرف۔ سمت

حَالًا فوراً
ذِئْبٌ بھیڑیا
رُعْبٌ ہیبت
سَهْمٌ تیر
شَرَابٌ پینے کی چیز (جیسے پانی۔ شربت)
شَتّٰی مختلف۔ متفرق
شَیْخٌ بوڑھا۔ پیر۔ اُستاد
طَهُوْرٌ بہت پاک
عُذْرٌ بہانہ
مَرْءٌ مرد

مشق نمبر ۳۱

(۱) دَعَا الرَّشِیْدُ اَبَا اَحْمَدَ فَاَتَاهُ وَسَلَّمَ عَلَیْهِ (۲) کُنْتُ دَعَوْتُهٗ اِلَی الطَّعَامِ لٰكِنْ مَا اَجَابَ (۳) اُدْعُ لِیْ اَیُّهَا الشَّیْخُ (۴) مَا كَانَتْ اُمُّ جَعْفَرَ رَاضِیَةً عَنْهُ فَدَعَتْ عَلَیْهِ (۵) رَمٰی هَاشِمٌ نِ السَّهْمَ اِلَی الْاَسَدِ فَاَصَابَهٗ وَمَاتَ حَالًا (۶) یَا وَلَدُ اسْقِنِیْ شَرَابًا بَارِدًا (۷) لِمَاذَا تَبْكِیْ یَا بُنَیَّ مَا اَبْكَاكَ (۸) لَا تَبْكِ وَسَلْ مَا شِئْتَ (۹) مَا بَقِیَ لَهٗ عُذْرٌ (۱۰) مَا (استفہامیہ) اَبْقَیْتَ

لِنَفْسِكَ ؟ (۱۱) كَفَانِيْ مَا أَعْطَانِيَ اللّٰهُ مِنَ الْمَالِ (۱۲) عَفَا اللّٰهُ عَنْكَ (۱۳) قَدْ عَفَوْنَا عَنْهُ (۱۴) أَتَانَا أَخُوكَ فَآتَيْنَهُ كِتَابًا نَافِعًا (۱۵) كَانَ الْوَلَدُ يَرْمِي الْحَجَرَ فِي جِهَاتٍ شَتّٰى وَإِذَا أَصَابَ حَجَرَةٌ أَخَاهُ الصَّغِيْرَ فَقَعَدَ يَبْكِيْ (۱۶) تِلْكَ الْبَسَاتِيْنُ تُسْقٰى مِنْ مَاءِ النَّهْرِ (۱۷) أَحْسَنُ الْمَسَاجِدِ فِي الْهِنْدِ الْجَامِعُ الَّذِيْ بُنِيَ بِأَمْرِ السُّلْطَانِ شَاهْ جَهَانَ فِي الدِّهْلِيْ وَمِنْ عَجَائِبَاتِ الدُّنْيَا الْعِمَارَةُ الْمُسَمَّاةُ بِالتَّاجْ مَحَلْ فِيْ أَكْرَه الَّتِيْ بَنَاهَا السُّلْطَانُ الْمَعْرُوْفُ (رَحِمَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى) (۱۸) سُمِّيَتْ بِنْتُهُ بِزَيْنَبَ (۱۹) مَا (اسمیہ) كُلُّ مَا (موصولہ) يَتَمَنَّى الْمَرْءُ يُدْرِكُهُ (۲۰) دُعِيْتُ يَوْمًا إِلَى الْأَمِيْرِ (۲۱) بَقِيَتِ الْأُمُوْرُ عَلٰى حَالِهَا

(۲۲) وَمَا مِنْ يَدٍ إِلَّا يَدُ اللّٰهِ فَوْقَهَا
وَلَا ظَالِمٍ إِلَّا سَيُبْلٰى بِأَظْلَمِ

مَسَّاكَ يَا أَمْسَاكَ اللّٰهُ بِالْخَيْرِ (شام کے وقت ملاقات کی دعا) اَللّٰهُ يُمَسِّيْكَ بِالْخَيْرِ (جواب دعا) صَبَّحَكَ اللّٰهُ بِالْخَيْرِ (صبح کے وقت ملاقات کی دعا) اَللّٰهُ يُصَبِّحُكَ بِالْخَيْرِ (جواب دعا)

مِنَ الْقُرْآنِ

(۲۳) وَسَقٰهُمْ رَبُّهُمْ شَرَابًا طَهُوْرًا (۲۴) رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ ذٰلِكَ لِمَنْ خَشِيَ رَبَّهُ (۲۵) إِنَّمَا يَخْشَى اللّٰهَ مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمَاءُ (۲۶) إِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ (۲۷) إِنَّكَ لَا

تَهْدِيْ مَنْ اَحْبَبْتَ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ يَهْدِيْ مَنْ يَّشَاءُ (۲۸) لَيْسَ
لِلْاِنْسَانِ اِلَّا مَا سَعٰى (۲۹) فَاقْضِ مَا اَنْتَ قَاضٍ اِنَّمَا تَقْضِيْ
هٰذِهِ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا (۳۰) لَا تَخْشَوْهُمْ وَاخْشَوْنِ (وَاخْشَوْنِيْ)
اِنْ كُنْتُمْ مُؤْمِنِيْنَ (۳۱) مَا اٰتٰكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ وَمَا نَهٰكُمْ
عَنْهُ فَانْتَهُوْا (۳۲) وَلَسَوْفَ يُعْطِيْكَ رَبُّكَ فَتَرْضٰى (۳۳) وَلَا
تُلْقُوْا بِاَيْدِيْكُمْ اِلَى التَّهْلُكَةِ (۳۴) سَنُلْقِيْ فِيْ قُلُوْبِ الَّذِيْنَ
كَفَرُوا الرُّعْبَ (۳۵) اِنِّيْ ظَنَنْتُ اَنِّيْ مُلٰقٍ حِسَابِيَهْ[1] (حِسَابِيْ)
(۳۶) يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اِذَا نُوْدِيَ لِلصَّلٰوةِ مِنْ يَّوْمِ الْجُمُعَةِ
فَاسْعَوْا اِلٰى ذِكْرِ اللّٰهِ وَذَرُوا الْبَيْعَ (۳۷) اَلَيْسَ اللّٰهُ بِكَافٍ عَبْدَهٗ؟
(۳۸) فَسَيَكْفِيْكَهُمُ اللّٰهُ (۳۹) وَقَضٰى رَبُّكَ اَنْ لَّا تَعْبُدُوْا اِلَّا اِيَّاهُ

عربی میں ترجمہ کرو

(۱) احمد کے باپ نے رشید کو بلایا تو وہ اس کے پاس آیا اور اسے ایک کتاب دی (۲) ہم نے انھیں کھانے کو بلایا تھا لیکن انھوں[2] نے قبول نہ کیا (۳) پیر صاحب (شیخ) نے میرے لئے دعائے (خیر) کی (۴) اس کا باپ اس سے راضی نہ تھا پس اسے بددعا دی (۵) حامد نے بھیڑیے کی طرف ایک گولی پھینکی تو وہ اسے لگی اور وہ فوراً مرگیا (۶) اے لڑکی! تو کیوں روتی ہے تجھے کس نے رلایا؟ (۷) تو اپنے لئے کیا باقی رکھیگا؟ (۸) ہمیں جو کچھ مال اللہ نے دیا ہے وہ کفایت کریگا (۹) اس کے لڑکے کا نام محمود رکھا گیا (۱۰) یہ مدرسہ وزیر کے حکم سے تعمیر کیا گیا (۱۱) وہ کھیتی بارش کے پانی سے سیراب کی جاتی ہے (۱۲) اللہ تمھاری صبح اچھی کرے +

[1] اس کے آخر کی ھ زائد ہے دراصل حِسَابِیْ (میرا حساب) ہے + [2] لٰكِنَّهُمْ مَا اَجَابُوْا +

الدرس الرابع والثلاثون

الصرف الكبير للناقص

(گردان ۱) الماضي المعروف

الواوي		اليائي	
باب نَصَرَ	باب سَمِعَ ٭	باب ضَرَبَ	باب سَمِعَ
دَعَا ق ۱/۲۰	رَضِيَ ق ۲/۳۱	رَمٰى ق ۱/۳۰	لَقِيَ
دَعَوَا	رَضِيَا	رَمَيَا	لَقِيَا
دَعَوْا ق ۳/۳۲	رَضُوْا ق ۴/۳۳	رَمَوْا ق ۳/۳۲	لَقُوْا ق ۴/۳۳
دَعَتْ +	رَضِيَتْ	رَمَتْ +	لَقِيَتْ
دَعَتَا +	رَضِيَتَا	رَمَتَا +	لَقِيَتَا
دَعَوْنَ	رَضِيْنَ	رَمَيْنَ	لَقِيْنَ
دَعَوْتَ	رَضِيْتَ	رَمَيْتَ	لَقِيْتَ
دَعَوْتُمَا	رَضِيْتُمَا	رَمَيْتُمَا	لَقِيْتُمَا
دَعَوْتُمْ	رَضِيْتُمْ	رَمَيْتُمْ	لَقِيْتُمْ
دَعَوْتِ	رَضِيْتِ	رَمَيْتِ	لَقِيْتِ
دَعَوْتُمَا	رَضِيْتُمَا	رَمَيْتُمَا	لَقِيْتُمَا
دَعَوْتُنَّ	رَضِيْتُنَّ	رَمَيْتُنَّ	لَقِيْتُنَّ
دَعَوْتُ	رَضِيْتُ	رَمَيْتُ	لَقِيْتُ
دَعَوْنَا	رَضِيْنَا	رَمَيْنَا ۰	لَقِيْنَا

+ دَعَتْ اور دَعَتَا میں دَعَا کا الف اور رَمَتْ اور رَمَتَا میں رَمٰى کا الف گرا دیا گیا ہے +

(گردان ۲) المضارع المعروف

اَلْوَاوِيُّ		اَلْيَائِيُّ	
بَابُ نَصَرَ	بَابُ سَمِعَ	بَابُ ضَرَبَ	بَابُ سَمِعَ
يَدْعُوْ و ۶/۳۷	يَرْضٰى و ۵/۳۴	يَرْمِيْ و ۶/۳۶	يَلْقٰى و ۵/۳۴
يَدْعُوَانِ	يَرْضَيَانِ	يَرْمِيَانِ	يَلْقَيَانِ
يَدْعُوْنَ م و ۴/۳۳	يَرْضَوْنَ و ۳/۳۲	يَرْمُوْنَ و ۴/۳۳	يَلْقَوْنَ و ۳/۳۲
تَدْعُوْ	تَرْضٰى	تَرْمِيْ	تَلْقٰى
تَدْعُوَانِ	تَرْضَيَانِ	تَرْمِيَانِ	تَلْقَيَانِ
يَدْعُوْنَ م	يَرْضَيْنَ	يَرْمِيْنَ	يَلْقَيْنَ
تَدْعُوْ	تَرْضٰى	تَرْمِيْ	تَلْقٰى
تَدْعُوَانِ	تَرْضَيَانِ	تَرْمِيَانِ	تَلْقَيَانِ
تَدْعُوْنَ م و ۴/۳۳	تَرْضَوْنَ و ۳/۳۲	تَرْمُوْنَ و ۴/۳۳	تَلْقَوْنَ و ۳/۳۲
تَدْعِيْنَ و ۱۰/۳۹	تَرْضَيْنَ م و ۹/۳۸	تَرْمِيْنَ م و ۱۰/۳۹	تَلْقَيْنَ م و ۹/۳۸
تَدْعُوَانِ	تَرْضَيَانِ	تَرْمِيَانِ	تَلْقَيَانِ
تَدْعُوْنَ م	تَرْضَيْنَ م	تَرْمِيْنَ م	تَلْقَيْنَ م
اَدْعُوْ	اَرْضٰى	اَرْمِيْ	اَلْقٰى
نَدْعُوْ	نَرْضٰى	نَرْمِيْ	نَلْقٰى

تنبیہ ۱۹- اوپر کی گردان میں بعض صیغوں کے سامنے حرف م لکھا ہوا ہے اس سے یہ مطلب ہے کہ ہر دو لفظ باہم متشابہ ہیں بعض میں تغیر ہوا ہے اور بعض اپنی اصل پر قائم ہیں۔

(گردان ٣) اَلْمَاضِی الْمَجْهُوْلُ		(گردان ٤) اَلْمُضَارِعُ الْمَجْهُوْلُ	
اَلْوَاوِیُّ	اَلْیَائِیُّ	اَلْوَاوِیُّ	اَلْیَائِیُّ
باب نَصَرَ	باب ضَرَبَ	باب نَصَرَ	باب ضَرَبَ
دُعِیَ ن ٢/٣١	رُمِیَ	یُدْعٰی ن ٥/٣٤	یُرْمٰی ن ٥/٣٤
دُعِیَا	رُمِیَا	یُدْعَیَانِ	یُرْمَیَانِ
دُعُوْا ن ٣/٣٢	رُمُوْا ن ٣/٣٢	یُدْعَوْنَ ن ٣/٣٢	یُرْمَوْنَ ن ٣/٣٢
دُعِیَتْ	رُمِیَتْ	تُدْعٰی	تُرْمٰی
دُعِیَتَا	رُمِیَتَا	تُدْعَیَانِ	تُرْمَیَانِ
دُعِیْنَ	رُمِیْنَ	یُدْعَیْنَ	یُرْمَیْنَ
دُعِیْتَ	رُمِیْتَ	تُدْعٰی	تُرْمٰی
دُعِیْتُمَا	رُمِیْتُمَا	تُدْعَیَانِ	تُرْمَیَانِ
دُعِیْتُمْ	رُمِیْتُمْ	تُدْعَوْنَ ن ٣/٣٢	تُرْمَوْنَ ن ٣/٣٢
دُعِیْتِ	رُمِیْتِ	تُدْعَیْنَ م ن ٩/٣٨	تُرْمَیْنَ م ن ٩/٣٨
دُعِیْتُمَا	رُمِیْتُمَا	تُدْعَیَانِ	تُرْمَیَانِ
دُعِیْتُنَّ	رُمِیْتُنَّ	تُدْعَیْنَ م	تُرْمَیْنَ م
دُعِیْتُ	رُمِیْتُ	اُدْعٰی	اُرْمٰی
دُعِیْنَا	رُمِیْنَا	نُدْعٰی	نُرْمٰی

تنبیہ ٢۔ متشابہ الفاظ کی اصلیت ٹھیک پہچانو (دیکھو تنبیہ ١)۔

تنبیہ ٣۔ دیکھو مجہول میں واوی اور یائی یکساں معلوم ہوتے ہیں۔

اَلْمُضَارِعُ الْمَنْصُوْبُ وَالْمَجْزُوْمُ

(گردان ۵) اَلْمَنْصُوْبُ بِلَنْ		(گردان ۶) اَلْمَجْزُوْمُ بِلَمْ	
باب نَصَرَ	باب ضَرَبَ	باب نَصَرَ	باب ضَرَبَ
لَنْ يَّدْعُوَ	لَنْ يَّرْمِيَ	لَمْ يَدْعُ و ش۸	لَمْ يَرْمِ و ۸/۳۴
لَنْ يَّدْعُوَا	لَنْ يَّرْمِيَا	لَمْ يَدْعُوَا	لَمْ يَرْمِيَا
لَنْ يَّدْعُوْا	لَنْ يَّرْمُوْا	لَمْ يَدْعُوْا	لَمْ يَرْمُوْا
لَنْ تَدْعُوَ	لَنْ تَرْمِيَ	لَمْ تَدْعُ	لَمْ تَرْمِ
لَنْ تَدْعُوَا	لَنْ تَرْمِيَا	لَمْ تَدْعُوَا	لَمْ تَرْمِيَا
لَنْ يَّدْعُوْنَ	لَنْ يَّرْمِيْنَ	لَمْ يَدْعُوْنَ	لَمْ يَرْمِيْنَ
لَنْ تَدْعُوَ	لَنْ تَرْمِيَ	لَمْ تَدْعُ	لَمْ تَرْمِ
لَنْ تَدْعُوَا	لَنْ تَرْمِيَا	لَمْ تَدْعُوَا	لَمْ تَرْمِيَا
لَنْ تَدْعُوْا	لَنْ تَرْمُوْا	لَمْ تَدْعُوْا	لَمْ تَرْمُوْا
لَنْ تَدْعِيْ	لَنْ تَرْمِيْ	لَمْ تَدْعِيْ	لَمْ تَرْمِيْ
لَنْ تَدْعُوَا	لَنْ تَرْمِيَا	لَمْ تَدْعُوَا	لَمْ تَرْمِيَا
لَنْ تَدْعُوْنَ	لَنْ تَرْمِيْنَ	لَمْ تَدْعُوْنَ	لَمْ تَرْمِيْنَ
لَنْ اَدْعُوَ	لَنْ اَرْمِيَ	لَمْ اَدْعُ	لَمْ اَرْمِ
لَنْ نَّدْعُوَ	لَنْ نَّرْمِيَ	لَمْ نَدْعُ	لَمْ نَرْمِ

اَلْاَمْرُ وَالنَّهْيُ

اَلنَّهْيُ (گردان ۸)		اَلْاَمْرُ (گردان ۷)	
لَا تَرْمِ (و ۲۸)	لَا تَدْعُ (و ۲۸)	اِرْمِ (و ۲۸)	اُدْعُ (و ۲۸)
لَا تَرْمِيَا	لَا تَدْعُوَا	اِرْمِيَا	اُدْعُوَا
لَا تَرْمُوْا	لَا تَدْعُوْا	اِرْمُوْا	اُدْعُوْا
لَا تَرْمِيْ	لَا تَدْعِيْ	اِرْمِيْ	اُدْعِيْ
لَا تَرْمِيَا	لَا تَدْعُوَا	اِرْمِيَا	اُدْعُوَا
لَا تَرْمِيْنَ	لَا تَدْعُوْنَ	اِرْمِيْنَ	اُدْعُوْنَ

(۹) اِسْمُ الْفَاعِلِ

دَاعٍ (و ۲۸) دَاعِيَانِ دَاعُوْنَ دَاعِيَةٌ دَاعِيَتَانِ دَاعِيَاتٌ

رَضِيَ سے اسم فاعل رَاضٍ و ۲۸ اور رَمٰی سے رَامٍ ہوگا +

(۱۰) اِسْمُ الْمَفْعُوْلِ

مَدْعُوٌّ (در اصل مَدْعُوْوٌ) مَدْعُوَّانِ مَدْعُوُّوْنَ مَدْعُوَّةٌ مَدْعُوَّتَانِ مَدْعُوَّاتٌ

رَضِيَ سے اسم مفعول مَرْضِيٌّ اور رَمٰی سے مَرْمِيٌّ (و ۳۲) ہوگا +

(۱۱) اِسْمُ الظَّرْفِ

مَدْعًى (= مَدْعَوٌ - و ۳۲) مَدْعَيَانِ
مَدْعَاةٌ (= مَدْعَوَةٌ - و ۳۲) مَدْعَاتَانِ
} مَدَاعٍ (= مَدَاعِوُ و ۲۸)

اسی طرح رَضِيَ سے مَرْضًی اور رَمٰی سے مَرْمًی آتا ہے +

(۱۲) اِسْمُ الْآلَةِ

مِدْعًى (= مِدْعَوٌ- ن ۴۴/۳)	مِدْعَيَانِ	مَدَاعٍ (= مَدَاعِوُ ن ۴۴/۱۱)
مِدْعَاةٌ (= مِدْعَوَةٌ - ن ۴۴/۳)	مِدْعَاتَانِ	
مِدْعَاءٌ (= مِدْعَاوٌ- ن ۴۴/۱۵)	مِدْعَاوَانِ	مَدَاعِيُّ (= مَدَاعِيُوْن ۴۴/۱۳)

اسی طرح مِرْضًى اور مِرْمًى کی گردان کرلو ؛

(۱۳) اسم التفضیل

اَدْعٰی (= اَدْعَوُ- ن ۴۴/۵)	اَدْعَيَانِ	اَدْعَوْنَ یا اَدَاعِی
دُعْوٰی یا دُعْیَا	دُعْوَيَانِ	دُعْوَيَاتٌ یا دُعًى ۴۴/۱۴

الدرس الخامس والثلثون

اَلْفِعْلُ اللَّفِيْفُ وَفِعْلُ رَءٰی

۱۔ لفیف وہ فعل یا اسم ہے جس کے حروف اصلیہ میں دو حرف علت ہوں اس کی دو قسمیں ہیں :۔

(۱) لفیف مقرون۔ جس میں دونوں حرفِ علت باہم قرین (متصل) ہوں : رَوٰی (= رَوَیَ۔ روایت کرنا)۔ گویا یہ اجوف اور ناقص کا مجموعہ ہے ؛

(۲) لفیف مفروق۔ جس میں دونوں حرف علت کے درمیان کوئی حرفِ صحیح حائل ہو : وَقٰی (= وَقَیَ۔ بچانا) گویا یہ مثال اور ناقص کا مجموعہ ہے ؛

۲۔ لفیف مقرون میں تو صرف ناقص کے تغیرات ہونگے اور مفروق میں مثال اور ناقص دونوں کے۔ پس رَوٰی کی گردان رَمٰی کے قیاس پر

تم خود کرسکتے ہو۔ اور وَقٰی کی صرف صغیر ہم ذیل میں لکھ دیتے ہیں اس کی صرف کبیر تم بنا لینا :-

الماضی	المضارع	الامر	اسم الفاعل	اسم المفعول	المصدر
وَقٰی	یَقِیْ (= یَوْقِیُ - ق۱ و ق۳)	قِ	وَاقٍ	مَوْقِیٌّ	وِقَایَۃٌ

تنبیہ ۱۔ قِ (امر) اصل میں اِوْقِیْ تھا۔ واو بروئے قاعدہ (۱/۱۴) حذف ہوا اور ی بروئے قاعدہ (۳/۲۶) حذف ہوئی۔ امر کی پوری گردان اس طرح ہوگی :- قِ۔ قِیَا۔ قُوْا۔ قِیْ۔ قِیَا۔ قِیْنَ +

وَقٰی کی گردان باب اِفْتَعَلَ سے اِتَّقٰی (= اِوْتَقٰی ق۱۹) یَتَّقِیْ اِتَّقِ مُتَّقٍ +

۳ - فعل رَءٰی (دیکھنا۔ سمجھنا) :-

ظاہر ہے کہ رَءٰی میں عین کلمہ ہمزہ ہونے کی وجہ سے وہ مھموز العین ہے اور لام کلمہ ی ہونے کی وجہ سے ناقص یائی ہے +

اس کی ماضی کی گردان تو رَمٰی کے جیسی ہوگی۔ مگر مضارع اور امر سے ہمزہ حذف کردیا جاتا ہے۔ چنانچہ مضارع کی گردان یہ ہے :-

یَرٰی　یَرَیَانِ　یَرَوْنَ　تَرٰی　تَرَیَانِ　یَرَیْنَ

تَرٰی　تَرَیَانِ　تَرَوْنَ　تَرَیْنَ　تَرَیَانِ　تَرَیْنَ

اَرٰی　نَرٰی

اور امر حاضر کی گردان یوں ہوگی :-

رَ　رَیَا　رَوْا　رَیْ　رَیَا　رَیْنَ

تنبیہ ۲۔ رَءٰی کا ماضی اور مضارع ہی کثیرالاستعمال ہے

امرحاضر کا استعمال شاید ہی ہوتا ہو۔ اکثر اس معنی میں اُنْظُرْ کا استعمال کرتے ہیں اور جدید محاورے میں اکثر لفظ شُفْ (دیکھ) کا استعمال ہوتا ہے۔

اسم فاعل "رَاءٍ" مثل رَامٍ کے اور اسم مفعول "مَرْئِیٌّ" مثل مَرْمِیٌّ کے ۔

ابواب مزید میں سے صرف باب اَفْعَلَ میں ہمزہ گرا دیا جاتا ہے :-

اَرٰی یُرِیْ اَرِ مُرِیٌ مُرًی اِرَاءَةٌ

باقی ابواب مزید میں ہمزہ حذف نہیں ہوتا۔ اس کی گردان ناقص کی طرح کر لو:-

باب فَاعَلَ سے - رَاءٰی یُرَاءِیْ رَاءِ مُرَاءٍ مُرَائًی

باب اِفْتَعَلَ سے اِرْتَاٰی یَرْتَاٰیْ اِرْتَأْ مُرْتَأٍ مُرْتَاًی

۴- رَوِیَ یَرْوٰی (سیراب ہونا) قَوِیَ یَقْوٰی (مضبوط ہونا) سَوِیَ یَسْوٰی (برابر ہونا) لفیف مقرون ہیں۔ ان کی گردانیں ناقص یائی (لَقِیَ یَلْقٰی) کے جیسی ہونگی۔ مگر ان کا اسم فاعل نہیں آتا۔ بلکہ اسم صفت فَعِیْلٌ کے وزن پر آتا ہے : رَوِیٌّ (سیراب) قَوِیٌّ (مضبوط) سَوِیٌّ (برابر) ۔

۵- حَیِیَ (دراصل حَیِوَ) (زندہ ہونا) کا مضارع یَحْیٰی اور اسم صفت حَیٌّ (زندہ) ہے ۔

باب اَفْعَلَ سے اَحْیٰی، یُحْیِیْ، اَحْیِ مصدر اِحْیَاءٌ (زندہ کرنا)

باب فَعَّلَ سے حَیّٰی ، یُحَیِّیْ ، حَیِّ مصدر تَحِیَّةٌ (زندہ رکھنا۔ مراسم آداب بجا لانا)

باب اِسْتَفْعَلَ سے اِسْتَحْیٰی، یَسْتَحْیِیْ، اِسْتَحْیِ، مصدر اِسْتِحْیَاءٌ (شرم کرنا)

اس کی گردان یوں بھی ہوتی ہے: اِسْتَحٰی، یَسْتَحِیْ، اِسْتَحِ

سلسلة الالفاظ نمبر ۲۹

سَہَا (و۔ن) بھولنا۔ غفلت کرنا

مَاتَ (و۔ن) مرنا (۱) مار ڈالنا

وَلِیَ (س۔ یَلِیْ) قریب ہونا۔ والی ہونا

(۲) والی بنانا۔ پیٹھ پھیرنا

حَزِیْنٌ غمگین

سَاہٍ (اسم فاعل سَہَا سے) غافل۔ بھولنے والا

سُرُوْرٌ خوشی

سَبٌّ گالی

صَحِیْحٌ درست۔ تندرست

فِرَاسَةٌ عقل کی تیزی

قَفًا پیٹھ

قَطُّ کبھی نہیں (زمانۂ ماضی کی نفی کیلئے مخصوص ہے

کَاَنَّ گویا کہ۔ جیسا کہ

کَاَنَّکَ گویا کہ تو

مَنَامٌ نیند

نَضْرَةٌ تازگی

وَقُوْدٌ ایندھن

وَیْلٌ بڑی مصیبت۔ عذاب

مشق نمبر ۳۲

(۱) قِ فَاكَ (دیکھو درس ۱۱-۲) کَیْ لَا یُضْرَبَ قَفَاكَ (۲) اِسْتَحِ مِنَ اللّٰہِ (۳) ھَلْ لَا تَسْتَحْیُوْنَ یَا اَوْلَادُ (۴) لِمَ لَا تَقِیْ لِسَانَكَ مِنَ الْکِذْبِ (۵) اِتَّقِ اللّٰہَ وَاتَّقِ مِنَ الْمَعْصِیَةِ (۶) کَانَ وَلِیَ ھٰرُوْنَ الرَّشِیْدُ عَبْدًا حَبْشِیًّا عَلٰی مِصْرَ (۷) لَمْ اَرَ مِثْلَ ھٰذِہِ الْاِبْنَةِ قَطُّ (۸) مَالِیْ (دیکھو مشق ۱۹ حاشیہ ۱) اَرَاكَ حَزِیْنًا (۹) ھَلْ رَاَیْتُمُوْنِیْ اَنِّیْ ... ... (۱۰) مَاتَرٰی* فِیْ ھٰذِہِ الْمَسْئَلَةِ اَیُّھَا الْفَاضِلُ (۱۱) اَرٰی

* لفظاً اس کے معنی ہیں تو کیا دیکھتا ہے مگر محاورے میں یہ مطلب لیا جاتا ہے "تیری (آپ کی) رائے کیا ہے"

اِنَّہٗ لَیْسَ بِصَحِیْحٍ (۱۲) اُعْبُدِ اللّٰہَ کَاَنَّکَ تَرَاہُ فَاِنْ لَّمْ تَکُنْ تَرَاہُ فَاِنَّہٗ
یَرَاکَ (الحدیث) (۱۳) اِتَّقُوْا فِرَاسَۃَ الْمُؤْمِنِ فَاِنَّہٗ یَرٰی بِنُوْرِ اللّٰہِ (الحدیث)

مِنَ الْقُرْاٰنِ

(۱۴) یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا قُوْا اَنْفُسَکُمْ وَاَھْلِیْکُمْ نَارًا وَّقُوْدُھَا النَّاسُ
وَالْحِجَارَۃُ (۱۵) فَوَقٰھُمُ اللّٰہُ شَرَّ ذٰلِکَ الْیَوْمِ وَلَقّٰھُمْ نَضْرَۃً وَّ
سُرُوْرًا (۱۶) وَاِذَا حُیِّیْتُمْ بِتَحِیَّۃٍ فَحَیُّوْا بِاَحْسَنَ مِنْھَا اَوْ رُدُّوْھَا (۱۷)
اَلَمْ تَرَ کَیْفَ فَعَلَ رَبُّکَ بِاَصْحٰبِ الْفِیْلِ (۱۸) قَالَ (اِبْرَاھِیْمُ لِابْنِہٖ)
اِنِّیْ اَرٰی فِی الْمَنَامِ اَنِّیْ اَذْبَحُکَ فَانْظُرْ مَاذَا تَرٰی (۱۹) قَالَ (مُوْسٰی)
رَبِّ اَرِنِیْ اَنْظُرْ اِلَیْکَ قَالَ لَنْ تَرَانِیْ وَلٰکِنِ انْظُرْ اِلَی الْجَبَلِ فَسَوْفَ
تَرَانِیْ (۲۰) فَوَیْلٌ لِّلْمُصَلِّیْنَ الَّذِیْنَ ھُمْ عَنْ صَلٰوتِھِمْ سَاھُوْنَ الَّذِیْنَ
ھُمْ یُرَاءُوْنَ (۲۱) اِذْ قَالَ اِبْرَاھِیْمُ رَبِّیَ الَّذِیْ یُحْیٖ وَیُمِیْتُ قَالَ
(اَلْمَلِکُ الْکَافِرُ) اَنَا اُحْیٖ وَاُمِیْتُ

اُردو سے عربی مین ترجمہ کرو

(۱) اپنا منہ بچاؤ تا کہ تمھاری پیٹھ پر مار نہ پڑے (تمھاری پیٹھ ماری نہ جائے)
(۲) اے لڑکیو! کیا تم شرم نہین کرتی ہو؟ (۳) تم اپنی زبان گالی سے
کیون نہین بچاتے؟ (۴) اے میری بہن! اللہ سے ڈر اور گناہ سے پرہیز کر
(۵) مسلمانون کے خلیفہ نے مجھے بغداد کا گورنر (والی) بنایا (۶) ہم نے
کبھی مثل اس پھول کے نہ دیکھا (۷) کیا تو دیکھ رہا تھا کہ ہم تیری طرف آ رہے
ہین (۸) اے عالمو! اس مسئلہ مین آپ کی کیا رائے ہے (آپ کیا دیکھتے ہین)

(۹) ہماری رائے ہے (ہم دیکھتے ہین) کہ وہ صحیح ہے (۱۰) اللہ کی عبادت اِس طرح کرو گویا تم اُسے دیکھتے ہو کیونکہ گو تم اُسے نہین دیکھتے لیکن وہ تمھین دیکھ رہا ہے (۱۱) سچے مسلمان اللہ کے نور سے دیکھتے ہین پس تم اُن کی تیز بینی سے ڈرا کرو (۱۲) ایمان والے اپنے آپ کو اور اپنی اولاد کو (دوزخ کی) آگ سے بچاتے ہین (۱۳) مجھے بتاؤ جو تم دیکھ رہے ہو ÷

الدرس السادس والثلثون

بقیہ ابواب الثلاثی المزید

۱- پہلے حصہ مین ثلاثی مزید کے دس ابواب لکھے گئے ہین وہی کثیر الاستعمال ہین۔ اور قرآن مجید مین انہی کا استعمال ہوا ہے ÷

باقی دو باب یعنی ثلاثی مزید کا گیارھوان اور بارھوان باب جو قلیل الاستعمال ہین ذیل مین لکھے جاتے ہین :-

المصدر	اسم المفعول	اسم الفاعل	الامر	المضارع	الماضی
(۱۱) اِفْعَوْعَلَ : اِخْشَوْشَنَ (بہت سخت ہونا)					
اِخْشِيْشَانٌ	+	مُخْشَوْشِنٌ	اِخْشَوْشِنْ	يَخْشَوْشِنُ	اِخْشَوْشَنَ
(۱۲) اِفْعَوَّلَ : اِجْلَوَّذَ (تیز دوڑنا)					
اِجْلِوَّاذٌ	+	مُجْلَوِّذٌ	اِجْلَوِّذْ	يَجْلَوِّذُ	اِجْلَوَّذَ

تنبیہ :- مذکورہ دونون ابواب لازم ہین اس لئے اسم مفعول نہین آتا اور دونون کے معنون مین مبالغہ پایا جاتا ہے ÷

کتب صرف مین ثلاثی مزید کے اور بھی کئی ابواب لکھے ہین - جن مین سے اکثر فَعْلَلَ کے ہموزن ہین - اور باقی چند ابواب رباعی مزید کے تینون ابواب (تَفَعْلَلَ ، اِفْعَنْلَلَ اور اِفْعَلَلَّ) کے ہموزن ہین - فرق اتنا ہے کہ ان مین اصلی حروف تین ہی ہین - وہ تمام ابواب بہت کم استعمال ہوتے ہین اس لئے اِس ابتدائی کتاب مین انھین درج کرنے کی ضرورت نہین +

سلسلة الالفاظ نمبر ۳۰

اِحْدَوْدَبَ (۱۱) کوزہ پشت ہونا	كَادَ (يَكَادُ) قریب ہونا
اِخْلَوْلَقَ (۱۱) کپڑے کا پرانا ہونا	اَرِيْكَةٌ (ج اَرَائِكُ) زینت دار کرسی
اِخْرَوَّطَ (۱۲) لکڑی کا تراشنا	جَوَادٌ (ج جِيَادٌ) تیز گھوڑا
اِعْلَوَّطَ (۱۲) اونٹ کی گردن پکڑ کے چڑھنا	ظَهْرٌ (ج اَظْهَارٌ) پیٹھ
اِمْلَوْلَحَ (۱۱) پانی کا کھارا ہونا	غُرْفَةٌ (ج غُرَفٌ) گھونٹ
سَبَقَ (ض) آگے بڑھنا	فَاخِرَةٌ اعلیٰ درجے کی - امیرانہ

مشق نمبر ۳۳

(۱) اِحْدَوْدَبَ الرَّجُلُ وَاخْشَوْشَنَ ظَهْرُهُ (۲) اِخْلَوْلَقَتْ ثِيَابُ الْعَبْدِ (۳) اِعْلَوَّطْنَا النَّاقَةَ فَاجْلَوَّذَتْ وَكَادَتْ تَسْبِقُ الْاَفْرَاسَ (۴) اِخْرَوِّطْ اَيُّهَا النَّجَّارُ ذٰلِكَ الْخَشَبَ وَاصْنَعْ مِنْهُ اَرِيْكَةً فَاخِرَةً (۵) اِمْلَوْلَحَ مَاءُ النَّهْرِ حَتّٰى لَا يَقْدِرُ اَحَدٌ اَنْ يَّشْرَبَ مِنْهُ غُرْفَةً وَاحِدَةً (۶) قَدْ تَجْلَوِّذُ نَاقَةٌ حَتّٰى تَسْبِقَ الْجِيَادَ +

سوالات نمبر ۱۰

(۱) ناقص کا دوسرا نام کیا ہے؟
(۲) حالت جزمی مین فعل ناقص کے لام کلمہ کے ساتھ کیا سلوک ہوتا ہے؟
(۳) کس باب سے ناقص واوی کی گردان ناقص یائی کے بالکل مشابہ ہوتی ہے؟
(۴) ذیل کے صیغے پہچانو اور اُن کی اصلیت بتاؤ:—

دَعَوْنَ، رَضُوا　يَدْعُوْنَ
تَدْعُوْنَ　تَرْضَيْنَ　تُلْقَيْنَ
اِرْمِ　اِرْمِيْ　لَقُوْا
مَدْعًى　مِدْعَاءٌ　مَرَامِيْ
مَرَامِيُّ　اَدْعٰى　اَلْقٰى
قِ　قُوْا　قِيْنَ
اَلْمَوْلٰى　دَاعُوْنَ　اَرِ
اَرٰى　يَرَوْنَ　جِئْنُوْا

اَسْتَحِيْ　اِسْتَحِيْ　يَحْيٰى
تَحِيَّةٌ　اِتَّقُوْا

(۵) ناقص سے مضارع مجہول کی گردان مین کون کون سے صیغے باہم مشابہ ہین؟
(۶) ناقص سے باب تَفَعُّل کا مصدر کیسے آتا ہے؟
(۷) ناقص سے باب افعال و استفعال کے مصدر مین کیا تغیر ہوتا ہے؟
(۸) لفیف کی تعریف کرو اور اس کی قسمین بتاؤ۔
(۹) لفیف کی کون سی قسم مین تغیر زیادہ ہوتا ہے؟
(۱۰) ثلاثی مزید کے کُل ابواب کتنے ہین اور اُن مین قلیل الاستعمال ابواب کتنے ہین؟

الدَّرْسُ السَّابِعُ وَالثَّلٰثُوْنَ

خَاصِّیَّاتُ الابواب

۱۔ فعل مُجرّد کو ابواب مزید کی طرف نقل کرنے سے ان مین کئی خاص معانی پیدا ہوتی ہین جو ان ابواب کی خاصِّیّت کہلاتی ہین +

خود مجرّد کے ابواب مین سے ہر ایک باب کی بھی کچھ خصوصیتین ہین لیکن ان کی طرف توجہ بہت کم کیجاتی ہے۔ البتہ یہ یاد رکھنا چاہئے کہ باب سَمِعَ مین زیادہ تر اوصاف عارضی اور عوارض نفسانی کے معنی پائے جاتے ہین: فَرِحَ (خوش ہونا) حَزِنَ (غمگین ہونا) وَجِلَ (ڈرنا) دوسرے یہ کہ باب لازم اکثر لازم ہوتا ہے جیسا کہ اوپر کی مثالون سے ظاہر ہے +

باب کَرُمَ مین اوصاف دائمی کے معنی پائے جاتے ہین۔ اور وہ ہمیشہ لازم ہوتا ہے: حَسُنَ (خوبصورت ہونا) شَجُعَ (بہادر ہونا) جَبُنَ (بزدل ہونا)

باب فَتَحَ مین یہ خصوصیت ہے کہ اس باب سے جتنے فعل آتے ہین ان کے عین یا لام کلمہ کی جگہ حرف حلقی (دیکھو درس ۲۶ تنبیہ ۲) ضرور ہوگا صرف چند مادے اس سے مستثنٰی ہین +

باب حَسِبَ سے صرف دو فعل صحیح آئے ہین: حَسِبَ اور نَعِمَ (تروتازہ ہونا) اور چند افعال مثال واوی کے آئے ہین: وَرِمَ (سوج جانا) وَرِثَ (وارث ہونا) +

۲۔ ابواب ثلاثی مزید کی خاصّیات حسب ذیل ہین:—

تنبیہ ا۔ ذیل میں لفظ مَاخَذ بہت جگہ آئیگا اس سے مراد وہ لفظ ہے جو مصدر نہ ہو اور اس سے کوئی فعل بنا لیا جائے جیسے عراق سے اَعْرَقَ (عراق میں پہنچا) پس لفظ عراق اَعْرَقَ کا ماخذ ہے ۔

(۱) باب اَفْعَال

خاصیّات	امثلہ
۱ تعدیہ: لازم کو متعدی بنانا	ذَهَبَ (جانا) سے اَذْهَبَ (لیجانا)
۲ بلوغ: ماخذ میں آنا یا ماخذ میں پہونچنا	اَصْبَحَ زَیْدٌ (زید صبح کے وقت آیا) ماخذ صبح اَعْرَقَ خَالِدٌ (خالد عراق میں پہنچا) ماخذ عراق
۳ وجدان: ماخذ سے متصف پانا	اَعْظَمْتُهٗ (میں نے اسے عظیم پایا) ماخذ عظمت
۴ صیرورت: صاحب ماخذ ہونا	اَثْمَرَ الشَّجَرُ (درخت پھلدار ہوا) ماخذ ثمر
۵ نسبة اِلَی الماخذ: ماخذ کی طرف نسبت کرنا	اَكْفَرْتُهٗ (میں نے اس کو کفر کی طرف منسوب کیا) ماخذ کُفر
۶ ابتداء: نئے معنی کیلئے آنا جو مجرد کے معنی سے بالکل الگ ہوں	اَشْفَقَ زَیْدٌ (زید ڈرا) ماخذہ مجرد شَفَقَ = مہربانی کرنا

(۲) باب تَفْعِیل

۱ تَعْدِیَہ	فَرِحَ (خوش ہونا) سے فَرَّحَ خوش کرنا
۲ بُلوغ	عَمَّقَ الْمَاءُ پانی عُمق (گہرائی) میں پہنچا
۳ صَیرورت	نَوَّرَ الشَّجَرُ (درخت شگوفہ دار ہوا) ماخذ نَور = کلی شگوفہ
۴ نسبت الی الماخذ	فَسَّقْتُهٗ (میں نے اُسے فسق کی طرف منسوب کیا)

امثلہ	خاصیات
کَلَّمْتُہٗ (مین نے اس سے کلام کیا) مادہ کَلْمٌ = زخمی کرنا	۵ ابتدا
نَصَّرَ زَیْدٌ یَھُوْدِیًّا (زید نے ایک یہودی کو نصرانی	۶ تحویل = کسی چیز کو پھیر کر ماخذ
بنایا) ماخذ نَصْرَانِیٌّ = عیسائی	یا مثل ماخذ بنانا
قَطَّعَ (ٹکڑے ٹکڑے کردینا) یعنی بہت سے ٹکڑے کر ڈالنا	۷ تکثیر = کثرت ظاہر کرنا
کَبَّرَ (اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہنا) سَبَّحَ (سُبْحَانَ اللّٰہِ کہنا)	۸ قصر = بڑی بات کو کوتاہ کردینا
(۳) باب فَاعَلَ	
قَاتَلَ زَیْدٌ عَمْرًوا (زید اور عمرو باہم لڑے)	۱ مشارکت = کسی کام مین دو شخصون کا باہم شریک ہونا
سَافَرَ حَامِدٌ سَفَرَ کا ہم معنی ہے (حامد نے سفر کیا)	۲ موافقتِ مجرّد = مجرّد کے ہم معنی ہونا
بَاعَدْتُہٗ بمعنی اَبْعَدْتُہٗ (مین نے اسے دور کیا)	۳ موافقتِ اَفْعَلَ
ضَاعَفَ بمعنی ضَعَّفَ (کئی چند کرنا)	۴ موافقت فَعَّلَ
(۴) باب تَفَاعَلَ	
تَضَارَبَ خَالِدٌ وَعَابِدٌ (خالد اور عابد نے باہم مارپیٹ کی)	۱ مشارکت*
تَمَارَضَ یُوْسُفُ (یوسف نے خود کو مریض ظاہر کیا)	۲ تخییل = خود مین ایسی صفت ظاہر کرنا جو موجود نہ ہو

* باب فَاعَلَ اور تَفَاعَلَ دونون مین مشارکت کے معنی ہوتے ہین۔ لیکن فرق یہ ہے کہ باب فَاعَلَ مین بظاہر پہلا اسم فاعل اور دوسرا مفعول ہوتا ہے اور تَفَاعَلَ مین دونون فاعل ہوتے ہین +

خاصیات	امثلہ
۳ مطاوعت فَاعَلَ یعنی فَاعَلَ کے بعد اس لئے آنا کہ پہلے فعل کا اثر قبول کیا جانا سمجھا جائے	نَاوَلْتُهٗ فَتَنَاوَلَ (میں نے اسے دیا تو اس نے لے لیا)
۴ اِبتدا	تَبَارَكَ اللّٰهُ (اللہ برکت والا ہے) مادہ بَرَكَ = اونٹ کا بیٹھنا)
	(۵) باب تَفَعَّلَ
۱ تکلف = کسی صفت کو خود میں بہ تکلف پیدا کرنا	تَشَجَّعَ مَحْمُوْدٌ (محمود بہ تکلف بہادر بنا)
۲ تجنب = ماخذ سے بچنا	تَاَثَّمَ عَلِیٌّ (علی گناہ سے بچا) ماخذ اِثْم = گناہ
۳ اِتخاذ = کسی چیز کو ماخذ بنالینا	تَبَنَّيْتُ اَحْمَدَ (میں نے احمد کو بیٹا بنا لیا) ماخذ اِبْن = بیٹا
۴ تحوّل = کسی چیز کا عین ماخذ یا مثل ماخذ ہونا	تَنَصَّرَ يَهُوْدِیٌّ (ایک یہودی نصرانی ہو گیا) ماخذ نَصْرَانِی
۵ صیرورت	تَمَوَّلَ (مالدار ہونا) ماخذ مال
۶ اِبتدا	تَكَلَّمَ (کلام کرنا) مادہ كَلْم = زخمی کرنا
	(۶) باب اِفْتَعَلَ
۱ اِتخاذ	اِحْتَجَرَ الْفَأْرُ (چوہے نے بِل بنایا) ماخذ جُحْر = بِل

خاصیات	امثلہ
۲ مُطَاوَعَتِ فَعَّلَ	حَمَّلْتُهٗ فَتَحَمَّلَ (مین نے اُس پر لادا تو وہ لدگیا)
	(۷) باب اِنْفَعَلَ
۱ لزوم = لازم ہونا	کَسَرَ (توڑنا) سے اِنْکَسَرَ (ٹوٹنا)
۲ مُطَاوَعَتِ فَعَلَ	کَسَرْتُهٗ فَانْکَسَرَ (مین نے اسے توڑا تو وہ ٹوٹ گیا)
۳ مطاوعت مجرّد	قَطَعْتُهٗ فَانْقَطَعَ (مین نے اُسے کاٹا تو وہ کٹ گیا)
۴ ابتدا	اِنْطَلَقَ (چلنا) مادہ طَلَقَ = جدا ہونا
	(۸) و (۹) باب اِفْعَلَّ و اِفْعَالَّ
۱ لُزوم = دونون باب ہمیشہ لازم ہوتے ہین اور ۲ لون رنگ کے معنی مین	اِحْمَرَّ، اِحْمَارَّ (سرخ ہونا)
۳ عیب یا عیب کے معنی مین آتے ہین	اِحْوَلَّ، اِحْوَالَّ (بھینگا ہونا)
	(۱۰) اِسْتَفْعَلَ
۱ اِتِّخَاذ	اِسْتَوْطَنْتُ الْهِنْدَ (مین نے ہندوستان کو وطن بنایا)
۲ طَلَب	اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ (مین اللہ سے مغفرت طلب کرتا ہون)
۳ قَصر	اِسْتَرْجَعَ (اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَیْهِ رَاجِعُوْنَ کہنا)
۴ حِسبان = گمان کرنا	اِسْتَحْسَنْتُهٗ (مین نے اسے اچھا گمان کیا)
	(۱۱) اِفْعَوْعَلَ
۱ لُزُوم } ۲ مبالغہ }	اِخْشَوْشَنَ (بہت سخت ہونا)

امثلہ	خاصیات
(۱۲) بابِ اِفْعَوَّلَ	
اِجْلَوَّذَ (تیزی سے دوڑنا)	۱ لزوم — اکثر لازم ہوتا ہے ۲ مبالغہ — معنی میں مبالغہ ہوتا ہے ۳ ابتدا — اس باب کا کوئی فعل مادہ مجرد کے ہم معنی نہیں ہے
ابواب رباعی مجرّد ومزید فیہ	
(۱) باب فَعْلَلَ	
حَمْدَلَ (الحمد للہ کہنا) بَسْمَلَ (بسم اللہ کہنا)	۱ قصر
بَرْقَعْتُہٗ (میں نے اسے بُرقع پہنایا) ماخذ بُرْقُع = برقع	۲ اِلباس کسی کو ماخذ پہنانا
قَنْطَرَ (پل بنانا) ماخذ قَنْطَرَۃٌ = پل	۳ اِتخاذ
(۲) تَفَعْلَلَ	
تَزَنْدَقَ (زندیق ہوجانا) ماخذ زِنْدِیق = بے دین	۱ تحوّل
دَحْرَجْتُ الْکُرَۃَ فَتَدَحْرَجَ (میں نے گیند لڑھکایا تو وہ لڑھک گیا)	۲ مطاوعت فَعْلَلَ
تَبَرْقَعَتْ زَیْنَبُ (زینب نے برقع پہنا)	۳ تَلَبُّس = ماخذ کو پہن لینا
(۳) بابِ اِفْعَلَلَّ	
اِشْرَأَبَّ (نہایت چوکنّا ہونا)	۱ ابتدا ۲ مُبالغہ

(۴) باب اِفْعَنْلَلَ	
۱ مبالغہ	اِحْرَنْجَمَ (بہت جمع کرنا)
۲ ابتدا	اِعْرَنْفَطَ الرَّجُلُ (مرد منقبض ہوگیا)

سلسلۃ الالفاظ نمبر ۳۱

اِنْ اگر۔ نہیں
اَلْاَبُ الْیَسُوْعِیُّ پادری
اَسَفٌ افسوس
اِخْتَانَ (و۔۶) خیانت کرنا
اِسْتَغَاثَ (و۔۱۰) فریاد چاہنا
اَکْلٌ کھانا
اِنْتَشَرَ پھیل جانا
تِجَارَةٌ بیوپار
تَدَیَّنَ کسی دین پر چلنا
ثَلٰثٌ وَّثَلٰثُوْنَ ۳۳
سُوْءٌ بُرا
شُرْبٌ پینا
شَرْقِیٌّ مشرق کا رہنے والا
صَنَاعَةٌ ہنرمندی
صَنَمٌ بُت

ظَنٌّ گمان
عَابِدٌ (ج عَبَدَةٌ) پوجنے والا)
عَلَیْكَ تجھ پر۔ تجھ پر لازم ہے
فِطْرَةٌ اصلی طبیعت۔ طبعی دین۔ اسلام
مَجَّسَ (۲) مجوسی بنانا
مُسْتَشْرِقٌ مغرب (یورپ) کا وہ شخص جو مشرق (ایشیا) میں رہکر اہل مشرق کے حالات سے اچھی واقفیت حاصل کرے
مَنْسُوْخٌ رد کیا ہوا
مَوْلُوْدٌ بچہ
نَائِبَةٌ (ج نَوَائِبُ) آفت
وَثَنٌ، نُصُبٌ تھان یا مقبرہ وغیرہ جسے پوجا جائے
هَوَّدَ (۲) یہودی بنانا
اَلْیَابَانَ جاپان

مشق نمبر ۳۴

(۱) فَلَمَّا رَأَيْنَهُ أَكْبَرْنَهُ وَقَطَّعْنَ أَيْدِيَهُنَّ وَقُلْنَ حَاشَ لِلّٰهِ
مَا هٰذَا بَشَرًا ۖ إِنْ هٰذَا إِلَّا مَلَكٌ كَرِيمٌ (۲) لَمَّا أَصْبَحَتْ عَلَيْهِمُ
الْمَصَائِبُ وَأَمْسَتْ عَلَيْهِمُ النَّوَائِبُ قَامُوا يَسْتَغِيثُونَ اللّٰهَ وَحْدَهُ
وَأَعْرَضُوا عَنْ أَصْنَامِهِمْ وَأَنْصَابِهِمْ (۳) كُلُّ مَوْلُودٍ يُولَدُ عَلَى الْفِطْرَةِ
فَأَبَوَاهُ يُهَوِّدَانِهِ أَوْ يُنَصِّرَانِهِ أَوْ يُمَجِّسَانِهِ (۴) أَلْآبَاءُ الْيَسُوعِيُّونَ
انْتَشَرُوا فِي الْبِلَادِ وَنَصَّرُوا كَثِيرًا مِنَ الْهُنُودِ وَعَبَدَةِ الْأَصْنَامِ
وَالْأَسَفُ عَلَى بَعْضِ الْمُسْلِمِينَ الَّذِينَ تَنَصَّرُوا لِاتِّبَاعِ الشَّهَوَاتِ
وَهُمْ يَعْلَمُونَ أَنَّ النَّصْرَانِيَّةَ دِينٌ مَنْسُوخٌ لَا يَقْدِرُ الْيَسُوعِيُّونَ
بِأَنْفُسِهِمْ أَنْ يَتَدَيَّنُوا بِهَا (۵) سَبِّحُوا بَعْدَ كُلِّ صَلٰوةٍ ثَلٰثًا وَثَلٰثِينَ
مَرَّةً وَحَمِّدُوا ثَلٰثًا وَثَلٰثِينَ وَكَبِّرُوا ثَلٰثًا وَثَلٰثِينَ (۶) لَا تُكَفِّرُوا
وَلَا تُفَسِّقُوا أَحَدًا بِالظَّنِّ السُّوْءِ (۷) تَمَوَّلَ أَهْلُ أَمْرِيكَا وَأُرُبَّا
وَالْيَابَانِ بِالتِّجَارَةِ وَالصِّنَاعَةِ (۸) إِذَا سَمِعْتُمْ مَوْتَ أَحَدٍ أَوْ
أَصَابَكُمْ مِنْ مُصِيبَةٍ فَاسْتَرْجِعُوا (۹) وَجَدْنَا كَثِيرًا مِنَ الْمُسْتَشْرِقِينَ
يَخْتَانُونَ فِي بَيَانِ أَحْوَالِ الشَّرْقِيِّينَ وَالْمُسْلِمِينَ خُصُوصًا (۱۰)
عَلَيْكَ بِالتَّسْمِيَةِ قَبْلَ الْأَكْلِ وَالشُّرْبِ وَالتَّحْمِيدِ بَعْدَهُمَا

اَلدَّرْسُ الثَّامِنُ وَالثَّلٰثُونَ

اَلْأَفْعَالُ التَّامَّةُ وَالنَّاقِصَةُ

۱- افعال تامّہ وہ ہیں جو اگر لازم (دیکھو درس ۱۹-۱) ہوں تو

صرف فاعل کے ساتھ ملکر پوری بات (مرکب تام یا جملہ) بنجائیں اور متعدی (دیکھو درس ۱۸) ہون تو فاعل اور مفعول کے ساتھ ملکر: جَاءَ زَيْدٌ (زید آیا) اور ضَرَبَ زَيْدٌ فَرَسًا (زید نے گھوڑے کو مارا)

عام افعال اسی قسم کے ہوتے ہین +

۲۔ افعال ناقصہ وہ جو ہین تو "لازم" لیکن فاعل پر تمام نہین ہوتے بلکہ ان کے فاعل کے متعلق کسی صفت کے بیان کرنے کی ضرورت باقی رہتی ہے صَارَ زَيْدٌ (زید ہوگیا) یہ کوئی پوری بات نہین ہوتی جب تک کہ یہ نہ کہین کہ وہ کیا ہوگیا۔ پس جب کہا جائیگا صَارَ زَيْدٌ غَنِيًّا (زید غنی ہوگیا) تو ایک بات پوری ہوگی +

تنبیہ ا۔ پچھلے سبقون مین جو افعال ناقصہ (= معتل اللام) مذکور ہوئے ہین وہ لفظ کے لحاظ سے ناقص ہین یعنی ان کے آخر مین حرف علت آتا ہے اور یہ افعال ناقصہ معنی کے لحاظ سے ناقص ہین +

۳۔ فعل ناقص کے فاعل کو اس کا اسم اور صفت کو اس کی خبر کہتے ہین +

۴۔ فعل ناقص کا اسم حالت رفعی مین ہوتا ہے اور خبر حالتِ نصبی مین: كَانَ خَالِدٌ شُجَاعًا (خالد بہادر تھا)

۵۔ افعال ناقصہ یہ ہین :-

كَانَ (تھا۔ ہوا۔ ہے) صَارَ (ہوا) أَصْبَحَ (صبح کے وقت ہوا۔ ہوا) أَمْسَى (شام کے وقت ہوا۔ ہوا) أَضْحَى (چاشت کے وقت ہوا۔ ہوا) ظَلَّ (دن مین

ہوا۔ ہوا) بَاتَ (رات مین ہوا۔ ہوا) دَامَ (ہمیشہ ہوا۔ رہا) مَازَالَ (ہمیشہ ہوا۔ رہا) مَابَرِحَ (ہمیشہ رہا) مَافَتِئَ (ہمیشہ رہا) مَاانْفَكَّ (ہمیشہ رہا) مَادَامَ (جبتک رہا) لَيْسَ (نہین ہے)

تنبیہ ۲۔ مذکورہ سب صیغے ماضی کے ہین۔ ان کے مصدری معنی کی بجائے ماضی ہی کے معنی لکھنے مناسب معلوم ہوئے +

۶۔ لَيْسَ کے سوا باقی سب مذکورہ افعال ناقصہ سے مضارع بھی بن سکتا ہے اور اکثر سے امر اور نفی بھی بنتا ہے +

۷۔ مذکورہ افعال کے متعلق کچھ ضروری باتین ذیل مین لکھی جاتی ہین:-

(۱) افعال نمبر ۳ سے نمبر ۷ تک کے معنون مین کبھی وقت کا لحاظ نہین رکھا جاتا بلکہ صرف "ہونا" ان کے معنی ہوتے ہین: اَصْبَحَ مَحْمُوْدٌ غَنِيًّا (زید صبح کو غنی ہو گیا۔ یا زید غنی ہو گیا)

(۲) نمبر ۸ (دَامَ) کو اکثر دعا کے موقع پر استعمال کرتے ہین: دَامَ عَدُوُّكَ مَخْذُوْلًا (تیرا دشمن ہمیشہ ذلیل رہے)

(۳) نمبر ۱۰ سے ۱۳ تک اپنے خبر کے استمرار (ہمیشگی) کے لئے استعمال ہوتے ہین: مَازَالَ زَاهِدٌ ذَكِيًّا (زاہد ہمیشہ تیز فہم رہا)

ان چار فعلون مین "ما" نافیہ (نفی کے معنی پیدا کرنے والا) ہے چونکہ ان چارون فعلون مین "قائم رہنے" کی نفی ہے۔ اس لئے اس پر مائے نافیہ لگانے سے نفی کی نفی ہو جاتی ہے اور "قائم رہنا" کے معنی پیدا ہوتے ہین: زَالَ کے معنی ہین زائل ہوا یعنی قائم نہ رہا تو مَازَالَ کے معنی ہوئے زائل نہ ہوا

یعنی قائم رہا۔ اسی طرح مَا بَرِحَ وغیرہ +

(۴) مَادَامَ میں "ما" ظرفیہ ہے جس کے معنی ہیں "جب تک" اسی لئے مادام کے قبل ہمیشہ ایک جملے کی ضرورت ہوتی ہے: قَامَ التَّلَامِذَةُ مَادَامَ الْأُسْتَاذُ قَائِمًا (شاگرد لوگ کھڑے رہے جب تک کہ اُستاد کھڑا رہا)

(۵) لَيْسَ نفی کے لئے آتا ہے: لَيْسَ الْوَلَدُ عَالِمًا (لڑکا عالم نہیں ہے)

(۶) كَانَ کبھی ثَبَتَ (موجود ہونا) کے معنی میں ہوتا ہے اور اس وقت وہ تامّہ بھی ہوتا ہے۔ یعنی صرف فاعل پر تمام ہوجاتا ہے: كَانَ اللّٰهُ وَلَمْ يَكُنْ غَيْرُهُ (اللہ ہی موجود تھا اور اس کے سوا کوئی موجود نہ تھا)

اسی طرح اَصْبَحَ اور اَمْسٰى کے معنی جب "صبح کرنا" اور "شام کرنا" ہونگے تو وہ تامّہ ہونگے: اَصْبَحْنَا بِالْخَيْرِ (ہم نے خیریت کے ساتھ صبح کی)

دَامَ بھی کبھی تامّہ ہوتا ہے: دَامَ مَجْدُكُمْ (تمھاری بزرگی ہمیشہ رہے)

(۷) كَانَ اور دَامَ کی گردانیں قَالَ يَقُوْلُ کے جیسی ہونگی اور صَارَ اور بَاتَ کی گردانیں بَاعَ کے جیسی اور مَازَالَ کی خَافَ کے جیسی ہونگی +

لَيْسَ (ء لَيِسَ) کی صرف ماضی کی گردان مستعمل ہے جو یہ ہے:-

لَيْسَ، لَيْسَا، لَيْسُوْا، لَيْسَتْ، لَيْسَتَا، لَسْنَ، لَسْتَ، لَسْتُمَا لَسْتُمْ، لَسْتِ، لَسْتُمَا، لَسْتُنَّ، لَسْتُ، لَسْنَا +

(۸) كَانَ کے مضارع پر کوئی حرف جازم (دیکھو درس ۲۱-۲) داخل ہو تو کبھی آخر کا نون حذف بھی کر دیتے ہیں یعنی لَمْ يَكُنْ سے لَمْ يَكُ، لَمْ تَكُنْ سے لَمْ تَكُ، لَمْ اَكُنْ سے لَمْ اَكُ اور لَمْ نَكُنْ سے لَمْ نَكُ ہوجاتا ہے

لَمْ اَكُ جَبَّارًا شَقِيًّا (میں جابر بدبخت نہیں ہوں) ٭

لیکن جب مابعد کے ساتھ ملا کر پڑھنا ہوگا تو نون حذف نہیں کیا جا سکتا لَمْ يَكُنِ الْوَلَدُ كَاذِبًا (لڑکا جھوٹا نہیں ہے) اس جگہ لَمْ يَكُ الْوَلَدُ نہیں کہہ سکتے ٭

۸ - دعا کے موقع پر اکثر ماضی ہی کا صیغہ استعمال کرتے ہیں اور معنی مضارع کے لئے جاتے ہیں۔ نیز یہ کہ بجائے مائے نافیہ کے لَا کا استعمال کرتے ہیں:

لَا زِلْتُمْ سَالِمِيْنَ (تم ہمیشہ سلامت رہو) ٭

۹ - فعل ناقص کی خبر کی جگہ فعل بھی آجاتا ہے: مَا بَرِحَ يُجَرِّبُ (ہمیشہ تجربہ کرتا رہا) ٭

۱۰ - ذیل کے جملوں کی تحلیل کرو:-

(۱) كُوْنُوْا قَوَّامِيْنَ بِالْقِسْطِ (تم عدل پر خوب قائم رہو)

(۲) قَدْ يَصِيْرُ الْفَاسِقُ صَالِحًا (کبھی بدکار نیک بخت بن جاتا ہے)

(۳) مَا زِلْنَا نَرَى عَجَائِبَ خَلْقِ اللّٰهِ

تنبیہ۔ تم پڑھ چکے ہو کہ مبنی کی آخری حرکت یا سکون حالتوں کے اختلاف سے بدلا نہیں کرتے۔ اعراب کے محل و موقع کے لحاظ سے اس پر اعراب فرض کر لیتے ہیں اور ایسے فرضی اعراب کو اعراب محلی کہتے ہیں۔ یعنی اگر وہ اسم مبنی حالت رفعی میں ہو تو کہینگے وہ مرفوع المحل یا محلاً مرفوع ہے: جَاءَ هٰذَا اور حالت نصبی میں ہو تو کہینگے وہ منصوب المحل یا محلاً منصوب ہے: رَأَيْتُ

هٰذَا اور حالت جرّی میں ہو تو کہینگے مجرور المحل یا محلاً مجرور ہے، قُلتُ لِهٰذَا

اسی طرح بعض اسماء معرب پر بھی بعض اوقات اعراب ظاہری نہیں دیاجاتا، قاضٍ اور اَلْقَاضِی پر رفع اور جرّ ظاہر میں نہیں دیا جاتا۔ عَصًا اور اَلْعَصَا پر کوئی اعراب نہیں پڑھاجاتا۔ حالت کے مطابق فرض کرلیاجاتا ہے۔ اس کو اعراب تقدیری کہتے ہیں +

اچھا اب مذکورہ جملوں کی تحلیل اس طرح کرو :—

(۱) (کُوْنُوْا) فعل ناقص، امر، مبنی ہے۔ اس میں جمع مذکر مخاطب کی ضمیر ہے اور وہی اس کا اسم ہے جو کہ مرفوع المحل ہے کیونکہ ضمیریں مبنی ہوتی ہیں۔ (قَوَّامِیْنَ) خبر ہے فعل ناقص کی۔ اور اسی لئے منصوب ہے۔ اس کا نصب ـِیْنَ سے آیا ہے کیونکہ وہ جمع مذکر سالم ہے (دیکھو درس ۱۰۵)۔ (بِ) حرف جارّ (اَلْقِسْطِ) مجرور، جار مجرور ملکر متعلق قَوَّامِیْنَ سے ہوئے۔ فعل ناقص اسم وخبر کے ساتھ ملکر جملہ فعلیہ ہوا +

(۲) (قَدْ) حرف تقلیل (یَصِیْرُ) فعل ناقص، مضارع، مرفوع ہے (اَلْفَاسِقُ) اسم ہے فعل ناقص کا مرفوع۔ (صَالِحًا) خبر فعل ناقص کی منصوب۔ فعل ناقص اسم وخبر کے ساتھ ملکر جملہ فعلیہ ہوا +

(۳) (مَازِلْنَا) فعل ناقص ماضی، مبنی۔ اس میں ضمیر جمع متکلّم کی ہے وہی اس کا اسم ہے مرفوع المحل ہے۔ (نَرٰی) فعل مضارع اس میں ضمیر ہے جمع متکلّم کی وہی اس کا فاعل ہے۔ (عَجَائِبَ) مفعول ہے

اسی لئے منصوب ہے پھر وہ مضاف ہے (خَلق) مضاف الیہ ہے اسی لئے مجرور ہے۔ فعل اپنے فاعل و مفعول کے ساتھ مل کر جملہ فعلیہ ہو کر خبر ہے فعل ناقص کی۔ منصوب المحل ہے۔ فعل ناقص اسم و خبر کے ساتھ مل کر جملہ فعلیہ ہوا +

سلسلۃ الالفاظ نمبر ۳۲

اِختَرَعَ (۶) کوئی نئی چیز ایجاد کرنا	سَوَاءٌ۔ برابر
اِدِیْسُوْنُ۔ اڈیسن۔ امریکہ کا ایک مشہور موجد ہے	طِیْنٌ۔ کیچڑ
اَلْاَمِرِیکِیُّ۔ امریکہ کا رہنے والا	فَتَاۃٌ۔ جوان عورت۔ اس کا مذکر فتیٰ (جوان مرد) ہے۔
اِفتَضَحَ (۶) رسوا ہونا۔ فضیحت ہونا	فَضْلٌ۔ مہربانی
اِمتَحَنَ۔ امتحان کرنا۔ آزمانا	اَلْفُوْنُوْغرَاف۔ فونوگراف
اَوْصٰی (۱۔ ی) وصیت کرنا	قَوَّامٌ۔ خوب قائم رہنے والا سرپرست
بَالٰی (۳) پروا کرنا	مُذْنِبٌ گناہگار
بَغِیٌّ۔ سرکش۔ بدکار	مُنْتَصِرٌ۔ مدد پانے والا
تَوَفَّقَ (۴) توفیق پانا۔ مقصد کو پہنچنا	مَهْزُوْمٌ۔ شکست کھایا ہوا
جَرَّبَ (۲) تجربہ کرنا۔ آزمانا	مَیْسَرَۃٌ آسانی۔ فراخی
ذُوْعُسْرَۃٍ تنگدست	نَظِرَۃٌ۔ مُہلت
نَضْرَۃٌ تازگی۔ خوشنمائی	اَنّٰی (اسم استفہام) کس طرح

مشق نمبر ۳۵

(۱) لَا اَخَافُ اَنْ اُصْبِحَ فَقِيْرًا لٰكِنِّيْ اَخَافُ اَنْ اُمْسِيَ مُذْنِبًا (۲)
لَا نَزَالُ نَعْبُدُ اللّٰهَ وَحْدَهٗ (۳) مَا زِلْنَا نَاظِرِيْنَ اِلٰى زَهْرَةِ الْوَرْدِ
(۴) قَدْ يَضْحِى الْعَبْدُ سَيِّدًا (۵) قَدْ يَصِيْرُ الصَّدِيْقُ عَدُوًّا!
(۶) لَا يَبْرَحُ الْحَقُّ مُنْتَصِرًا (۷) مَا انْفَكَّ الْبَاطِلُ مَهْزُوْمًا (۸)
مَا فَتِئَتْ طَائِفَةٌ قَائِمَةٌ عَلَى الْحَقِّ (۹) اَلنَّاسُ لَيْسُوْا سَوَاءً (۱۰)
يَا فَتَاةُ كُوْنِيْ مُطْمَئِنَّةً (۱۱) دُمْتُمْ سَالِمِيْنَ (۱۲) مَا بَرِحَ اِدِيْسُوْنُ
الْاَمْرِيْكِيُّ يَمْتَحِنُ وَيُجَرِّبُ حَتّٰى تَوَفَّقَ اِلَى اخْتِرَاعِ الْفُوْنُوْغرَافِ
الَّذِيْ يَحْفَظُ الصَّوْتَ وَيُعِيْدُهٗ (۱۳) اَلَسْتَ ابْنَ الْاَمِيْرِ (۱۴)
اِنِّيْ لَا اُبَالِيْ بِالتَّهْدِيْدِ مَا دُمْتُ بَرِيْئًا (۱۵) اَلْعَرَبُ لَيْسُوْا سُوْدًا

من القرآن

(۱۶) قُلْنَا يَا نَارُ كُوْنِيْ بَرْدًا وَّسَلَامًا عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ (۱۷) كُوْنُوْا قَوَّامِيْنَ
بِالْقِسْطِ (۱۸) قَالَتْ اَنّٰى يَكُوْنُ لِيْ غُلَامٌ وَّلَمْ يَمْسَسْنِيْ بَشَرٌ وَّلَمْ اَكُ
بَغِيًّا (۱۹) ذٰلِكَ بِاَنَّ اللّٰهَ لَمْ يَكُ مُغَيِّرًا نِّعْمَةً اَنْعَمَهَا عَلٰى قَوْمٍ
حَتّٰى يُغَيِّرُوْا مَا بِاَنْفُسِهِمْ (۲۰) سُبْحَانَ اللّٰهِ حِيْنَ تُمْسُوْنَ [تامہ]
وَحِيْنَ تُصْبِحُوْنَ [تامہ] (۲۱) اَلَيْسَ اللّٰهُ بِكَافٍ عَبْدَهٗ (۲۲) فَاِنْ
كَانَ [تامہ] ذُوْ عُسْرَةٍ فَنَظِرَةٌ اِلٰى مَيْسَرَةٍ (۲۳) اَوْصَانِيْ بِالصَّلٰوةِ
وَالزَّكٰوةِ مَا دُمْتُ حَيًّا (۲۴) قَالَتِ الْيَهُوْدُ لَيْسَتِ النَّصَارٰى عَلٰى
شَيْءٍ وَّقَالَتِ النَّصَارٰى لَيْسَتِ الْيَهُوْدُ عَلٰى شَيْءٍ (۲۵) اَلَسْتُ بِرَبِّكُمْ؟

قَالُوا بَلٰی (۲۶) خَالِدِيْنَ فِيْهَا مَا دَامَتِ [تامّہ] السَّمٰوٰتُ وَالْاَرْضُ

اُردو سے عربی میں ترجمہ کرو

(۱) ہم حاضر تھے اور وہ غائب تھے (۲) تم زمین میں فساد کرنے والے [مفسدین] نہ ہوجیو بلکہ اصلاح کرنے والے ہوجیو (۳) کیچڑ ٹھیکری بنگئی (۴) کبھی بخیل سخی ہوجاتا ہے (۵) کیا تم [عورتیں] مسلمان نہیں ہو؟ (۶) کیا تم نے تکلیف میں رات گذاری؟ (۷) نہیں جناب! میں نے آرام میں رات گذاری (۸) لڑکو! خاموش [مطمئن] رہو (۹) ہمیشہ جھوٹا رسوا ہوتا ہے (۱۰) تم ہمیشہ سلامت رہو [دعا] (۱۱) تم ہمیشہ محفوظ رہو [دعا] (۱۲) وہ ہمیشہ فساد کرتے رہتے ہیں (۱۳) ہم ہمیشہ اُن کے درمیان صلح کراتے رہتے ہیں (۱۴) ہم ہمیشہ اُن کی تلاش کرتے رہے یہاں تک کہ اُنھیں ہم نے پالیا (۱۵) جب تک تم بیٹھے رہوگے میں کھڑا رہونگا (۱۶) ہم جب تک اس شہر میں رہے ہمیشہ [مَا زِلْنَا] عجائبات دیکھتے رہے ؛

اَلدَّرْسُ التَّاسِعُ وَالثَّلٰثُوْنَ

اَفْعَالُ الْمُقَارَبَةِ

۱۔ کَادَ (قریب ہونا) کَرَبَ (قریب ہونا) اَوْشَكَ (قریب ہونا) عَسٰی (امید ہے۔ شاید) افعال مقاربہ کہلاتے ہیں ؛

۲۔ یہ افعال اکیلے مستعمل نہیں ہوتے بلکہ ان کے بعد کسی فعل مضارع کا آنا ضروری ہے: کَادَ الطِّفْلُ يَقُوْمُ (قریب ہے کہ بچّہ کھڑا ہوجائے)

مذکورہ مثال سے تم سمجھ سکتے ہو کہ افعالِ مقاربہ بھی افعالِ ناقصہ کی طرح جملہ اسمیہ پر داخل ہوتے ہیں۔ فرق یہ ہے کہ افعالِ مقاربہ کی خبر کی جگہ فعل مضارع کا آنا لازم ہے۔ یہ فعل مضارع اپنے فاعل کے ساتھ جو کہ اکثر ضمیر مُستتر ہوتی ہے جملہ فعلیہ بن کر خبر واقع ہوتا ہے۔ افعالِ مقاربہ کا اسم حالتِ رفعی میں اور خبر حالتِ نصبی میں سمجھو۔

ان فعلوں کے بعد جو مضارع آتا ہے اس پر کبھی اَنْ داخل کرتے ہیں کبھی نہیں۔ لیکن عَسٰی اور اَوْشَكَ کے بعد اَنْ کا لانا ہی بہتر ہے: عَسٰی زَیْدٌ اَنْ یَّقُوْمَ (قریب ہے کہ زید کھڑا ہو جائے)۔ کَادَ اور کَرَبَ کے بعد نہ لانا بہتر ہے۔

عَسٰی اور اَوْشَكَ کے بعد فعل مضارع کو اسم پر مقدم بھی کر سکتے: عَسٰی اَنْ یَّقُوْمَ زَیْدٌ (قریب ہے کہ زید کھڑا ہو جائے) اور کَادَ وغیرہ میں یہ صورت جائز نہیں۔

کَادَ کا مضارع یَکَادُ (خَافَ، یَخَافُ کے جیسا) اور اَوْشَكَ کا یُوْشِكُ ہے۔ ان دونوں کا ماضی اور مضارع دونوں مستعمل ہیں۔ عَسٰی کا صرف ماضی مستعمل ہے۔ اس کی گردان رَمٰی کی طرح کر لو۔

شَرَعَ، طَفِقَ، جَعَلَ، قَامَ اور اَخَذَ بھی افعالِ مقاربہ کی طرح استعمال ہوتے ہیں۔ لیکن ان کے بعد اَنْ نہیں آتا۔ ان سب کے معنی ہیں "شروع کرنا" یا "کرنے لگنا": اَخَذَ الطِّفْلُ یَمْشِیْ (بچہ چلنے لگا)۔

ذیل کے جملوں کی تحلیل کرو:-

(۱) عَسَى اللّٰهُ اَنْ يَّشْفِيَكِ (اُمید ہے کہ اللہ تعالیٰ تجھے تندرست کرے)

(۲) تَكَادُ السَّمٰوٰتُ يَتَفَطَّرْنَ (قریب ہے کہ آسمان پھٹ جائیں)

(۳) اَوْشَكَ اَنْ يُّفْتَحَ بَابُ الْمَدْرَسَةِ (قریب ہے کہ مدرسہ کا دروازہ کھولا جائے)

ان کی تحلیل اس طرح کرو:-

(۱) (عَسٰى) فعل مقاربہ (اللّٰہ) اس کا اسم (اَنْ) حرف ناصب مضارع (يَشْفِيَ) فعل مضارع معروف، منصوب ہے اَنْ کی وجہ سے، اس میں ضمیر (هُوَ) مستتر ہے اور وہی اس کا فاعل ہے، (كِ) ضمیر منصوب متصل، واحد مؤنث مخاطب، مفعول ہے اس لئے منصوب المحل ہے فعل مضارع اپنے فاعل اور مفعول کے ساتھ جملۂ فعلیہ ہو کر خبر ہے عَسٰى کی۔ عَسٰى اپنے اسم اور خبر کے ساتھ مل کر جملہ فعلیہ ہوا۔

اسی طرح دوسرے اور تیسرے جملہ کی تحلیل کرو۔ لیکن خیال رکھو کہ تیسرے جملہ میں فعل مقاربہ کی خبر مقدم ہے اور اسم مؤخر۔

سلسلۃ الالفاظ نمبر ۳۳

اَذَابَ (ر-ا) پگھلانا	تَفَطَّرَ (۴) پھٹ جانا
اِشْتَعَلَ (۶) بھڑکنا	خَصَفَ (ض) لپٹانا
اَسْفَرَ (۱) صبح کا خوب اجالا ہونا	طَارَ (ی-ض) اُڑنا
بَعَثَ (ف) بھیجنا۔ اُٹھانا	فَاقَ (و-ن) بڑھ جانا (مرتبہ میں)
تَفَحَّصَ (۴) تلاش کرنا	فَقِهَ (ف) سمجھنا

قَطَفَ (س) توڑنا (پھلوں یا پھولوں کا)	فَرَحٌ - خوشی
لَامَ (و-ن) ملامت کرنا	مَقَامٌ مَحْمُودٌ { اس مقام کا نام ہے جہاں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شفاعت کیلئے اللہ سے التماس کرینگے
أُمْنِيَّةٌ (ج أَمَانِيُّ) آرزو	وَرَقٌ - پتہ - کتاب کا ورق
حَطَبٌ - جلانے کی لکڑی	وَطْأَةٌ - شدت

مشق نمبر ۳۶

(۱) كِدْنَا نَطِيرُ مِنَ الْفَرَحِ (۲) أَوْشَكَتْ أَمَانِيُّ الْكَسْلَانِ تَقْتُلُهُ لِأَنَّ يَدَيْهِ تَأْبَيَانِ الْعَمَلَ (۳) أَخَذْتُ أَلُومُ نَفْسِي (۴) جَعَلَ رَسُولُ اللهِ (صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) يَمْسَحُ رَأْسَهُ [رَأْسَ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ] (۵) كَرَبَ الْحَطَبُ يَشْتَعِلُ لَمَّا عَظُمَتْ وَطْأَةُ الْحَرِّ (۶) يُوشِكُ الْحَرُّ يُذِيبُ الْأَجْسَامَ (۷) أَخَذْنَا نُصْلِحُ ثِيَابَنَا وَأَسْلِحَتَنَا (۸) عَسَيْنَ أَنْ يَحْضُرْنَ فِي الْمَدْرَسَةِ لِتَفَحُّصِ أَحْوَالِ أَوْلَادِهِنَّ (۹) تَكَادُ الْمَرْأَةُ تَفُوقُ زَوْجَهَا فِي الْعِلْمِ (۱۰) إِذَا أَسْفَرَ الصُّبْحُ شَرَعَ الْبُسْتَانِيُّ يَقْطِفُ الْأَزْهَارَ وَالْأَثْمَارَ (۱۱) كِدْنَ يَمُتْنَ مِنْ شِدَّةِ الْأَلَمِ

من القرآن

(۱۲) فَذَبَحُوهَا وَمَا كَادُوا يَفْعَلُونَ (۱۳) عَسَىٰ أَنْ يَبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَحْمُودًا (۱۴) طَفِقَا [آدَمُ وَحَوَّاءُ] يَخْصِفَانِ عَلَيْهِمَا مِنْ وَرَقِ الْجَنَّةِ (۱۵) عَسَىٰ أَنْ تُحِبُّوا شَيْئًا وَهُوَ شَرٌّ لَكُمْ (۱۶) تَكَادُ

السَّمٰوَاتُ يَتَفَطَّرْنَ (۱۷) لَا يَكَادُوْنَ يَفْقَهُوْنَ حَدِيْثًا (۱۸) عَسَى اللّٰهُ اَنْ يَّاْتِيَنِيْ بِهِمْ جَمِيْعًا (۱۹) قَالَ هَلْ عَسَيْتُمْ اِنْ كُتِبَ عَلَيْكُمُ الْقِتَالُ اَنْ لَّا تُقَاتِلُوْا ٭

اَلدَّرْسُ الْاَرْبَعُوْن

(۱) افعال المدح والذمّ

نِعْمَ (در اصل، نَعِمَ) مدح (تعریف) کے لئے ہے اور بِئْسَ (در اصل بَئِسَ) مذمت کے لئے۔ ان کا فاعل اکثر معرّف باللام ہوتا ہے۔ یا وہ اسم جو معرّف باللام کی طرف مضاف ہو۔ فاعل کے بعد ایک اور اسم ہوتا ہے جو مقصود بالمدح یا بالذّم ہوتا ہے: نِعْمَ الرَّجُلُ خَالِدٌ (خالد اچھا مرد ہے) بِئْسَ غُلَامُ الرَّجُلِ عَاصِمٌ (عاصم مرد کا برا غلام ہے)۔ ان مثالوں میں خالد اور عاصم مقصود بالمدح اور مقصود بالذّم ہیں۔ ترکیب میں خالد اور عاصم کو مبتدا مؤخر سمجھتے ہیں اور فعل و فاعل ملکر خبر مقدم مانتے ہیں ٭

کبھی فاعل کی جگہ لفظ مَا (بمعنی شَیْئٌ) آتا ہے: نِعِمَّا (در اصل نِعْمَ مَا) هِيَ (اچھی چیز ہے وہ) اور کبھی اسم نکرہ منصوب واقع ہوتا ہے: نِعْمَ رَجُلًا خَالِدٌ (خالد مرد کی حیثیت سے اچھا ہے) اِس صورت میں نِعْمَ کے اندر ضمیر (هُوَ) پوشیدہ ہے اور وہی اس کا فاعل ہے۔ اور رَجُلًا اس کی تمیز واقع ہوا ہے اسی لئے منصوب ہے (تمیز

کا بیان آگے آئیگا) فعل و فاعل اور تمیز ملکر جملہ فعلیہ ہو کر خبر مقدم اور خالد جو مقصود بالمدح ہے وہ مبتدا مؤخر ہے۔ مبتدا اور خبر ملکر جملہ اسمیہ ہوا +

کبھی مقصود بالمدح یا بالذم کو حذف کردیتے ہیں: نِعْمَ الْعَبْدُ (یعنی نِعْمَ الْعَبْدُ اَیُّوْبُ) ایوب اچھا بندہ ہے۔ نِعْمَ الْمَوْلٰی وَنِعْمَ النَّصِیْرُ (اَللّٰہُ) اللہ تعالیٰ اچھا آقا اور اچھا مددگار ہے +

نِعْمَ کا مؤنث نِعْمَتْ اور بِئْسَ کا بِئْسَتْ ہے: نِعْمَتِ الْاِبْنَةُ فَاطِمَةُ وَبِئْسَتِ الْمَرْاَةُ غَادِرَةُ (فاطمہ اچھی لڑکی ہے اور غادرہ بری عورت ہے)

مذکورہ دونوں فعلوں کے باقی صیغے مستعمل نہیں ہیں۔ فاعل کی وحدت تثنیہ اور جمع کا ان پر کوئی اثر نہیں ہوتا +

حَبَّذَا (اچھا ہے وہ) کو نِعْمَ کے معنی میں اور لَاحَبَّذَا اور سَاءَ کو بِئْسَ کے معنی میں استعمال کرتے ہیں: حَبَّذَا الْاِتِّفَاقُ وَلَاحَبَّذَا (یا سَاءَ) الْاِخْتِلَافُ (اتفاق اچھا ہے اور اختلاف برا ہے)

تنبیہ ۱۔ حَبَّ فعل ماضی ہے اور ذَا اسم اشارہ ہے اور وہی فاعل ہے اور اس کا مابعد مقصود بالمدح ہے +

تنبیہ ۲۔ سَاءَ (برا ہونا۔ بگاڑنا) عام فعلوں کی طرح بھی مستعمل ہے۔ اور اس کی گردان بھی عام فعلوں کی طرح ہوتی ہے +

(۲) صِيغَتَا التَّعَجُّبِ
(تعجب کے دو صیغے)

مَا أَفْعَلَهُ اور أَفْعِلْ بِهِ یہ دونوں وزن تعجب کے معنی میں مستعمل ہیں اور ان دونوں کو صِيغَتَا التَّعَجُّبِ (تعجب کے دو صیغے) کہتے ہیں: مَا أَحْسَنَهُ یا أَحْسِنْ بِهِ (وہ کیا ہی خوبصورت ہے) اسی طرح هُ اور هِ کی جگہ بقیہ تمام ضمیروں اور ہر قسم کا اسم ظاہر (مذکر، مؤنث واحد، تثنیہ یا جمع) لگا سکتے ہیں۔ مذکورہ دونوں صیغوں میں ان کے مابعد کے اثر سے کوئی تغیر نہیں ہوتا: مَا أَحْسَنَ رَشِيْدًا (رشید کیا ہی خوبصورت ہے) اور أَحْسِنْ بِزُبَيْدَةَ (زبیدہ کیا ہی خوبصورت ہے) مَا أَطْوَلَ الرَّجُلَيْنِ (دو مرد کتنے لمبے ہیں) أَقْصِرْ بِالنِّسَاءِ (عورتیں کتنی کوتاہ ہیں)

ماضی کے لئے كَانَ اور مستقبل کے لئے يَكُوْنُ بڑھا کر بولتے ہیں: مَا كَانَ أَجْمَلَ مَنْظَرَ الرِّيَاضِ (باغ کا منظر کیا ہی خوشنما تھا) مَا يَكُوْنُ أَطْيَبَ مَنْظَرَ الْبَحْرِ (سمندر کا منظر کیا ہی پاکیزہ ہوگا)

ثلاثی مزید یا رباعی سے مذکورہ صیغے نہیں بن سکتے اور ثلاثی مجرد کے جو مادے رنگ یا عیب کے معنی میں ہوں ان سے بھی تعجب کے مذکورہ دونوں صیغے نہیں بنائے جاتے۔ لیکن ان کے مصدروں پر أَشَدَّ یا أَشْدِدْ یا أَعْظَمَ یا أَعْظِمْ لگانے سے یہ معنی پیدا کئے جا سکتے ہیں: مَا أَشَدَّ إِعْزَازَ النَّاسِ لِلْعُلَمَاءِ (لوگ علما کو کتنی بڑی عزت دیتے

ہیں) أَعْظِمْ بِمَا يَبْقَى الْمُبَذِّرِ إِلَى الْفَقْرِ (فضول خرچی کرنے والا فقر کی طرف کتنی جلد دوڑ جاتا ہے)۔ مَا أَعْظَمَ حُمْرَةَ وَجْنَةِ الْاِبْنَةِ (لڑکی کا رخسار کیا ہی سرخ ہے) مَا أَشَدَّ عَمَى الْجَاهِلِ (جاہل کیا ہی اندھا ہوتا ہے)

ذیل کے جملوں کی تحلیل کرو:۔

(۱) مَا أَحْسَنَ وَجْهَكَ (تیرا چہرہ کیا ہی خوبصورت ہے)

(۲) أَحْسِنْ بِمَنْظَرِ الزَّهْرِ (پھول کا منظر کیا ہی اچھا ہے)

اس طرح:۔

(۱) (مَا) اسم تعجب ہے، مبنی، محلاً مرفوع ہے کیونکہ مبتدا ہے (أَحْسَنَ) فعل ماضی، مبنی ہے فتحہ پر، اس میں ضمیر (هُوَ) مستتر ہے جو مَا کی طرف لوٹتی ہے وہ فاعل ہے۔ (وَجْهَ) مفعول ہے اس لئے منصوب ہے، پھر وہ مضاف ہے (كَ) ضمیر مجرور متصل، مضاف الیہ، محلاً مجرور، فعل و فاعل اور مفعول مل کر جملہ فعلیہ ہو کر خبر ہے مبتدا کی۔ مبتدا اور خبر ملکر جملہ اسمیہ ہوا:

(۲) (أَحْسِنْ) فعل امر تعجب کے لئے ہے۔ لیکن یہاں امر کے معنی نہیں لئے جاتے (ب) حرف جار ہے۔ اس جگہ زائد واقع ہوا ہے (مَنْظَر) بظاہر مجرور ہے مگر معنی کے لحاظ سے فاعل ہے پھر وہ مضاف بھی ہے (اَلزَّهْر) مضاف الیہ فعل تعجب فاعل کے ساتھ مل کر جملہ فعلیہ ہوا +

سلسلۃ الالفاظ نمبر ۴۳

أَوَّابٌ بہت ہی رجوع ہونے والا (خدا کی طرف)

أَبْدٰی (۱) ظاہر کرنا

أَخْفٰی (۱) چھپانا

اِشْتَرٰی (۶) خریدنا

اِبْيِضَاضٌ سفیدی

خِيَارٌ ککڑی۔ کھیرا

رَابِعَةَ عَشْرَةَ چودھویں

شِرْكٌ۔ شریک کرنا

شَفَقٌ غروب آفتاب کے بعد آسمان کے کنارے پر جو سرخی ہوتی ہے

حِبْرٌ، مِدَادٌ سیاہی

دَوَاةٌ، مِحْبَرَةٌ دوات

عَاقِبَةٌ انجام

عَشِيْرٌ دوست۔ رشتہ دار

قُتِلَ ماضی مجہول ہے۔ بددعا کے موقع پر استعمال کیا گیا ہے۔ یعنی وہ ہلاک کیا جائے

مَا أَحْلٰى کیا ہی میٹھا ہے۔ (حُلُوٌّ سے بنا ہے)

مُرْتَفَقٌ آرامگاہ

مُشْرِكٌ اللہ کے ساتھ کسی اور کو خاص صفتوں یا خاص تعظیم میں شریک کرنے والا

مَقْتٌ غصہ

مَوْلٰى آقا

نَخْلَةٌ کھجور کا درخت

مشق نمبر ۳۶

(۱) نِعْمَ هٰؤُلَاءِ الْأَوْلَادُ مَا أَحْسَنَهُمْ (۲) بِئْسَ هٰذَا الْغِذَاءُ مَا أَرْدَأَهُ (۳) نِعْمَ الصِّدْقُ وَنِعْمَتْ عَاقِبَتُهُ وَبِئْسَ الْكَذِبُ

وَبِئْسَتْ عَاقِبَتُهُ (۴) حَبَّذَا إِطَاعَةُ الْوَالِدَيْنِ وَلَا حَبَّذَا عِصْيَانُهُمَا
(۵) سَاءَتِ الْمَرْءَةُ سَلْمٰى مَا أَقْبَحَهَا (۶) مَا أَسْبَقَ الْفَاسِقَ إِلَى
مَقْتِ اللّٰهِ (۷) مَا أَكْبَرَ مَقْتَ اللّٰهِ عَلَى الْمُشْرِكِ (۸) مَا أَحْسَنَ
هٰذِهِ الْمَرْءَةَ وَمَا أَقْبَحَ تِلْكَ الْإِبْنَةَ (۹) هٰذَا الْكِتَابُ سَهْلٌ وَ
مَا أَسْهَلَهُ وَتِلْكَ الْكُتُبُ صَعْبَةٌ وَمَا أَصْعَبَهَا (۱۰) نِعْمَتِ النَّاقَةُ
الْقُصْوَاءُ مَا أَجْوَدَهَا (۱۱) مَا أَشَدَّ تَكْرِيمَ الْعُلَمَاءِ وَمَا أَعْظَمَ
تَذْلِيلَ الْجُهَلَاءِ (۱۲) نِعْمَ الْوَلَدُ أَنْتَ وَمَا أَحْسَنَكَ (۱۳) أَعْظِمْ
بِعِلْمِهٖ وَأَشْدِدْ بِجَهْلِكَ (۱۴) نِعْمَتِ الشَّجَرَةُ نَخْلَةٌ (۱۵) مَا أَشَدَّ
حُمْرَةَ الشَّفَقِ الْبَارِحَةَ (۱۶) مَا يَكُوْنُ أَعْظَمَ ابْيِضَاضُ نُوْرِ الْقَمَرِ
فِي اللَّيْلَةِ الرَّابِعَةَ عَشَرَةَ (۱۷) اَلْمِدَادُ فِي هٰذِهِ الدَّوَاةِ (یا المحبرۃ)
أَسْوَدُ مَا أَشَدَّ سَوَادَهُ

مِنَ الْقُرْآن

(۱۸) قُتِلَ الْإِنْسَانُ مَا أَكْفَرَهُ (۱۹) أَسْمِعْ بِهٖ وَأَبْصِرْ (۲۰) بِئْسَ
الشَّرَابُ وَسَاءَتْ مُرْتَفَقًا (۲۱) نِعْمَ الْعَبْدُ إِنَّهٗ أَوَّابٌ (۲۲)
لَبِئْسَ الْمَوْلٰى وَلَبِئْسَ الْعَشِيْرُ (۲۳) بِئْسَمَا اشْتَرَوْا بِهٖ أَنْفُسَهُمْ
(۲۴) إِنْ تُبْدُوا الصَّدَقَاتِ فَنِعِمَّا هِيَ وَإِنْ تُخْفُوْهَا وَتُؤْتُوْهَا
الْفُقَرَاءَ فَهُوَ خَيْرٌ لَكُمْ

اردو سے عربی

(۱) یہ کتاب کیا ہی اچھی ہے (۲) وہ گھوڑا خوبصورت ہے اور کیا ہی

خوبصورت ہے (۳) محمود ایک علم والا مرد ہے اور کیا ہی علم والا ہے (۴) شرک بری چیز ہے اور کتنی بری ہے (۵) یہ تربوز نکما ہے اور کیا ہی ردی ہے (۶) میری اونٹنی کتنی عمدہ ہے (۷) نماز اچھی چیز ہے اور وہ اللہ کے پاس کیا ہی محبوب ہے (۸) گائے ایک اچھا جانور ہے اور اس کا دودھ کیا ہی مفید ہے (۹) سخاوت اچھی ہے اور اس کا انجام کیا ہی اچھا ہے اور بخل بری چیز ہے اور اس کا انجام کیا ہی برا ہے (۱۰) برا ہے فضول خرچ اور برا ہے فضول خرچی کا انجام (۱۱) تمھارا لڑکا کیا ہی صالح ہے اور کیا ہی سمجھدار ہے +

سوالات نمبر ۱۱

(۱) افعال ناقصہ و تامہ کی تعریف کرو۔ درس ۲۳ مین افعال ناقصہ کیسے ہین؟

(۲) افعال ناقصہ اور افعال مقاربہ مین کیا فرق ہے؟

(۳) ہر قسم کے افعال ناقصہ سے جملے مرتب کرو

(۴) افعال مقاربہ مین کون کون سے فعل کے بعد اَنْ آتا ہے؟

(۵) افعال مقاربہ سے دس جملے مرتب کرو۔ پانچ اَن کے ساتھ اور پانچ بغیر اَنْ کے +

(۶) افعال مدح کون سے ہین اور افعال ذمّ کون کون سے ہین؟

(۷) افعال مدح و ذمّ سے دس جملے مرتب کرو +

(۸) اِن جملوں کی تحلیل کرو :-

تُدْنِیْنِیْ الْعَدُوُّ صَدِیْقًا۔ کُنْتُمْ خَیْرَ اُمَّۃٍ۔ کَادَ الْاَعْدَاءُ یُوَلُّوْنَ اَدْبَارَھُمْ۔ نِعْمَتِ الْبِنْتُ صِدِّیْقَۃٌ۔ عَسٰی اَنْ یَنْزِلَ الْحُجَّاجُ عَلَی السَّاحِلِ۔ دُمْتُمْ سَالِمِیْنَ۔ مَا بَرِحْنَا نَتَعَلَّمُ الْقُرْاٰنَ۔ مَا اَجْمَلَ وَجْنَتَیْہِ۔ اَخَذَ الْمُفَتِّشُ (انسپکٹر) یَکْتُبُ اَسْمَاءَ الْاَوْلَادِ۔ نِعْمَ الْعَبْدُ۔ اَعْظِمْ بِعِلْمِ عَلِیٍّ۔

الدرس الحادی والاربعون

اَلضَّمَائِرُ وَالْمَوْصُوْلَاتُ

۱ — ضمیر یا تو متکلم کے لئے ہوتی ہے یا مخاطب کے لئے یا غائب کیلئے ضمائر کی دو قسمیں ہیں (۱) منفصلہ اور متصلہ۔ منفصلہ کا تلفظ مستقل لفظ کی طرح ہوتا ہے : اَنَا، اَنْتَ، ھُوَ اور اِیَّایَ اِیَّاکَ اور اِیَّاہُ (دیکھو درس ۶ سلسلہ ۵ اور درس ۱۷-۵)۔ متصلہ تلفظ میں جزوِ کلمہ ہوتی ہیں : کَتَبْتُ، کَتَبْنَا میں تُ اور نَا۔ ضَرَبَنِیْ اور ضَرَبَنَا میں نِیْ اور نَا ۔

۲ — بلحاظ محل اعراب کے ضمیر منفصل کی دو قسمیں ہیں۔ مرفوع اور منصوب اور ضمیر متصل کی تین قسمیں ہیں، مرفوع، منصوب اور مجرور

مرفوع منفصل اَنَا، اَنْتَ، ھُوَ وغیرہ۔ منصوب منفصل

سبق ۴۱

اِیَّایَ، اِیَّاکَ وغیرہ۔ مرفوع متصل وہ ضمائر ہین جن کے ملنے سے افعال کے مختلف صیغے بنتے ہین: ضَرَبْتُ، ضَرَبْنَا وغیرہ۔ منصوب متصل: ضَرَبَهُ ضَرَبَهُمَا، ضَرَبَهُمْ وغیرہ۔ مجرور متصل۔ لَهُ لَهُمَا لَهُمْ وغیرہ اور غُلَامُهُ غُلَامُهُمَا غُلَامُهُمْ وغیرہ +

۴۔ اَلضَّمِیْرُ الْبَارِزُ وَالْمُسْتَتِرُ

ضمائر مرفوعہ متصلہ دو قسم کی ہین۔ اکثر تو بارز ہین یعنی ظاہر ہین ان کے لئے کوئی لفظ ہے: کَتَبْتُ مین تُ اور کَتَبْنَا مین نَا۔ لیکن تھوڑی سی ایسی بھی ہین جن کے لئے بظاہر کوئی لفظ نہین مگر معنی مین ملحوظ رہتی ہین۔ کَتَبَ کے معنی مین "اُس نے مارا" حالانکہ "اُس" کے لئے یہان کوئی لفظ نہین ہے۔ ایسی ضمیرین مُسْتَتِرْ (پوشیدہ) کہلاتی ہین +

ماضی کے دو صیغون مین کَتَبَ اور کَتَبَتْ مین اور مضارع کے پانچ صیغون یَکْتُبُ، تَکْتُبُ (واحد مؤنث غائب)، تَکْتُبُ (واحد مذکر مخاطب) اَکْتُبُ اور نَکْتُبُ مین مستتر ضمیرین ہین امر اور نہی کے پہلے صیغے مین بھی مستتر ضمیرین ہین۔ باقی سب ضمیرین بارز ہین +

۵۔ اَلْمَوْصُوْلَاتُ

اسماء موصولہ حسب ذیل ہین:۔

	مذکر	مؤنث
واحد	اَلَّذِيْ (جو ایک مرد)	اَلَّتِيْ (جو ایک عورت)
تثنیہ	اَللَّذَانِ / اَللَّذَيْنِ (جو دو مرد)	اَللَّتَانِ / اَللَّتَيْنِ (جو دو عورتین)

مؤنث	مذکر
اَللَّاتِي یا اَللَّوَاتِي یا اَللَّائِي (جو بہت عورتیں)	جمع اَلَّذِينَ (جو بہت مرد)

تنبیہ ۱۔ واحد مذکر، واحد مؤنث اور جمع مذکر کے صیغوں میں ایک لام لکھتے ہیں باقی میں دو لام۔ اَللَّائِي کو اَلْئِي بھی لکھتے ہیں +

مذکورہ الفاظ کے علاوہ یہ بھی اسماء موصولہ ہیں: مَنْ (جو شخص)، مَا (جو چیز) اَيٌّ مذکر کے لئے اَيَّةٌ مؤنث کے لئے (جو شخص یا جو چیز) +

تنبیہ ۲۔ مذکورہ چار الفاظ اسماء استفہام بھی ہیں (دیکھو درس ۱۲)

۷۔ مَنْ اور مَا اور اَيٌّ اور اَيَّةٌ جملہ میں ہمیشہ مبتدا یا فاعل یا مفعول واقع ہوتے ہیں اور اَلَّذِي اور اس کے تمام صیغے زیادہ تر صفت واقع ہوتے ہیں اگرچہ مبتدا یا فاعل یا مفعول بھی واقع ہوتے ہیں: مَامَضٰی فَاتَ (جو وقت گیا وہ ہاتھ سے نکل گیا) اس مثال میں مَا مبتدا ہے۔ فَازَ مَنِ اجْتَهَدَ (کامیاب وہ ہوا جس نے کوشش کی) اس مثال میں "مَنْ" فاعل واقع ہوا ہے۔ عَلَّمْتُ مَنْ كَانَ شَائِقًا (میں نے اس کو سکھایا جو شائق تھا) اس مثال میں "مَنْ" مفعول ہے۔ يَعِزُّ اَيُّكُمْ يَجْتَهِدُ (عزت پاتا ہے تم میں سے وہ جو کوشش کرتا ہے) اس مثال میں اَيٌّ فاعل ہے۔ يُهَانُ اَيُّكُمْ لَا يَجْتَهِدُ (ذلیل کیا جاتا ہے تم میں سے وہ جو کوشش نہیں کرتا) اس مثال میں "اَيٌّ" مفعول ما لم یسم فاعلہ ہے +

۸- اسم موصول مین چونکہ اِبہام (معنی کی غیر تعیین) ہے۔ اس لئے اس کے بعد ایک جملہ لانا پڑتا ہے جو اِبہام کو صاف کر دے۔ اس جملہ کو صِلہ کہتے ہین موصول اور صلہ ملکر جملہ کا کوئی جزو بنتا ہے بغیر صلہ کے موصول نہ مبتدا ہو سکتا ہے نہ خبر نہ فاعل نہ مفعول۔ صلہ مین ایک ضمیر ہونی چاہئے۔ جو موصول کے مطابق ہو۔ اس ضمیر کو عائد کہتے ہین: أَكْرِمِ الَّذِي عَلَّمَكَ وَ الَّتِي عَلَّمَتْكَ وَالَّذَيْنِ عَلَّمَاكَ وَاللَّتَيْنِ عَلَّمَتَاكَ وَالَّذِيْنَ عَلَّمُوْكَ وَاللَّاتِي عَلَّمْنَكَ وَمَنْ عَلَّمَكَ يَا عَلَّمَتَكَ وَاحْفَظْ مَا تَعَلَّمْتَهُ +

تنبیہ ۳- پہلی اور دوسری مثال مین عائد ضمیر مُسْتَتِر ہے +

تنبیہ ۴- مَنْ اور مَا کے بعد عائد کو حذف بھی کر سکتے ہین جبکہ وہ مفعول ہو: هٰذَا مَا رَأَيْتُهُ (یہ وہ ہے جو مین نے دیکھا) کو هٰذَا مَا رَأَيْتُ کہہ سکتے ہین +

۹- اسم موصول کا موصوف ہمیشہ معرفہ ہونا چاہئے۔ کیونکہ اسم موصول معرفہ ہوتا ہے: لَقِيْتُ الْوَلَدَ الَّذِي تَعَلَّمَ الْقُرْآنَ (مین اس لڑکے سے ملا جس نے قرآن پڑھ لیا ہے) اور جب وہ نکرہ ہو تو موصول کو حذف کر دیتے ہین: لَقِيْتُ وَلَدًا تَعَلَّمَ الْقُرْآنَ (مین ایک ایسے لڑکے سے ملا جس نے قرآن پڑھ لیا ہے) دیکھو اس مثال مین وَلَدًا کے بعد اَلَّذِي کو حذف کر دیا گیا ہے

اسی طرح اَلْقَاهِرَةُ مَدِيْنَةٌ فِيْهَا عَجَائِبُ كَثِيْرَةٌ (قاہرہ ایک شہر ہے جس مین بہت سی عجائبات ہین) اس مثال مین مَدِيْنَة کے بعد سے

اَلَّتِيْ کو حذف کر دیا گیا ہے +

۱۰۔ اسم فاعل اور اسم مفعول کے ساتھ لام تعریف (اَل) اکثر موصول کے معنی میں آتا ہے : اَلضَّارِبُ زَيْدًا بمعنی اَلَّذِيْ ضَرَبَ زَيْدًا (جس نے زید کو مارا) اَلْمَضْرُوْبُ غُلَامُهٗ بمعنی اَلَّذِيْ ضُرِبَ غُلَامُهٗ ، اَلضَّارِبَةُ بمعنی اَلَّتِيْ ضَرَبَتْ ، اَلْمُشَارُ اِلَيْهِمَا بمعنی بمعنی اَللَّذَانِ اُشِيْرَ اِلَيْهِمَا ، اَلْمُشَارُ اِلَيْهِمْ بمعنی اَلَّذِيْنَ اُشِيْرَ اِلَيْهِمْ +

تنبیہ ۵۔ مَنْ اور مَا کے بعد جب فعل ماضی منفی لانا ہو تو منفی بلم (دیکھو درس ۲۲-۴) کا استعمال کریں : مَنْ لَمْ يَشْكُرِ النَّاسَ لَمْ يَشْكُرِ اللّٰهَ (جس نے آدمیوں کا شکریہ ادا نہیں کیا اس نے اللہ کا شکریہ نہیں ادا کیا)۔ مَا شَاءَ اللّٰهُ كَانَ وَمَا لَمْ يَشَأْ لَمْ يَكُنْ (جو کچھ اللہ نے چاہا ہوا اور جو نہ چاہا نہ ہوا) +

۱۱۔ ذیل کے جملوں کی تحلیل کرو :۔

(۱) اَلَّذِيْ يَتَعَلَّمُ يَتَقَدَّمُ (جو علم حاصل کریگا وہ آگے رہیگا) اس طرح :۔ (اَلَّذِيْ) اسم موصول واحد مذکر کے لئے۔ (يَتَعَلَّمُ) فعل مضارع اس مین ضمیر (هُوَ) مُستتر ہے وہ اس کا فاعل ہے۔ فعل و فاعل ملکر جملہ فعلیہ ہو کر موصول کا صلہ ہوا۔ موصول صلہ کے ساتھ ملکر مبتدا ہوا جو کہ محلاً مرفوع ہے۔ (يَتَقَدَّمُ) فعل مضارع اس مین ضمیر مُستتر ہے وہی اس کا فاعل ہے۔ فعل و فاعل ملکر جملہ فعلیہ

ہو کر خبر ہے محلاً مرفوع۔ مبتدا اور خبر ملکر جملہ اسمیہ ہوا +

(۲) اَلْاِبْنَتَانِ اللَّتَانِ تُحْسِنَانِ الْقِرَاْءَةَ هُمَا بِنْتَا خَالِدٍ (جو دو لڑکیاں اچھی طرح پڑھتی ہیں وہ خالد کی بیٹیاں ہیں) (الابنتان) مبتدا ہے اسی لئے مرفوع ہے۔ اسکا رفع ـانِ سے آیا ہے کیونکہ وہ تثنیہ ہے۔ پھر وہ موصوف بھی ہے۔ (اَللَّتَانِ) اسم موصول تثنیہ مؤنث کے لئے (تُحْسِنَانِ) فعل مضارع تثنیہ مؤنث اس میں تثنیہ کی ضمیر ہے وہی فاعل ہے (القرأةَ) مفعول ہے اسی لئے منصوب ہے۔ فعل و فاعل و مفعول ملکر جملہ فعلیہ ہو کر موصول کا صلہ ہوا۔ موصول اور صلہ ملکر صفت ہوئی مبتدا کی (هُمَا) ضمیر تثنیہ مؤنث جو اَلْاِبْنَتَان کی طرف راجع ہے۔ مبتدا ہے۔ محلاً مرفوع ہے کیونکہ مبنی ہے۔ (بِنْتَا) خبر ہے اور مضاف ہے اضافت کی وجہ سے تثنیہ کا نون اعرابی ساقط ہو گیا مرفوع ہے (خَالِدٍ) مضاف الیہ، مجرور مبتدا اور خبر ملکر جملہ اسمیہ ہو کر خبر ہو گئی پہلے مبتدا کی۔ مبتدا اور خبر ملکر جملہ اسمیہ ہوا +

(۳) مَا مَضٰى فَاتَ (جو کچھ گذرا وہ قبضہ سے نکل گیا)۔ (مَا) اسم موصول عام ہے (مَضٰى) فعل ماضی اس میں ضمیر (هُوَ) مُسْتَتِر ہے وہی فاعل ہے۔ فعل و فاعل ملکر جملہ فعلیہ ہو کر موصول کا صلہ ہوا۔ موصول صلہ سے ملکر مبتدا ہوا۔ محلاً مرفوع۔ (فَاتَ) فعل ماضی اس میں بھی ضمیر (هُوَ) مُسْتَتِر ہے وہی اس کا فاعل ہے۔ فعل و فاعل ملکر جملہ فعلیہ ہو کر خبر ہے۔ مبتدا اور خبر ملکر جملہ اسمیہ ہوا +

سبق ۴۱

(۴) لَقِيْتُ وَلَدًا تَعَلَّمَ الْحِيَاكَةَ (مین ایک ایسے لڑکے سے ملا جس نے بُننا سیکھا) (لَقِيْتُ) فعل ماضي مبني ہے فتحہ پر اس کے ساتھ ضمیر متکلم ہے جو اس کا فاعل ہے محلاً مرفوع (وَلَدًا) مفعول ہے اسی لئے منصوب ہے۔ پھر موصوف بھی ہے۔ (تَعَلَّمَ) فعل ماضي مبني ہے فتحہ پر۔ اس مین ضمیر (هُوَ) مُستتر ہے وہی فاعل ہے۔ (اَلْحِيَاكَةَ) مفعول ہے اسی لئے منصوب ہے۔ فعل و فاعل و مفعول ملکر جملہ فعلیہ ہوکر صفت ہے موصوف کی جو کہ مفعول ہے لَقِيْتُ کا۔ فعل لَقِيْتُ اپنے فاعل و مفعول کے ساتھ ملکر جملہ فعلیہ ہوا +

(۵) اَلْمُؤَمَّلُ غَيْبٌ (جس چیز کی توقع کی جاتی ہے وہ پردے مین ہے)۔ (اَلْ بمعنی اَلَّذِي) موصول (مُؤَمَّل بمعنی يُؤَمَّلُ) اسم مفعول اس مین ضمیر ہے جو کہ اس کا نائب الفاعل ہے۔ اسم مفعول اپنے نائب الفاعل سے ملکر صلہ ہوا۔ موصول اور صلہ ملکر مبتدا محلاً مرفوع۔ (غَيْبٌ) خبر، مرفوع۔ مبتدا اور خبر ملکر جملہ اسمیہ ہوا +

سلسلة الالفاظ نمبر ۳۵

اَنْفَقَ (۱) خرچ کرنا	حَمَلَ (ض) اُٹھانا۔ آمادہ کرنا
اَسْكَرَ (۱) نشہ سے بیہوش ہونا	زَيَّنَ (۲) سجانا
اِرْتَابَ (ی۔ ۶) شک کرنا	كَالَ (ی۔ض) ناپنا
اِسْتَوٰی (ی۔ ۱۰) برابر ہونا	عَبَأَ (ف۔ بِ کے ساتھ) پروا کرنا
تَوَلّٰی (ی۔ ۱۰) متولی ہونا۔ قابض ہونا۔ دوست رکھنا۔ پیٹھ پھیرنا	نَفِدَ (س) ختم ہونا۔ ہو چکنا

بَسَالَةٌ جوانمردی
اَلتَّوَلِّيْ متولی ہونا (مصدر ہے تَوَلّٰی کا)
تَنْسِيْجٌ بُننا
جَسَدٌ (ج اَجْسَادٌ) جسم۔ بدن
حَرِيْرٌ ریشم
حِلْيَةٌ (ج حُلِيٌّ) زیور
دَارَيْنِ دونوں جہان
رَصَاصٌ سیسہ
رُقْعَةٌ چٹھی

سَبُّوْرَةٌ تختۂ سیاہ (بلیک بورڈ)
زَاوِيَةٌ گوشہ
صُوْفٌ اون
طَبَاشِيْرٌ کھریا مٹی (جدید محاورہ ہے)
قُطْنٌ روئی
كَتَّانٌ سن
كَيْلٌ ناپ
مَحِيْضٌ حیض۔ عورتوں کی ماہواری عادت

مشق نمبر ۳۸

تنبیہ۔ خیال رکھو کہ اب سے مشقی جملوں میں آسان موقعوں میں حرکات وسکنات نہیں لکھے جائینگے۔ تمھیں چاہیے کہ بطور خود موقع کو سمجھ کر حرکات وسکنات لگا کے پڑھو۔

(۱) مَا مَضٰى فَاتَ وَالْمُؤَمَّلُ غَيْبٌ وَلَكَ السَّاعَةُ الَّتِيْ اَنْتَ فِيْهَا (۲) اَوَّلُ مَنْ تَوَلَّى الْخِلَافَةَ مِنَ الْعَبَّاسِيِّيْنَ اَبُو الْمَنْصُوْرِ السَّفَّاحُ (۳) اِنَّ بِالْكَيْلِ الَّذِيْ تَكِيْلُوْنَ بِهٖ يُكَالُ لَكُمْ (۴) اِنَّ اللَّذَيْنِ (اِنَّ کی وجہ سے حالت نصبی میں) يَتَوَلَّيَانِ اَوْقَافَ هٰذِهِ الْمَدْرَسَةِ لَيْسَا بِاَهْلَيْنِ لِلتَّوَلِّيْ فَاِنَّهُمَا لَا يَعْلَمَانِ اَنَّ اَمْوَالَ الْمُسْلِمِيْنَ الَّتِيْ فِيْ اَيْدِيْهِمَا كَيْفَ تُنْفَقُ وَعَلٰى مَنْ تُنْفَقُ (۵) اِنَّ الْمَادَّةَ الَّتِيْ يُصْنَعُ مِنْهَا التَّنْ...

هِيَ الْقُطْنُ وَالْكَتَّانُ وَالصُّوفُ وَالْحَرِيرُ (٦) إِنَّ مَا رَأَيْتُهُ مِنْكَ مِنَ الشَّجَاعَةِ وَالْبَسَالَةِ اللَّتَيْنِ أَظْهَرْتَهُمَا فِي الْمَعْرَكَةِ الْأَخِيرَةِ حَمَلَنِي عَلَى تَكْرِيمِكَ (٧) كُنْتُ كَمَنْ أَسْكَرَهُ الْخَمْرُ (٨) أَعْجَبُ مِنَ النِّسَاءِ اللَّتِي يُزَيِّنَّ أَجْسَادَهُنَّ الْفَانِيَةَ وَلَا يُزَيِّنَّ نُفُوسَهُنَّ الْبَاقِيَةَ (٩) وَرَدَتْنِي رُقْعَةٌ مَكْتُوبٌ فِيهَا مَا يَأْتِي (١٠) لَيْسَ ذٰلِكَ شَيْئًا يُعْبَأُ بِهِ (١١) هٰذَا كِتَابٌ صَنَّفَهُ الشَّيْخُ الْعَلَّامَةُ ابْنُ تَيْمِيَّةَ رَحِمَهُ اللّٰهُ تَعَالَى (١٢) خُلَاصَةُ مَا ذَكَرَهُ الْأُسْتَاذُ أَنَّ الْعَمَلَ بِالْقُرْآنِ الَّذِي نُزِّلَ عَلَى مُحَمَّدٍ يَكْفِينَا لِفَلَاحِ الدَّارَيْنِ (١٣) يُقَالُ لِقَلَمٍ يُصْنَعُ مِنَ الرَّصَاصِ قَلَمٌ رَصَاصِيٌّ (١٤) يَا وَلَدُ خُذِ الطَّبَاشِيرَ وَاكْتُبْ خُلَاصَةَ مَا سَمِعْتَ عَلَى السَّبُّورَةِ الَّتِي فِي زَاوِيَةِ الْمَدْرَسَةِ (١٥) اَلْأَوْلَادُ الْمُشَارُ إِلَيْهِمْ سَيَأْتُونَ فِي حَضْرَتِكَ فَأَعْطِهِمْ مَا تُرِيدُ مِنَ الْقُرْآنِ

(١٦) مَا آتَاكُمُ الرَّسُولُ فَخُذُوهُ وَمَا نَهَاكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوا (١٧) هٰذَا مَا كُنْتُمْ تُوعَدُونَ (١٨) مَنْ كَانَ فِي هٰذِهِ (الدُّنْيَا) أَعْمٰى فَهُوَ فِي الْآخِرَةِ أَعْمٰى (١٩) مَا عِنْدَكُمْ يَنْفَدُ وَمَا عِنْدَ اللّٰهِ بَاقٍ (٢٠) كُنْتُمْ خَيْرَ أُمَّةٍ أُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَتَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ (٢١) وَاللَّائِي يَئِسْنَ مِنَ الْمَحِيضِ مِنْ نِسَائِكُمْ إِنِ ارْتَبْتُمْ فَعِدَّتُهُنَّ ثَلَاثَةُ أَشْهُرٍ (٢٢) هَلْ يَسْتَوِي الَّذِينَ يَعْلَمُونَ وَالَّذِينَ لَا يَعْلَمُونَ ●

عربی مین ترجمہ کرو

(۱) مجھے دکھادے جو کچھ تیرے ہاتھ مین ہے (۲) یہ وہ چیز ہے جسے مین پسند نہین کرتا (۳) جس نے کہا لا الہ الا اللہ وہ جنت مین داخل ہو گیا (۴) مدرسہ اسلامیہ جو یہان سے دکھا جا رہا ہے وہ اِس شہر کا بہترین مدرسہ ہے (۵) بنو امیہ مین سے جو شخص سب سے پہلے خلافت پر قابض ہوا وہ معاویہؓ ہے (۶) کیا تو اُن دو مردون کو دیکھ رہا ہے جو ہماری طرف آرہے ہین (۷) قرآن وہ کتاب ہے جو محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) پر نازل کی گئی ہے (۸) وہ اُس جیسے ہو گئے جسے شراب نے بیہوش کر دیا ہو (۹) ہم نے جو تیرا (آپ کا) علم دیکھا اُس نے ہمین تیری (آپ کی) تعظیم پر آمادہ کیا (۱۰) جن دو مادون سے زیورات بنائے جاتے ہین وہ چاندی اور سونا ہین (۱۱) تیرے پاس عنقریب ایک خط آئیگا جس مین وہ لکھا ہو گا جو آگے آتا ہے (۱۲) مذکورہ اشخاص (وہ دو شخص جن کی طرف اشارہ کیا گیا) آپ کی خدمت مین حاضر ہونگے پس آپ جو ارادہ رکھتے ہون اُن سے کہدیجئے۔

سوالات نمبر ۱۲

(۱) ضمیریں کتنی قسم کی ہیں؟
(۲) ضمیر بارز کیا اور مستتر کیا؟
(۳) اعرابی حالت کے اعتبار سے ضمیر کی کتنی قسمیں ہیں؟ اور کون کونسی؟
(۴) کون کون سے صیغوں میں ضمیر مُستتر ہے؟
(۵) اسماء موصولہ کون کونسے ہیں؟
(۶) اسماء موصولہ میں معرب کون کون ہے؟
(۷) صلہ کسے کہتے ہیں؟
(۸) عائد کیا؟
(۹) ذیل کے جملوں میں جو خالی جگہ ہے اسے کسی ایسے اسم موصول سے پُر کرو جو اس جگہ کے مناسب ہو:-

يُقَالُ لِلرَّجُلِ ..... فَقَدَ الْعَقْلَ مَجْنُوْنٌ. اَلْمَرْأَةُ ..... تَخْدِمُ الْمَرِيْضَ يُقَالُ لَهَا مُمَرِّضَةٌ. اَلْخَيَّاطُوْنَ هُمْ ..... يَخِيْطُوْنَ الثِّيَابَ وَالْاَسَاكِفَةُ هُمْ ..... يَصْنَعُوْنَ النَّعْلَ. اِشْتَرَيْتُ هَاتَيْنِ الْكَلْبَتَيْنِ ..... هُمَا مِنْ كِلَابِ سُوْرِيَا. اَلرَّجُلَانِ ..... جَاءَاكَ هُمَا اَخَوَا يُوْسُفَ. اَلنِّسَاءُ ..... فَقَدْنَ اَزْوَاجَهُنَّ يُقَالُ لَهُنَّ اَرَامِلُ.

الدَّرْسُ الثَّانِي وَالْأَرْبَعُوْنَ

أَسْمَاءُ الْعَدَدِ

۱۔ اسماء عدد حسب ذیل ہیں

(الف) ایک سے دس تک

	مذکّر	مؤنث
۱	وَاحِدٌ یا اَحَدٌ	وَاحِدَةٌ یا اِحْدٰی
۲	اِثْنَانِ (اِثْنَيْنِ حالت نصبی و جری میں)	اِثْنَتَانِ (اِثْنَتَيْنِ حالت نصبی و جری میں)
۳	ثَلَاثَةٌ	ثَلَاثٌ
۴	اَرْبَعَةٌ	اَرْبَعٌ
۵	خَمْسَةٌ	خَمْسٌ
۶	سِتَّةٌ	سِتٌّ
۷	سَبْعَةٌ	سَبْعٌ
۸	ثَمَانِيَةٌ	ثَمَانٍ
۹	تِسْعَةٌ	تِسْعٌ
۱۰	عَشَرَةٌ (عَشْرَةٌ بھی)	عَشْرٌ (عَشَرٌ بھی)

(ب) گیارہ سے انیس تک

۱۱	اَحَدَ عَشَرَ	اِحْدٰی عَشْرَةَ
۱۲	اِثْنَا عَشَرَ	اِثْنَتَا عَشْرَةَ

۱۳	ثَلٰثَةَ عَشَرَ	ثَلٰثَ عَشْرَةَ
۱٤	أَرْبَعَةَ عَشَرَ	أَرْبَعَ عَشْرَةَ
۱۵	خَمْسَةَ عَشَرَ	خَمْسَ عَشْرَةَ
۱٦	سِتَّةَ عَشَرَ	سِتَّ عَشْرَةَ
۱۷	سَبْعَةَ عَشَرَ	سَبْعَ عَشْرَةَ
۱۸	ثَمَانِيَةَ عَشَرَ	ثَمَانِيَ عَشْرَةَ
۱۹	تِسْعَةَ عَشَرَ	تِسْعَ عَشْرَةَ

(ج) بِیْس سے سَو تک

۲۰	عِشْرُوْنَ مذکر و مؤنث یکسان (حالت نصبی وجری میں عِشْرِیْنَ)	
۲۱	أَحَدٌ وَعِشْرُوْنَ	إِحْدٰی وَعِشْرُوْنَ
۲۲	إِثْنَانِ وَعِشْرُوْنَ (حالت نصبی وجری میں إِثْنَيْنِ وَعِشْرِيْنَ)	إِثْنَتَانِ وَعِشْرُوْنَ (إِثْنَتَيْنِ وَعِشْرِيْنَ)
۲۳	ثَلَاثَةٌ وَعِشْرُوْنَ	ثَلَاثٌ وَعِشْرُوْنَ
۲٤	أَرْبَعَةٌ وَعِشْرُوْنَ	أَرْبَعٌ وَعِشْرُوْنَ
۲۵	خَمْسَةٌ وَعِشْرُوْنَ	خَمْسٌ وَعِشْرُوْنَ
۲٦	سِتَّةٌ وَعِشْرُوْنَ	سِتٌّ وَعِشْرُوْنَ
۲۷	سَبْعَةٌ وَعِشْرُوْنَ	سَبْعٌ وَعِشْرُوْنَ
۲۸	ثَمَانِيَةٌ وَعِشْرُوْنَ	ثَمَانٍ وَعِشْرُوْنَ
۲۹	تِسْعَةٌ وَعِشْرُوْنَ	تِسْعٌ وَعِشْرُوْنَ
۳۰	ثَلَاثُوْنَ مذکر و مؤنث یکسان (حالت نصبی وجری میں ثَلَاثِيْنَ)	

۴۰	اَرْبَعُوْنَ	مذکر و مؤنث یکساں (حالت نصبی و جری میں اَرْبَعِيْنَ)
۵۰	خَمْسُوْنَ	〃 〃 (〃 〃 خَمْسِيْنَ)
۶۰	سِتُّوْنَ	〃 〃 (〃 〃 سِتِّيْنَ)
۷۰	سَبْعُوْنَ	〃 〃 (〃 〃 سَبْعِيْنَ)
۸۰	ثَمَانُوْنَ	(〃 〃 ثَمَانِيْنَ)
۹۰	تِسْعُوْنَ	(〃 〃 تِسْعِيْنَ)
۱۰۰	مِئَةٌ	(مِائَةٌ بھی لکھا جاتا ہے)

(د) دوسو سے دس لاکھ تک

۲۰۰	مِئَتَانِ	(مِائَتَانِ بھی لکھا جاتا ہے)
۳۰۰	ثَلَاثُ مِئَةٍ	(ثَلٰثُمِائَةٍ 〃 〃)
۴۰۰	اَرْبَعُ مِئَةٍ	(اَرْبَعُمِائَةٍ 〃 〃)
۵۰۰	خَمْسُ مِئَةٍ	(خَمْسُمِائَةٍ 〃 〃) اسی طرح تِسْعُ مِئَةٍ (۹۰۰ تک)
۱۰۰۰	اَلْفٌ	
۲۰۰۰	اَلْفَانِ	(حالت نصبی و جری میں اَلْفَيْنِ)
۳۰۰۰	ثَلَاثَةُ آلَافٍ	(اَلْف کی جمع آلَافٌ)
۴۰۰۰	اَرْبَعَةُ آلَافٍ	اسی طرح عَشَرَةُ آلَافٍ (۱۰۰۰۰) تک
۱۱۰۰۰	اَحَدَ عَشَرَ اَلْفًا	
۱۲۰۰۰	اِثْنَا عَشَرَ اَلْفًا	
۱۳۰۰۰	ثَلٰثَةَ عَشَرَ اَلْفًا	اسی طرح تِسْعَةٌ وَتِسْعُوْنَ اَلْفًا (۹۹۰۰۰) تک

۱۰۰۰۰۰ مِئَةُ أَلْفٍ

۱۰۰۰۰۰۰ أَلْفُ أَلْفٍ یا مَلْيُوْنٌ (اس کی جمع مَلَايِيْنُ)

۲ - اسماء عدد کے تین گروہ ہیں :-

(۱) مُفْرَد - اور وہ وَاحِدٌ سے عَشَرَةٌ تک ہیں - مِئَةٌ اور أَلْفٌ بھی اسی میں شامل ہیں +

(۲) مُرَکَّب - أَحَدَ عَشَرَ سے تِسْعَةَ عَشَرَ تک

(۳) عُقُود - عشرون سے تسعون تک

(۴) معطوف - جن کے درمیان حرف عطف (وَ) ہوتا ہے اور وہ أَحَدٌ وَعِشْرُوْنَ سے تِسْعَةٌ وَتِسْعُوْنَ تک ہیں +

۳ - اسماء عدد میں مُعرب اور مَبْنِي

تمام اسماء عدد معرب ہیں صرف اعداد مرکبہ (أَحَدَ عَشَرَ سے تِسْعَةَ عَشَرَ تک) مبنی ہیں - ان میں بھی اِثْنَا عَشَرَ یا اِثْنَتَا عَشَرَةَ مُعرب ہے - مذکورہ اعداد مرکبہ کے دونوں اجزا پر ہمیشہ ہر حالت میں فتحہ پڑھا جائیگا +

مِئَةٌ کا تثنیہ عام اسموں کی طرح مِئَتَانِ یا مِئَتَيْنِ ہے اور جمع مِئَاتٌ اور مِئُوْنَ (یا حالتِ نصبی و جرّی میں مِئِيْنَ) ہے - أَلْفٌ کا تثنیہ أَلْفَانِ یا أَلْفَيْنِ ہے اور جمع آلَافٌ - مِائَةٌ اور أَلْفٌ اپنے معدود کی طرف مضاف ہوتے ہیں - اس لئے ان کے تثنیہ کا نون حالتِ استعمال میں ساقط ہو جائیگا : مِائَتَا رَجُلٍ (حالت رفعی میں) اور مِائَتَيْ

رَجُلٍ (حالت نصبی وجرّی مین) اَلْفَا امْرَأَةٍ (حالتِ رفعی مین) اور اَلْفَيْ امْرَأَةٍ (حالت نصبی وجرّی مین)۔ اسی طرح اِثْنَا عَشَرَ کو حالتِ نصبی وجرّی مین اِثْنَيْ عَشَرَ اور اِثْنَتَا عَشْرَةَ کو اِثْنَتَيْ عَشْرَةَ کہینگے +

تنبیہ ا۔ اَلْفٌ کی جمع اُلُوْفٌ بھی آتی ہے جو کہ "ہزارون" کے معنی مین مستعمل ہے۔ یعنی اس سے محض کثرت مُراد لی جاتی ہے۔ کوئی معین تعداد مقصود نہین ہوتی: عِنْدِيْ اُلُوْفٌ مِنَ الْكُتُبِ (میرے پاس ہزارون کتابین ہین)

۴۔ اسماء عدد کی تذکیر و تانیث کا استعمال

وَاحِدٌ اور اِثْنَانِ تذکیر و تانیث مین ہمیشہ معدود (گنی ہوئی چیز) کے موافق رہتے ہین۔ خواہ وہ مفرد ہون خواہ مرکب خواہ معطوف: معدود مذکر ہو تو کہینگے وَاحِدٌ، اَحَدَ عَشَرَ، اَحَدٌ وَعِشْرُوْنَ، اِثْنَانِ، اِثْنَا عَشَرَ اور اِثْنَانِ وَعِشْرُوْنَ اور معدود مؤنث ہو تو کہینگے وَاحِدَةٌ اِحْدٰی عَشْرَةَ، اِحْدٰی وَعِشْرُوْنَ اسی طرح اثنتان، اثنا عشرۃ اور اثنتان وعشرون +

ثَلٰثَةٌ سے تِسْعَةٌ تک تذکیر و تانیث مین ہمیشہ معدود کے برعکس ہونگے۔ خواہ مفرد ہون خواہ مرکب خواہ معطوف: ثَلٰثَةُ رِجَالٍ وَّاَرْبَعُ نِسْوَةٍ، خَمْسَةَ عَشَرَ رَجُلًا وَسِتَّ عَشْرَةَ امْرَاَةً، سبعةٌ و عشرون یوما وثمانیةٌ واربعون ساعةً

عَشَرٌ کا عدد مفرد ہو تو معدود کے برعکس ہوگا ورنہ مطابق

عَشَرَةُ رِجَالٍ وَعَشْرُ نِسَاءٍ ۔ اَحَدَ عَشَرَ رَجُلًا وَاِحْدٰی عَشْرَةَ نِسْوَةً +

عقود یعنی عشرون سے تسعون تک تذکیر و تانیث مین یکسان ہین ۔ اسی طرح مِئَةٌ اور اَلْفُ بھی +

۵ ۔ ترکیب مین معدود کی کیفیت

۔ معدود کو اسم عدد کی تَمْیِیز اور مُمَیِّز بھی کہتے ہین +

۔ تمیز کو ہمیشہ نکرہ ہونا چاہئے +

۔ چونکہ ہر اسم مفرد خود ہی ایک شے پر دلالت کرتا ہے اور اسم مثنّٰی دو پر ۔ اس لئے ان کے ساتھ اسم عدد لگانے کی ضرورت نہین رہتی: جَاءَنِي رَجُلٌ (میرے پاس ایک مرد آیا)، جَاءَنِي رَجُلَيْنِ (میرے پاس دو مرد آئے) البتہ کبھی اسم مفرد اور مثنّٰی کے بعد واحد اور اثنان کو بطور صفت کے لاتے ہین: رَجُلٌ وَاحِدٌ اور رَجُلَانِ اثْنَانِ

ثَلَاثَةٌ سے عَشَرَةٌ کا معدود (تمییز) جمع کا صیغہ ہوگا ۔ اور مجرور ہوگا، ثَلَاثَةُ رِجَالٍ وَعَشْرُ نِسَاءٍ وغیرہ مگر لفظ مِئَةٌ معدود ہو تو وہ واحد ہی رہیگا: ثَلَاثُ مِئَةٍ ، اَرْبَعُ مِئَةٍ وغیرہ +

مِائَةٌ اور اَلْفُ اور ان کے تثنیہ و جمع کا معدود واحد اور مجرور ہوگا: مِائَةُ رُمَّانَةٍ وَمِائَتَا زَيْتُوْنَةٍ ، اَلْفُ حِمَارٍ وَاَلْفَا فَرَسٍ وَاٰلَافُ بَغْلَةٍ (خچر)

سیہ

معدود کی طرد اَحَدَ عَشَرَ سے تِسْعَةٌ وَتِسْعُوْنَ تک کا معدود (تمییز)

استعمال مین سا منصوب ہوگا اَحَدَ عَشَرَ تَمْرَةً وَتِسْعَةٌ وَتِسْعُوْنَ رُمَّانَةً

اس مثال میں ہر قسم کے عدد کی تمیز دیکھو :- اِشْتَرَیْتُ خَمْسَ تُفَّاحَاتٍ وَمِائَةَ وَاَلْفَ سَفَرْجَلَةٍ وَاِحْدٰی عَشَرَةَ دَجَاجَةً (مرغی) بِثَلٰثٍ وَسِتِّیْنَ مُرَبِّیَةً +

تنبیہ ۲ - اسم عدد کی تمیز (یا مُمَیَّز) کی حالت ذیل کی دو بیتوں میں اچھی طرح بیان کی گئی ہے :-

مُمَیِّز از عدد بر سہ جہت دان ز سہ تا دہ بود مجموع و مکسور

ز دہ برتر ہمہ منصوب و مفرد ز صد ہم الف را فرداست مجرور

کئی اسماء عدد کے بعد جو معدود واقع ہو اس پر آخری اسم عدد کا اثر پڑیگا: اَلْفٌ وَثَلَاثُ مِائَةٍ وَاثْنَتَانِ اَرْبَعُوْنَ سَنَةً (ایک ہزار تین سو بیالیس برس) +

تنبیہ ۳ - اوپر کی مثال سے تم سمجھ گئے ہوگے کہ جب کبھی اعداد ایک رقم میں جمع ہوں تو پہلے بڑے درجہ والے عدد کو بولتے ہیں پھر درجہ بدرجہ مگر اکائی کو دہائی پر مقدم کرتے ہیں +

بِضْعٌ اور نَیِّفٌ

۹ - مذکورہ دونوں الفاظ عدد غیر معیّن بتاتے ہیں - بِضْعٌ سے تین اور دس کے درمیان کی غیر معیّن تعداد بتائی جاتی ہے : بِضْعٌ وَعِشْرُوْنَ سَنَةً (بیس اور چند سال) بِضْعَةُ اَیَّامٍ (چند دن) +

تنبیہ ۴ - معدود مذکر ہو تو بِضْعَةٌ اور مؤنث ہو تو بِضْعٌ کہا جاتا ہے - جیسا کہ اوپر کی مثال سے ظاہر ہے - نیز یاد رکھو کہ بِضْع

لہ معدود جمع اور مجرور ہے لہ واحد اور مجرور لہ واحد اور مجرور لہ واحد اور منصوب لہ واحد اور منصوب +

کا لفظ اسم عدد کے پہلے بولا جاتا ہے: بِضْعَةٌ وَثَلٰثُوْنَ رَجُلاً (تیس اور کچھ زائد آدمی) ثَلٰثُوْنَ وَبِضْعَةٌ کہنا غلط ہوگا +

نَیِّفٌ یا نَیْفٌ سے دس اور بیس کے مابین یا بیس اور تیس کے مابین اسی طرح ہر دو دہائیوں کے مابین کی غیر معین تعداد بتائی جاتی ہے: عِنْدِیْ سَبْعُوْنَ وَنَیِّفٌ دِرْهَمٍ (میرے پاس ستر اور چند زائد درہم ہیں) +

تنبیہ ۵- نَیِّفٌ کا لفظ تذکیر و تانیث میں یکساں ہے- اور وہ ہمیشہ کسی دہائی یا سو یا ہزار کے بعد بولا جاتا ہے: عَشَرَةٌ وَنَیِّفُ رَجُلٍ، مِائَةٌ وَنَیِّفُ مَرْاَةٍ، اَلْفٌ وَنَیِّفُ بَقَرَةٍ- پس اگر کہا جائے خَمْسَةَ عَشَرَ وَنَیِّفُ رَجُلٍ تو غلط ہوگا +

تنبیہ ۶ لفظ بَعْضٌ سے بِضْعٌ یا نَیِّفٌ کے معنی نہیں لئے جا سکتے کیونکہ اس کے معنی ہیں "کئی میں سے ایک یا کسی چیز کا ایک حصہ": بَعْضُ الشُّعَرَاءِ (شاعروں میں سے کوئی ایک شاعر) بَعْضُ الدِّیْنَارِ (اشرفی کا کوئی حصہ) +

۱۰- "ایک بار" "دو بار" کے معنی ادا کرنے کے لئے لفظ مَرَّةً حالتِ نصبی میں استعمال کرتے ہیں: قَرَأْتُ مَرَّةً (میں نے ایک بار پڑھا) رَأَیْتُهُ مَرَّتَیْنِ (میں نے اُسے دو بار دیکھا) اور زیادہ بار کے لئے اسم عدد کے بعد لفظ مَرَّةٌ لگاتے ہیں: ثَلَاثَ مَرَّاتٍ (تین بار)، اَحَدَ عَشَرَ مَرَّةً (گیارہ بار) مِئَةَ مَرَّةٍ (سو بار) +

"ایک روز" یا "ایک وقت کے لئے یَوْمًا یا ذَاتَ یَوْمٍ بولا کرتے

ہیں: خَرَجْتُ یَوْمًا یا ذَاتَ یَوْمٍ لِلصَّیْدِ (میں ایک روز یا ایک وقت شکار کے لئے نکلا) +

کسی کام کا ایک بار ہونا یا دو بار ہونا بیان کرنے کے لئے مصدر کے آخر میں ة لگا دیتے ہیں: ضَرْبَةٌ (ایک بار مارنا) ضَرْبَتَيْنِ (دو بار مارنا) ثَلٰثُ ضَرَبَاتٍ (تین بار مارنا) +

۱۱- ذیل کے جملے کی تحلیل کرو :-

(۱) اِشْتَرَيْتُ خَمْسَ تُفَّاحَاتٍ بِاثْنَىْ عَشَرَ قِرْشًا (میں نے پانچ سیب بارہ قرش میں خریدے)۔ (اِشْتَرَيْتُ) فعل با فاعل (خَمْسَ) اسم عدد مفرد۔ مفعول ہے اس لئے منصوب ہے۔ (تُفَّاحَاتٍ) تمیز ہے خمس کی مجرور (بِ) حرف جار (اِثْنَىْ عَشَرَ) اسم عدد مرکب۔ اس کا پہلا جزو معرب ہے مجرور ہے اس کا جر ی سے آیا ہے دوسرا جزو فتحہ پر مبنی ہے۔ (قِرْشًا) عدد مرکب کی تمیز ہے اس لئے منصوب ہے عدد اور تمیز سب حرف جار کے ماتحت ہیں۔ جار اور مجرور ملکر فعل اشْتَرَيْتُ کے متعلق ہیں، فعل، فاعل، مفعول اور متعلق ملکر جملہ فعلیہ ہو گیا +

سلسلۃ الالفاظ نمبر ۳۶

اِنْعَقَدَ (ے) منعقد ہونا	سَاوٰى (۳) برابر ہونا
اِنْفَجَرَ (ے) پھٹ جانا	فَتَنَ (ض) مبتلا کرنا
جَذَبَ (ض) کھینچنا	لَبِثَ (س) ٹھیرنا
جَلَدَ (ض) کوڑے مارنا	اِحْتِفَالٌ جلسہ

آنَۃٌ (ج آنات) (یہ لفظ ہندی ہے) — آنہ	سَنَوِیٌّ سالانہ
	صَاعٌ (ترکی لفظ ہے) کامل
اَلْفُ لَیْلَۃٍ وَلَیْلَۃٌ (لفظی معنی ایک ہزار اور ایک رات) — ایک کتاب کا نام ہے جو الف لیلہ کے نام سے مشہور ہے	طَرْدٌ پیکٹ۔ بستہ
	عَامٌ برس
	عُنْوَانٌ نام و نشان
اِشْتِرَاكٌ شرکت۔ اخبار کا خریدار بننا	عِدَّۃٌ گنتی
بَفْتَۃٌ (فارسی لفظ ہے) ٹاٹ	غَالٍ مہنگا۔ گران
بُوسْطَۃٌ (پوسٹ کا معرب ہے) ڈاکخانہ	قَائِمَۃٌ بیجک۔ فہرست نرخ
جَلْدَۃٌ کوڑا۔ کوڑے کی ضرب	قِرْشٌ (ج قُرُوْشٌ) مصر و عرب کا ایک سکہ ہے جو ایک گنی کے سولہویں حصہ ہیں
جِنَیْہٌ (گنی کا معرب ہے) (ج جنیہات) — گنی۔ پونڈ	کَهْفٌ۔ غار
خَرَاجٌ — محصول کسی ماتحت حکومت کی طرف سے جو قسم حکومت اعلیٰ کو دی جاتی ہے	مِحْوَرٌ جس نقطہ پر کوئی چیز گردش کرے
	مَسَاحَۃٌ پیمائش
ذِرَاعٌ (ج اَذْرُعٌ) گز	المِیْلُ الْمُرَبَّعُ — مربع میل وہ ٹکڑا جو چاروں طرف سے ایک ایک میل ہو۔
رُبِّیَۃٌ (ہندی لفظ ہے) (ج رُبِّیَات) — روپیہ	لَیْلَۃُ الْقَدْرِ — شب قدر۔ ماہ رمضان کی ایک مبارک رات
رَخِیْصٌ۔ سستا ارزان	یَبَسٌ خشکی
سَائِرٌ۔ باقی	
سَطْحٌ۔ اوپر کا حصہ	قِیْمَۃُ الْاِشْتِرَاكِ چندہ خریداری

مشق نمبر ۳۸

(۱) عِندِي خَمسَةُ أفرَاسٍ وَسَبعَ عَشرَةَ نَاقَةً وعِشرُونَ جَمَلاً (۲) مَنٌّ وَاحِدٌ فِي الهِندِ يُسَاوِي ثَمَانِينَ رِطلاً (۳) الأرضُ تَدُورُ علَى مِحوَرِهَا دَورَةً وَاحِدَةً كُلَّ أربَعٍ وَعِشرِينَ سَاعَةً (۴) اِنعَقَدَ الاحتِفَالُ السَّنَوِيُّ لِلأنجُمَنِ فَاجتَمَعَ النَّاسُ يَبلُغُ عَدَدُهُم نَحوَ ألفَينِ وَخَمسِ مِائَةِ نَفَرٍ (۵) إنَّ حُكُومَةَ مِصرَ كَانَت تَدفَعُ لِلبَابِ العَالِي قَبلَ الحَربِ الكُبرَى خَرَاجًا مِقدَارُهُ نَحوَ سَبعِمِائَةِ ألفِ جُنَيهٍ سَنَوِيًّا (۶) هٰذَا الكِتَابُ يُبَاعُ بِرُوبِيَّةٍ وَاثنَتَينِ (۷) ثَمَنُ النُّسخَةِ الوَاحِدَةِ قِرشٌ وَأُجرَةُ الإعلَانِ فِي الصَّفحَةِ الأخِيرَةِ عَن كُلِّ سَطرٍ قِرشَانِ (۸) قِيمَةُ الاشتِرَاكِ فِي جَرِيدَتِنَا فِي بَيرُوتَ وَلُبنَانَ عَن سَنَةٍ أربَعَةَ عَشَرَ قِرشًا وَفِي سَائِرِ الجِهَاتِ ثَمَانِيَةَ عَشَرَ قِرشًا (۹) مَسَاحَةُ سَطحِ الأرضِ تَبلُغُ مِائَتَي مَليُونِ مِيلٍ مِنَ الأميَالِ المُربَّعَةِ وَهُوَ يَنقَسِمُ إلَى يَبسٍ وَمَاءٍ وَنِسبَةُ اليَبسِ إلَى المَاءِ كَنِسبَةِ ثَلَاثَةٍ إلَى سَبعَةٍ (۱۰) اِشتَرَينَا كِتَابَ "ألفُ لَيلَةٍ وَلَيلَةٌ" بِسَبعَةٍ وَعِشرِينَ قِرشًا فَوَجَدنَا قِصَصَهُ عَجِيبَةً جَاذِبَةً الأذهَانَ إلَيهَا (۱۱) لَيسَ الهُمُومُ عَلَيَّ صِنفًا وَاحِدًا - عِندِي بِحَمدِ اللهِ مِنهُ أُلُوفٌ [شعر] (۱۲) قَائِمَةُ الكُتُبِ المَطلُوبَةِ مِنَ المَكتَبَةِ القَيِّمَةِ (فِي بَمبَائِي)

قروش صاغ	عدد	عُنوَانُ الكُتُبِ
۱۶	۲	تَفسِيرُ الفَاتِحَةِ لِلشَّيخِ مُحَمَّد عَبدُه رح

١٠	١	زَادُ الْمَعَادِ لِلشَّيْخِ الحافظ ابن القيم رح
٦٠	١	اَلْمُنْجِدُ فِي اللغۃ
٣٠	٥	القرآن والعلوم العَصْرِيّۃ
١٠٦	٩	اَلْجُمْلَة

٥

ثَمَنُ بِقِيَّةٍ لِلطَّرْدِ وَأُجْرَةُ الْبُوسْطَة

بمبائی فِي أَوَّلِ شَهْرِ يُونِيُو (جون) سَنَةَ ١٩٢٥

مِنَ الْقُرْآنِ

(١١) إِنَّ إِلٰهَكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ (١٤) إِنَّ عِدَّةَ الشُّهُوْرِ عِنْدَ اللّٰهِ اثْنَا عَشَرَ شَهْرًا (١٥) فَانْفَجَرَتْ مِنْهُ اثْنَتَا عَشْرَةَ عَيْنًا (١٦) يَا أَبَتِ (اے میرے باپ) إِنِّي رَأَيْتُ أَحَدَ عَشَرَ كَوْكَبًا وَّالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ رَأَيْتُهُمْ لِي سَاجِدِيْنَ (١٧) غُلِبَتِ الرُّوْمُ وَهُمْ مِّنْ بَعْدِ غَلَبِهِمْ سَيَغْلِبُوْنَ فِي بِضْعِ سِنِيْنَ (١٨) اَلزَّانِيَةُ وَالزَّانِي فَاجْلِدُوْا كُلَّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا ثَمَانِيْنَ جَلْدَةً (١٩) اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ خَرَجُوْا مِنْ دِيَارِهِمْ وَهُمْ اُلُوْفٌ (٢٠) اَوَلَا يَرَوْنَ اَنَّهُمْ يُفْتَنُوْنَ فِي كُلِّ عَامٍ مَّرَّةً اَوْ مَرَّتَيْنِ (٢١) وَلَبِثُوْا فِي كَهْفِهِمْ ثَلٰثَمِائَةٍ سِنِيْنَ وَازْدَادُوْا تِسْعًا (٢٢) لَيْلَةُ الْقَدْرِ خَيْرٌ مِّنْ اَلْفِ شَهْرٍ ؞

اُردو سے عربی

(١) ہمارے پاس دو سو گائیں اور پچاس اونٹ ہیں (٢) ایک گنی سو قرش کے برابر ہے (٣) یہ مکان پندرہ ہزار چار سو پچاس روپے میں

دوخت ہو رہا ہے (۴) ایک نسخہ کی قیمت بارہ روپے آٹھ آنے ہے (۵) یہ کتاب کتنے کی (بِکَمْ) ہے؟ (۶) اس کی قیمت تین گنی ہے (۷) وہ ارزاں نہیں ہے بلکہ وہ نہایت گراں ہے۔ میں نو دو گنی دونا (۸) ہمارے اخبار کا سالانہ چندہ بارہ روپے ہے (۹) اس مکان کی پیمائش تقریباً تین سو مربع گز ہے (۱۰) سیرۃ النبیؐ جو ایک مفید کتاب ہے میں نے تین روپے میں خریدی (۱۱) کہا جاتا ہے کہ دنیا میں مسلمانوں کی گنتی تقریباً ۳۵ کروڑ (۳۵۰ ملیون) ہے۔ ان میں سے تقریباً سات کروڑ ہندوستان میں ہیں (۱۲) ہمارے مدرسہ میں بچوں کی تعداد چار سو کے قریب پہنچتی ہے (۱۳) زمین آفتاب کے گرد ۳۶۵ دن اور ۶ گھنٹہ میں چکر لگاتی ہے (۱۴) آج جامع مسجد میں ہزاروں آدمی حاضر تھے ؛

اَلدَّرْسُ الثَّالِثُ وَالْاَرْبَعُوْنَ

اَلْعَدَدُ التَّرْتِيْبِيّ

ا۔ تم نے پچھلے سبق میں عدد اصلی پڑھ لیا۔ اب عدد ترتیبی کو بھی ذہن نشین کر لو :۔

(الف) ۱ سے ۱۰ تک

۱	اَلْاَوَّلُ	پہلا	اَلْاُوْلٰى	پہلی
۲	اَلثَّانِيْ	دوسرا	اَلثَّانِيَةُ	دوسری
۳	اَلثَّالِثُ	تیسرا	اَلثَّالِثَةُ	تیسری

۴	اَلرَّابِعُ	چوتھا	اَلرَّابِعَةُ	چوتھی
۵	اَلْخَامِسُ	پانچواں	اَلْخَامِسَةُ	پانچویں
۶	اَلسَّادِسُ	چھٹا	اَلسَّادِسَةُ	چھٹی
۷	اَلسَّابِعُ	ساتواں	اَلسَّابِعَةُ	ساتویں
۸	اَلثَّامِنُ	آٹھواں	اَلثَّامِنَةُ	آٹھویں
۹	اَلتَّاسِعُ	نواں	اَلتَّاسِعَةُ	نویں
۱۰	اَلْعَاشِرُ	دسواں	اَلْعَاشِرَةُ	دسویں

تنبیہ ۱۔ مذکورہ اعداد سب مُعْرَب ہیں ؛

ب) ۱۱ سے ۱۹ تک

۱۱	اَلْحَادِيْ عَشَرَ	گیارھواں	اَلْحَادِيَةُ عَشَرَةَ	گیارھویں
۱۲	اَلثَّانِيْ عَشَرَ	بارھواں	اَلثَّانِيَةُ عَشَرَةَ	بارھویں

اسی طرح اَلتَّاسِعُ عَشَرَ اور اَلتَّاسِعَةُ عَشَرَةَ تک

ج) عِشْرُوْنَ سے تِسْعُوْنَ اور مِئَةٌ اور اَلْفٌ تک تمام عقود اپنی اصلی صورت میں عدد وصفي کے لئے بھی مستعمل ہوتے ہیں: عِشْرُوْنَ بیسواں یا بیسویں ، اَلْحَادِيْ وَالْعِشْرُوْنَ اکیسواں، اَلْحَادِيَةُ وَالثَّلٰثُوْنَ اکتیسویں، اَلْمِئَةُ سوواں یا سوویں ؛

۲۔ اعداد وصفي ترکیب میں عموماً صفت واقع ہوتے ہیں اور اَلْ کے ساتھ مستعمل ہوتے ہیں: اَلْكِتَابُ الْاَوَّلُ ، اَلدَّرْسُ الْحَادِيْ وَالْعِشْرُوْنَ (اکیسواں سبق) ؛

کبھی مضاف ہوتے ہیں: رَابِعُهُمْ (ان کا چوتھا) خَامِسُ الْخُلَفَاءِ (خلیفوں میں کا پانچواں) +

۳۔ عدد وصفی میں احاد و عشور کے ساتھ جب مِئَةٌ یا اَلْفٌ آئے تو آخری رقم کے ماقبل لفظ بَعْدَ بھی بڑھا دیتے ہیں: فِی السَّنَةِ الثَّانِيَةِ وَالْاَرْبَعِيْنَ وَثَلٰثِمِائَةٍ بَعْدَ الْاَلْفِ

۴۔ "پہلے بار" "دوسرے بار" وغیرہ بتانے کے لئے عدد وصفی کو حالت نصبی میں استعمال کرتے ہیں: اَوَّلًا (پہلے بار) خَامِسًا (پانچویں بار)

لفظ مَرَّة کو موصوف اور عدد وصفی کو اس کی صفت بنائیں تو مذکورہ معنی پیدا ہوتے ہیں: رَأَيْتُهُ الْمَرَّةَ الْاُوْلٰى یا مَرَّةً اُوْلٰى (میں نے اسے پہلی بار دیکھا) قَرَأْتُ هٰذَا الْكِتَابَ الْمَرَّةَ الْعِشْرِيْنَ (میں اس کتاب کو بیسویں بار پڑھا) +

۵۔ عدد کے کسور (ٹکڑے۔حصے) میں سے آدھے ½ کے لئے تو نِصْفٌ آتا ہے اور باقی کسور کے لئے فُعُلٌ یا فُعْلٌ کے وزن پر اسم عدد سے بنایا جاتا ہے: ⅓ ثُلُثٌ یا ثُلْثٌ جمع اَثْلَاثٌ

¼ رُبُعٌ یا رُبْعٌ جمع اَرْبَاعٌ

⅕ خُمُسٌ یا خُمْسٌ جمع اَخْمَاسٌ

⅙ سُدُسٌ یا سُدْسٌ جمع اَسْدَاسٌ

اسی طرح عُشُرٌ یا عُشْرٌ تک

⅔ ثُلُثَانِ ¾ ثَلٰثَةُ اَرْبَاعٍ ⅝ خَمْسَةُ اَثْمَانٍ +

اگر عشر کے اوپر کے اعداد کے کسور بنانے ہوں تو عدد اصلی سے اس طرح بنا لو: أَرْبَعَةٌ مِنْ أَحَدَ عَشَرَ ٤/١١ أَحَدَ عَشَرَ مِنْ عِشْرِيْنَ ١١/٢٠

اگر عدد صحیح اور کسور اکٹھا ہوں تو دونوں کے درمیان وَ بڑھانا چاہیے۔ ٤ ۳/۵ أَرْبَعٌ وَثَلَاثَةُ أَخْمَاسٍ، ۵ ۱/۱۵ خَمْسٌ وَخَمْسَةَ عَشَرَ مِنْ أَرْبَعِيْنَ

تنبیہ ۲- بعض اوقات ١/٢ کو اس شکل میں لکھتے ہیں —

١/٢ " " ــہ

١/٣ " " ـہ

۶- "دو دو" "تین تین" وغیرہ بنانے کے لئے مَفْعَلٌ اور فُعَالٌ کا وزن آتا ہے: جَاءَتِ الْفُرْسَانُ مَثْنٰى وَثُلٰثَ وَرُبَاعَ (سوار دو دو، تین تین، چار چار ہو کر آئے) یوں بھی کہہ سکتے ہیں: جاءت الفرسان اثنین اثنین ثلٰثة ثلٰثة أربعة أربعة +

۷- جب کسی چیز کے متعلق یہ بتانا ہو کہ وہ کتنے اجزا سے مرکب ہے تو فُعَالِیٌّ کا وزن استعمال کرتے ہیں +

مذکر		مؤنث
ثُنَائِیٌّ	(ایسی چیز جس کے اجزا دو ہوں)	ثُنَائِیَّةٌ
ثُلَاثِیٌّ	(" " تین ")	ثُلَاثِیَّةٌ
رُبَاعِیٌّ	(" " چار ")	رُبَاعِیَّةٌ
خُمَاسِیٌّ	(" " پانچ ")	خُمَاسِیَّةٌ

اسی طرح عُشَارِیٌّ تک بنا لو +

اعداد مرکب و معطوف سے مذکر و مؤنث نہیں بن سکتا اس لئے گیارہ اجزاء نے کو کہینگے ذُو اَحَدَ عَشَرَ جُزْءً (مذکر کے لئے) یا ذَاتُ اَحَدَ عَشَرَ جُزْءً (مؤنث کے لئے) اسی طرح آگے جو چاہو بنا لو +

گھنٹے اور پہر بتانے کا طریق

۸۔ معین گھنٹہ" یا "گھڑی" بتانا ہو تو عدد وصفی کو لفظ سَاعَةٌ کی صفت بناؤ: اَلسَّاعَةُ الرَّابِعَةُ (چوتھا گھنٹہ) آتِيْكَ فِي السَّاعَةِ الرَّابِعَةِ (میں تیرے پاس چوتھے گھنٹے میں آؤنگا)

"کتنے بجے ہیں" یہ بتانا ہو تو عدد اصلی کو لفظ سَاعَةٌ کی خبر بناؤ: جب سوال ہو "کَمِ السَّاعَةُ" یا "اَلسَّاعَةُ كَمْ" (کتنے بجے ہیں؟) تو جواب ہو اَلسَّاعَةُ خَمْسَةٌ (پانچ بجے ہیں) یا اَلسَّاعَةُ اَحَدَ عَشَرَ (گیارہ بجے ہیں) +

۹۔ دن، رات یا دن کے مختلف پہر یعنی صبح دوپہر اور شام وغیرہ بتانا ہو تو ان کو حالت نصبی یا جری میں استعمال کرو: نَهَارًا لَيْلًا صَبَاحًا مَسَاءً ظُهْرًا یا فِي النَّهَارِ فِي اللَّيْلِ فِي الصَّبَاحِ وغیرہ: آتِيْكَ صَبَاحًا یا فِي الصَّبَاحِ (میں تیرے پاس صبح کے وقت آؤنگا) +

۱۰۔ ہفتے کے دنوں کے نام یہ ہیں:-

يَوْمُ (نَهَارُ) الْجُمُعَةِ

يَوْمُ (") السَّبْتِ

يَوْمُ (") الْاَحَدِ

يَوْمُ (يا نَهارُ) الثُّلٰثَاءِ
يَوْمُ (" ") الْاَرْبعَاءِ
يَوْمُ (" ") الْخَمِيْسِ

کبھی لفظ یوم یا نہار کو حذف بھی کر دیتے ہیں اور کہتے ہیں اَلثَّلاثَاءُ اَلْاَرْبَعَاءُ وغیرہ :

ہفتہ کو اَلْاُسْبُوْعُ کہتے ہیں۔ اس کی جمع اَسَابِيْعُ ہے۔

اسلامی یا قمری سال کے مہینے

۱۱۔ اسلامی سال کو اَلسَّنَةُ الْهِجْرِيَّةُ (ہجرت کا سال) یا اَلسَّنَةُ الْقَمَرِيَّةُ (چاند کا سال) کہتے ہیں لکھنے میں سنہ ہجریہ کی طرف (ھ) سے اشارہ کرتے ہیں :

سالِ ہجری کا آغاز ۱۶ر جولائی ۶۲۱ء عیسوی سے ہوا جو کہ جناب رسول خدا محمد مصطفےٰ صلّی اللہ علیہ وسلم مکہ سے ہجرت کرکے مدینہ کو پہنچنے کی تاریخ ہے :

اسلامی سال کے بارہ مہینے یہ ہیں :-

اَلْمُحَرَّمُ	جُمَادَى الْاُخْرٰى
اَلصَّفَرُ	رَجَبُ
رَبِيْعُ الْاَوَّلِ	شَعْبَانُ
رَبِيعُ الثَّانِي	رَمَضَانُ
جُمَادَى الْاُوْلٰى	شَوَّالُ

ذُوالْقَعْدَةِ　　　ذُوالْحِجَّةِ

مذکورہ مہینوں میں سے چند مہینے خاص خاص صفتوں کے ساتھ بھی بولے جاتے ہیں: اَلْمُحَرَّمُ الْحَرَامُ، صَفَرُ الْخَيْرِ، رَجَبُ الْفَرْدُ، شَعْبَانُ الْمُعَظَّمُ رَمَضَانُ الْمُكَرَّمُ، ذُوالْقَعْدَةُ الْحَرَامُ، ذُوالْحِجَّةِ الْحَرَامُ +

۱۲۔ سال عیسوی کو اَلسَّنَةُ الْمَسِيحِيَّةُ یا اَلسَّنَةُ الْعِيسَوِيَّةُ یا اَلسَّنَةُ الشَّمْسِيَّةُ (سورج کا سال) کہتے ہیں۔ اس کے بارہ مہینے ہیں:۔

(الف) اہلِ مصر اس طرح بولتے ہیں:۔

يَنَايِرُ	جنوری	يُولِيُو لُولِيُو	جولائی
فِبْرَايِرُ	فروری	اَغُسْطُسُ	اگست
مَارِسُ	مارچ	سَبْتَمْبِرُ	ستمبر
اَبْرِيلُ	اپریل	اَكْتُوبِرُ	اکتوبر
مَايُو	مئی	نُوفِمْبِرُ	نومبر
يُونِيُو	جون	دِسِمْبِرُ	دسمبر

ب) اہلِ شام اس طرح بولتے ہیں:۔

كَانُونُ الثَّانِي	جنوری	حَزِيرَانُ	جون
شُبَاطُ	فروری	تَمُّوزُ	جولائی
آذَارُ	مارچ	آبُ	اگست
نِيسَانُ	اپریل	اَيْلُولُ	ستمبر
اَيَّارُ	مئی	تِشْرِينُ الْاَوَّلُ	اکتوبر

تِشْرِیْنُ الثَّانِیْ نومبر كَانُوْنُ الْاَوَّلُ دسمبر

سال قبل مسیح (.B.C) کو قَبْلَ الْمَسِیْحِ کہتے ہیں اور لکھنے میں (ق.م) سے اس کی طرف اشارہ کرتے ہیں

سال بعد مسیح (.A.D) کو بعد المسیح کہتے ہیں اور لکھنے میں (بعدم) یا صرف (م) سے اشارہ کرتے ہیں، ہندوستان میں سالِ عیسوی کی طرف (ع یا ء) سے اشارہ کرتے ہیں÷

تاریخ اور مہینہ اور سال بتانے کا طریق

۱۳۔ تاریخ بتانے کے لئے عدد وصفی کا استعمال دو طریق سے یا تو اضافت کے ساتھ یا اَلْ کے ساتھ کیا جاتا ہے (جیسا کہ ذیل کی مثالوں سے معلوم ہوگا) تاریخ کے بعد مہینے کا نام لفظ شہر کے ساتھ یا اس کے بغیر لکھا جاتا ہے اور اس کے بعد سال کا ہندسہ لفظ سنۃ کے ساتھ یا اس کے بغیر لکھا جاتا ہے:

(۱) ثَامِنُ (شَهْرِ) ذِی الْقَعْدَةِ (سنة) ۱۳٤۰ (ھ) } تاریخ ۸ ذیقعدہ سنہ ۱۳۴۰ھ
(۲) یا (اَلْیَوْمُ) الثَّامِنُ مِنْ (شَهْرِ) ذِی الْقَعْدَةِ (سنة) ۱۳٤۰ (ھ) } " "

(۱) رَابِعُ (شَهْرِ) یُوْلِیُوْ (سنة) ۱۹۲۲ (م) } تاریخ ۴ جولائی سنہ ۱۹۲۲ء
(۲) یا (اَلْیَوْمُ) الرَّابِعُ مِنْ (شَهْرِ) یُوْلِیُوْ (سنة) ۱۹۲۲ (م) } " "

جب یہ کہنا ہو کہ "فلاں تاریخ کو" تو ابتدا میں لفظ فِیْ لگایا جائے یا عددِ وصفی کو نصب دیا جائے: بَدَأَ الْحَرْبُ الْكُبْرٰى فِی (الْیَوْمِ) الرَّابِعِ مِنْ اَغُسْطُسَ یا رَابِعَ اَغُسْطُسَ سنة ۱۹۱٤ (م)

عمر بتانے کا طریق

۱۴۔ جب سوال کرنا ہو کہ "تیری عمر کیا ہے؟" تو کہینگے کَمْ سَنَةً عُمْرُكَ؟ عُمْرُكَ كَمْ سَنَةً * یا اِبْنُ كَمْ سَنَةً اَنْتَ؟ (اس کے لفظی معنی ہین، تو کتنے برس کا بیٹا ہے؟) ایسے سوالون کا جواب ہوگا عُمْرِي عِشْرُوْنَ سَنَةً یا اَنَا ابْنُ عِشْرِيْنَ سَنَةً

سلسلۃ الالفاظ نمبر ۳۷

أَرْوَى سیراب کرنا	ذَكَرٌ نر۔ مذکر
افریقیة افریقہ	زَوْجٌ جوڑ۔ مرد یا عورت (ج اَزْوَاجٌ)
أُنْثَى مادہ۔ مؤنث۔ اس کا تثنیہ اُنْثَيَانِ (حالت رفعی مین) اُنْثَيَيْنِ (حالت نصبی و جری مین)	سِكَّةٌ حَدِيْدِيَّةٌ ریلوے
	شَابٌّ جوان
	طَابَ (ی۔ض) پسند آنا۔ اچھا ہونا
أَوْسَطُ (ج أَوَاسِطُ) درمیانی	عَسْكَرِيٌّ لشکری سپاہی
بِلَادُ الرَّاس کیپ کالونی	قَارَّةٌ براعظم
تَشَرَّفَ بزرگی حاصل کرنا	مُضِيٌّ گذرنا
حَظٌّ حصہ	نَكَحَ (ض) نکاح کرنا
دَقِيْقَةٌ (ج دَقَائِقُ) منٹ	

مشق نمبر ۳۹

(۱) اِنَّ السُّوْرَةَ الْاُوْلٰى مِنَ الْقُرْاٰنِ الْفَاتِحَةُ (۲) تَعْلِيْمُ اَسْمَاءِ الْعَدَدِ يُوْجَدُ فِي الدَّرْسِ الثَّانِي وَالْاَرْبَعِيْنَ وَالثَّالِثِ وَالْاَرْبَعِيْنَ

مِنْ هٰذَا الْكِتَابِ (۳) فِي السَّاعَةِ الثَّامِنَةِ أَتَشَرَّفُ بِالْمَجِيءِ عِنْدَكُمْ (۴) تُقْسَمُ أَفْرِيقِيَةُ إِلَى سَبْعَةِ أَقْسَامٍ ، اَلْأَوَّلُ يَشْتَمِلُ عَلَى بِلَادِ مِصْرَ وَفِيهَا النِّيلُ وَالثَّانِي بِلَادُ الْمَغْرِبِ وَفِيهِ الْجَزَائِرُ وَمَرَّاكِشُ وَالثَّالِثُ أَفْرِيقِيَةُ الشَّرْقِيَّةُ وَفِيهَا زَنْجِبَارُ وَالرَّابِعُ أَفْرِيقِيَةُ الْوُسْطٰى وَالْخَامِسُ أَفْرِيقِيَةُ الْغَرْبِيَّةُ وَالسَّادِسُ أَفْرِيقِيَةُ الْجُنُوبِيَّةُ وَفِيهَا بِلَادُ الرَّاسِ وَالسَّابِعُ الْجَزَائِرُ التَّابِعَةُ لِهٰذِهِ الْقَارَّةِ (۵) بَلْدَةُ فُونَا (پونا) تَبْعُدُ عَنَّا نَحْوَ خَمْسِ سَاعَاتٍ بِالسِّكَّةِ الْحَدِيدِيَّةِ (بالريل) (۶) بَعْدَ مُضِيِّ أَرْبَعِ سَاعَاتٍ وَصَلْنَا إِلَى الْمَحَلِّ الْمَذْكُورِ (۷) قَدْ تَعَلَّمْنَا أَوَّلًا الْأَسْمَاءَ الْعَرَبِيَّةَ وَثَانِيًا الْأَفْعَالَ وَإِنْ شَاءَ اللّٰهُ نَتَعَلَّمُ ثَالِثًا الْحُرُوفَ (۸) خُذْ ثُلُثَيْنِ مِنْ هٰذَا الْبِطِّيخِ وَأَنَا آخُذُ الثُّلُثَ الْآخِرَ (۹) كُنْتُ فِي مَنْزِلِكَ السَّاعَةَ التَّاسِعَةَ وَرُبْعٍ وَبَقِيتُ فِي انْتِظَارِكَ نِصْفَ سَاعَةٍ وَالسَّاعَةَ التَّاسِعَةَ وَثَلَاثَةَ أَرْبَاعٍ خَرَجْتُ مِنَ الدَّارِ (۱۰) وَصَلَنَا كِتَابُكُمُ الْعَزِيزُ الْمُؤَرَّخُ بِيَوْمِ الْاِثْنَيْنِ الثَّالِثِ وَالْعِشْرِينَ مِنَ الْمُحَرَّمِ ۱۳۴۳ھ (سَنَةَ أَلْفٍ وَثَلٰثِمِائَةٍ وَثَلٰثٍ وَأَرْبَعِينَ يا سَنَةَ ثَلٰثٍ وَأَرْبَعِينَ وَثَلٰثِمِائَةٍ بَعْدَ الْأَلْفِ) الموافق ۲۵ (الْخَامِسِ وَالْعِشْرِينَ) مِنْ أَغُسْطُسَ ۱۹۲۴ء (۱۱) يَكُونُ طُلُوعُ الشَّمْسِ فِي السَّابِعِ وَالْعِشْرِينَ مِنْ سِبْتَمْبِرَ السَّاعَةَ ۵ وَ ۵۰ دَقَائِقَ وَالظُّهْرُ السَّاعَةَ ۱۱ وَ ۵۲ دَقَائِقَ وَالْغُرُوبُ السَّاعَةَ ۵ وَ ۵۱ دَقَائِقَ (۱۲) السَّاعَةَ

كَمْ؟ (۱۳) اَلسَّاعَةُ عِنْدِي اَحَدَ عَشَرَ وَعِشْرُوْنَ دَقِيقَةً (۱۴)
كَانَ عِنْدِي شَابٌّ لَمْ يَبْلُغْ مِنَ الْعُمْرِ اَكْثَرَ مِنْ سَبْعَ عَشْرَةَ سَنَةً
(۱۵) كَمْ سَنَةً عُمْرُ اَخِيكَ (۱۶) عُمْرُهُ خَمْسٌ وَعِشْرُوْنَ سَنَةً
وَسِتَّةُ اَشْهُرٍ وَيَبْلُغُ سَنَةَ سِتٍّ وَعِشْرِيْنَ فِي اَوَاسِطِ شَهْرِ
رَمَضَانَ الْآتِي (۱۷) يَمْشِي الْعَسْكَرِيُّوْنَ ثُلَاثَ وَرُبَاعَ (۱۸)
خَرَجْنَا مِنَ الْمَدْرَسَةِ مَثْنٰى

مِنَ الْقُرْاٰنِ

(۱) سَيَقُوْلُوْنَ ثَلٰثَةٌ (اَصْحَابُ الْكَهْفِ) رَّابِعُهُمْ كَلْبُهُمْ وَ
يَقُوْلُوْنَ خَمْسَةٌ سَادِسُهُمْ كَلْبُهُمْ (۲) فَانْكِحُوْا مَا طَابَ لَكُمْ
مِنَ النِّسَاءِ مَثْنٰى وَثُلٰثَ وَرُبٰعَ (۳) وَلَكُمْ نِصْفُ مَا تَرَكَ
اَزْوَاجُكُمْ اِنْ لَّمْ يَكُنْ لَّهُنَّ وَلَدٌ ۚ فَاِنْ كَانَ لَهُنَّ وَلَدٌ فَلَكُمُ الرُّبُعُ
مِمَّا تَرَكْنَ (۴) وَلَهُنَّ الرُّبُعُ مِمَّا تَرَكْتُمْ اِنْ لَّمْ يَكُنْ لَّكُمْ وَلَدٌ ۚ
فَاِنْ كَانَ لَكُمْ وَلَدٌ فَلَهُنَّ الثُّمُنُ مِمَّا تَرَكْتُمْ (۵) وَلِاَبَوَيْهِ لِكُلِّ وَاحِدٍ
مِّنْهُمَا السُّدُسُ (۶) يُوْصِيْكُمُ اللّٰهُ فِيْٓ اَوْلَادِكُمْ لِلذَّكَرِ مِثْلُ حَظِّ
الْاُنْثَيَيْنِ فَاِنْ كُنَّ نِسَاءً فَوْقَ اثْنَتَيْنِ فَلَهُنَّ ثُلُثَا مَا تَرَكَ

عربی مین ترجمہ کرو

(۱) اسمار موصولہ کا بیان اس کتاب کے اکیسوین سبق مین لکھا گیا ہے
(۲) قرآن کی دوسری سورۃ سورۃ البقرۃ ہے (۳) چوتھے گھنٹے
کے بعد مین مدرسہ جاؤنگا (۴) کل مین نے کتاب الف لیلۃ ولیلۃ سے

پہلا، دوسرا اور تیسرا قصہ پڑھا اور کل چوتھا، پانچوان اور چھٹا قصہ پڑھونگا (۵) ماتھیران ایک سرد مقام ہے جو بمبئی سے تقریبًا پانچ گھنٹے کے فاصلہ پر ہے (۶) اس کپڑے مین سے تین چوتھائی تم لے لو اور ایک چوتھائی مین لے لونگا (۷) مین آپ کے گھر ساڑھے بارہ بجے پہنچا اور پونے دو بجے لوٹ آیا (۸) آپ کا خط مجھے ۱۵ر جولائی کو ملا (۹) ان دنون آفتاب پانچ بجکر ۱۵ منٹ پر نکلتا ہے (۱۰) میرے باپ نے جو مال چھوڑا ہے وہ تقسیم کیا گیا تو اس مین سے $\frac{1}{8}$ میری مان کو ملا، باقی مین سے $\frac{2}{5}$ مین نے پائے، $\frac{1}{5}$ میری بہن نے اور باقی $\frac{2}{5}$ میرے بھائی نے پائے (۱۱) اس لڑکے کی عمر گیارہ سال کی ہے (۱۲) یہ لڑکی اٹھارہ سال کو نہین پہنچی (۱۳) اس خط کی تاریخ روز یکشنبہ یکم ذیقعدہ ۱۳۳۸ھ مطابق ۱۸ر جولائی ۱۹۲۰ء ہے (۱۴) ملک مصر مین موسم بہار کا آغاز ۲۱ر مارچ سے ہوتا ہے اور موسم گرما کا آغاز ۲۱ر جون سے اور موسم خزان کا آغاز ۲۱ر ستمبر سے اور موسم سرما کا آغاز ۲۱ر دسمبر سے ہوتا ہے (۱۵) مین اپنی عمر کے بیالیسوین سال مین ہون کیونکہ آئندہ ماہ رمضان مین بیالیس سال کا ہو جاؤنگا۔

سوالات نمبر

(۱) اسماء عدد کے کتنے گروہ ہین؟

(۲) اسماء عدد مین کتنے عدد مبنی ہین؟

(۳) کونسے اسماء عدد ایسے ہین جن مین تذکیر و تانیث یکسان ہے؟

(۴) دس لاکھ کو کیا کہتے ہین ؟

(۵) ایک کروڑ کو کیا کہینگے ؟

(۶) یہ ہندسے حروف مین لکھو ۲۹۱، ۱۹۲۴، ۱۳۴۳، ۱۰۰۲۵، ۱۹۰۴۳۵، ۵۷۹۸۰۶، ۲۰۸۲۰۰۵۔

(۷) عربی بناؤ :۔ پانچ گھوڑے ، پندرہ گانے ، بیس اونٹ ، بتیس دانت ایک زبان ، دو ہزار تین سو سپاہی ، ایک سو اور چند لڑکے ۔

(۸) عربی بناؤ :۔ آٹھوان دن ، نوین رات ، بارہوین تاریخ ، صبح کے وقت ، سات بجے ، دس بجکر ۱۵ منٹ ، پونے بارہ بجے ، ۱/۲ ، ۲ ۳/۴ ، ۱۲ ۸/۱۰ ۔

(۹) کونسے اسماء عدد کے بعد معدود واحد ہوگا اور کس کے بعد جمع ؟

(۱۰) معدود کا اعراب بیان کرو ۔

الدرس الرابع والاربعون

الحروف

۱۔ عربی زبان مین کل حروف ایک سو کے اندر ہین ۔ بہت سے کثیر الاستعمال حروف تو پچھلے سبقون کے ضمن مین بیان ہوچکے ہین ۔ تاہم ذیل مین اکٹھا اکثر حروف لکھے جاتے ہین ۔

۔ حروف دو قسم کے ہین ۔ بعض تو عامله ہین یعنی جو اسم یا فعل

کے اعراب میں عمل دخل رکھتے ہیں۔ اور بعض غیر عاملہ جو اپنے مابعد میں کوئی اعرابی تغیّر نہیں پیدا کرتے۔

حروف عاملہ کے اقسام حسبِ ذیل ہیں:۔

(۱) حروف الجرّ یا الحروف الجارّة جو اسم کو جرّ (زیر) دیتے ہیں اور وہ تعداد میں سترہ ہیں۔

بِا و تا و کاف و لام و واو و مُنْذُ و مُذْ خَلا
رُبَّ، حاشا، مِنْ، عدا، فِیْ، عَنْ، علیٰ، حتّٰی، الیٰ

بِ " پر، سے، میں، کو " وغیرہ کئی معنوں میں آتا ہے: اٰمَنْتُ بِاللّٰهِ (میں ایمان لایا اللہ پر) کَتَبْنَا بِالْقَلَمِ (ہم نے قلم سے لکھا)

بِ قسم کے لئے بھی آتا ہے: بِاللّٰهِ (اللہ کی قسم)

تَ قسم کے لئے مخصوص ہے: تَاللّٰهِ (اللہ کی قسم)

كَ تشبیہ کے لئے: كَالْاَسَدِ (شیر کے جیسا)

لِ، لَ، (واسطے، کو) لِزَيْدٍ (زید کے واسطے) قُلْتُ لَهٗ (میں نے اُس کو کہا)

وَ قسم کے لئے: وَاللّٰهِ (اللہ کی قسم)

مُنْذُ اور مُذْ عرصہ بتانے کے لئے: مَا رَأَيْتُهٗ مُنْذُ (یا مُذْ) يَوْمِ الْجُمُعَةِ (میں نے اسے جمعہ کے دن سے نہیں دیکھا)

خَلا، حاشا اور عدا ان تینوں حرفوں کے معنی ہیں " سوا " تینوں استثنا کے لئے استعمال کئے جاتے ہیں، جَاءَ الْقَوْمُ خَلا (یا حاشا

یا عَدَا) زَیْدٍ (قوم آئی سوا زید کے)۔

رُبَّ (کئی یا بعض) اس کے بعد عموماً نکرہ موصوفہ آتا ہے: رُبَّ رَجُلٍ کَرِیْمٍ لَقِیْتُہٗ (میں نے کئی یا بعض بزرگ آدمیوں سے ملاقات کی ہے)۔

مِنْ (سے): سَافَرْتُ مِنَ الْھِنْدِ اِلٰی مَکَّۃَ (میں نے ہندوستان سے مکہ تک سفر کیا)۔

فِیْ (میں): اَلْاِمَامُ فِی الْمَسْجِدِ (امام مسجد میں ہے)۔

عَنْ (سے): رَمَیْتُ السَّہْمَ عَنِ الْقَوْسِ (میں نے تیر کو کمان سے چلایا)۔

عَلٰی (پر) اِجْلِسْ عَلَی الْکُرْسِیِّ (کرسی پر بیٹھ)

حَتّٰی (تک): اَکَلْنَا السَّمَکَ حَتّٰی رَأْسِھَا (ہم نے مچھلی کھائی اس کے سر تک)

اِلٰی (تک طرف) ذَھَبَ الْوَلَدُ اِلَی السُّوْقِ (لڑکا بازار کی طرف گیا)۔

۲) الحروفُ المُشَبَّھَۃُ بِالْفِعْلِ جملہ اسمیہ پر داخل ہوتے ہیں اور مبتدا کو نصب دیتے ہیں۔ اور وہ چھ ہیں:

اِنَّ با اَنَّ، کَاَنَّ، لَیْتَ، لٰکِنَّ، لَعَلَّ۔

ناصب اسم اند و رافع در خبر بشنو زا

اِنَّ جملہ کے شروع میں آتا ہے: اِنَّ زَیْدًا قَائِمٌ (بیشک زید کھڑا ہے)۔

اَنَّ جملہ کے درمیان میں آتا ہے: سَمِعْتُ اَنَّ زَیْدًا ذَاھِبٌ (میں نے سنا کہ زید جانے والا ہے)۔

كَاَنَّ تشبیہ کے لئے آتا ہے: كَاَنَّ هٰذَا الْكَلْبَ اَسَدٌ (گویا کہ یہ کتا شیر ہے)۔
لَيْتَ (کاش کہ) تمنّی (آرزو) کے لئے آتا ہے خواہ وہ آرزو ناممکن چیز کی ہو: لَيْتَ الشَّبَابَ يَعُوْدُ (کاش کہ جوانی لوٹ آتی)
لَعَلَّ (شاید۔ امید کہ) امید کے لئے ہے: لَعَلَّ عَلِيًّا زَاهِدٌ (شاید علی پرہیز گار ہے)۔
لٰكِنَّ۔ استدراک کے لئے یعنی پہلی بات سے سننے والے کے دل مین جو وہم پیدا ہو اُس کو دفع کرنے کے لئے یہ حرف آتا ہے: جَاءَ الْحُجَّاجُ مِنَ الْحِجَازِ لٰكِنَّ اَبَاكَ مَاجَاءَ (حاجی لوگ حجاز سے آگئے لیکن تیرا باپ نہین آیا)
۳) حروف النفی۔ یہ دو ہین مَا اور لَا یہ دونون حروف بعض اوقات خبر کو نصب دیتے ہین: مَا حَامِدٌ قَائِمًا (حامد کھڑا نہین ہے) لَا رَجُلٌ اَفْضَلَ مِنْكَ (کوئی مرد تجھ سے افضل نہین ہے)۔
۴) حروف النداء پکارنے کے موقع پر استعمال ہوتے ہین۔ ان کے بعد اسم مضاف آئے تو اسے نصب پڑھتے ہین: يَا غُلَامَ زَيْدٍ (اے زید کے غلام) اور حروف ندا کے بعد اسم مفرد آئے تو اس پر رفع بغیر تنوین کے پڑھتے ہین: يَا زَيْدُ اور وہ پانچ ہین: یا، ایا، ھیا، اَيْ اور أَ۔ ان مین سے یَا کثیر الاستعمال ہے اور قریب وبعید دونون کے لئے بولا جاتا ہے اَيَا اور هَيَا بعید کے لئے اور اَيْ اور أَ قریب کے لئے مخصوص ہین۔
۵) الحروف الناصبۃ الفعل المضارع یہ چار حروف ہین جو فعل مضارع کو نصب دیتے ہین:-

اَنْ وَلَنْ پس کَیْ ، اِذَنْ این چار حرف معتبر
نصب مستقبل ہمی خواہند اینہا دائما

ان کا کچھ بیان تو درس ۲۱ مین ہو چکا اور باقی آئندہ سبق مین ہوگا۔

۶) الحروف الجازمۃ المضارع یہ حروف فعل مضارع کو جزم دیتے ہین اور وہ پانچ ہین :-

اِنْ وَلَمْ لَمَّا و لامِ امر و لائے نہی نیز
پنج حرف این جازم فعل اند بے چون وچرا

ان کا بیان بھی درس ۲۱ مین گذر چکا۔ باقی آئندہ سبق مین ہوگا۔

۲- حروف غیر عاملہ

۱) حروف العطف دس ہین :-

واو و فا و ثم، حتّٰی، لا و بل
او و اِمَّا، اَمْ و لٰکِنْ بے خلل

واو دو چیزون کو ایک حکم مین جمع کرنے کے لئے آتا ہے: جَاءَ زَیْدٌ وَعَلِیٌّ (زید اور علی دونون آئے) اِس مثال سے معلوم ہوتا ہے کہ آنے مین زید اور علی دونون شامل ہین۔

فَ جمع اور ترتیب بلاتراخی (بلاتاخیر) کے لئے: جَاءَ حَمِیْدٌ فَرَشِیْدٌ (حمید آیا پھر ساتھ ہی رشید آیا) اس سے یہ سمجھا گیا کہ آنے مین حمید اور رشید دونون شامل ہین۔ لیکن پہلے حمید آیا پھر بغیر تاخیر کے رشید آیا۔

ثُمَّ جمع اور ترتیب مَعَ التَّرَاخِیْ (تاخیر کے ساتھ) کے لئے مستعمل

ہے : ذَهَبَ قَاسِمٌ ثُمَّ هَاشِمٌ (قاسم گیا پھر ہاشم گیا) یہ اس وقت کہینگے جبکہ قاسم کے بعد ہاشم ذرا سے بھی وقفہ سے گیا ہو۔

اَوْ دو مین سے ایک چیز بتانے کے لئے : لَبِثْنَا بِمِصْرَ خَمْسَةَ عَشَرَ اَوْ سِتَّةَ عَشَرَ يَوْمًا (ہم مصر مین پندرہ یا سولہ روز ٹھیرے)

اَمْ استفہام کے ساتھ دو چیزون کے مقابلے کے لئے : اِنْ اَدْرِيْ اَقَرِيْبٌ اَمْ بَعِيْدٌ مَا تُوْعَدُوْنَ (مین نہین جانتا جس چیز کا تم سے وعدہ کیا گیا ہے وہ قریب ہے یا بعید ہے)

اِمَّا بھی قریب قریب اَوْ کے معنی مین آتا ہے۔ لیکن اس سے کلام مین زور زیادہ ہوتا ہے۔ اور ہمیشہ مکرر آتا ہے۔ هٰذَا اِمَّا شَجَرٌ وَاِمَّا حَجَرٌ (یہ یا تو درخت ہے یا پتھر ہے)

لٰكِنْ استدراک کے لئے (دیکھو حروف مشبہ بالفعل لٰكِنَّ) :
مَا جَاءَ خَالِدٌ لٰكِنْ اَخُوْهُ (خالد نہین آیا لیکن اس کا بھائی آیا)

تنبیہ ۱۔ لٰكِنْ اور لٰكِنَّ مین اتنا ہی فرق ہے کہ لٰكِنَّ حروف عاملہ مین سے ہے۔ اس کے بعد اسم کو نصب دیا جاتا ہے اور لٰكِنْ غیر عامل ہے۔ مابعد پر اس کا کوئی اثر نہین ہوتا

لَا نفی کے لئے آتا ہے۔ اَكْرِمِ الصَّالِحَ لَا الطَّالِحَ (نیکبخت کی تعظیم کرنہ بدبخت کی)

بَلْ۔ اِضْرَاب کے لئے یعنی پہلی بات کو چھوڑ کر دوسری بات کی طرف متوجہ کرنے کے لئے : مَا ذَهَبَ حَامِدٌ بَلْ خَالِدٌ (حامد نہین گیا بلکہ خالد گیا)

حَتّٰی انتہا کے لئے : قَدِمَ الْحَاجُّ حَتَّى الْمُشَاةُ (حاجی لوگ آئے یہان تک پیدل چلنے والے بھی آ گئے)۔

تنبیہ ۲۔ حَتّٰی دو طور پر مستعمل ہے۔ایک تو حروف جارّ کے طور پر دوسرے حروف غیر عاملہ کے طور پر۔ مگر زیادہ تر جارّہ ہی ہوتا ہے۔ یہ بھی تم نے پڑھا ہے کہ حَتّٰی فعل مضارع پر داخل ہو تو مضارع کو نصب پڑھا جاتا ہے (دیکھو درس ۲۱)

(۲) حروف الاستفہام

أَ اور هَلْ کلام مین استفہام کے معنی پیدا کرتے ہین۔ اور کلام کے شروع مین آتے ہین۔

أَ کثیر الاستعمال ہے۔ جو اسم، فعل اور حرف پر بھی داخل ہوتا ہے: أَزَيْدًا رَأَيْتَ، أَرَأَيْتَ زَيْدًا، أَفَمَنْ كَانَ عَلٰى بَيِّنَةٍ (کیا پھر جو شخص ایک دلیل پر ہو؟)۔

هَلْ زیادہ تر فعل پر داخل ہوتا ہے، اسم پر کم اور حرف پر کبھی نہین: هَلْ يَسْتَوِي الْأَعْمٰى وَالْبَصِيْرُ (کیا اندھا اور بینا دونون برابر ہین؟)

(۳) حروف الایجاب (جواب دینے کے حروف)

نَعَمْ، بَلٰى، إِيْ، أَجَلْ، جَيْرِ، إِنَّ، لَا جواب مین اِن کا استعمال ہوتا ہے۔

نَعَمْ (ہان) سے سائل کے کلام کا اثبات ہوتا ہے، خواہ کلام

مُثبت ہو خواہ مَنفی هَلْ جَاءَكَ زَيْدٌ (کیا زید تیرے پاس آیا؟) کے جواب مین نَعَمْ کہین تو مطلب ہو گا کہ ہان زید آیا اور اَمَا جَاءَكَ زَيْدٌ (کیا تیرے پاس زید نہین آیا؟) کے جواب مین نَعَمْ کہین تو مطلب ہو گا ہان نہین آیا۔

بَلٰى (ہان۔ کیون نہین) ہمیشہ نفی کو اثبات بنانے کے لئے استعمال ہوتا ہے: اَلَسْتُ بِرَبِّكُمْ (کیا مین تمھارا رب نہین ہون؟) اس کے جواب مین کہا گیا بَلٰى یعنی ہان (یا کیون نہین) تو ہمارا رب ہے۔

اِيْ ہمیشہ قسم کے ساتھ استعمال ہوتا ہے: اِيْ وَاللّٰهِ (ہان اللہ کی قسم) یا اِيْ وَرَبِّيْ (ہان قسم ہے میرے رب کی)

اَجَلْ، جَيْرِ اور اِنَّ کا استعمال نعم کے معنی مین ہوتا ہے۔

(۴) حروف النّفي

مَا، لَا، لَاتَ اور اِنْ حروف نفی ہین۔ مَا اور لَا اسم اور فعل دونون کے ساتھ استعمال ہوتے ہین۔ لَاتَ اور اِنْ اسم کے ساتھ مخصوص ہین: مَا زَيْدٌ غَنِيٌّ وَلَا عَمْرٌو فَقِيرٌ، اِنْ هٰذَا اِلَّا مَلَكٌ كَرِيمٌ (یہ اور تو کچھ نہین کوئی بزرگ فرشتہ ہے)

تنبیہ ۳۔ تم پڑھ چکے ہو کہ لَمْ، لَمَّا اور لَنْ بھی حروف نفی ہین لیکن وہ فعل کے ساتھ مخصوص ہین اور وہ حروف عاملہ ہین۔ مَا اور لَا بھی کبھی خبر کو نصب دیتے ہین: مَا هٰذَا بَشَرًا (یہ کوئی بشر نہین ہے) اس وقت ان کا شمار بھی

حروف عاملہ مین ہوگا۔ جیسا کہ اسی سبق مین تم نے پڑھا ہے +

(۵) حروف التحضیض

هَلَّا، اَلَّا، لَوْلَا اور لَوْمَا حروف تحضیض (رغبت دلانے کے حروف) ہین۔ یہ چارون حرف فعل کے ساتھ مخصوص ہین: هَلَّا تَسْمَعُ قَوْلَ اَبِيْكَ (تو اپنے باپ کی بات کیون نہین سنتا) یعنی تجھے اپنے باپ کی بات سننی چاہئے۔ رَبِّ لَوْلَا اَخَّرْتَنِيْ اِلٰى اَجَلٍ قَرِيْبٍ (اے میرے رب تو نے مجھے تھوڑی دیر اور کیون مہلت نہ دی)

(۶) حروف الشرط

لَوْ (اگر) لَوْلَا (اگر نہ ہوتا) حروف شرط ہین دونون کے جواب پر لام داخل ہوتا ہے: لَوْ شِئْتَ لَاتَّخَذْتَ عَلَيْهِ اَجْرًا (اگر تو چاہتا تو اس پر اُجرت لیتا) لَوْلَاكَ لَمَا خَلَقْتُ الْاَفْلَاكَ (اگر تو نہ ہوتا تو مین آسمانون کو نہ پیدا کرتا)

تنبیہ ۴۔ تم پڑھ چکے ہو کہ اِنْ بھی حرف شرط ہے جو فعل کے ساتھ مخصوص ہے اور وہ فعل مضارع کو جزم دیتا ہے +

(۷) حرف الرّدع

كَلَّا (ہرگز نہین) حرف ردع (جھڑک دینے یا رد کرنے کا حرف) ہے: كَلَّا سَوْفَ تَعْلَمُوْنَ (ایسا ہرگز نہین بلکہ تم عنقریب جان لوگے) کبھی حَقًّا (بیشک) کے معنی مین آتا ہے: كَلَّا اِنَّ الْاِنْسَانَ لَيَطْغٰى (بیشک انسان سرکشی کرتا ہے) +

سَ اور سَوْفَ مضارع پر داخل ہوتے اور اسے زمانہ مستقبل سے مخصوص کر دیتے ہیں: سَاَقْرَأُ (مین ابھی پڑھونگا) سَوْفَ اَقْرَأُ (مین ابھی ذرا دیر سے پڑھونگا) :-

(۹) حروف التّوکید

نون (ثقیلہ یا خفیفہ) اور لام (لَ) حروف تاکید ہین۔ نون تو مضارع کے آخر مین آتا ہے اور لام مضارع پر بھی آتا ہے۔ ماضی پر بھی اور اسم پر بھی: لَاَکْتُبَنَّ (مین ضرور ضرور لکھونگا) اِنَّهٗ لَقَوْلٌ فَصْلٌ (بیشک وہ ایک قول فیصل ہے) :-

(۱۰) حروف التنبیہ

اَلَا، اَمَا اور هَا ان تینون کے معنی ہین "خبردار" یا "سنو" اَلَا اِنَّهُمْ هُمُ السُّفَهَاءُ (سنو بیشک وہی کمینے ہین) اَمَا وَاللّٰهِ لَاُعَاتِبَنَّهٗ (سنو خدا کی قسم مین اسے ضرور عتاب کرونگا) هَا اِنَّ عَدُوَّكَ بِالْبَابِ (خبردار ہوجا بیشک تیرا دشمن دروازہ پر ہے)

(۱۱) حروف التفسیر

اَيْ اور اَنْ تشریح کے لیے مستعمل ہین: جَاءَ الْحَسَنُ اَيْ اَخُوْكَ (حسن یعنی تیرا بھائی آیا) نَادَيْنَاهُ اَنْ يَا اِبْرَاهِيْمُ (ہم نے یعنی کہا کہ اے ابراہیم)

(۱۲) حروف الزیادة

عالمہ:
هٰذہ کے حروف اگرچہ بامعنی ہین لیکن کبھی زائد بھی ہوتے ہین

یعنی ان کے معنی نہیں لئے جاتے :-

اِنْ ، اَنْ ، مَا ، لَا ، مِنْ ، بَا اور لَام ۔

اِنْ ، مائے نافیہ کے بعد زائد ہوتا ہے : مَا اِنْ مَدَحْتُ مُحَمَّداً بِمَقَالَتِیْ

اَنْ ، لَمَّا کے بعد زائد ہوتا ہے : فَلَمَّا اَنْ جَاءَ الْبَشِیْرُ

ما ، اِذَا کے بعد اور مَتیٰ ، اَیْنَ ، اَیٌّ اور اِنْ کے بعد نیز

بعض حروف جارّہ (بِ ، عَنْ ، مِنْ ، كَ) کے بعد زائد ہوتا ہے :

اِذَا مَا اُبْتُلِیتَ (جب تو مبتلا کیا جائے) مَتیٰ مَا سَافَرْتُ (جس وقت میں نے سفر کیا) اَیْنَمَا تُوَلُّوْا وُجُوهَكُمْ فَثَمَّ وَجْهُ اللّٰهِ (جہاں کہیں تم اپنا منہ پھیرو تو وہیں اللہ کا منہ ہے) اَیُّمَا الرَّجُلُ جَاءَ كَ فَاَكْرِمْهُ (تیرے پاس کوئی سا آدمی آئے تو اس کی تعظیم کر) فَاِمَّا (= فَاِنْ مَا) یَاْتِیَنَّكُمْ مِنِّیْ هُدًی (پھر اگر تمھارے پاس میرے طرف سے کوئی ہدایت آئے)

لَا کبھی اَنْ کے بعد اور کبھی اُقْسِمُ کے قبل زائد ہوتا ہے : لِئَلَّا (= لِاَنْ لَا) یَعْلَمَ اَهْلُ الْكِتَابِ (تاکہ اہل کتاب جان لیں) لَا اُقْسِمُ بِهٰذَا الْبَلَدِ (میں اس شہر کی قسم کھاتا ہوں)۔

مِنْ ، اِنْ نافیہ اور کَمْ کے بعد زائد ہوتا ہے : اِنْ مِنْ قَرْیَةٍ اِلَّا خَلَا فِیْهَا نَذِیْرٌ (کوئی گاؤں نہیں ہے مگر اس میں کوئی ڈرانے والا [پیغمبر] گذرا ہے) وَكَمْ مِنْ فِئَةٍ قَلِیْلَةٍ غَلَبَتْ فِئَةً كَثِیْرَةً بِاِذْنِ اللّٰهِ (بارہا چھوٹی جماعت بڑی جماعت اللہ کے حکم سے غالب آچکی ہے)

بِ، مَا اور لَیْسَ کی خبر پر زائد ہوتا ہے، مَا زَیدٌ یا لَیْسَ زَیدٌ بِعَالِمٍ (زید عالم نہیں ہے)۔

لِ، ضَرَبْتُ لِزَیْدٍ (میں نے زید کو مارا) یہاں لام کی ضرورت نہ تھی۔ مگر بعض اوقات بڑھا دیا کرتے ہیں۔

تنبیہ ۵۔ حروف زوائد کے سب حروف عاملہ میں سے ہیں۔

تنبیہ ۶۔ بعض حروف کے معنوں کی تفصیل آئندہ بھی ہوگی۔

سوالات نمبر ۱

(۱) حروف عربی زبان میں تقریباً کتنے ہیں؟

(۲) حروف عاملہ کتنی قسم کے ہیں؟

(۳) حروف جارہ کتنے ہیں اور کونسے؟

(۴) حروف جارہ فعل پر کیا عمل کرتے ہیں؟

(۵) اسم کو نصب دینے والے حروف کونسے ہیں اور فعل کو نصب دینے والے کونسے مثال کے ساتھ بیان کرو۔

(۶) اسم اور فعل کو رفع دینے والے کون سے حروف ہیں؟

(۷) فعل کو جزم دینے والے حروف کون سے مع امثلہ بیان کرو۔

(۸) بَلٰی اور نَعَم میں کیا فرق ہے؟

(۹) حروف الزیادہ کون کون سے ہیں اور کونسا حرف کس موقع پر زائد ہوتا ہے، مع امثلہ کے بیان کرو

(۱۰) حروف زائدہ جبکہ زائد ہوتے ہیں اس وقت عمل کرتے ہیں یا نہیں؟

الدرس الخامس والاربعون

اَلْاِعْرَابُ

اسم یا فعل کے آخر کی وہ علامات جن سے ان کی مختلف حالتوں کو ظاہر کیا جاتا ہے وہ اعراب ہیں اور وہ دو قسم کے ہیں (۱) اعراب بالحرکۃ: ـَـ، ـِـ، ـُـ، ـً، ـٍ، ـٌ (۲) اعراب بالحروف: ـَانِ، ـَيْنِ، ـُوْنَ ـِيْنَ

فعل مضارع کا ایک اعراب جزم ـْ بھی ہے۔

اَلْمُعْرَبُ وَالْمَبْنِيُّ

مُعرب وہ کلمہ ہے جس کا آخر حالات کے اختلاف سے بدلتا رہے چنانچہ زید ان مثالوں میں: زَيْدٌ ضَرَبَكَ، زَيْدًا ضَرَبْتَ لِزَيْدٍ اشْتَرَيْتَ الْكِتَابَ

مبنی وہ کلمہ ہے جس کا آخر حالات کے اختلاف سے نہ بدلے چنانچہ مَنْ ان مثالوں میں: مَنْ ضَرَبَكَ، مَنْ ضَرَبْتَ، لِمَنِ اشْتَرَيْتَ الْكِتَابَ

تنبیہ ۱۔ تمام حروف مبنی ہیں، افعال بھی ماسوا مضارع کے مبنی ہیں۔ اسماء میں ضمائر، اسماء اشارہ، اسماء موصولہ، اسماء استفہام (بجز اَیٌّ اور اَیَّۃٌ کے) اور اسماء شرط مبنی ہیں۔

اسماء مبنیہ کے تمام اقسام بجز اسماء شرط کے موقع موقع
سے لکھے جاچکے۔ اسماء شرط کا بیان آئندہ سبق مین ہوگا +

اِعْرَابُ الْفِعْلِ

فعل ماضی اور امر تو مبنی ہین۔ صرف فعل مضارع جبکہ نون جمع مؤنث سے خالی ہو) معرب ہے۔

مضارع کا اعراب رفع نصب اور جزم ہے۔ پانچ صیغون (یَفْعَلُ، تَفْعَلُ، تَفْعَلُ، اَفْعَلُ اور نَفْعَلُ) کا رفع پیش ـُـ سے نصب زبر ـَـ سے اور جزم سکون ـْـ سے آتا ہے۔ باقی صیغون مین سے جمع مؤنث کے دو صیغے (یَفْعَلْنَ اور تَفْعَلْنَ) تو مبنی ہن بقیہ سات صیغون کا رفع نون اعرابی (دیکھو درس ۱۹- تنبیہ ۲) سے آتا ہے۔ نصب اور جزم حذف نون سے (دیکھو درس ۲۱-۴)

فعل مضارع دراصل مرفوع ہوتا ہے۔ لیکن چند عارضون سے منصوب یا مجزوم ہوتا ہے۔

مواضع نصب الفعل

جب مضارع پر حروف ناصبہ (اَنْ، لَنْ، کَیْ [یا لِکَیْ] اور اِذَنْ) داخل ہون تو وہ منصوب ہوجاتا ہے۔

اَنْ سے مضارع مین مصدری معنی پیدا ہوتے ہین: اَنْ تَصُوْمُوْا خَيْرٌ لَّكُمْ یعنی صِیَامُکُمْ خَیْرٌ لَّکُمْ (تمھارا روزہ رکھنا تمھارے لئے بہتر ہے) +

تنبیہ ۲. اکثر اَنْ کا ترجمہ اُردو میں "کہ" کیا جاتا ہے: جِئْتُ اَنْ اَرَاكَ (میں آیا کہ تجھے دیکھوں) +

لَنْ سے نفی اور تاکید کے معنی پیدا ہوتے ہیں: لَنْ نَعْبُدَ غَيْرَ اللّٰهِ (ہم اللہ کے سوا کسی کی پرستش ہرگز نہ کرینگے) +

كَيْ (یا لِكَيْ) سبب بتانے کے لئے آتا ہے: اَسْلَمْتُ كَيْ (یا لِكَيْ) اَدْخُلَ الْجَنَّةَ (میں اسلام لایا تاکہ جنت میں داخل ہوں)

اِذَنْ (اِذًا بھی لکھتے ہیں) جواب کے وقت مضارع پر داخل ہوتا ہے: کسی نے کہا اَسْلَمْتُ تو اس کے جواب میں کوئی کہے اِذًا تُفْلِحَ (اب تو فلاح پائیگا)

۷۔ ذیل کے چھ مقاموں میں اَنْ مقدر[1] ہوتا ہے جس کی وجہ سے مضارع کو نصب پڑھا جاتا ہے۔

۱) لام الجحود (جو لام کان منفیہ کے بعد واقع ہو) کے بعد: مَا كَانَ اللّٰهُ لِيُعَذِّبَهُمْ وَاَنْتَ فِيهِمْ (اللہ تعالیٰ کو انھیں عذاب دینا نہیں ہے حالانکہ تم ان میں موجود ہو) یہاں "لِيُعَذِّبَ" "لِاَنْ يُعَذِّبَ" کے معنی میں ہے

۲) حَتّٰی کے بعد: لَنْ اَبْرَحَ الْاَرْضَ حَتّٰی يَأْذَنَ لِيْ اَبِيْ (میں ہرگز اس سرزمین سے نہ ٹلونگا جب تک کہ میرے والد مجھے اجازت نہ دیں) +

۳) اَوْ کے بعد جبکہ وہ اِلیٰ یا اِلَّا کے معنی میں ہو: لَاَلْزَمَنَّكَ

[1] مقدر اس لفظ کو کہتے ہیں جو عبارت میں بولا نہ جائے لیکن اس کے معنی لئے جائیں +

أَوْ تُعْطِيَنِي حَقِّي (میں ضرور تیرے ساتھ لگا رہونگا یہان تک کہ تو مجھے میرا حق دیدے) یہاں أَوْ تُعْطِيَ کے معنی إِلَى أَنْ تُعْطِيَ ہیں۔

(۴) لِ کے بعد جب وہ کَیْ کے معنی میں ہو: جِئْتُكَ لِأُكَلِّمَكَ (میں تیرے پاس آیا کہ تجھ سے گفتگو کروں)۔ لِأُكَلِّمَ کے معنی ہیں لِأَنْ أُكَلِّمَ۔

(۵) فَ کے بعد جبکہ وہ (۱) امر کے جواب میں آئے: تَعَلَّمْ فَتُفْلِحَ (علم سیکھ تاکہ فلاح پائے)۔ (۲) نہی کے جواب میں آئے: لَا تَعْجَلْ فَتَنْدَمَ (جلدی نہ کر تا دم ہو جائے)۔ (۳) یا استفہام کے بعد آئے: أَيْنَ بَيْتُكَ فَأَزُورَكَ (تیرا گھر کہاں ہے کہ میں تیری ملاقات کے لئے آؤں) (۴) یا تمنی کے بعد: لَيْتَ لِي مَالًا فَأُنْفِقَهُ فِي سَبِيلِ اللهِ (کاش کہ میرے پاس مال ہوتا کہ میں اسے اللہ کی راہ میں خرچ کرتا)۔ (۵) یا عرض (التماس) کے بعد: أَلَا تَحُلُّ بِنَادِينَا فَنُكْرِمَ (تو ہماری مجلس میں کیوں نہیں آتا کہ تیری عزت کی جائے)۔ (۶) یا نفی کے بعد لَمْ يَأْتِنَا فَنُعْطِيَهُ الْكِتَابَ (وہ ہمارے پاس نہیں آیا کہ ہم اُسے کتاب دیتے)۔

(۶) واو معیّت[1] کے بعد جبکہ وہ مذکورہ مقامات میں آئے: أَسْلِمْ وَتُفْلِحَ (تو مسلمان ہو جا معاً فلاح پائیگا)۔ لَا تَنْهَ عَنْ خُلُقٍ وَتَأْتِيَ مِثْلَهُ (کسی خصلت [کام] سے منع نہ کر باوجودیکہ اس جیسا کام تو خود کر رہا ہے)۔

تنبیہ۔ عَلِمَ اور اس کے مشتقات کے بعد أَنْ آئے تو اسے أَنَّ

[1] وہ واو جو مَعَ کے معنی میں ہو۔

کا مُخَفَّف سمجھا جائے۔ وہ فعل مضارع کو نصب نہ دیگا، عَلِمَ أَنْ سَيَكُوْنُ مِنْكُمْ مَرْضٰى (اس نے [خدا نے] جان لیا ہے کہ تم میں سے بعض بیمار ہونگے۔

سلسلة الالفاظ نمبر

آثَرَ (۱) ایثار کرنا	خَابَ (ی۔ض) ناکام ہونا
أَخْلَفَ (۱) خلاف کرنا	خَسِرَ (س) ٹوٹا پانا
أَدْرَكَ (۱) پانا۔ پہنچنا	دَنَى (و۔ن) قریب ہونا
أَسِيَ (ی۔س) غمگین ہونا	رَبِحَ (س) نفع حاصل کرنا
أَنْجَحَ (۱) کامیاب کرنا	زَهِدَ (ف) بے رغبت ہونا
اِصَّدَّقَ (= تَصَدَّقَ) صدقہ دینا	سَادَ (و۔ن) سردار ہونا
اِسْتَسْهَلَ (۱۰) آسان جاننا	عَصَى (ی۔ض) نافرمانی کرنا
أَنْفَقَ (۱) خرچ کرنا	نَظَمَ (ض) پرونا
أَضَلَّ (۱) گمراہ کرنا	نَالَ (س) پانا
أَنْقَضَ (۱) توڑنا	بِرٌّ نیکی
تَبَيَّنَ (۴) ظاہر ہونا	جَوٌّ فضا۔ ہوا
ثَابَرَ (۳) ثابت قدم رہنا	خَيْطٌ تاگا
تَهَذَّبَ (۴) درست ہونا	نَجَاحٌ کامیابی
جَادَ (و۔ن) سخاوت کرنا	تَمَهَّدَ (۴) تیار ہونا

مشق نمبر

(١) اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ أَنْ أُشْرِكَ بِكَ شَيْئًا (٢) لَا تَكْسَلْ كَيْلَا تَخِيبَ فِي مُرَادِكَ (٣) هَلْ تُضَيِّعُ أَوْقَاتَكَ فَإِذًا تَكُونَ مِنَ الْخَاسِرِينَ (٤) تَاجِرْ فَتَرْبَحَ (٥) صُمْ حَتّٰى تَغِيبَ الشَّمْسُ (٦) ثَابِرْ عَلَى الْاِجْتِهَادِ حَتّٰى تَحْصُلَ فِي مُسْتَقْبَلِكَ مَنْزِلَةٌ وَاعْتِبَارًا لِأَنَّ الْكَسَلَ مَا كَانَ لِيُنْجِحَ أَحَدًا (٧) لَأَسْتَسْهِلَنَّ الصَّعْبَ أَوْ أُدْرِكَ الْمُنٰى (٨) كُنْ زَاهِدًا فِي الدُّنْيَا لِتَذُوقَ حَلَاوَةَ الْجَنَّةِ (٩) مَا كُنْتُ لِأُخْلِفَ الْوَعْدَ وَلَمْ تَكُنْ لِنَقْضِ الْعَهْدِ (١٠) جُودُوا تَسُودُوا (١١) لَا تَتَعَرَّضُوا لِتَغَيُّرَاتِ الْجَوِّ فَتَمْرَضُوا (١٢) مَتٰى تُسَافِرْ فَأُسَافِرْ مَعَكَ (١٣) لَيْتَ الْكَوَاكِبَ تَدْنُو لِي فَأَنْظِمَهَا (١٤) هَلَّا تَتَعَلَّمُ أَيُّهَا الْوَلَدُ فَيَتَهَذَّبَ عَقْلُكَ وَيَتَمَهَّدَ لَكَ سَبِيلُ التَّقَدُّمِ لِأَنَّ نَجَاحَ الْمَرْءِ بِقَدْرِ عِلْمِهِ (١٥) قَالَ رَجُلٌ إِنِّي أَقْرَأُ لَيْلًا عَلٰى نُورٍ ضَعِيفٍ فَقُلْتُ الْقِرَاءَةُ إِذَنْ تُؤْذِي عَيْنَيْكَ فَاجْتَنِبِ الْمُطَالَعَةَ لَيْلًا مَا (جہاں تک) اسْتَطَعْتَ لِتَحْفَظَ بَصَرَكَ

مِنَ الْقُرْاٰنِ

(١٦) لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوا مِمَّا تُحِبُّونَ (١٧) كَيْ نُسَبِّحَكَ كَثِيرًا وَنَذْكُرَكَ كَثِيرًا (١٨) لِكَيْلَا تَأْسَوْا عَلٰى مَا فَاتَكُمْ وَلَا تَفْرَحُوا بِمَا آتَاكُمْ (١٩) كُلُوا وَاشْرَبُوا حَتّٰى يَتَبَيَّنَ لَكُمُ الْخَيْطُ الْأَبْيَضُ مِنَ الْخَيْطِ الْأَسْوَدِ مِنَ الْفَجْرِ (٢٠) وَلَا تَتَّبِعِ الْهَوٰى

فَيُضِلَّكَ عَنْ سَبِيْلِ اللهِ (۲۱) رَبِّ لَوْلَآ اَخَّرْتَنِيْٓ اِلٰٓى اَجَلٍ قَرِيْبٍ فَاَصَّدَّقَ ؛

عربی مین ترجمہ کرو

(۱) اے ہمارے رب ہم تیرے پاس پناہ مانگتے ہین اس سے کہ تیری نافرمانی کرین (۲) اپنے اوقات ضائع مت کرو تاکہ اپنی مرادمین ناکام نہ ہو (۳) کیا تو سستی کرتا ہے تب تو تو جاہل ہی رہیگا (۴) کوشش کر یہان تک اپنا مقصد حاصل کرلے (۵) تجارت کرو کہ نفع پاؤ (۶) ہم اپنے وطن کی آزادی کے لئے کوشش کرتے رہینگے یہان تک کہ (یا تو) مقصد کو پہنچ جائینگے (۷) نہ تو سست تاجر نفع پانے والا تھا نہ محنتی تاجر ٹوٹا پانے والے تھا (۸) متفق ہو جاؤ تاکہ مستقل (آزاد) ہو جاؤ (۹) کاش کہ مین جوان ہوتا تو مجاہدین کی صف مین کھڑا ہوتا (۱۰) تم اہلِ مغرب کے تسلط سے ہرگز نجات نہین پاؤگے یہان تک کہ ان کی طرح علوم اور فنون جدیدہ سیکھ لو اور اپنے وطن کے لئے ایثار کرنے لگو (۱۱) تو قرآن مین غور (فکر) کیون نہین کرتا کہ تجھ پر ہدایت کا دروازہ کھولا جائے (۱۲) تم ورزش کیون نہین کرتے کہ تندرست رہو (۱۳) مین نے تیرے بھائی کو دیکھا کہ وہ کمزور روشنی مین پڑھتا ہے تو مین نے اُسے روکا تاکہ وہ ضعف بصر (بینائی کی کمزوری) سے بچ جائے

الدرس السادس والاربعون

مَوَاضِعُ جَزْمِ الْفِعْلِ

۱- تم نے پچھلے سبقوں میں حروف جازمہ کا بیان تو پڑھا ہے۔ اب یہ بھی یاد رکھو کہ چند اسم بھی ایسے ہیں جو فعل کو جزم دیتے ہیں۔ انھیں اسماء الشرط اور کلم المجازات کہتے ہیں۔ اور وہ یہ ہیں:- مَنْ (جو شخص) مَا (جو کچھ) مَهْمَا (جو کچھ) مَتٰى (جب کبھی) اَيَّانَ (جب کبھی) اَيْنَمَا (جہاں کہیں) اَنّٰى (جس طرح ـ جہاں) حَيْثُمَا (جہاں) كَيْفَمَا (جس طرح) اَيٌّ یا اَيَّةٌ (جو کوئی) ؛

۲- حروف جازمہ میں سے چار حرف تو ایک ہی فعل کو جزم دیتے ہیں. لیکن اِنْ جسے حرف الشرط کہتے ہیں دو فعلوں کو جزم دیتا ہے (دیکھو درس)

۳- اِنْ کی طرح اسماء الشرط بھی دو فعلوں کو جزم دیتے ہیں: مَنْ يَّعْمَلْ سُوْءً يُّجْزَبِهٖ (جو شخص برائی کریگا اُس کی جزا اُسے دی جائیگی) مَا تَفْعَلُوْا مِنْ خَيْرٍ يَّعْلَمْهُ اللّٰهُ (تم جو کچھ بھلائی کروگے اللہ تعالیٰ اس کو جانتا ہے) مَهْمَا تُعْطِ تُجْزَ (تو جو کچھ دیگا تجھے اس کا معاوضہ دیا جائیگا) مَتٰى تَسْعَيَا تَنْجُوَا (تم جب کوشش کروگے نجات پاؤگے) اَيْنَمَا تَكُوْنُوْا يُدْرِكْكُمُ الْمَوْتُ (تم جہاں کہیں ہوگے موت تم کو پالیگی) كَيْفَمَا تَكُوْنُوْا تَكُنْ قُرَنَاءُ كُمْ (جیسے تم ہوگے [ویسے ہی] تمھارے ہمنشین ہونگے) اَيَّ كِتَابٍ تَقْرَأْ تَسْتَفِدْ مِنْهُ (تو جو کوئی سی کتاب پڑھیگا اُس سے

فائدہ پائیگا) ✦

تنبیہ ۱۔ مذکورہ مثالوں میں سے پہلے فعل کو شرط اور دوسرے کو جزا کہتے ہیں۔ اور ایسے جملہ کو جملہ شرطیہ کہتے ہیں ✦

۴۔ مذکورہ کلمات میں سے مَنْ ذوی العقول کے لئے ہے۔ اور یہی کلمہ کثیر الاستعمال ہے۔ اور مَهْمَا غیر ذوی العقول کے لئے۔ مَتٰی زمان کے لئے، اَیْنَمَا، اَنّٰی اور حَیْثُمَا مکان کے لئے ہے۔ اَیٌّ مذکورہ معانی میں سے ہر ایک کی صلاحیت رکھتا ہے۔

تنبیہ ۲۔ اَنّٰی کبھی کَیْفَ یا مَتٰی کے معنی میں آتا ہے: فَأْتُوا حَرْثَكُمْ اَنّٰی شِئْتُمْ (تم اپنی کھیتی میں آؤ جیسے چاہو یا جب چاہو) ✦

تنبیہ ۳۔ مَنْ، مَا، مَتٰی، اَیَّانَ، اَیْنَ اور اَیٌّ استفہام کے لئے بھی مستعمل ہوتے ہیں (دیکھو درس ۔۔) اس وقت جازم نہ ہونگے: مَنْ يَقْرَأُ (کون پڑھتا ہے؟) ✦

۵۔ مضارع جب امر کے جواب میں واقع ہو تو بھی مجزوم ہوتا ہے: اُسْكُتْ تَسْلَمْ (خاموش رہ سلامت رہیگا) یہ جزم اسی وقت ہوگا۔ جبکہ جملہ کے شروع میں اِنْ کے معنی پیدا کئے جا سکیں۔ چنانچہ مذکورہ مثال میں کہہ سکتے ہیں اِنْ تَسْكُتْ تَسْلَمْ ✦

۶۔ جبکہ شرط کے جواب میں جزا ہونے کی صلاحیت نہ ہو یعنی وہ جملہ اسمیہ ہو یا ایسا فعل ہو جس میں طلب کے معنی پائے جاتے ہوں یعنی امر یا نہی ہو یا اس فعل پر مائے نافیہ یا لَنْ یا قد یا سین یا سَوْفَ داخل

ہو یا وہ فعل جامد ہو یعنی جن فعلوں سے ہر قسم کی گردانیں مستعمل نہ ہوں جیسے لَيْسَ۔ عَسٰی وغیرہ تو اس جواب پر ف داخل کرنا ضروری ہے: اِنْ يَمْسَسْكَ اللّٰهُ بِخَيْرٍ فَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ اس میں جواب جملہ اسمیہ ہے۔ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِيْ اس میں جواب فعل امر ہے۔ فَاِنْ تَوَلَّيْتُمْ فَمَا سَاَلْتُكُمْ مِنْ اَجْرٍ جواب پر مائے نافیہ ہے۔ وَمَا تَفْعَلُوْا مِنْ خَيْرٍ فَلَنْ تُكْفَرُوْهُ جواب پر لَنْ داخل ہے۔ اِنْ يَسْرِقْ فَقَدْ سَرَقَ اَخٌ لَهٗ جواب پر قَدْ داخل ہے اِنْ تَسْكُتْ فَسَيَقُوْلُوْنَ جواب پر سین ہے۔ اِنْ خِفْتُمْ عَيْلَةً فَسَوْفَ يُغْنِيْكُمُ اللّٰهُ (اگر تم کو افلاس کا خوف ہے تو عنقریب اللہ تمہیں غنی کردیگا) اس مثال میں جواب پر سَوْفَ داخل ہے۔ اِنْ تَرَنِ اَنَا اَقَلَّ مِنْكَ مَالًا وَّ وَلَدًا فَعَسٰى رَبِّيْ اَنْ يُّؤْتِيَنِ خَيْرًا (اگر تو مجھے مال و اولاد میں اپنے سے کم دیکھتا ہے تو امید ہے کہ میرا رب مجھے زیادہ بہتر عطا کرے) اس مثال میں جواب میں فعل جامد ہے +

ذیل کے شعر میں اسی طرف اشارہ ہے۔

اِسْمِيَّةٍ طَلَبِيَّةٍ وَبِجَامِدٍ　　وَبِمَا وَلَنْ وَبِقَدْ وَبِالتَّسْوِيْفِ

یعنی جملہ اسمیہ ہو اور طلبیہ ہو اور فعل جامد کے ساتھ اور مَا اور لَنْ اور قَدْ اور سین و سَوْفَ کے ساتھ ہو تو جواب پر ف داخل ہوگا +

۷۔ جبکہ جزا فعل مضارع ہو اور سین و سَوْفَ سے خالی ہو تو ف کا لانا نہ لانا دونوں جائز ہے: اِنْ يَكُنْ مِنْكُمْ اَلْفٌ يَغْلِبُوْا اَلْفَيْنِ۔ وَمَنْ عَادَ فَيَنْتَقِمُ اللّٰهُ مِنْهُ (جو شخص دوبارہ ایسا کریگا تو اللہ اس سے انتقام لیگا) +

تنبیہ ۴۔ تم نے پچھلے سبقوں مین پڑھا ہے کہ حالت جزم مین فعل ناقص (= معتل اللام) کے آخر کا حرف علت حذف کر دیتے ہین: لَمْ تَرَ (= تَرٰی) لَمْ اَدْعُ (= اَدْعُوْ) لَمْ تَرْمِ (= تَرْمِیْ)؛

۸۔ ذیل کے جملون کی تحلیل کرو:۔

(۱) مَنْ يَّعْمَلْ سُوْءً يُّجْزَ بِهٖ

(۲) اِنْ لَّمْ تَغْلِبْ عَدُوَّكَ فَدَارِ (اگر تو اپنے دشمن پر غالب ہو تو مدارات کر)

(۳) مَا تَفْعَلُوْا مِنْ خَيْرٍ فَلَنْ تُكْفَرُوْهُ

الشرح:۔ (مَنْ) اسم الشرط۔ مبنی محلاً مرفوع کیونکہ مبتدا ہے (يَعْمَلْ) فعل مضارع مجزوم ہے اسم شرط کی وجہ سے۔ اس مین ضمیر (هُوَ) مُسْتَتِر ہے جو مَنْ کی طرف راجع ہے وہ فاعل ہے (سُوْءً) منصوب ہے کیونکہ مفعول ہے۔ فعل و فاعل و مفعول ملکر جملۂ اسمیہ ہو کر شرط واقع ہوا ہے۔ (يُجْزَ) فعل مضارع مجہول ہے ناقص یائی دراصل يُجْزٰی (= يُجْزَيُ) ہے۔ اسم کی وجہ سے یہ بھی مجزوم ہے۔ اس کا جزم آخر سے حرف علت کا اسقاط ہے۔ اس مین ضمیر (هُوَ) مُسْتَتِر ہے۔ وہ نائب الفاعل ہے (بِ) حرف جارّہ (ہٖ) ضمیر مجرور متصل ہے۔ جار و مجرور ملکر متعلق فعل۔ فعل مجہول اور نائب الفاعل ملکر جملہ فعلیہ ہو کر جزا ہوئی۔ شرط اور جزا ملکر جملہ شرطیہ ہوا۔

(اِنْ) حرف شرط (لَمْ) حرف نفی جازم فعل مضارع (تَغْلِبْ) فعل مضارع مجزوم اس مین ضمیر (اَنْتَ) مُسْتَتِر ہے جو اس کا فاعل ہے۔

(عَدُوّ) مفعول ہے اس لئے منصوب ہے۔ پھر وہ مضاف ہے۔ (كَ) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ ہے۔ فعل وفاعل ومفعول ملکر جملۂ فعلیہ ہوکر شرط ہے۔ (فَ) حرف عطف ہے لیکن یہاں حرف تعقیب[1] کہا جائیگا (دَارِ) فعل امر حاضر ناقص یائی، جزم کی وجہ سے آخر کی ی ساقط ہے اس مین ضمیر (اَنْتَ) مُسْتَتِر ہے جو فاعل ہے۔ فعل وفاعل ملکر جملہ فعلیہ ہوکر جزا ہے۔ اس جزا پر ف داخل ہوا کیونکہ اس مین طلب ہے۔ شرط اور جزا ملکر جملہ شرطیہ ہوا۔

تیسرے جملہ کی تحلیل تم خود کرلو +

سلسلة الالفاظ نمبر

اَبْدٰی (د-۱) ظاہر کرنا	سَدِیْدٌ مضبوط۔ صحیح۔ راستہ
اَخْفٰی (ی-۱) چھپانا	قُدْوَةٌ پیشوا۔ رہنما۔
دَارٰی (ی-۳) خاطر مدارات کرنا	لَطَفَ (ن) نرمی کرنا۔ مہربانی کرنا
ذِکْرٰی یاد۔ نصیحت	وَقَّرَ (۲) عزت کرنا
سَحَرَ (ف) جادو کرنا	وَقَفَ (یَقِفُ) ٹھہرنا۔ واقف ہونا
سَیِّئَةٌ برائی	وَلَتَ (یَلِتُ) [illegible]

مشق نمبر ۴۱

تنبیہ۔ دیکھو ذیل مین جملۂ شرطیہ کی مثالون مین جزا پر کہین ف داخل ہے کہین نہین۔ اس کی وجہ دریافت کرو اور ہر جملہ مین مضارع کے

[1] جس سے یہ بتایا جائے کہ پہلی بات کی وجہ سے دوسری بات پیدا ہوئی +

جزم کی علامت اور وجہ بتاؤ۔

(۱) وَلَمْ أَرَ بَعْدَ الدِّيْنِ خَيْرًا مِنَ الْغِنٰى - وَلَمْ أَرَ بَعْدَ الْكُفْرِ شَرًّا مِنَ الْفَقْرِ [شعر] (۲) حَيْثُمَا يَدْخُلْ نُوْرُ الشَّمْسِ يَذْهَبْ دُخُوْلُ الطَّبِيْبِ (۳) اِجْتَهِدُوْا أَيُّهَا الْآبَاءُ فِيْ أَنْ تَكُوْنُوْا قُدْوَةً حَسَنَةً لِأَوْلَادِكُمْ لِأَنَّكُمْ كَيْفَمَا تَكُوْنُوْا يَكُنْ أَوْلَادُكُمْ (۴) مَتٰى تَحْسُنْ أَخْلَاقُكَ يَكْثُرْ أَحْبَابُكَ (۵) مَنْ لَا يَرْحَمْ لَا يُرْحَمْ (۶) مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ فَلْيُكْرِمْ ضَيْفَهٗ (۷) مَنْ لَمْ يَرْحَمْ صَغِيْرَنَا وَلَمْ يُوَقِّرْ كَبِيْرَنَا فَلَيْسَ مِنَّا (۸) مَنْ لَا يُكْرِمْ ضَيْفَهٗ فَلَيْسَ مِنَّا (۹) إِنْ لَمْ تَغْلِبْ عَدُوَّكَ فَدَارِ وَالْطُفْ (۱۰) اِرْحَمُوْا مَنْ فِي الْأَرْضِ يَرْحَمْكُمْ مَنْ فِي السَّمَاءِ (۱۱) قِفَا نَبْكِ مِنْ ذِكْرٰى حَبِيْبٍ وَّمَنْزِلِ

مِنَ الْقُرْاٰنِ

(۱۲) فَلْيَضْحَكُوْا قَلِيْلًا وَّلْيَبْكُوْا كَثِيْرًا (۱۳) قَالَتِ الْأَعْرَابُ اٰمَنَّا قُلْ لَّمْ تُؤْمِنُوْا وَلٰكِنْ قُوْلُوْا أَسْلَمْنَا وَلَمَّا يَدْخُلِ الْإِيْمَانُ فِيْ قُلُوْبِكُمْ وَإِنْ تُطِيْعُوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ لَا يَلِتْكُمْ مِنْ أَعْمَالِكُمْ شَيْئًا (۱۴) قُلْ إِنْ تُبْدُوْا مَا فِيْ أَنْفُسِكُمْ أَوْ تُخْفُوْهُ يُحَاسِبْكُمْ بِهِ اللّٰهُ (۱۵) وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَقَدْ فَازَ (۱۶) وَقَالُوْا مَهْمَا تَأْتِنَا بِاٰيَةٍ لِّتَسْحَرَنَا بِهَا فَمَا نَحْنُ لَكَ بِمُؤْمِنِيْنَ (۱۷) اِتَّقُوا اللّٰهَ وَقُوْلُوْا قَوْلًا سَدِيْدًا يُّصْلِحْ لَكُمْ أَعْمَالَكُمْ (۱۸) إِنْ تُصِبْكُمْ حَسَنَةٌ تَسُؤْهُمْ وَإِنْ تُصِبْكُمْ سَيِّئَةٌ يَّفْرَحُوْا بِهَا ۔

الدرس السابع والاربعون

اعراب الاسم (الف)

۱۔ اسم بلحاظ اعراب کے تین قسم کا ہے (۱) مبنی جس کا آخر حالتوں کے اختلاف سے نہ بدلے اور اس پر کسی عامل کا اثر نہ ہو: جاءَ هٰؤُلَاءِ۔ رَأَیْتُ هٰؤُلَاءِ۔ قُلْتُ لِهٰؤُلَاءِ (۲) معرب منصرف جس کا آخر حالتوں کے اختلاف سے بدلتا رہے اور اس پر رفع، نصب اور جر مع تنوین کے آسکے: جَاءَ زَیْدٌ، رَأَیْتُ زَیْدًا، قُلْتُ لِزَیْدٍ (۳) معرب غیر منصرف جس پر تنوین کسی حالت مین نہ آئے بلکہ حالت رفعی مین ضمہ (پیش بغیر تنوین کے) اور حالت نصبی وجری مین فتحہ (زبر بغیر تنوین کے) آئے: جَاءَ عُمَرُ، رَأَیْتُ عُمَرَ، قُلْتُ لِعُمَرَ

۲۔ اسماء مبنیہ بہت کم ہین جن کی قسمین درس مین لکھی گئین معرب منصرف تو اس کثرت سے ہین جن کا شمار مشکل ہے۔ معرب غیر منصرف بھی کم ہین۔ اُن کی شناخت کے طریقے اور اقسام حسب ذیل ہین:

(۱) اسم علم (خاص نام) جبکہ وہ:۔

الف) مؤنث ہو مگر شرطیہ ہے کہ تین حرفی سے زائد یا مُتَحَرِّكُ الْوَسَط (جس کا درمیانی حرف متحرک ہو): فاطمۃُ، زَیْنَبُ، سَقَرُ (دوزخ)

ب) عجمی (غیر عربی) ہو بشرطیکہ تین حرفی سے زائد ہو: اِدْرِیْسُ

(نام پیغمبر) بَطْلِیْمُوْسُ (نام حکیم) یا متحرک الوسط ہو: شَتَرُ (نام قلعہ)
یا مؤنث ہو: مِصْرُ (ملک مصر) +
ج) یا ایسا مرکب ہو جو مل جل کر ایک لفظ سا بنگیا ہو: حَضَرَمَوْتُ
(نام شہر) بَعْلَبَكُّ (نام شہر۔ دراصل بَعْل ایک بُت کا نام ہے اور بَكّ
ایک بادشاہ کا نام ہے) ایسے مرکبات کو مرکب مزجی کہتے ہین +
د) یا ایسا اسم ہو جس کے آخر مین الف و نون زائد ہون: عُثْمَانُ،
سُلَیْمَانُ +
ھ) یا فعل کا ہموزن ہو: اَحْمَدُ (صیغۂ واحد متکلم فعل مضارع
کے وزن پر ہے) یَزِیْدُ (یبیع کا ہموزن ہے) +
و) ایسا اسم ہو جو اپنی اصلیت سے (بلا وجہ) بدلا ہوا ہو جسے
اسم معدول کہتے ہین: عُمَرُ، زُفَرُ ان دونون کی نسبت خیال کیا گیا
ہے کہ دراصل عَامِرًا اور زَافِرٌ تھے +
(۲) اسم صفت جبکہ وہ :-
الف) فَعْلَانُ کے وزن پر ہو بشرطیکہ اس کا مؤنث تائے تانیث
کے ساتھ نہ آئے یعنی فَعْلَانَةٌ کے وزن پر نہ آئے: عَطْشَانُ (پیاسا)
سَكْرَانُ (مست) جس کا مؤنث عَطْشَى اور سَكْرَى آتا ہے۔ نَدْمَانُ
(شرمندہ) منصرف ہے کیونکہ اس کا مؤنث نَدْمَانَةٌ آتا ہے +
ب) یا اَفْعَلُ کے وزن پر ہو: اَحْمَرُ، اَحْسَنُ +
ج) یا معدول ہو: ثُلَاثُ (تین تین)، مَثْلَثُ (تین تین)

یہ دونوں لفظ اصل میں ثُلٰثَۃُ ثُلٰثَۃُ تھے۔ اسی طرح اُخَرُ (جمع آخَر [دوسرا] کی) جُمَعُ (جمع جَمْعَاءُ کی) +

(۳) وہ اسم جس کے آخر میں الف ممدودہ (ـَاءُ) یا الف مقصورہ (ـٰی) ہو۔ خواہ مفرد ہو: حَسْنَاءُ (خوبصورت عورت)، سَلْمٰی (نام عورت)، حُبْلٰی (حاملہ عورت) خواہ جمع ہو: عُلَمَاءُ، شُعَرَاءُ، اَنْبِیَاءُ، مَرْضٰی (جمع مَرِیْضٌ کی) +

(۴) وہ جمع جو فَعَالِلُ، مَفَاعِلُ، فَعَالِیْلُ یا مَفَاعِیْلُ کے وزن پر ہو۔ ان اوزان کو صیغۂ مُنْتَہَی الْجُمُوْعِ (جمعوں کی انتہا) کہتے ہیں۔ یعنی ان جمعوں کی اور جمع نہیں ہوتی: دَرَاهِمُ، مَسَاجِدُ، دَنَانِیْرُ (جمع دِیْنَارٌ کی) مَصَابِیْحُ (جمع مِصْبَاحٌ [چراغ] کی) +

۳۔ جب اسم غیر منصرف، مضاف ہو یا اس پر اَلْ داخل ہو تو اُسے کسرہ دے سکتے ہیں: فِيْ مَدَارِسِ مِصْرَ مُقَامٌ لِلْاَغْنِیَاءِ وَ الْفُقَرَاءِ وَالْمَسَاکِیْنِ +

امثلۃ لغیر المنصرف

(لِلْعَلَمِ الْمُؤَنَّثِ) سُعَادُ (نام عورت) مَکَّةُ، حَمْزَةُ (نام مرد) بُثَیْنَةُ، خَدِیْجَةُ (عورتوں کے نام) +

(لِلْعَلَمِ الْعَجَمِیِّ) اِبْرَاهِیْمُ، اِسْمٰعِیْلُ، اٰدَمُ، یَعْقُوْبُ، یُوْسُفُ +

(لِلْعَلَمِ الْمُرَکَّبِ) قَاضِیْخَانُ، مَعْدِیْ کَرِبُ، اَرْدَشِیْرُ +

(لِلْعَلَمِ الْمُوَازِنِ لِلْفِعْلِ) شَمَّرُ، اَشْهَبُ، يَعْلِيُ، يَشْكُرُ (مردوں کے نام) +

(لِلْعَلَمِ الْمَعْدُوْلِ) مُضَرُ، قُزَحُ، هُبَلُ +

(لِلْعَلَمِ مَعَ الْاَلِفِ وَالنُّوْنِ) عَفَّانُ، سَحْبَانُ، حَسَّانُ، شَعْبَانُ، رَمَضَانُ +

(للصفة مع الالف والنون) شَبْعَانُ (شکم سیر) مَلْآنُ (بھرا ہوا) رَيَّانُ (سیراب) غَضْبَانُ (غصے سے بھرا ہوا) +

(للصفة الموازن لِاَفْعَلَ) اعظمُ، اکثرُ، اکبرُ، اعرض (بہت کشادہ) +

(للصفة المعدولة) رُبَاعُ (چار چار)، خُمَاسُ (پانچ پانچ)، مَرْبَعُ (چار چار)، مَخْمَسُ (پانچ پانچ)

(للصفة مع الالف الممدودة [illegible]) حَمْرَاءُ (سرخ عورت) سَوْدَاءُ (سیاہ عورت) صَحْرَاءُ (بیابان) عَاشُوْرَاءُ۔ اَشْيَاءُ (جمع شَيْءٌ کی) خنساء (نام عورت) +

(لصيغة منتهى الجموع) مَسَائِلُ، مَنَابِرُ (جمع مِنْبَرٌ کی) تَوَارِيْخُ، قَنَادِيْلُ، مَسَاكِيْنُ، قَوَاعِدُ (جمع قَاعِدَةٌ کی) +

سلسلة الالفاظ نمبر

بَنُوْ اُمَيَّةَ } اُمیہ کی اولاد۔ قریشی قبیلوں میں ایک مشہور قبیلہ ہے	بَنَفْسَجِيٌّ بنفشہ کے پھول کا رنگ
	تَكَوُّنٌ (۴) وجود پانا
بُرْتُقَالِيٌّ نارنجی	رَاشِدٌ ٹھیک راہ پر چلنے والا

مشق نمبر ۴۲

ذیل کے جملوں میں اسماء غیر منصرفہ پہچانو۔

(۱) اَلْخُلَفَاءُ الرَّاشِدُوْنَ اَرْبَعَةٌ، اَبُوْبَکْرٍ وَعُمَرُ وَعُثْمَانُ وَعَلِيٌّ (رضي الله عنهم اجمعين)۔ (۲) خُلَفَاءُ بَنِيْ اُمَيَّةَ اَرْبَعَةَ عَشَرَ، اَوَّلُهُمْ مُعَاوِيَةُ ابْنُ اَبِيْ سُفْيَانَ وَاٰخِرُهُمْ مَرْوَانُ ابْنُ مُحَمَّدٍ وَمُدَّةُ خِلَافَتِهِمْ اِثْنَتَانِ وَتِسْعُوْنَ سَنَةً (۳) هَرَاةُ مَدِيْنَةٌ عَظِيْمَةٌ بِخُرَاسَانَ فُتِحَتْ فِيْ زَمَنِ عُثْمَانَ ابْنِ عَفَّانَ (رضى الله عنه)۔ (۴) قَوْسُ قُزَحَ قَوْسٌ عَظِيْمٌ يَظْهَرُ فِي السَّمَاءِ فِيْ اَيَّامِ الْمَطَرِ وَيَتَكَوَّنُ مِنْ سَبْعَةِ اَلْوَانٍ اَحْمَرَ وَبُرْتُقَالِيٍّ وَاَصْفَرَ وَاَخْضَرَ وَاَزْرَقَ وَنِيْلِيٍّ وَبَنَفْسَجِيٍّ (۵) فَانْكِحُوْا مَا طَابَ لَكُمْ مِنَ النِّسَاءِ مَثْنٰى وَثُلٰثَ وَرُبٰعَ (۶) وَوَهَبْنَا لَهٗ اِسْحٰقَ وَيَعْقُوْبَ كُلًّا هَدَيْنَا وَنُوْحًا هَدَيْنَا مِنْ قَبْلُ وَمِنْ ذُرِّيَّتِهٖ دَاوٗدَ وَسُلَيْمٰنَ وَاَيُّوْبَ وَيُوْسُفَ وَمُوْسٰى وَهٰرُوْنَ وَكَذٰلِكَ نَجْزِى الْمُحْسِنِيْنَ وَزَكَرِيَّا وَيَحْيٰى وَعِيْسٰى وَاِلْيَاسَ كُلٌّ مِنَ الصّٰلِحِيْنَ وَاِسْمٰعِيْلَ وَالْيَسَعَ وَيُوْنُسَ وَلُوْطًا وَكُلًّا فَضَّلْنَا عَلَى الْعٰلَمِيْنَ ۞

اَلدَّرْسُ الثَّامِنُ وَالْاَرْبَعُوْنَ

اِعْرَابُ الْاِسْمِ (ب)

۱۔ اسم کا اعراب دراصل رفع، نصب اور جرّ ہے۔ لیکن ہر اسم کا رفع پیش (ُ یا ٌ) سے نصب زبر (َ یا ً) سے اور جرّ زیر (ِ یا ٍ) سے نہیں آتا۔ بلکہ علامات اعراب کے لحاظ سے اسم معرب کے کئی گروہ ہیں جن کی تفصیل حسب ذیل ہے:-

۱) اگر اسم منصرف (دیکھو درس ۴۷ فقرہ ۱) واحد ہو یا جمع مکسّر (دیکھو درس ۵ فقرہ ۳) تو اس کا رفع پیش (ٌ) سے نصب زبر (ً) سے اور جرّ زیر (ٍ) سے آتا ہے: رَجُلٌ، رَجُلًا، رَجُلٍ، رِجَالٌ، رِجَالًا، رِجَالٍ

(۲) اگر اسم غیر منصرف (دیکھو درس ۴۷ فقرہ ۱) ہو تو اس کا رفع پیش (ُ بلا تنوین) سے آتا ہے اور نصب و جرّ زبر (َ بلا تنوین) سے آتا ہے: عُمَرُ، عُمَرَ۔

(۳) ہر قسم کے تثنیہ کا رفع َ انِ سے اور نصب اور جرّ َ یْنِ سے آتا ہے: رَجُلَانِ، رَجُلَيْنِ، عُمَرَانِ، عُمَرَيْنِ۔

۴) جمع مذکر سالم (دیکھو درس ۵ فقرہ ۳) کا رفع ُ وْنَ سے اور نصب اور جرّ ِ يْنَ سے آتا ہے: مُسْلِمُوْنَ، مُسْلِمِيْنَ۔

تنبیہ (عِشْرُوْنَ، ثَلٰثُوْنَ وغیرہ) یا بُون کا اعراب بھی جمع

مذکر سالم کی طرح ہوتا ہے: عِشْرُوْنَ، عِشْرِیْنَ +

۶) الفاظ اَبٌ، اَخٌ، فَمٌ جبکہ ضمیر واحد متکلم (ـِ یْ) کے سوا کسی اور لفظ کی طرف مضاف ہوں تو ان کا رفع واو (ـُ وْ) سے نصب الف (ـَ ا) سے اور جرّ "ی" (ـِ یْ) سے آتا ہے: اَبُوْبَکْرٍ اَبَابَکْرٍ، اَبِیْ بَکْرٍ +

تنبیہ ۲۔ ذُوْ کا اعراب بھی اسی طرح آتا ہے۔ لیکن وہ اسم ظاہر کی طرف مضاف ہوتا ہے: ذُوْعِلْمٍ، ذَاعِلْمٍ، ذِیْ عِلْمٍ +

تنبیہ ۳۔ الفاظ مذکورہ بالا جب ضمیر واحد متکلم کی طرف مضاف ہوں تو تینوں حالتوں میں یکساں پڑھے جاتے ہیں: اَبِیْ (میرا باپ) اَخِیْ (میرا بھائی) فِمِیْ (میرا منہ) اور اگر کسی کی طرف مضاف نہ ہوں تو اصلی اعراب دیا جائیگا: اَخٌ، اَخًا، اَخٍ وغیرہ ÷

مواضع رفع الاسم

تنبیہ ۴ تم نے یہ تو پڑھ لیا کہ مختلف اقسام کے اسموں کا رفع نصب، و جرّ کس طرح کا ہوتا ہے۔ اب یہ بتایا جاتا ہے کہ اسم کو رفع کون سے موقع پر دیتے ہیں اور نصب کس جگہ اور جرّ کب +

۲۔ مقامات ذیل میں اسم کو رفع دیا جاتا ہے:

جبکہ وہ (۱) فاعل ہو (۲) یا نائب فاعل ہو (۳) یا مبتدا ہو (۴) یا خبر ہو۔ ان کو مرفوعات کہتے ہیں +

۳۔ مَوَاضِعُ نَصْبِ الْاِسْمِ

مقامات ذیل مین اسم کو نصب پڑھا جاتا ہے:

جبکہ وہ (۱) مفعول بہ ہو (۲) یا مفعول مطلق ہو (۳) یا مفعول لہ ہو (۴) یا مفعول فیہ ہو (۵) یا مفعول معہ ہو (۶) یا مستثنیٰ ہو (۷) یا حال ہو (۸) یا تمیز ہو (۹) یا منادیٰ ہو (۱۰) یا کان اور اس کے اخوات کی خبر ہو (۱۰) یا اِنَّ اور اس کے اخوات کا اسم ہو۔ ان کو منصوبات کہتے ہین ÷

۴۔ مَوَاضِعُ جَرِّ الْاِسْمِ

اسم جبکہ (۱) حروف جارّہ کے بعد واقع ہو (۲) یا مضافٌ الیہ ہو تو اسے جرّ دیا جاتا ہے۔ ان کو مجرورات کہتے ہین ÷

تنبیہ۔ مرفوعات و منصوبات و مجرورات کا مفصّل بیان اگلے سبقون مین آتاہے ÷

اَلدَّرْسُ التَّاسِعُ وَالْاَرْبَعُوْنَ

اَلْمَرْفُوْعَاتُ

(۱) اَلْفَاعِلُ وَنَائِبُ الْفَاعِلِ

۱۔ فاعل فعل معروف کے بعد آتا ہے اور نائب الفاعل فعل مجہول کے بعد۔ نائب الفاعل کو مفعولِ مَالَمْ يُسَمَّ فَاعِلُهُ (اس کا مفعول جس کے فاعل کا نام نہ لیا گیا ہو) بھی کہتے ہین (دیکھو درس ۱۸)

۲۔ فاعل (اور نائب الفاعل) اسم ظاہر[1] بھی ہوتا ہے اور اسم ضمیر بھی، مذکر بھی ہوتا ہے اور مؤنث بھی، واحد بھی ہوتا ہے اور تثنیہ وجمع بھی +

۳۔ فاعل اسم ظاہر ہو تو فعل ہمیشہ واحد ہی رہیگا۔ فاعل خواہ تثنیہ وجمع ہو۔ البتہ فعل کی تذکیر وتانیث میں تغیر ہوگا جیسا کہ سبق ۱۷ میں بیان ہو چکا ہے: حَضَرَ رَجُلٌ، حَضَرَ رَجُلَانِ، حَضَرَ (یا حَضَرَتْ) رِجَالٌ، ذَهَبَتِ امْرَأَةٌ، ذَهَبَتِ امْرَءَتَانِ، ذَهَبَتْ (یا ذَهَبَ) نِسَاءٌ

لیکن جب فاعل اسم ضمیر ہو (یعنی اسم ظاہر کا ذکر فعل سے پہلے ہو چکا ہو) تو فعل و فاعل میں ہر قسم کی مطابقت ضروری ہے: اِجْتَهَدَ الْمُسْلِمُوْنَ وَفَازُوْا كَسَلَ الْوَلَدَانِ فَلَمْ يَفُوْزَا، قَامَ (یا قَامَتْ) نِسْوَةُ مِصْرَ يَسْعَيْنَ لِلنَّجَاحِ، جَاءَتِ ابْنَتَانِ فِي الْمَدْرَسَةِ لِتَتَعَلَّمَا۔

مگر جمع مکسر غیر عاقل میں مطابقت کی ضرورت نہیں بلکہ عموماً اس کے لئے واحد مؤنث کا صیغہ استعمال کرتے ہیں (جیسا کہ اس کی صفت اور خبر کے لئے بھی عموماً یہی صیغہ استعمال کرتے ہیں (دیکھو سبق ۵ و ۶) اشْتَرَيْتُ الْكِلَابَ لِتَحْرُسَ بَيْتِي۔ اگر کلاب کی جگہ عاقل کی جمع (جیسے رِجَالٌ وغیرہ) ہوتی تو لِيَحْرُسُوْا کہتے +

تنبیہ ۱۔ جب اسم ظاہر کسی فعل سے پہلے مذکور ہو تو اسے فعل ما بعد کا فاعل نہیں کہتے۔ بلکہ فعل میں جو ضمیر ہوتی ہے اسی کو فاعل کہتے ہیں: زَيْدٌ جَاءَ میں زید کو جَاءَ کا فاعل نہیں

---

[1] اسم ظاہر سے مراد ضمیر کے سوا باقی اقسام کے اسم ہیں +

کہتے بلکہ جاء میں واحد غائب کی ضمیر (ھُوَ) جو مُستتر (پوشیدہ) ہے اسی کو اس کا فاعل کہتے ہیں۔ اس وقت زید کو مبتدا کہینگے اور فعل و فاعل کو جملۂ فعلیہ بنا کر مبتدا کی خبر کہینگے اور مبتدا اور خبر کو جملۂ اسمیہ کہینگے +

۴۔ عربی میں فاعل عموماً فعل کے بعد اس سے متّصل واقع ہوتا ہے اور مفعول اس کے بعد۔ مگر کبھی فعل و فاعل کے درمیان کوئی لفظ فاصل بھی آجاتا ہے: قَرَأَ الْیَوْمَ عَلِیٌّ کِتَابًا، کبھی مفعول کو فاعل پر بلکہ کبھی فعل پر بھی مقدم کردیتے ہیں: قَرَأَ کِتَابًا عَلِیٌّ، کِتَابًا قَرَأَ عَلِیٌّ۔ لیکن فاعل کبھی بھی فعل پر مقدم نہیں ہوتا۔ اگر مقدم ہو جائے تو اسے فاعل نہیں کہینگے۔ جیسا کہ اوپر کی تنبیہ میں ذکر ہوا:

۵۔ فاعل کی وجہ سے فعل میں جو تغیرات ہوتے ہیں وہی تغیرات نائب الفاعل کی وجہ سے ہوتے ہیں۔ صرف اتنا فرق ہے کہ نائب الفاعل کسی قسم کا مؤنث (حقیقی یا غیر حقیقی) ہو تو فعل کی تانیث لازم ہے: اُنْبِتَتِ الشَّجَرَۃُ (درخت اُگایا گیا) شجرۃ مؤنث غیر حقیقی (بے جان) ہے۔ اگر اس کے قبل فعل معروف ہو تو اس کی تذکیر و تانیث دونوں جائز ہے دیکھو سبق ۴۷ نَبَتَ الشَّجَرَۃُ (درخت اُگا) بھی کہہ سکتے ہیں اور نَبَتَتِ الشَّجَرَۃُ بھی

۶۔ جو جملہ فعل و فاعل یا نائب الفاعل سے مرکب ہو اُسے جملۂ فعلیہ (جُمْلَۃٌ فِعْلِیَّۃٌ) کہتے ہیں +

۷۔ جملہ فعلیہ میں جو جار و مجرور ہو یا ظرف (وقت یا جگہ کا نام)

ہو اسے متعلق الفعل کہتے ہین : ذھبتُ فی المسجد صباحًا اس جملہ مین فی المسجد اور صباحا متعلق الفعل ہین +

۸- کبھی اسم فاعل یا اسم صفۃ کے بعد بھی فاعل آتا ہے: جَاءَ السَّابِقُ فَرَسُهٗ (وہ آیا جس کا گھوڑا آگے بڑھ گیا) اس مثال مین " فرسهٗ " کو السابق کا فاعل کہتے ہین۔ اسم فاعل اپنے فاعل کے ساتھ ملکر جملۂ اسمیہ ہو کر جاء کا فاعل ہے ۔ فعل و فاعل ملکر جملہ فعلیہ ہو گیا۔

اسی طرح اسم مفعول کے بعد نائب الفاعل آتا ہے : جَاءَ الْمَضْرُوْبُ غُلَامُهٗ (وہ آیا جس کا غلام مارا گیا) ۔ " غلامه " اَلْمَضْرُوْبُ کا نائب الفاعل ہے

۹- ذیل کے جملون کی تحلیل کرو :-

(۱) بَاعَ التَّاجِرُوْنَ اَقْمِشَةَ الْحَرِيْرِ (سوداگرون نے ریشم کے کپڑے فروخت کئے (بَاعَ) فعل ماضی معروف ، صیغہ واحد مذکر غائب مبنی فتحہ پر (اَلتَّاجِرُوْنَ) جمع مذکّر سالم ، حالت رفعی مین ہے کیونکہ فاعل ہے۔ اس کا رفع ـُـ ون سے آیا ہے (اَقْمِشَه) جمع مکسر قماش کی۔ حالت نصبی مین کیونکہ مفعول ہے۔ اس کا نصب زبر سے آیا ہے ۔ پھر وہ مضاف ہے (الحریر) مضاف الیہ ہے اس لئے مجرور ہے۔ فعل ، فاعل اور مفعول ملکر جملۂ فعلیہ ہوا +

(۲) سِيْئَتْ وُجُوْهُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا (جن لوگون نے انکار کیا اُن کے چہرے بگاڑ دئے گئے) ۔ (سِيْئَتْ) فعل ماضی مجہول صیغۂ واحد مؤنث غائب (وُجُوْهُ) جمع مکسر وجہ کی ، نائب الفاعل ہے اس لئے حالتِ رفعی

مین ہے۔ اس کا رفع پیش سے آیا ہے۔ پھر وہ مضاف ہے۔ (اَلَّذِیْنَ) اسم موصول، جمع مذکر مبنی ہے۔ (کَفَرُوْا) فعل ماضی معروف صیغہ جمع مذکر غائب، اس مین جمع کی ضمیر ہے جو اس کا فاعل ہے۔ فعل، فاعل ملکر جملۂ فعلیہ ہوکر صلہ ہے موصول کا۔ موصول وصلہ ملکر نائب الفاعل کا مضاف الیہ، فعل اور نائب الفاعل ملکر جملہ فعلیہ ہوا۔

۳) اِجْتَهَدَ یا اِجْتَهَدَتِ الْبَنَاتُ فَفُزْنَ (لڑکیون نے کوشش کی پس کامیاب ہوئین)۔ (اِجْتَهَدَتْ) فعل ماضی معروف صیغہ واحد مؤنث غائب (اَلْبَنَاتُ) فاعل ہے اسی لئے مرفوع ہے فعل اور فاعل ملکر جملہ فعلیہ ہوا (فَ) حرف عطف (فُزْنَ) صیغہ جمع مؤنث غائب اس مین ضمیر (هُنَّ) ہے جو اس کا فاعل ہے۔ فعل و فاعل ملکر دوسرا جملہ فعلیہ ہوا۔

سلسلۃ الالفاظ نمبر ۴۱

اِبْتَلٰی (۷) مبتلا ہونا۔ آزمانا	رَاوَدَ (۳) برائی کی رغبت دینا
اِسْتَخْدَمَ خدمت لینا	صَدَرَ (ن) نکلنا
اِسْتَنْزَفَ نکال لینا	قَطَعَ (ف) کاٹنا (عَنْ کے ساتھ تعلق کاٹ دینا)
اَلْهٰی (۱) غفلت مین ڈالنا	لَامَ (د۔ن) ملامت کرنا
خَاطَ (ی۔ض) سینا	مَزَّقَ (۲) ٹکڑے ٹکڑے کرنا
اِنْتَشَرَ (۷) پھیلنا	وَثَبَ (یَثِبُ) حملہ کرنا۔ کودنا
حَضَنَ (ض) انڈے سینا	

أَعْرَابِيٌّ (ج أَعْرَابٌ) دیہاتی
أَشْتَاتًا گروہ گروہ
بَيْضَةٌ (ج بَيْضٌ) انڈا
بَعَرٌ مینگنی
بَغْتَةً اچانک
ثَوْرٌ بیل
جِلْدٌ کھال
حِينٌ وقت
خَيْلٌ (اسم جمع) گھوڑے
سَاحِرٌ (ج سَحَرَةٌ) جادوگر
سَاحَةٌ میدان۔ صحن
سُرْعَةٌ جلدی۔ پھرتی۔ تیزی

شَحْمٌ چربی
شَمْعٌ موم بتی۔ چراغ
صَحِيحٌ (ج أَصِحَّاءُ) تندرست
عَرَبَةٌ گاڑی
عَرَّافٌ چالاک
فَأْرَةٌ چوہیا
فَرْخٌ (ج أَفْرَاخٌ) پرندے کا بچہ
فَرِيسَةٌ شکار کیا جانے والا جانور
فَتًى جوان۔ غلام
مُبَاغَتَةٌ اچانک حملہ کرنا
نِعَالٌ جوتا
وَبَرٌ موٹے بال

مشق نمبر ۲۴۴

ذیل کے جملوں میں فاعل ظاہر و مضمر کو پہچانو اور فعل و فاعل کی مطابقت و غیر مطابقت کے قوانین ان میں جاری کرو:۔

(۱) جَاءَ أَحِبَّتِي وَجَلَسُوا عِنْدِي (۲) وَثَبَتِ الْهِرَّةُ عَلَى الْفَأْرَةِ تُمَزِّقُهَا (۳) وَلَوِ ارْتَفَعَ الْمُتَكَبِّرُونَ حِينًا يَسْقُطُونَ أَخِيرًا (۴) تَحْضُنُ الطُّيُورُ بَيْضَهَا وَتَحْفَظُ فُرُوخَهَا (۵) أَحْسِنْ إِلَى أَقَارِبِكَ وَلَوْ قَطَعُوا عَنْكَ (۶) يَخِيطُ الْيَوْمَ أَسْمَاءُ ثَوْبَهَا ثُمَّ تَلْبَسُهُ غَدًا (۷)

لَا يَعْرِفُ الْأَصِحَّاءُ قِيمَةَ الصِّحَّةِ حَتَّى يُبْتَلُوا بِالْمَرَضِ

مِنَ الْقُرْآنِ

(۸) قَالَ نِسْوَةٌ فِي الْمَدِينَةِ امْرَأَةُ الْعَزِيزِ تُرَاوِدُ فَتَاهَا عَنْ نَفْسِهِ
(۹) قَالَتْ فَذَالِكُنَّ الَّذِي لُمْتُنَّنِي فِيهِ (۱۰) قَالَتِ الْأَعْرَابُ آمَنَّا
قُلْ لَمْ تُؤْمِنُوا وَلٰكِنْ قُولُوا أَسْلَمْنَا (۱۱) إِذَا جَاءَكَ الْمُنَافِقُونَ
قَالُوا نَشْهَدُ إِنَّكَ لَرَسُولُ اللهِ (۱۲) يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تُلْهِكُمْ
أَمْوَالُكُمْ وَلَا أَوْلَادُكُمْ عَنْ ذِكْرِ اللهِ (۱۳) تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَرُ
(۱۴) فِيهِمَا عَيْنَانِ تَجْرِيَانِ (۱۵) أُلْقِيَ السَّحَرَةُ سَاجِدِينَ (۱۶)
إِذَا زُلْزِلَتِ الْأَرْضُ زِلْزَالَهَا (۱۷) يَوْمَئِذٍ يَصْدُرُ النَّاسُ
أَشْتَاتًا لِيُرَوْا أَعْمَالَهُمْ (۱۸) فَالْيَوْمَ لَا تُظْلَمُ نَفْسٌ شَيْئًا وَ
لَا تُجْزَوْنَ إِلَّا مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ (۱۹) وَسِيقَ الَّذِينَ اتَّقَوْا
رَبَّهُمْ إِلَى الْجَنَّةِ زُمَرًا (۲۰) وَقِيلَ ادْخُلَا النَّارَ مَعَ الدَّاخِلِينَ
(۲۱) قَالَ لَا يَأْتِيكُمَا طَعَامٌ تُرْزَقَانِهِ إِلَّا نَبَّأْتُكُمَا بِتَأْوِيلِهِ قَبْلَ
أَنْ يَأْتِيَكُمَا

اُردو سے عربی مین ترجمہ کرو

کہا جاتا ہے کہ (اَنَّ) شیر کو (اتنی) طاقت بخشی گئی ہے کہ وہ ایک ضرب (ضربة) مین بیل کو مار ڈالتا ہے۔ وہ اکثر (فی الاکثر) رات کو شکار کے لئے اپنے غار سے نکلتا ہے۔ اور اپنے شکار پر اچانک حملہ کرتا ہے جیسا کہ (کما اَنَّ) بلی چوہیا پر جھپٹتی ہے۔ اس کی دونون آنکھین (ایسی) بنائی گئی

ہین کہ وہ (بِأَنَّهُ) رات کی اندھیری مین (ایسا ہی) دیکھتا ہے جیسا کہ وہ (كَمَا أَنَّهُ) دن کی روشنی مین دیکھتا ہے۔ تمام حیوانات اس سے ڈرتے ہین اسی لئے اسے جانورون کا پادشاہ کہا جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمین اُس کے شر سے پناہ دے ؛

سوالات نمبر ۱۵

(۱) فاعل اسم ظاہر ہو تو فعل مین کیا تغیرات ہونگے؟ اور فاعل اسم ضمیر ہو تو کیا تغیرات ہونگے؟

(۲) نائب الفاعل کی وجہ سے فعل مین کیا تغیرات ہونگے؟

(۳) جملہ فعلیہ مین جار و مجرور یا ظرف ہوا سے تحلیل مین کیا کہینگے؟

(۴) فعل کے سوا اور کونسا ایسا لفظ ہے جس کے بعد فاعل یا نائب الفاعل آتا ہے؟

(۵) ذیل کے جملون مین فعل معروف کو مجہول بناؤ اور فاعل کو حذف کرکے مفعول کو نائب الفاعل بناؤ:-

يَخْدَعُ الْعَرَّافُونَ الْجُهَلَاءَ وَيَسْتَنْزِفُونَ أَمْوَالَهُمْ. يَسْتَخْدِمُ الْإِنْسَانُ الْخَيْلَ لِجَرِّ الْعَرَبَاتِ وَمُبَاغَتَةِ الْعَدُوِّ فِي سَاحَةِ الْقِتَالِ. يَأْكُلُ الْعَرَبُ لَحْمَ الْجَمَلِ وَيَصْنَعُونَ مِنْ وَبَرِهِ الْمَلْبُوسَ وَمِنْ جِلْدِهِ النِّعَالَ وَمِنْ شَحْمِهِ الشَّمْعَ وَمِنْ بَعْرِهِ الْوَقُودَ. أَعْطَيْنَا السَّائِلَ دِرْهَمَيْنِ. إِنَّا أَعْطَيْنَاكَ كِتَابًا نَافِعًا. رَزَقَكُمُ اللّٰهُ عِلْمًا نَافِعًا ؛

اَلدَّرْسُ الْخَمْسُوْنَ

اَلْمُبْتَدَأُ وَالْخَبَرُ

۱۔ تم پڑھ چکے ہو کہ جملۂ اسمیہ کے پہلے جزو کو مبتدا اور دوسرے کو خبر کہتے ہیں (دیکھو سبق ۶) اور دونوں حالت رفعی میں ہوتے ہیں۔

تنبیہ ۱۔ لیکن مبتدا یا خبر کو نصب دینے والا کوئی عامل جملۂ اسمیہ پر داخل ہو تو اس عامل کے مطابق ان کی حالت ہوگی: اِنَّ الْاَرْضَ مُدَوَّرَةٌ ، کَانَ خَالِدٌ شُجَاعًا۔ دیکھو پہلی مثال میں مبتدا اور دوسری میں خبر حالت نصبی میں ہے۔

۲۔ مبتدا تو ہمیشہ اسم ہی ہوا کرتا ہے۔ اور خبر بھی زیادہ تر اسم ہی ہوتا ہے: اَلسَّابِقُ فَائِزٌ (آگے بڑھنے والا کامیاب ہے)۔

۳۔ مبتدا اور خبر کی پہچان یہ ہے کہ جس کی نسبت کچھ کہا جائے وہ تو مبتدا ہے اور جو کچھ کہا جائے وہ خبر ہے۔ چنانچہ مثال مذکور میں السابق کی نسبت کہا گیا ہے کہ وہ فائز ہے۔ پس پہلا لفظ مبتدا اور دوسرا خبر۔

۴۔ خبر مرکب بھی ہوتی ہے، کبھی مرکب ناقص (مرکب توصیفی یا اضافی وغیرہ) ہوتی ہے، کبھی مرکب تام (جملہ اسمیہ یا فعلیہ) ہوتی ہے: اِنَّهٗ لَقُرْاٰنٌ کَرِیْمٌ (خبر مرکب توصیفی ہے) اَللّٰهُ خَالِقُ کُلِّ شَیْءٍ (خبر مرکب اضافی ہے) اَللّٰهُ یَعْلَمُ غَیْبَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ (خبر جملہ فعلیہ ہے)

زَیدٌ کانَ اَبُوْہُ عَالِمًا (خبر جملہ اسمیہ ہے) +

خبر جملہ ہو تو اس مین ایک ضمیر کی ضرورت ہے جو مبتدا کی طرف راجع ہو۔ خواہ ظاہر ہو جیسا کہ چوتھی مثال مین ہے۔ خواہ مُستتر جیسا کہ تیسری مثال مین یَعْلَمُ مین ضمیر (ھُوَ) مُستتر ہے +

۵۔ خبر کبھی شبہ جملہ یعنی ظرف یا جار مجرور بھی ہوتی ہے: اَلْعَفْوُ عِنْدَ الْمَقْدِرَۃِ (معافی قدرت کے وقت ہے) اس جملہ مین "عند" ظرف ہے جو خبر واقع ہوا ہے۔ اَلْمَالُ لِزَیْدٍ اس جملہ مین لِزَیْدٍ (جار و مجرور) خبر ہے +

تنبیہ ۲۔ عام طور پر نحویین ظرف یا جار و مجرور کو خبر نہین کہتے بلکہ ایسی مثالون مین خبر کے لئے کسی مناسب اسم کو مقدر مانتے ہین اور ظرف یا جار و مجرور کو اس کے متعلق کہتے ہین۔ چنانچہ کہینگے اصل مین اَلْعَفْوُ (ثَابِتٌ) عِنْدَ الْمَقْدِرَۃِ اور المال (مَمْلُوْکٌ) لِزَیْدٍ ہے۔ پس دراصل ثَابِتٌ اور مَمْلُوْکٌ خبر ہے +

لیکن ہمارے خیال مین یہ تکلف غیر ضروری ہے +

۶۔ مبتدا بھی مرکب ناقص ہو سکتا ہے، لیکن جملہ یا شبہ جملہ نہین ہو سکتا: اَلرَّجُلُ الْعَالِمُ مُکَرَّمٌ (مبتدا مرکب توصیفی ہے) اِبْنُ عَمِّیْ حَسَنٌ (مبتدا مرکب اضافی ہے) +

۷۔ ایک مبتدا کی متعدد خبرین بھی ہوتی ہین: ھُوَ الْغَفُوْرُ الْوَدُوْدُ ذُو الْعَرْشِ الْمَجِیْدُ اس مثال مین "ھُوَ" مبتدا ہے باقی چارون اسم اس کی خبرین ہین +

۸۔ مبتدا کی جگہ خبر سے مقدم ہے۔ لیکن ذیل کی صورتوں میں خبر کو مقدم اور مبتدا کو مؤخر کرنا ضروری ہے۔

۱) جبکہ خبر اسم استفہام ہو: أَيْنَ زَيْدٌ (زید کہاں ہے؟) اس مثال میں "أَيْنَ" خبر مقدم ہے اور "زید" مبتدا مؤخر ہے +

تنبیہ ۳۔ اس سے یہ نہ سمجھیں کہ ہر ایک اسم استفہام خبر ہی ہوتا ہے۔ بلکہ جن میں خبر ہونے کی صلاحیت ہے وہی خبر ہونگے۔ باقی اسماء استفہام مبتدا ہوا کرتے ہیں: من ابوكَ میں مَنْ مبتدا ہے +

۲) جبکہ مبتدا کے ساتھ ایسی ضمیر متصل ہو جو خبر کے کسی جزو کی طرف راجع ہو: فِي الدَّارِ صَاحِبُهَا (گھر میں اس گھر کا مالک ہے) صَاحِبُهَا مبتدا مؤخر ہے کیونکہ اس کے ساتھ ضمیر (هَا) متصل ہے جو "دار" کی طرف لوٹتی ہے +

۳) جبکہ مبتدا نکرہ ہو اور خبر ظرف یا جار و مجرور ہو: عِنْدِي ثَوْبٌ، فِي الدَّارِ رَجُلٌ۔ اس جگہ "ثَوْبٌ" اور "رَجُلٌ" مبتدا مؤخر ہیں +

۴) جبکہ مبتدا پر خبر کا حصر ہو: مَا خَاسِرٌ إِلَّا الْكَسْلَانُ (سست کے سوا کوئی خسارہ پانے والا نہیں ہے)

تنبیہ ۴ اسی سبق کے فقرہ ۳ کے مطابق مبتدا اور خبر کو پہچانا کرو۔ اور اس بات کو نہ بھولو کہ مبتدا جملہ یا شبہ جملہ نہیں ہوتا (دیکھو فقرہ ۶) +

۹۔ ذیل کے جملوں کی تحلیل کرو :۔

۱) اِنَّهٗ لَقُرْاٰنٌ كَرِيْمٌ۔ (اِنَّ) حرف مشبّہ بالفعل (ہٗ) ضمیر واحد مذکر غائب، مبتدا، حالت نصبی میں کیونکہ اِنَّ کے بعد واقع ہے (لَ) حرف تاکید غیر عامل (قُرْاٰنٌ) خبر ہے اسی لئے مرفوع ہے (كَرِيْمٌ) خبر کی صفت ہے مبتدا اور خبر ملکر جملہ اسمیہ ہوا +

۲) كَيْفَ حَالُكَ۔ (كَيْفَ) اسم استفہام، خبر مقدم ہے۔ مبنی ہے فتحہ پر محلًّا مرفوع، (حَالُ) مبتدا مؤخر ہے مرفوع، پھر مضاف ہے۔ (كَ) ضمیر مجرور متصل، مضاف الیہ، حالت جرّی میں مبنی محلًّا مجرور، مبتدا اور خبر ملکر جملہ اسمیہ ہے۔

۳) اَللّٰهُ يَعْلَمُ الْغَيْبَ۔ (اَللّٰهُ) مبتدا، مرفوع، (يَعْلَمُ) فعل مضارع مرفوع، اس میں ضمیر (هُوَ) مُسْتَتِر ہے جو اَللّٰهُ کی طرف راجع ہے وہی فاعل ہے (اَلْغَيْبَ) مفعول ہے، منصوب، فعل و فاعل و مفعول ملکر جملہ فعلیہ ہوکر مبتدا کی خبر ہے، مبتدا اور خبر ملکر جملہ اسمیہ ہوگیا

۴) مَنْ لَّمْ يُكْرِمْ ضَيْفَهٗ فَلَيْسَ مِنَّا۔ (مَنْ) یہاں اسم موصول ہے۔ (لَمْ يُكْرِمْ) فعل مضارع منفی بلم صیغہ واحد مذکر غائب۔ اس میں ضمیر (هُوَ) مُسْتَتِر ہے جو مَنْ کی طرف راجع ہے وہی فاعل ہے (ضَيْفَ) مفعول ہے منصوب، پھر مضاف بھی ہے (ہٗ) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ، فعل، فاعل اور مفعول سے ملکر جملہ فعلیہ ہوکر صلہ ہوا موصول کا، موصول اور صلہ ملکر مبتدا ہوا (فَ) حرف، (لَيْسَ) فعل ناقص

اس میں ضمیر ہے وہ اس کا اسم ہے۔ (مِنْ) حرف جار (نَا) ضمیر جمع متکلم مجرور متصل، جار و مجرور ملکر لَیْسَ کی خبر ہے، فعل ناقص اپنے اسم اور خبر سے ملکر جملہ اسمیہ ہو کر خبر ہے مبتدا کی۔ مبتدا اور خبر ملکر جملہ اسمیہ ہوا +

سلسلۃ الالفاظ نمبر ۴۲

اَغْضَبَ (ا) غصہ میں لانا	رَائِحَۃ (ج رَوَائِحُ) بُو
اِنَیۃٌ (ج اَوَانِیُّ) برتن	مَنْطِقٌ گفتگو
اَطَنَانٌ (ا) کھنکھنانا	مُتَمَرِّد سرکش
بَطَالَۃٌ سستی بیکاری	مِسْکٌ مُشک

مشق نمبر ۴۴

تنبیہ۔ ذیل کے جملوں میں مبتدا اور خبر کو پہچانو اور دیکھو بعض جملوں میں خبر مقدم ہے، اس کی وجہ دریافت کرو +

(۱) اَلْمُسْلِمُ لَایَخَافُ الْمَوْتَ (۲) خَیْرُالنَّاسِ مَنْ یَنْفَعُ النَّاسَ (۳) اَلْاٰنِیَۃُ تُمْتَحَنُ بِالْاِطْنَانِ وَالْاِنْسَانُ بِالْمَنْطِقِ (۴) لِکُلِّ فِرْعَوْنٍ مُوْسٰی (۵) عِنْدَ التِّلْمِیْذِ کِتَابٌ (۶) لِیْ حَاجَۃٌ (۷) مَتٰی نَصْرُ اللّٰہِ؟ (۸) اَفِی اللّٰہِ شَکٌّ؟ (۹) لَنَا عِلْمٌ وَلِلْجُھَّالِ مَالٌ (۱۰) فِی الْبُسْتَانِ اَزْھَارُھَا (۱۱) کَلَامُ الْمُلُوْکِ مُلُوْکُ الْکَلَامِ (۱۲) مَا فَائِزٌ اِلَّا السَّابِقُ (۱۳) اُمُّ الْعُیُوْبِ الْبَطَالَۃُ (۱۴) اَلْبَطَالَۃُ اُمُّ الْاِخْتِرَاعِ (۱۵) اَلْوَلَدُ الْمُتَمَرِّدُ یُغْضِبُ اللّٰہَ وَیُحْزِنُ اَقَارِبَہٗ

(۱۶) حَامِلُ الْمِسْكِ لَا تَخْفٰی رَوَائِحُهٗ (۱۷) اَلْجُمْلَةُ الْمُرَكَّبَةُ مِنَ الْفِعْلِ وَالْفَاعِلِ تُسَمّٰی جُمْلَةً فِعْلِيَّةً (۱۸) اِنَّ مَعَ الْعُسْرِ يُسْرًا

عربی مین ترجمہ کرو

(۱) کیا تیرے پاس کوئی کتاب ہے؟ (۲) کیا تیرے پاس میری کتاب ہے؟ (۳) آدمی اس کے دوستون سے پہچانا جاتا ہے (۴) سُست شاگرد علم سے محروم رہتا ہے اور اپنے استاد کو غصہ دلاتا ہے (۵) وہ جملہ جو مبتدا اور خبر سے مرکب ہو جملہ اسمیہ کہلاتا ہے (۶) ایک پرہیزگار غلام بدکار سیّد سے بہتر ہے (۷) گھر مین دو بلیان ہین (۸) میرے پاس بہت سی مفید کتابین ہین (۹) کامیاب وہی ہے جو محنتی ہے (۱۰) تیرا باپ کہان ہے؟ (۱۱) گناہون کی مان شراب ہے (۱۲) شراب گناہون کی مان ہے ؞

سوالات نمبر ۱۶

(۱) مبتدا اور فاعل مین کیا فرق ہے؟

(۲) فاعل اور نائب الفاعل مین کیا فرق ہے؟

(۳) مبتدا اور خبر مین تمیز کس طرح کیجاتی ہے؟

(۴) کون کونسے موقع پر خبر کو مبتدا پر مقدم کرنا چاہیئے؟

(۵) فاعل اسم ظاہر ہو تو فعل مین کیا تغیرات ہونگے؟

(۶) نائب الفاعل کی وجہ سے فعل مین کیا تغیرات ہوتے ہین؟

(۷) ذیل کے جملون مین فاعل اور

اور نائب الفاعل کو مبتدا سے اور مبتدا کو فاعل یا نائب الفاعل سے تبدیل کرو، يُعْرَفُ الإِنسَانُ بِالْمَنْطِقِ. لَا يَنفَعُ الْعِلْمُ بِغَيْرِ الْعَمَلِ. لَا يُكْرَمُ الْبُخَلَاءُ وَلَا يُهَانُ الأَسْخِيَاءُ. حَضَرَتِ الشُّهُودُ وَشَهِدُوا بِالْحَقِّ. الْحَدِيدُ يُوجَدُ فِي الْمَعْدِنِ مَخْلُوطًا بِالتُّرَابِ. أُعْطِيَ السَّائِلَانِ دِينَارَيْنِ. اَلأَحْمَقُ لَا يَجِدُ لَذَّةَ الْحِكْمَةِ.

(۸) ذیل کے جملوں میں مبتدا کو جمع بناؤ اور حسب قاعدہ خبر کو مبتدا کے مطابق کرو :-

اَلْعَالِمُ مِصْبَاحُ الدُّنْيَا. اَلرَّجُلُ الصَّالِحُ يَنَالُ مُرَادَهُ. أَيْنَ الْمَنْزِلُ؟ مَا اسْمُ وَلَدِكَ؟ اَلْمَرْأَةُ الصَّالِحَةُ تَسُرُّ زَوْجَهَا. اَلْوَلَدُ الَّذِي يُحْسِنُ الْقِرَاءَةَ فَلَهُ الْجَزَاءُ. فِي الدَّارِ (ج دُوْرٌ) صَاحِبُهَا وَعَلَى الشَّجَرَةِ ثَمَرُهَا. اَلِابْنُ الْفَاقِدُ الأَدَبِ عَارٌ لِأَبِيهِ.

(۹) پانچ جملے ایسے بناؤ جن میں خبر جملہ ہو اور پانچ ایسے جن میں خبر شبہ جملہ ہو ۔

الدرس الحادی والخمسون

المنصوبات

(۱) المفعول به

۱۔ مفعول بہ (جو عام طور پر محض مفعول کہلاتا ہے) وہ اسم ہے جس پر فاعل کا فعل واقع ہو ۔

۲۔ اکثر متعدی افعال کا ایک ہی مفعول آتا ہے۔ بعض کے دو دو اور بعض کے تین تین مفعول بہ آتے ہیں۔ عَلِمَ، حَسِبَ، جَعَلَ، اِتَّخَذَ وغیرہ کے دو دو مفعول بہ آتے ہیں، عَلِمَ حَامِدٌ عَلِيًّا عَالِمًا۔ اَعْلَمَ حَامِدٌ مَحْمُوْدًا عَلِيًّا عَالِمًا (حامد نے محمود کو علی کو عالم بتایا)۔

۳۔ مفعول بہ کے لئے فعل میں کوئی تغیر نہیں ہوتا: اَكْرِمْ اُمَّكَ وَاَبَاكَ وَاَخَوَيْكَ وَعَمَّاتِكَ وَالْاَقْرَبِيْنَ۔

مفعول بہ اسم ظاہر بھی ہوتا ہے جیسا کہ مذکورہ مثال میں ہے۔ اور اسم ضمیر بھی ہوتا ہے: ارشدنی العلمُ وارشدك وارشده (تینوں جگہ مفعول ضمیر منصوب متصل ہے)۔ ارشدنِیَ اللہ وایاك وایاه الی العلم (دو جگہ مفعول ضمیر منصوب منفصل ہے)۔

۴۔ دراصل مفعول کی جگہ فاعل کے بعد ہے۔ اگرچہ تقدیم بھی جائز ہے۔ بنیٰ ابراھیمُ البیتَ اور بنیٰ البیتَ ابراھیمُ۔ حتّٰی کہ مفعول کو فعل پر بھی مقدّم کرسکتے ہیں: اَلْبَيْتَ بَنٰى اِبْرَاهِيْمُ۔

لیکن جبکہ فاعل و مفعول میں التباس (مشابہت) کا اندیشہ ہو تو فاعل ہی کو مقدّم کرنا ضروری ہے: سَبَقَ مُوْسٰى عِيْسٰى (موسیٰ نے عیسیٰ پر سبقت کی) اس مثال میں چونکہ موسیٰ اور عیسیٰ دونوں ظاہری اعراب سے خالی ہیں اور دونوں میں فاعل واقع ہونے کی صلاحیت ہے اس لئے لزومًا فاعل کو مقدم کیا گیا۔

نیز جبکہ فاعل کی ضمیر فعل کے ساتھ متصل ہو تو بھی لامحالہ فاعل ہی کو مقدّم کیا جاتا ہے۔ اَكْرَمْتُ زَيْدًا۔ چونکہ تُ ضمیر واحد متکلم فاعل ہے اور اسے فعل سے

الگ نہیں کیا جا سکتا اس لئے وہ مفعول پر مقدم ہوگا۔

۵ - ذیل کی صورتوں میں مفعول کا مقدم کرنا واجب ہے:۔

(۱) جب فاعل کے ساتھ ایسی ضمیر لگی ہو جو مفعول کی طرف لوٹتی ہو: أَكْرَمَ الْأُسْتَاذَ تِلْمِيْذُهُ۔

(۲) جبکہ مفعول کی ضمیر فعل کے ساتھ متصل ہو: أَكْرَمَنِي الْأَمِيْرُ۔

(۳) جبکہ فاعل پر حصر کیا جائے: إِنَّمَا يَخْشَى اللّٰهَ مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمَاءُ

(۴) جبکہ مفعول ایسا لفظ ہو جس کے لئے کلام کی صدارت ضروری ہے اور وہ اسماء استفہام اور اسماء شرط اور کمْ خبریہ ہیں: مَنْ رَأَيْتَ؟ مَا تُرِيْدُ؟ مَا تَفْعَلْ مِنْ خَيْرٍ تُجْزَ بِهٖ (جو کچھ تو نیکی کریگا اس کا تجھے بدلہ دیا جائیگا)

تنبیہ ۱ - آخری صورت میں مفعول کو فعل پر بھی مقدم کرنا لازم ہے۔

۶ - ذیل کے دو مقاموں میں صرف مفعول بہ مذکور ہوتا ہے اور فعل و فاعل دونوں مقدر ہوتے ہیں:

(۱) تحذیر (ڈرانا۔ بچانا) کے موقع پر: اَلْكَسَلَ اَلْكَسَلَ (سستی سے سستی سے۔ یعنی سستی سے بچ) گویا دراصل اِحْذَرِ الْكَسَلَ ہے۔ پس اِحْذَرْ جو کہ فعل با فاعل ہے اس جگہ مقدر ہے۔ اسی طرح اِيَّاكَ وَالْكَسَلَ (اپنے آپ کو سستی سے بچا) دراصل اِحْذَرْ نَفْسَكَ مِنَ الْكَسَلِ وَالْكَسَلَ مِنْكَ ہے

(۲) اِغراء (اُکسانا) کے موقع پر: اَلْاِجْتِهَادَ اَلْاِجْتِهَادَ (کوشش کو کوشش کو۔ یعنی کوشش کو لازم پکڑو) گویا دراصل اَلْزِمِ الْاِجْتِهَادَ ہے۔

اسی طرح اَلْمُرُوْءَةَ وَالنَّجْدَةَ (مروّت اور شرافت کو لازم پکڑو)۔ یہاں بھی اَلْزِمْ جو کہ فعل با فاعل ہے مقدر ہے۔

اِشْتِغَالُ الْفِعْلِ

۷۔ بعض جملوں میں مفعول کا ذکر فعل سے پہلے ہو جاتا ہے اور اس کی جگہ فعل کے بعد ایک ضمیر ہوتی ہے جو اس مفعول کی طرف لوٹتی ہے: الکتابَ قرأتُہ۔ ایسے جملوں میں اسم مقدم کو مَشْغُوْلٌ عَنْہُ (جس کی طرف بے پروائی کی گئی ہو) کہتے ہیں۔ کیونکہ فعل کو ایک مفعول مل جانے کی وجہ سے وہ اس کی طرف سے بے پروا ہو جاتا ہے۔

ایسے اسم کے اعراب کی تین صورتیں ہیں:۔

(١) جب وہ اسم ایسے لفظ کے بعد واقع ہو جس کے بعد ہمیشہ فعل آیا کرتا ہے (جیسے کلمات الشرط اور حروف التحضیض [دیکھو در س ٢٤١] اور ھَلْ) تو اس اسم کو نصب دینا ضروری ہے: اِنِ الْعِلْمَ حَصَّلْتَہٗ نَفَعَكَ (اگر تو علم حاصل کریگا تو وہ تجھے نفع دیگا)، ھَلَّا وَلَدَكَ تُعَلِّمُہٗ (تو اپنے لڑکے کو کیوں نہیں سکھاتا) ھَلِ الرَّجُلَيْنِ تَعْرِفُھُمَا (کیا تو دو شخصوں کو پہچانتا ہے؟)

(٢) جب وہ اسم "اِذَا" الفُجائیہ (بمعنی ناگہاں) کے بعد واقع ہو تو اس کو رفع دینا لازم ہے: دَخَلْتُ الْبَيْتَ فَاِذَا الْغُلَامُ يُوَبِّخُہٗ اَبِیْ (میں گھر میں داخل ہوا تو ناگہاں میرا باپ غلام کو دھمکا رہا تھا)

نیز جب وہ اسم، کلمات الشرط، اسماء موصولہ، لام الابتدا،

لہ اِذَا کے معنی کسی موقع پر "ناگہاں"، "یکایک" ہوا کرتے ہیں۔ اس وقت اِذَا کو اذا فجائیہ کہتے ہیں۔

مانافیہ یا حروف مشبہ بالفعل کے قبل واقع ہو تو بھی اس پر رفع ہی پڑھنا چاہئے
اَلْعِلْمُ اِنْ خَدَمْتَهٗ رَفَعَكَ (اگر تو علم کی خدمت کریگا تو وہ تجھے بلند کریگا) اَلْوَلَدُ الَّذِيْ رَأَيْتَهٗ هُوَ ابْنِيْ

(۳) مذکورہ مواقع کے سوا باقی صورتوں میں رفع و نصب دونوں جائز ہیں: اَلْكُتُبُ النَّافِعَةُ اَقْرَأُهَا دَائِمًا؛

۸۔ جب اسم مشغول عنہ کو نصب پڑھا جائے تو ترکیب میں اسے فعل مقدّر کا مفعول بناتے ہیں اور اس اسم کے بعد جو فعل واقع ہوا ہے اسے فعل مقدر کا مُفَسِّر (تفسیر کرنے والا) اور اس کا بدل کہتے ہیں۔ اور جب اس اسم کو رفع پڑھا جائے تو ترکیب میں اسے مبتدا کہتے ہیں اور باقی جملہ کو اس کی خبر بناتے ہیں چنانچہ ذیل کے جملوں کی تحلیل سے تم سمجھ لوگے

(۱) اِنِ الْعِلْمَ حَصَّلْتَهٗ نَفَعَكَ (۲) اَلْعِلْمُ اِنْ حَصَّلْتَهٗ نَفَعَكَ

پہلی مثال میں نصب لازم ہے اور دوسری میں رفع۔ تحلیل اس طرح کرو:۔

(اِنْ) حرف الشرط ہے (اَلْعِلْمَ) فعل مقدر (حَصَّلْتَ) کا مفعول ہے جس کی تفسیر فعل ظاہر کرتا ہے۔ (حَصَّلْتَهٗ) میں حَصَّلَ فعل ماضی ہے مبنی ہے سکون پر۔ تَ ضمیر مرفوع متّصل مبنی ہے محلاً مرفوع ہے کیونکہ فاعل ہے۔ ہٗ ضمیر منصوب متّصل مبنی ہے۔ محلاً منصوب ہے کیونکہ مفعول بہ ہے۔ فعل فاعل اور مفعول ملکر جملہ فعلیہ ہوکر شرط ہے۔ (نَفَعَكَ) میں نَفَعَ فعل ماضی مبنی برفتحہ ہے اس میں ضمیر (هُوَ) مُسْتَتِر ہے جو اس کا فاعل ہے اس لئے وہ محلاً مرفوع ہے۔ (كَ) ضمیر منصوب متّصل مبنی برفتحہ ہے محلاً منصوب ہے کیونکہ مفعول بہ

ہے۔ فعل و فاعل اور مفعول مل کر جملہ فعلیہ ہو کر شرط کی جزا ہے۔ شرط اور جزا مل کر جملہ شرطیہ ہو گیا۔

(اَلْعِلْمُ) مبتدا ہے اس سے مرفوع ہے۔ باقی جملہ شرطیہ خبر ہے مبتدا اور خبر مل کر جملہ اسمیہ ہے۔

سلسلۃ الالفاظ نمبر ۴۳

اَقْبَلَ	آنا۔ آگے آنا	عُرْيَانٌ	ننگا
اَنَارَ (۱)	روشن کرنا	غَرَّ (ن)	فریب دینا
اِفْرَاطٌ	حد سے زیادہ کرنا	قَهَرَ	دبانا۔ غصہ کرنا
بِضَاعَةٌ (ج بَضَائِعُ)	بیچنے کا مال	كَسَا (و۔ن)	پہنانا
تَفْرِيْطٌ	ضرورت سے کم کرنا	كُمَّثْرٰى	امرود
جَلَبَ (ض) اِسْتَجْلَبَ (۱۰)	کھینچنا۔ حاصل کرنا	لُقْطَةٌ	پڑی پائی ہوئی چیز
جَائِعٌ	بھوکا	اَلْمُتَنَبِّئُ	عرب کا ایک مشہور شاعر
جَلِيْسٌ	ہمنشین	مَحَا (و۔ن)	مٹانا
دِيْوَانٌ	مجموعۂ اشعار	مَخْزَنٌ	گودام۔ دکان
زَبَائِنُ	گاہک	نَهَرَ (ف)	جھڑکنا

مشق نمبر ۴۵

تنبیہ۔ ذیل کی مثالوں میں دیکھو کونسی جگہ مفعول مقدم ہے اور اس کی وجہ دریافت کرو۔ یہ بھی پہچانو کہ کس جگہ جوازًا مقدم ہے اور کس جگہ وجوبًا؟

(۱) كَافَأَنَا اَخُوْنَا الصَّغِيْرُ (۲) كَافَأَنَا اَخُوْنَا الْكَبِيْرُ (۳) اَكَلَ الْكُمَّثْرٰى

یجیئی (۴) اَکرِم اخی ابی (۵) اَیَّ رَجُلٍ لقیتَ ؟ (۶) ایَّ البلادِ سِرتَ ؟
(۷) کَمْ رُمّانۃً اشتریتَ ؟ (۸) کَمْ تُفّاحۃٍ اکلتُ (۹) مَنْ عَلَّمتَ
وَمِمَّنْ تعلّمتَ ؟ (۱۰) اِنّما اَنا رَاْلعالِمُ القُرْآنُ (۱۱) بلادا کثیرۃً
فتحَ الانکلیزُ بقوّۃِ السّیاسۃ دُونَ حَرْبٍ (۱۲) اَصاحباً لاعیبَ لہُ
تُرِیدُ ؟ (۱۳) فامّا الیتیمَ فلا تقھر وامّا السّائلَ فلا تنھر (۱۴) مَا
تُقَدِّمُوا لِاَنفُسِکُمْ مِنْ خَیرٍ تَجِدُوہُ عِندَ اللہِ (۱۵) ایّاکم والشِّقاقَ
(۱۶) اِیَّاکَ وَجَلِیسَ السُّوءِ (۱۷) اَلاِتِّحَادَ اَلاِتِّحَادَ (۱۸) اَللہَ
اَللہَ عِبَادَ اللہِ [= یاعِبادَ اللہ]

تنبیہ۔ ذیل میں اشتغال کی مثالیں ہیں۔ ان میں غور کرو کس
جگہ نصب واجب ہے اور کس جگہ رفع واجب ہے اور کس جگہ دونوں
جائز ہیں +

(۱۹) ھَلْ دِیْوانُ المُتَنَبِّیءِ قَرَأْتَہُ ؟ (۲۰) حَیثُمَا المُحسِنَ وَجَدتُمُوہُ
فَعَظِّمُوہُ (۲۱) لَا الاِفرَاطَ اُرِیدُہُ وَلَا التَّفرِیطَ اَبتَغِیہِ وَالاِعتِدَالُ
ھُوَ مَذْھَبِی (۲۲) اَلنَّاسُ تَغُرُّھُمُ الدُّنیا (۲۳) اَبُوکَ لَا تَغُرُّہُ
فَقَدْ کَانَ رَجُلاً صَالِحاً (۲۴) اَلجَائِعَ اَطعِمُوہُ وَالعُریَانَ اکسُوہُ
(۲۵) اَللُّقَطَۃَ حَیثُمَا وَجَدتُمُوہُ وَجَبَ عَلَیکُم رَدُّھَا عَلٰی صَاحِبِھَا (۲۶)
الکتابُ الذی نقرؤہ نافعٌ جدًّا (۲۷) البضائعَ الجیّدۃ ھل اسْتَجلبتَھا
لِمَخزنِکَ حتّی تَشتَھِرَ بَینَ التُّجّارِ ویکثُرَ علیکَ اِقبالُ الزبائن

الدرس الثانی والخمسون

(۲ و ۳) المفعول المطلق والمفعول له

۱۔ جملے میں کسی فعل کے بعد اسی کا مصدر لایا جائے جس سے اس فعل کی تاکید یا اس کی کوئی کیفیت یا ہیئت یا تعداد بتانی مقصود ہو تو اس مصدر کو مفعول مطلق کہینگے۔ اور وہ منصوب ہوگا۔ ضَرَبْتُهُ ضَرْبًا (میں نے اسے مار ماری)۔ ضَرَبْتُهُ ضَرْبًا شَدِيْدًا (میں نے اسے سخت مار ماری) ضَرَبْتُهُ ضِرْبَةَ الْمُعَلِّمِ (میں نے اسے معلّم کی مار ماری) ضَرَبْتُهُ ضَرْبَةً أَوْ ضَرْبَتَيْنِ (میں نے اسے ایک ضرب یا دو ضرب ماری)

۲۔ مفعول مطلق سے صرف تاکید مقصود ہو تو کسی مرادف لفظ کا مصدر بھی لاسکتے ہیں: قُمْتُ وُقُوْفًا۔ قیام اور وقوف باہم مرادف ہیں۔

۳۔ جب کیفیت بتانی مقصود ہو تو مفعول مطلق کو حذف کرکے اس کی صفت کو اسکا قائم مقام بنانا جائز ہے: اُذْكُرُوا اللهَ كَثِيْرًا۔ دراصل ذِكْرًا كَثِيْرًا ہے۔

اسی طرح الفاظ كُلٌّ اور بَعْضٌ اور اسم اشارہ اور اسم عدد اور آلہ بھی مفعول مطلق کے قائم مقام ہوکر منصوب ہوا کرتے ہیں: مَالَ كُلَّ الْمَيْلِ (وہ پوری طرح مائل ہوا) تَاَثَّرَ بَعْضَ التَّاَثُّرِ (وہ کسی قدر متاثر ہوا)، قَالَ ذٰلِكَ الْقَوْلَ (اس نے یہ بات کہی) جُلِدَ الزَّانِيْ مِائَةَ جَلْدَةٍ (بدکار کو سو کوڑے مارے گئے) ضَرَبْتُهُ سَوْطًا (میں نے اسے ایک کوڑا مارا)۔

المفعول له

۴۔ جو مصدر کسی فعل کا سبب بتانے کے لئے بلا حرف جر مستعمل ہو اسے مَفْعُوْلٌ لَهٗ یا لِاَجْلِهٖ (جس کے لئے کام کیا گیا ہے) کہتے ہیں اور وہ منصوب ہوتا ہے:
ضَرَبْتُهٗ تَادِیْبًا (میں نے اسے ادب دینے کے لئے مارا) قُمْتُ اِکْرَامًا لِلْعَالِمِ (میں ایک عالم کو تعظیم دینے کے لئے کھڑا ہوا)

تنبیہ ۱۔ اگر للتادیب یا للاکرام کہیں تو معنی وہی ہونگے لیکن اس صورت میں اسے مفعول لہ نہیں کہینگے بلکہ مجرور کہینگے ◆

۔ ان جملوں کی تحلیل کرو: اَدَّبْتُ وَلَدِیْ تَادِیْبًا اور ضَرَبْتُ وَلَدِیْ تَأْدِیْبًا۔ اس طرح (اَدَّبْتُ) فعل ماضی معروف صیغہ واحد متکلم اس میں (تُ) ضمیر مرفوع متصل ہے جو اس کا فاعل ہے (ولد) مفعول بہ ہے اس لئے حالت نصبی میں ہے۔ لیکن ی کی طرف مضاف ہونے کی وجہ سے بظاہر مکسور ہے۔ پھر مضاف ہے (ی) ضمیر واحد متکلم مجرور متصل مضاف الیہ۔ مبنی ہے۔ محلاً مجرور۔ (تأدیبًا) مفعول مطلق ہے اس لئے منصوب ہے۔ فعل، فاعل، مفعول بہ اور مفعول مطلق ملکر جملہ فعلیہ ہوگیا ◆

(ضَرَبْتُ) فعل ماضی اس میں (تُ) ضمیر مرفوع متصل ہے جو فاعل ہے (وَلَدِ) مفعول بہ مضاف (ی) مضاف الیہ۔ (تأدیبًا) مفعول لہ اس لئے منصوب ہے۔ فعل، فاعل، مفعول بہ اور مفعول لہ ملکر جملہ فعلیہ ہوگیا ◆

سلسلة الالفاظ ۴۴

اَبٌّ	چارا۔ گھاس وغیرہ	اِبْتِغَاءٌ (ن۔ ی)	چاہنا

اِکْتَشَفَ (۹)	کھوج نکالنا۔ معلوم کر لینا
اِمْلَاقٌ	مفلسی
تَدْخِيْنَ	تمباکو پینا
تَدْفِئَةٌ	گرمانا۔ سینکنا
تَشْجِيْع	حوصلہ بڑھانا
تَعَمَّدَ	دیدہ دانستہ کرنا
جَائِزَة	انعام
حَدِيْقَة (ج حدائق)	باغ
خِبْرَة	واقفیت۔ تجربہ کاری
خَسَارَة (ج خسائر)	نقصان
خَشْيَة	ڈر۔ خوف
رَئِيْس	سردار۔ افسر اعلیٰ
زَمْهَرِيْر	سخت سردی کا طبقہ
شُعَاع (ج اَشِعَّة)	شعاع۔ کرن
شِرْكَة	کمپنی
صَاحِب	ساتھی۔ دوست
صَبَّ (ن)	ڈالنا۔ گرانا
صِلَةٌ	انعام

صُوْفِيٌّ	اُون کا۔ اُونی
طَبْعٌ (ج طِبَاع)	طبیعت
عَاقَبَ	سزا دینا
عِشْرُوْنَ فِيْ عِشْرِيْنَ	۲۰ × ۲۰ = ۴۰۰ کبھی صرف کثرت مراد ہوتی ہے
عَصْر	زمانہ
عَفَا (و۔ن۔ عن کے ساتھ)	درگذر کرنا
عُنْوَانٌ	پتہ۔ مضمون کی سُرخی
غُلْبٌ۔ غَلْبَاء کی جمع ہے۔	گھنے
قَصَب	اونچا شاخدار درخت۔ بانس
قُطْبٌ	کرۂ زمین کا جنوبی و شمالی انتہائی حصہ
قَلَمُ الْحِسَابَات	حساب کا دفتر
كَتَمَ (ن)	چھپانا
لَئِيْم	کمینہ
لَظًى	آگ کی لپیٹ
مَتَاع	فائدہ۔ سرمایہ
مُتَمَرِّد	سرکش
مَرْضَاة	رضامندی

مُقَاسَاۃٌ	تکلیف اٹھانا	نَعَمٌ (ج اَنْعَام)	چوپائے جانور
نشاط	اُمنگ مستعدی	نَكَالٌ	عذاب

مشق نمبر ۴۶

تنبیہ - ذیل کی مشق میں مفعول مطلق اور مفعول لہٗ کو پہچانو۔

(۱) لَقَدْ سَرَّنِی سُرُورًا عظیما کَمَالُ صِحَّةِ ابنك بعد مُقاساةِ مَرَضٍ شدید (۲) اَشْكُرُكَ شُكرًا قلبیًا من اِرْسالِك لِی عُنوانَ صاحبِك (۳) یَضُرُّ التَّدخین مُسْتَعْمِلِیْهِ اِضْرَارًا بلیغًا فاذا شِئْتَ السلامةَ من مَضَارِّهٖ فاتْرُكه تَرْكًا اَبَدِیًّا (۴) یَختلف عملُ اَشِعَّةِ الشمس فی جهات الارض اختلافًا شدیدًا من لَظَی خَطِّ الاِسْتواء اِلی زَمْهَرِیْرِ القُطب (۵) اِكْتَشَفَ العُلماءُ فی هذا العصر اكتشافاتٍ كَثیرةً (۶) نَاكُلُ فی النَّهار اَكْلَتَیْن ماعدا اَكْلَةَ الصَّباح (۷) اذا اَكْرَمْتَ اللَّئِیْمَ بعضَ الاِكرامِ ظَنَّ اَنَّكَ فی احْتیاجٍ اِلیه (۸) وَقَفَ غلامٌ صغیرٌ بَیْنَ یَدَیِ المَلِك وخاطَبَهٗ اَفْصَحَ خِطابٍ فَاَعْجَبَهٗ واَمَرَ له بِصِلَةٍ (۹) ینبغی اَنْ نَصْبِرَ كُلَّ الصَّبْرِ عَلٰی حَوادِثِ الاَیّام (۱۰) یُعْطَی الاَوْلَادُ النَّاجِحُوْنَ فِی العِلمِ جَائِزَةً تَشْجِیْعًا لَهُمْ عَلٰی تَحْصِیلِ العلم (۱۱) یَكْتُمُ كُلُّ فَرِیْقٍ مِنَ المُتَحَارِبَیْنِ خَسَائِرَهٗ خَوْفًا مِنْ اَنْ یَعرِفَ عَدُوُّهٗ مَوَاطِنَ ضُعْفِهٖ (۱۲) عَیَّنَتْ شَرِكَةُ السِّكَّةِ الحَدِیْدِیَّةِ اَحَدَ شُرَكَائِهَا رَئِیْسًا عَلٰی قَلَمِ الحِسَابَاتِ اعْتِمادًا عَلٰی خِبْرَتِهٖ وَ نَشَاطِهٖ (۱۳) یُعَاقَبُ القَاتِلُ المُتَعَمِّدُ بِالقَتْلِ مُجَازَاةً عَلٰی اِثْمِهٖ وَعِبْرَةً لِاَمْثَالِهٖ (۱۴) تُشْعَلُ القَنَادِیلُ لَیلًا فِی المُدُنِ اِنَارَةً لِلشَّوَارِعِ وَهِدَایَةً لِلْمَارِّیْنَ (۱۵) تُوْخَذُ المَلَابِسُ الصُّوفِیَّةُ فِی اَیَّامِ البَرْدِ تَدْفِئَةً لِلْجِسْمِ۔

من القرآن

(۱۶) لَا تَقْتُلُوْا اَوْلَادَكُمْ خَشْيَةَ اِمْلَاقٍ نَحْنُ نَرْزُقُكُمْ وَاِيَّاهُمْ (۱۷)
فَلْيَنْظُرِ الْاِنْسَانُ اِلٰى طَعَامِهٖ اَنَّا صَبَبْنَا الْمَاءَ صَبًّا ثُمَّ شَقَقْنَا الْاَرْضَ
شَقًّا فَاَنْبَتْنَا فِيْهَا حَبًّا وَعِنَبًا وَقَضْبًا وَزَيْتُوْنًا وَنَخْلًا وَحَدَائِقَ غُلْبًا وَ
فَاكِهَةً وَاَبًّا مَتَاعًا لَكُمْ وَلِاَنْعَامِكُمْ (۱۸) اِنَّهُمْ يَكِيْدُوْنَ كَيْدًا وَ
اَكِيْدُ كَيْدًا (۱۹) اِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُبِيْنًا (۲۰) وَاصْبِرْ عَلٰى مَا يَقُوْلُوْنَ
وَاهْجُرْهُمْ هَجْرًا جَمِيْلًا (۲۱) وَذَرْنِيْ وَالْمُكَذِّبِيْنَ اُولِي النَّعْمَةِ وَ
مَهِّلْهُمْ قَلِيْلًا (۲۲) وَمَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ ابْتِغَاءَ مَرْضَاتِ اللّٰهِ فَسَوْفَ
نُؤْتِيْهِ اَجْرًا عَظِيْمًا (۲۳) وَالسَّارِقُ وَالسَّارِقَةُ فَاقْطَعُوْا اَيْدِيَهُمَا
جَزَاءً بِمَا كَسَبَا نَكَالًا مِّنَ اللّٰهِ ؕ

سوالات نمبر ۱۷

(۱) منصوبات کی کتنی قسمین ہین ؟
(۲) مفعول بہ کی تعریف کرو
(۳) مفعول بہ کی وجہ سے فعل مین کیا تغیرات ہوتے ہین ؟
(۴) کون کون سی صورتون مین مفعول بہ پر فاعل کا مقدم ہونا ضروری ہے ؟
(۵) کون کون سی صورتون مین فاعل پر مفعول بہ کا مقدم ہونا ضروری ہے ؟
(۶) اشتغال الفعل سے کیا مراد ہے ؟
(۷) فعل مشغول عنہ کے اعراب کی مختلف صورتین بیان کرو۔
(۸) مفعول مطلق کی تعریف کیا ہے ؟
(۹) مفعول مطلق کے قائم مقام کون کونسے الفاظ ہوتے ہین ؟

(۱۰) ایسے دس جملے بناؤ جن مین ذیل کے مصادر بطور مفعول مطلق استعمال کئے گئے ہون: قیاماً، قعوداً، ضرباً، ادارۃ، تعلیماً +

(۱۱) نو جملے مرتب کرو جن مین سے تین مین مفعول مطلق تاکید کے لئے ہو تین مین کیفیت بیان کرنے کے لئے اور تین مین عدد بتانے کے لئے ہو

(۱۲) ذیل کے جملون کی ترکیب بیان کرو:۔
سَجَدَ الْمُصَلِّی ثَلَاثًا، یَمِیلُ الصَّالِحُ إِلَى الْفَضِیلَةِ کُلَّ الْمَیْلِ

(۱۳) مفعول له کی تعریف کرو۔

(۱۴) دس جملے بناؤ جن مین ذیل کے مصادر بطور مفعول له استعمال کئے گئے ہون:۔ رغبةً فی العلم، طلباً لِلْغِنٰی، مُکَافَاةً، تَعْلِیماً

(۱۵) ذیل کے جملون کی ترکیب کرو:۔
یَتَصَدَّقُونَ ابْتِغَاءَ مَرْضَاةِ اللهِ
نُتَاجِرُ أَمَلًا بِالرِّبْحِ +

الدرس الثالث والخمسون

(۴ و ۵) المفعول فیہ والمفعول معہ

۱- جملے مین جو اسم کام کا وقت یا اس کی جگہ بتانے کے لئے مذکور ہو اسے مفعول فیہ یا ظرف کہتے ہین: قرأت الدرس صباحاً أَمَامَ الْمُعَلِّمِ (مین نے صبح کے وقت اُستاد کے سامنے سبق پڑھا)۔ اس جملے مین "صباحاً" ظرف زمان ہے اور "أَمَامَ" ظرف مکان ہے +

۲- ترکیب مین تمام ظروف زمان منصوب واقع ہوتے ہین اور ظروف مکان مین وہی الفاظ منصوب ہونگے جو مُبْہَم (غیر معین جگہ بتانے والے) ہون:

فَوْقَ (اوپر) تَحْتَ (نیچے) اَمَامَ (سامنے) خَلْفَ (پیچھے) وَرَاءَ (پیچھے) اِزَاءَ (مقابل) حِذَاءَ (مقابل) تِلْقَاءَ (مقابل) تُجَاهَ (طرف) مَعَ (ساتھ) عِنْدَ[۱] (پاس) لَدُنْ (پاس) بَيْنَ (درمیان) يَمِيْن (داہن) يَسَار (بائیں) شِمَال (بائیں) مِيْل (میل) فَرْسَخ (تین میل) بَرِيْد (تین میل)

تنبیہ ۱۔ آخر کے چھ الفاظ کے سوا تمام ظروف مکان اضافت کے ساتھ مستعمل ہوتے ہیں۔ یَمِیْن، یَسَار اور شِمَال بھی کبھی اضافت کے ساتھ استعمال کئے جاتے ہیں +

۳۔ وہ ظروف مکان جو معین اور محدود جگہ بتاتے ہوں: دَار، بَيْت، مَسْجِد، مَدْرَسَة وغیرہ عموماً فِیْ کے بعد واقع ہو کر مجرور ہوتے ہیں مثلاً صَلَّيْتَ فِي الْمَسْجِدِ، دَخَلْتُ فِي الْمَدْرَسَةِ +

مگر دَخَلَ کے بعد ایسے اسماء ظروف منصوب بھی واقع ہو سکتے ہیں: دَخَلْتُ الْمَسْجِدَ وغیرہ +

چند ظروف زمان یہاں لکھے جاتے ہیں: دَهْرًا (زمانہ) قَرْنًا (صدی)

---

[۱] عِنْدَ اور لَدُنْ دونوں ہم معنی ہیں۔ فرق اتنا ہے کہ عِنْدَ اشیاء اور معانی اور حاضر اور غائب سب کے لئے عام ہے۔ مثلاً ھٰذَا الْقَوْلُ عِنْدِیْ صَوَابٌ کہہ سکتے ہو لیکن لَدُنِّیْ نہیں کہہ سکتے۔ اسی طرح تمھاری کتاب تمھارے پاس موجود ہو یا گھر پر یا اور کہیں رکھی ہو تو تم کہہ سکتے ہو عِنْدِیْ کِتَابٌ۔ لیکن لَدُنِّیْ کِتَابٌ اسی وقت کہہ سکتے ہو جب کتاب تمھارے پاس حاضر ہو۔ لَدُنْ کے معنی میں لَدٰی بھی آتا ہے اس کے ساتھ ضمیریں عَلٰی کی طرح ملائی جائینگی: لَدَيْهِ سے لَدَيَّ تک +

اَبَدًا (ہمیشہ) سَرْمَدًا (ہمیشہ) عَصْرًا (زمانہ) عَامًا (سال) سَنَةً، شَهْرًا، يَوْمًا، لَيْلَةً، اُسْبُوْعًا، صَبَاحًا، مَسَاءً، قَطُّ (کبھی) قَبْلُ، بَعْدُ وغیرہ +

۴۔ مندرجہ ذیل الفاظ مفعول فیہ کے قائم مقام ہوتے ہیں:۔

مصدر، اسم صفت، اسم عدد، اسم اشارہ، وہ الفاظ جو کُل یا جُزو پر دلالت کریں: جِئْتُ طُلُوْعَ الشَّمْسِ (میں آفتاب نکلنے کے وقت آیا) نِمْتُ طَوِيْلًا، وَقَفْتُ تِلْكَ النَّاحِيَةَ، مَشَيْتُ كُلَّ النَّهَارِ وَرُبْعَ اللَّيْلِ

۵۔ اسماء ظرف میں سے بعض عام اسموں کی طرح بھی استعمال کئے جاتے ہیں۔ یعنی مبتدا، خبر، فاعل، مفعول، موصوف وغیرہ واقع ہو سکتے ہیں ایسے ظروف کو ظرف مُتَصَرِّف کہتے ہیں: يَوْمُ الْجُمُعَةِ يَوْمٌ مُبَارَكٌ۔ اس جگہ پہلا یوم مبتدا ہے اور دوسرا خبر ہے موصوف ہے۔

جو اسماء ظرف ہمیشہ ظرفیت ہی کے طور پر مستعمل ہوں انھیں ظرف غیر متصرف کہتے ہیں: عِنْدَ، مَعَ، لَدُنْ، قَبْل، بَعْد وغیرہ +

ظروف غیر متصرفہ یا تو مفعول فیہ واقع ہو کر منصوب ہوا کرتے ہیں یا حرف جار کے بعد واقع ہو کر مجرور ہوتے ہیں: جِئْتُ عِنْدَ خالد وجِئْتُ مِنْ عِنْدِ حَامِدٍ +

اَلْمَفْعُوْلُ مَعَهٗ

۶۔ جو اسم اس واو کے بعد واقع ہو جو مَعَ کے معنی میں ہو، اسے مفعول معہ کہتے ہیں۔ وہ بھی منصوب ہوتا ہے سِرْ وَالشَّارِعَ الْجَدِيْدَ (نئی سڑک کے ساتھ چلا جا)

واو کے بعد اسم کو نصب اسی وقت لازم ہو گا جبکہ عطف جائز نہ ہو: سَارَ زَيْدٌ وَالطَّرِيْقَ (زید راستے کے ساتھ چلا گیا) سَافَرْتُ وَأَخَاكَ (مین نے تیرے بھائی کے ساتھ سفر کیا) سَلَّمْنَا عَلَيْهِ وَاباه (ہم نے اس پر مع اس کے باپ کے سلام کیا)۔

تنبیہ ۲۔ مذکورہ تینون مثالون مین عطف جائز نہین۔ پہلی مثال مین اس لئے جائز نہین کہ سڑک کوئی چلنے والی چیز نہین ہے، دوسری مین اس لئے کہ ضمیر مرفوع متصل پر بلا کسی فصل کے عطف جائز نہین۔ پس جب کہینگے سَافَرْتُ أَنَا وَأَخُوْكَ تو یہان واو معیت نہ ہو گا بلکہ واو عطف اور تیسری مثال مین اس لئے کہ ضمیر مجرور پر عطف اسی حالت مین جائز ہے جبکہ معطوف پر بھی حرف جر کو دُہرایا جائے مثلاً جب کہینگے سَلَّمْنَا عَلَيْهِ وَعَلٰى أَبِيْهِ تو اس صورت مین واو عطف ہو گا نہ واو معیت (جیسا کہ عطف کے بیان مین تم پڑھ لوگے)۔

تنبیہ ۳۔ کلام عرب مین مفعول معہ کا استعمال بہت ہی کم ہوتا ہے۔

ذیل کے جملون کی تحلیل کرو:۔ (۱) أَقَمْتُ فِي أَنْقَرَةَ (انگورہ) شَهْرَيْنِ (۲) مَا سَافَرْنَا إِلٰى بَارِيْسَ قَطُّ (۳) دَخَلْتُ المدرسةَ واخاك

اس طرح:۔ (أَقَمْتُ) فعل ماضی معروف اس مین تُ ضمیر مرفوع متصل مبنی ہے جو فاعل ہے (فِيْ) حرف جار (أَنْقَرَةَ) ظرف مکان غیر منصرف مجرور ہے اس کا جرّ فتحہ سے دیا گیا ہے (شَهْرَيْنِ) ظرف زمان، مفعول فیہ ہے اس لئے منصوب ہے اس کا نصب ـَيْنِ سے دیا گیا ہے کیونکہ تثنیہ کا صیغہ ہے۔ فعل،

فاعل اور مفعول فیہ ملکر جملہ فعلیہ ہوا +

(مَا) حرف نفی (سافر) فعل ماضی معروف مبنی ہے سکون پر (نَا) ضمیر مرفوع متصل مبنی محلاً مرفوع ہے کیونکہ فاعل ہے (اِلٰی) حرف جار (باریس) ظرف مکان مجرور ہے۔ اس کا جر فتحہ سے دیا گیا ہے کیونکہ غیر منصرف ہے (قَطُّ) ظرف زمان۔ مبنی ہے ضمہ پر محلاً منصوب ہے کیونکہ مفعول فیہ ہے۔ فعل، فاعل و متعلق و مفعول فیہ ملکر جملہ فعلیہ ہوا +

(دَخَلْتُ) فعل ماضی معروف مبنی سکون پر اس کے ساتھ تُ ضمیر مرفوع متصل ہے مبنی ہے جو فاعل ہے (المدرسة) ظرف مکان۔ مفعول فیہ ہے اس لئے منصوب ہے۔ (وَ) بمعنی مَعَ واو المعیّۃ ہے (اَخَا) مفعول معہ اس لئے منصوب ہے اس کا نصب الف سے دیا گیا ہے (كَ) ضمیر مجرور متصل مبنی ہے مضاف الیہ محلاً مجرور ہے۔ سب ملکر جملہ فعلیہ ہے +

سلسلة الالفاظ نمبر ۴۵

اِرْتَدَّ (۶) واپس پھرنا

اَرْضَعَ (۱) دودھ پلانا

اَسْرٰی (ی) رات کے وقت سیر کرانا

بَارَكَ (۳) برکت دینا

تَفَرَّعَ (۴) شاخ در شاخ ہونا

رَتَّلَ (۲) ٹھہر ٹھہر کر صحیح طور پر پڑھنا

نَهَضَ (ف) اٹھنا۔ جاگنا

بَأْسٌ خوف۔ عذاب

جُنَيْنَةٌ چھوٹا سا باغ۔ باغیچہ

حَوْلٌ گرداگرد۔ برس

حَيَّةٌ سانپ

خَارِطَةٌ } نقشہ
خَرِيطَةٌ }

دُبُرٌ (ج اَدْبَارٌ) پیٹھ۔ چوتڑ۔ پیچھے

رَضَاعَۃٌ (مصدر) دودھ پلانا	مُزَّمِّل کملی اوڑھنے والا
سُبْحَانٌ (مصدر) پاکی بیان کرنا	عَامِلٌ (ج عَمَلَۃ) کام کرنے والا۔ پیشہ ور۔ حاکم
لَعِبُ الصَّوْلَجَانِ کرکٹ کھیلنا	عَقْرَب. بچھو
المسجد الحرام حرمت والی مسجد جس مسجد میں خانۂ کعبہ ہے	رِیَاضَۃٌ جِسْمَانِیَّۃٌ ورزش
المسجد الاَقْصٰی بیت المقدس کی مسجد	مُسْتَقِیْمٌ سیدھا
شَبَکَۃ جال	بُکْرَۃً صبح سویرے
قُبَیْل ذرا پہلے	اَصِیْلًا شام

مشق نمبر ۴۷

(۱) اِذا اردتَ اَنْ تَعرِفَ الجهاتِ الاربعَ فاستَقبِلْ جِهَةَ طلوعِ الشمسِ فما كان اَمامَكَ فهو الشرق وما كان خلفك فهو الغرب والى يمينك الجنوبُ والى يسارك الشمالُ (۲) ترى خليج البنغال (خلیج بنگال) فى الخارطة شرقَ الهند وبحرَ العرب فى غربها (۳) ترى السِّكَكَ الحديدية فى الخريطة كالشَّبَكة مُتفرِّقةً شرقًا وغربًا وجنوبًا وشمالًا (۴) يشتغل العَمَلَةُ طول النهارِ ويعودون الى مساكنهم غيابَ الشمسِ و ينهضون طلوعَ الفجر ثمّ يذهبون ثانيةً الى اعمالهم (۵) قُربَ الحيّة نمْ وقُربَ العقربِ لا تقرَبْ (۶) فتح عمرو ابنُ العاصِ مصرَ سنةَ عِشرينَ مِنَ الهجرة (۷) كُنْ وجارَكَ متوافِقين (۸) مالَكَ اَيُّها التاجرُ والمباحثَ الفلسفيّةَ (۹) كيف حالُكَ والحوادثَ (۱۰) مالَكَ واِيّاه (۱۱) اَما تُقيمينَ واَخاكِ

مِنَ الْقُرْاٰنِ

(۱۲) یَعلمُ مابَینَ ایدیہم وماخلفہم (۱۳) اَوَاَمِنَ اھلُ القُریٰ اَنْ
یأتِیَہم بأسُنا ضُحًی وھم یلعبون (۱۴) سُبحانَ الذی اَسریٰ بِعَبْدِہٖ
لیلاً من المسجد الحرام الی المسجد الاقصی الذی بَارَکْنَا حَوْلَہٗ (۱۵) قال
کَمْ لَبِثْتَ ؟ قال لَبِثْتُ یوما او بعضَ یومٍ۔ قال بَلْ لَبِثْتَ مِائَۃَ عَامٍ
(۱۶) والوالداتُ یُرْضِعْنَ اولادَھنّ حَوْلَیْنِ کامِلَیْنِ لِمَنْ اَرَادَ اَنْ
یُتِمَّ الرَّضَاعَۃَ (۱۷) یاقومِ ادخلوا الاَرْضَ المُقدَّسَۃَ التی کَتَبَ اللّٰہُ
لکم ولا تَرْتَدُّوْا علیٰ اَدْبارکم (۱۸) یٰاَیُّھَا المُزَّمِّل قُمِ اللّیلَ اِلّاقلیلا
نِصْفَہٗ اَوِانْقُصْ مِنْہ قلیلا او زِدْ علیہ وَرَتِّلِ القراٰنَ تَرْتِیلا (۱۹)
وَاذْکُرِاسْمَ رَبِّکَ بُکْرَۃً واَصِیلا

عربی مین ترجمہ کرو

(۱) جب تم نقشہ مین چارون طرفین پہچاننا چاہو تو نقشہ کو سیدھا سامنے رکھو
پس جو (جہت) اوپر ہوگی وہ شمال ہے اور جو نیچے ہوگی وہ جنوب اور جو داہنی
طرف ہے وہ مشرق اور جو بائین طرف ہے وہ مغرب ہے (۲) ہندوستان کے
نقشہ مین کلکتہ مشرق مین نظر آئیگا اور کراچی مغرب مین اور کوہ ہمالیہ کا سلسلہ شمال
مین اور سیلون جنوب مین (۳) میرے گھر کے شمال مین بازار ہے اور جنوب مین
مدرسہ ہے اور مشرق مین سڑک ہے۔ اور مغرب مین ایک باغچہ ہے (۴) ہمارا
مدرسہ مشرق کی طرف تقریباً تین میل کے فاصلہ پر ہے (۵) ہم دن بھر علم حاصل کرنے
مین مصروف رہتے ہین اور سورج غروب ہونے سے ذرا پہلے کرکٹ کھیلنے کے لئے
چلے جاتے ہین (۶) ہم اپنے استاد کے سامنے کھڑے رہتے اور سبق پڑھتے ہین۔

(۷) تیرے پیچھے کون کھڑا ہے (۸) اس تصویر مین دیکھ میرے دائین طرف میرا بڑا بھائی بیٹھا ہے اور میرے بائین جانب میرا چھوٹا بھائی کھڑا ہے اور میرے پیچھے میرا خادم کھڑا ہے (۹) صبح شام ورزش کرنا تیری صحت کے لئے ضروری ہے (۱۰) اے میرے دوستو مسجد مین داخل ہو اور عشا کے بعد اپنے گھرون مین داخل ہو جاؤ اور رات کے وقت گھر سے باہر نہ نکلو +

الدرس الرابع والخمسون

(۶) الحال

۱ - حال وہ اسم ہے جو فاعل یا مفعول کی یا اکٹھا دونون کی یا ظرف یا مجرور کی وہ ہیأت بتائے جو وقوع فعل کے وقت ہو: اُذکُروا اللّٰہَ قیامًا و قعودًا، شربتُ الماءَ صافیا، قاتلتُ زیدا رَاکِبَیْنِ، دَخلتُ المسجدَ مُمتَلِأً من الناسِ، اغتسلتُ فی الحوضِ مملوءً مِنَ الماء

تنبیہ ۱- پہلی مثال مین قیامًا و قعودا فاعل کی ہیأت بتاتا ہے
دوسری مین صافیا مفعول کی، تیسری مین رَاکِبَیْنِ فاعل و مفعول کی
چوتھی مین مُمتَلِأً ظرف کی اور پانچوین مین مَملُوءً مجرور کی ہیأت بتاتا ہے +

۲ - صاحب حال کو ذوالحال کہتے ہین جیسا کہ پہلی مثال مین اذکروا کی ضمیر مستتر (انتم) دوسری مثال مین الماء تیسری مین قاتلتُ مین ضمیر واحد متکلم کی اور زید دونون چوتھی مین مسجد اور پانچوین مین حوض ذوالحال ہین +

۳ - حال عمومًا اسم مشتق اور نکرہ ہی ہوتا ہے۔ جیسا کہ اوپر کی مثالون سے تم

سمجھ سکتے ہو۔ البتہ کبھی اسم معرفہ بھی حال واقع ہوتا ہے : اٰمَنتُ باللّٰہ وحدَہٗ (مین نے اللہ پر ایمان لایا درانحالیکہ وہ ایک اکیلا ہے) اس جملہ مین لفظ وَحدَ ضمیر کی طرف مضاف ہونے کی وجہ سے معرفہ ہوگیا ہے۔ اسم جامد اس وقت حال ہوسکتا ہے جبکہ وہ تشبیہ پر دلالت کرے : کَرَّ عَلِیٌّ اَسَدًا (علی شیر کی حالت مین لوٹا) یا ترتیب پر دلالت کرے : اُدخلوا رَجلاً رَجلاً (ایک ایک ہوکر داخل ہو) یا نرخ بتائے : بِیعَ الزَّیتُ رِطلاً بِدِرْهَمٍ (تیل ایک رطل ایک درم مین بیچا گیا) یا جانبین کے معاملہ پر دلالت کرے : بِعْتُ القَمحَ یدًا بِیَدٍ (مین نے گیہون ہاتھون ہاتھ بیچے یعنی نقدانقدی بیچے) یا وہ موصوف ہو : انا انزلناہ قراٰنًا عربیًّا (ہم نے اسے عربی قرآن کی صورت مین اُتارا) +

۴ - حال کبھی جملہ بھی ہوتا ہے۔ خواہ اسمیہ ہو : اُطلُبِ العِلمَ وَاَنتَ فَتًی (علم طلب کر جبکہ تو جوان ہے) خواہ فعلیہ : رأیتُ زیدًا یَرکَبُ الفرسَ

حال جب جملہ ہو تو ایک رابط کی ضرورت ہے۔ اور وہ یا تو واو (جو اس صورت مین واو حالیہ کہلاتا ہے) ہوگا۔ جیسا کہ اوپر کی مثال مین ہے۔ یا تو ضمیر ہوگی جو ذوالحال کی طرف لوٹتی ہو : نَهَضَ الشاعرُ یُنشِدُ (شاعر شعر سناتا ہوا اُٹھا) یا واو اور ضمیر دونون ہونگے : خَرَجُوا مِن دِیَارِهِم وَهُم اُلُوفٌ +

۵ - قرینہ موجود ہو تو حال کے ماقبل کا جملہ (فعل و فاعل) حذف کر دیتے ہین چنانچہ کوئی سفر کو روانہ ہوتا ہے تو کہتے ہین سالِمًا غانِمًا جو دراصل ہے اِذهَب سَالِمًا وَارجِع غَانِمًا (سلامتی کے ساتھ جا اور مقصد حاصل کرتا ہوا واپس لوٹ آ) اسی طرح سوال کا قرینہ موجود ہو تو جواب مین جملہ حذف کر سکتے ہین۔ مثلاً

کوئی کہے کیف طَوَیْتَ الطریقَ (تم نے راستہ کس طرح طے کیا) تو کہہ سکتے ہیں رَاکِبًا جو دراصل ہے طَوَیْتُ رَاکِبًا۔

۶۔ کبھی حال متعدد ہوتے ہیں: رَجَع موسیٰ اِلیٰ قومہ غَضبانَ اَسِفًا (موسیٰ اپنی قوم کی طرف غصے اور افسوس کی حالت میں لوٹے)

۷۔ ذیل کے جملوں کی تحلیل کرو:۔ اٰتَیْنَاہُ الحُکْمَ صَبِیًّا، جَاءُوا اَبَاھُم عِشَاءً یَبْکُون

اس طرح: (اٰتینا) فعل ماضی معروف مبنی ہے۔ اس میں ضمیر جمع متکلم ہے جو اس کا فاعل ہے۔ (ہُ) پہلا مفعول بہ اس لئے محلاً منصوب ہے (الحکم) دوسرا مفعول بہ ہے اس لئے منصوب ہے۔ (صَبِیًّا) حال ہے پہلے مفعول کا اس لئے منصوب ہے سب ملکر جملہ فعلیہ ہوگیا

(جاءوا) فعل ماضی معروف اس میں ضمیر جمع غائب کی ہے جو اس کا فاعل ہے (ابا) مفعول ہے اس لئے منصوب ہے اس کا نصب الف سے آیا ہے۔ (ھُم) ضمیر مجرور متصل، مضاف الیہ ہے اس لئے محلاً مجرور ہے۔ (عِشَاءً) ظرف زمان مفعول فیہ ہے اس لئے منصوب ہے (یَبْکُوْنَ) فعل مضارع اس میں ضمیر جمع مذکر غائب (ھُم) ہے جو اس کا فاعل ہے۔ فعل و فاعل ملکر جملہ فعلیہ ہوکر حال ہے جاءوا کی ضمیر کا۔ اس لئے یہ جملہ محلاً منصوب ہے۔ سب ملکر جملہ فعلیہ ہوگیا۔

سلسلۃ الالفاظ نمبر ۴۶

اٰذٰی (۱) ایذا دینا	اَوْزَعَ (۱) ترغیب دینا
اِصْطَفَّ (۶) صفیں بنانا	تَبَسَّمَ (۵) مسکرانا

تَوَقُّعٌ (۵) اُمید کرنا۔ راہ دیکھنا	سَکْرَانُ (ج سُکَارٰی) مست
جُنُبٌ جس کو نہانے کی حاجت ہو	عَاشَ (ی۔ض) زندگی گذارنا
حَلْقٌ (۲) سر مُنڈانا	فَجَّۃٌ کچا
رَاءٰی (۳) دکھاوے کا کام کرنا	قَصْرٌ (۲) کوتاہ کرنا۔ سر کے بال چھوٹے کروانا
رَاکِعٌ (ج رُکَّعٌ) جھکنے والا	کَسْلَانُ (ج کُسَالٰی) سُست
سَاجِدٌ (ج سُجَّدٌ) سجدہ کرنے والا	مُسْرَجٌ زین کسا ہوا
سَادَ (و۔ن) سردار ہونا	

مشق نمبر ۴۸

تنبیہ ۲۔ ذیل کے جملوں میں حال اور ذوالحال کو پہچانو اور انکے اقسام میں غور کرو۔

(۱) اذا اجتهدَ الطالب صغيرًا سادَ كبيرًا (۲) عِشْ عزيزًا اَوْمُتْ كريمًا (۳) ولّى العدوُّ مُدْبِرًا (۴) لا تاكل الفواكهَ فَجّةً ولا الطعام حارًّا (۵) لا تَشْرَب الماء مكشوفًا (۶) رَكِبْتُ الفرس مُسْرَجًا (۷) قلّبنا الكتاب صفحةً صفحةً و قرأناه بابًا بابًا (۸) السُّعداءُ يشاهِدون اللهَ فى الجنة وَجهًا الى وجهٍ (۹) لا تخرج فى الليل وحدكَ (۱۰) اِصْطَفَ التلامذة ثلثة ثلثة (۱۱) يموت التقى وقلبه مطمئن والسعادة تَنْتَظِره ويموت الشقىّ وضميره يُعذّبه والشقاوة يتوقّعه (۱۲) رَضِيتُ بالله ربًّا و بالاسلام دينا و بمحمّدٍ رسولًا

مِنَ القرآن

(۱۳) یاَیُّھا الذین آمنوا لا تقربوا الصلوٰۃَ وانتم سُکاریٰ حتّیٰ تَعلموا ما تقولون ولا جُنُباً (۱۴) ما کان اللہ لیعذِّبھم وانت فیھم وما کان اللہ مُعذِّبھم وھم یستغفرون (۱۵) اِھبِطُوا بَعْضُکم لبعض عدوٌّ (۱۶) اذ قال لقمان لِابنِہٖ وھو یَعِظُہ یابُنَیَّ لا تُشرِکْ باللہ اِنَّ الشِّرکَ لَظُلمٌ عظیم (۱۷) تراھم رُکَّعاً سُجّداً یبتغون فضلاً من اللہ ورضوانا (۱۸) وَلا تَمُوْتُنَّ اِلَّا وَاَنْتُم مُسْلِمُوْنَ (۱۹) لَتَدْخُلُنَّ المسجِدَ الحرامَ اِن شاء اللہ آمنین مُحَلِّقِیْن رُؤُسَکم وَمُقَصِّرِین لا تخافون (۲۰) فَتَبَسَّمَ ضاحکا من قولھا وقال رَبِّ اَوْزِعْنی اَنْ اَشکُرَ نِعمتَكَ التی اَنعمتَ عَلَیَّ وعلیٰ والِدَیَّ (۲۱) فما لَھُم عن التَّذکِرۃ مُعْرِضِین (۲۲) واِذا قاموا الی الصلوٰۃ قاموا کُسالیٰ یُرَاءُون النّاسَ (۲۳) یا قومِ لِمَ تُؤْذُوْنَنِیْ وَقَدْ تعلمون اَنِّی رسولُ اللہِ الیکم

عربی میں ترجمہ کرو

(۱) لڑکے جب چھوٹے پن کی حالت میں محنت کرتے ہیں تو بڑے پن کی حالت میں سردار ہوتے ہیں (۲) میں نے اس کتاب کا ایک ایک ورق اُلٹا اور ایک ایک باب پڑھ ڈالا (۳) گرم گرم چائے مت پی کیونکہ وہ دانتوں کیلئے مضر ہے (۴) میں مدرسہ میں داخل ہوا حالانکہ میری کلاس میں سب لڑکے حاضر ہو چکے تھے (۵) میں اور میرا باپ جمعہ کے روز مسجد میں آئے جبکہ خطیب

منبر پر کھڑا ہو کر خطبہ دے رہا تھا (۶) میرے بھائیو تم مدرسہ ہرگز نہ چھوڑو مگر اس حال مین کہ تم علم دینی و عقلی مین کامل ہو جاؤ (۷) منافق نماز کے لئے کھڑا ہوتا ہے تو سُست اور ریاکار ہو کر کھڑا ہوتا ہے (۸) اے شریف عورت تو مجھے کیون ایذا دیتی ہے حالانکہ تو جانتی ہے کہ مین تیری بھلائی کا طالب ہون (۹) اللہ تعالیٰ بندے کو عذاب نہین دیتا جبکہ وہ مغفرت کا طالب ہو (۱۰) اب تم اطمینان اور امن و امان کے ساتھ حج کے لئے جاؤ کیونکہ سلطان عبدالعزیز آل سعود نے حجاز کی پاک سرزمین مین وہ امن قائم کیا ہے جو کسی نے صدیون سے (مُنْذُ قُرُوْنٍ) نہ دیکھا نہ سُنا ؛

الدرس الخامس والخمسون

(۷) التمییز

۱۔ تمیز وہ اسم ہے جو اسم مُبہَم کے اِبہام کو دور کرے رِطْلٌ زَیْتًا (ایک رطل تیل) یہان رِطْلٌ اسم مُبہَم ہے جو بہتیری چیزون پر بولا جاسکتا ہے۔ زَیْتًا کہنے سے اس کے معنی کی تعیین ہوگئی ؛

تمیز کو مُمَیِّز (الگ کرنے والا) بھی کہتے ہین اور جس لفظ مین سے ابہام کو دور کرے اُسے مُمَیَّز کہتے ہین ؛

۲۔ مُمَیَّز عموماً عدد، وزن، ناپ یا پیمانے کے نام ہوا کرتے ہین۔ اشتریت خمسة عشر کتابا ومنًّا سمنًا وصاعًا برًّا وذراعًا حریرا (مین نے پندرہ کتابین اور ایک من گھی اور ایک صاع گیہون اور ایک گز ریشمی کپڑا خریدا) ؛

۳۔ بعض جملون کے مطلب مین بھی اِبہام ہوتا ہے: اَنَا اَکْثَرُ مِنْکَ (مین تجھ سے

زیادہ ہوں) اس میں یہ اِبہام ہے کہ معلوم نہیں کس حیثیت سے یا کس امر میں زیادہ ہے۔ پس جب کہینگے مَالاً یا عِلماً تو معلوم ہو گا کہ مالی حیثیت سے یا علم کے لحاظ سے زیادہ ہے۔

۴ ۔ تمیز کی شناخت یہ ہے کہ "کیا چیز" یا "کس چیز میں سے" یا "کس حیثیت سے" یا "کس لحاظ سے" کے جواب میں واقع ہو ؛

۵ ۔ کبھی تمیز کو اضافت کے ساتھ یا حرف جر کے ساتھ استعمال کرتے ہیں: عندی رطلُ سَمنٍ یا رطلٌ من السَّمنِ ؛

۶ ۔ اسماء عدد کی تمیز کا اعراب بیالیسویں سبق میں مفصل لکھا گیا جس کا اختصار یہ ہے کہ ثلاثة سے عشرة تک کی تمیز مجرور اور جمع ہوتی ہے۔ مائَةٌ اور اَلفٌ کی تمیز مجرور اور مُفرد ہوتی ہے۔ اور احد عشر سے تسعةٌ وتِسعُون تک منصوب اور مُفرد ہوتی ہے : اشتریتُ خمسَ تفاحاتٍ ومائَةَ رُمّانَةٍ والفَ مَوزٍ (کیلا) واَحدَ عَشرَ قَلماً وثلٰثةً وعشرین کتاباً ؛

۷ ۔ ذیل کے جملوں کی تحلیل کرو :-

(۱) بِعتُ مَنَّینِ سُکَّرًا (میں نے دو من شکر بیچی)

(۲) اِشتَعَلَ الرَّأسُ شَیبًا (بڑھاپے سے سر بھڑک اُٹھا یعنی سفید ہو گیا)

اس طرح :- (بِعتُ) فعل ماضی اس میں ضمیر ہے واحد متکلم کی جو فاعل ہے۔ (مَنَّینِ) مفعول یہ ہے اس لئے منصوب ہے اس کا نصب ـَ ینِ سے آیا ہے پھر وہ مُمَیَّز ہے (سُکَّرًا) تمیز ہے مَنَّین کی۔ اسی لئے منصوب ہے۔ فعل فاعل وغیرہ ملکر جملہ فعلیہ ہوا ؛

(اِشْتَعَلَ) فعل ماضی معروف مبنی فتحہ پر (الرَّأْسُ) فاعل ہے اسی لئے مرفوع ہے۔ فعل و فاعل ملکر جملہ فعلیہ ہے۔ (شَیْبًا) تمییز ہے جو جملہ کے ابہام کو دور کرتی ہے اسی لئے منصوب ہے۔ فعل و فاعل وغیرہ ملکر جملہ فعلیہ ہوا ◆

سلسلۃ الالفاظ نمبر ۴۷

جَرَّۃٌ (ج جِرَار) مٹکا
جَوٌّ آسمان وزمین کے مابین کی فضا
جُنْدٌ (ج جُنُوْد) لشکر
رَاحَۃٌ ہتھیلی
سَحَاب ابر
شَتَوِیٌّ سردی کے موسم کا
صَاعٌ (ج اصواع) پیمانہ ہے تقریبًا چار رطل کا
صَحَا (و۔ن) صاف ہونا
صَلِیَ (س) جلنا۔ جھلسنا
عَائِدَۃٌ (ج عوائد) انعام۔ فائدہ
عَجَّلَ (ف) جلدی کرنا
عَیْلَۃٌ اہل وعیال۔ کنبہ
فَاضَ (ی۔ض) بھرجانا۔ اُبل پڑنا
فَجَّرَ (۲) شگاف کرنا
فَدَّانٌ زمین کی پیمائش کا ایک پیمانہ ہے جو ۲۰۰ مربع بانس کے برابر ہے

اَلْفِطْر عید الفطر
قَصَبٌ بانس۔ گنا
قَمْحٌ گیہوں
مِثْقَال ۴½ ماشہ
مُدٌّ (ج اَمْدَاد) پیمانہ ہے تقریبًا ایک رطل کا
مَرَحٌ اکڑ کر چلنا
مُسْتَقَرٌّ ٹھیرنے کی جگہ
مَقِیْلٌ قول۔ بات
نُحَاسٌ تانبا
یَتِیْمٌ (ج یتامیٰ) جس بچے کا باپ مرگیا ہو
یَوْمَئِذٍ اس روز

مشق نمبر ۴۹

(۱) مثقالُ ذَهَبًا اَرْفَعُ قيمةً من رِطْلٍ نُحاسًا (۲) زكوٰة الفطر صاعُ شَعيرًا و نِصفُ صاعٍ قمحًا (۳) زرعت فدّانا قصبا (۴) خمسة أمداد قمحا جَيّدا يبلغ ثمنُها مائةَ قرش (۵) الليمون البرتقال من ألذِّ الفواكه الشتويّه طعمًا واحسنها منظرا واطولها بقاءً (۶) إشربْ فنجانا قهوةً ولا تشربنّ الخمرَ أبدًا فإنها اقلُّ نفعا واكثر ضررا واكبر إثما (۷) جرّةٌ ماءً تكفي يومًا لشُرْب عَيْلةٍ صغيرةٍ (۸) الانسان أعدلُ الحيوان مِزاجا وأكملُه أفعالا وألطفه حِسًّا (۹) صحا الجوّ فما ترى فيه قدرَ راحةٍ سحابًا (۱۰) فاضَ قلبُ الوالِد سرورا متى بلغه أنّ اولاده ناجحون فى الامتحان (۱۱) طاب رئيس المدرسة نفسا لمّا رأى التلامذةَ ناجحين (۱۲) خيرُ الاعمال أعجلها عائدة واكثرها فائدة

من القرآن

(۱۳) فجّرنا الارضَ عُيونًا (۱۴) اللهُ خيرٌ حافظًا (۱۵) لا تدرون أيهم أقرب لكم نفعا (۱۶) اصحابُ الجنّةِ يومئذٍ خيرٌ مُستقرًّا و أحسن مقيلًا (۱۷) إنّ الذين يأكلون أموالَ اليتامى ظُلما إنما يأكلون فى بُطونهم نارا وسيَصلَونَ سَعيرا (۱۸) وأنّا لمسنا السّماءَ فوجدناها مُلِئَتْ حَرسًا شديدًا و شُهُبًا (۱۹) إنما إلٰهكم الله الذى لا اله الا هو وسع كلَّ شئٍ عِلمًا (۲۰) قُل هل نُنبّئكُم

بِالْاَخْسَرِيْنَ اَعْمَالًا (۲۱) فَسَيَعْلَمُوْنَ مَنْ هُوَ شَرٌّ مَّكَانًا وَّاَضْعَفُ جُنْدًا (۲۲) وَلَلْاٰخِرَةُ اَكْبَرُ دَرَجَاتٍ وَّاَكْبَرُ تَفْضِيْلًا (۲۳) وَرَبُّكُمْ اَعْلَمُ بِمَنْ هُوَ اَهْدٰى سَبِيْلًا (۲۴) وَلَا تَمْشِ فِى الْاَرْضِ مَرَحًا اِنَّكَ لَنْ تَخْرِقَ الْاَرْضَ وَلَنْ تَبْلُغَ الْجِبَالَ طُوْلًا

عربی مین ترجمہ کرو

(۱) ہم نے ایک تولہ [تولة] سونا ۲۱ روپے مین خریدا (۲) آج کل بمبئی مین ایک من عمدہ گیہون دس روپے مین مل جاتے ہین (۳) ابھی مین نے دو پیالیان کافی پی (۴) تین رطل گھی چھ رطل گوشت کے لئے کافی ہے (۵) محمود علم کے لحاظ سے خالد سے بڑا ہے اور عمر کے لحاظ سے اس سے چھوٹا ہے (۶) اونٹ جسامت [جَسَامَةٌ] اور فرمانبرداری اور قناعت کے لحاظ سے سب جانورون مین زیادہ مشہور ہے (۷) ہندوستان مین موسم گرما کے میوون مین مزہ اور خوشبو کے لحاظ سے آم [أَنبَهٌ] بہت ہی مشہور ہے (۸) مین نے جب تمھارے چھوٹے بھائی کی کامیابی کی خبر سُنی تو میرا دل خوشی سے بھر گیا (۹) بڑا وہ ہے جو علم وعقل مین بڑا ہو (۱۰) یہ گھر طول مین تیس گز ہے اور عرض مین پندرہ گز ہے +

سوالات نمبر ۱۸

(۱) مفعول فیہ کی تعریف اور اس کے اقسام بیان کرو

(۲) ظرف متصرف اور ظرف غیر متصرف کیا؟ ہر ایک قسم کے دس دس الفاظ لکھو

(۳) کون سی قسم کے اسماء ظرف ہین جو

ظرفیت کی بنا پر منصوب ہونے کی صلاحیت رکھتے ہیں؟

(۴) ظرف کے قائم مقام کون سے الفاظ ہو سکتے ہیں؟

(۵) دس جملے مرتب کرو جن میں ذیل کے الفاظ شامل ہوں:-

ذِرَاعَيْنِ، مِيلَيْنِ، جُنُوْبًا، غَرْبًا، ثَلَاثَ ساعاتٍ، حَوْلًا كامِلًا، غِيَابَ الشمسِ، نِصفَ النهار، اربعةَ اشهرٍ

(۶) ذیل کے جملوں کی تحلیل کرو:-

نُمْتُ نِصْفَ اللَّيلِ، مَشَيْتُ طُوْلَ النهار، نِمْتُ بَعْدَ العشاء إِزَاءَ الشُّبَّاكَةِ (کھڑکی) فَوْقَ السَّرِيرِ

(۷) مفعول معہ کی تعریف کرو

(۸) واو کے بعد کون سی صورت میں نصب پڑھنا ضروری ہے؟

(۹) ذیل کے جملوں میں کہاں کہاں واو کے بعد نصب پڑھنا ضروری ہے اور کیوں؟

كُلْ مِنْ هٰذا الطعام واخاكَ، سافرتُ الى الشام انا واخوكَ، ما لكم واِيّاه، سافر ابراهيمُ وخالد، سِرْ انت وابوكَ، هل تاكل اللّبن والسمكَ، سلّمت عليه واقاربه، سلّمنا عليك وعلى عمّكَ

(۱۰) مذکورہ جملوں کی تحلیل کرو

(۱۱) حال کی تعریف کرو

(۱۲) ذوالحال کسے کہتے ہیں؟

(۱۳) حال عموماً کیسا اسم ہوا کرتا ہے؟

(۱۴) اسم جامد حال کب واقع ہو سکتا ہے؟

(۱۵) ذیل کے جملوں میں حال اور ذوالحال کو پہچانو اور دیکھو کونسا حال معرفہ ہے اور کونسا نکرہ۔ کونسا مفرد ہے اور کونسا جملہ۔ اور جملہ ہے تو اس میں رابطہ کیا ہے؟

أَنْتَ الَّذِی وَلَدَتْكَ اُمُّكَ بَاكِيًا
وَالنَّاسُ حَوْلَكَ يَضْحَكُوْنَ سُرُوْرًا
فَاحْرِصْ عَلٰی عَمَلٍ تَكُوْنُ اِذَا بَكَوْا
فِی يَوْمِ مَوْتِكَ ضَاحِكًا مَسْرُوْرًا

كَيْفَ تَكْفُرُوْنَ بِاللّٰهِ وَكُنْتُمْ اَمْوَاتًا فَاَحْيَاكُمْ ثُمَّ يُمِيْتُكُمْ ثُمَّ يُحْيِيْكُمْ وَجَاءَ مِنْ اَقْصَی الْمَدِيْنَةِ رَجُلٌ يَسْعٰی وَلَا تَجْعَلْ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ فَتَقْعُدَ مَذْمُوْمًا مَخْذُوْلًا، وَقُلْ رَبِّ ارْحَمْهُمَا كَمَا رَبَّيَانِیْ صَغِيْرًا، قَالَتْ رَبِّ اَنّٰی يَكُوْنُ لِیْ غُلَامٌ وَلَمْ يَمْسَسْنِیْ بَشَرٌ وَلَمْ اَكُ بَغِيًّا، وَاِذَا مَرُّوْا بِاللَّغْوِ مَرُّوْا كِرَامًا، مَشَی الْمُجَاهِدُوْنَ اِلٰی قِتَالِ اَعْدَاءِهِمْ جَنْبًا اِلٰی جَنْبٍ وَكَتِفًا اِلٰی كَتِفٍ، اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ

(۱۶) تمیز کی تعریف کرو

(۱۷) تمیز کا دوسرا نام کیا ہے؟

(۱۸) جس کی تمیز ہو اُسے کیا کہتے ہیں؟

(۱۹) عام طور کس قسم کے لفظوں کی تمیز آتی ہے؟

(۲۰) لفظ مفرد کے سوا اور کس چیز کی تمیز آتی ہے؟

(۲۱) تمیز کی شناخت کیا ہے؟

(۲۲) تمیز کا اعراب کیا ہوتا ہے؟

(۲۳) اسماء عدد کی تمیز کا اعراب مختصر طور پر بیان کرو۔

(۲۴) ذیل کے جملوں میں پہچانو کون سی تمیز اسم مفرد کا ابہام دور کرتی ہے اور کونسی جملہ کا ابہام دور کرتی ہے؟

اِشْتَرَوْا عَشَرَةَ اَكْيَاسٍ (بوریان) قَمْحًا وعشرين رطلا سمنا وخابية (مٹکا) عَسَلًا، اذا مشی الانسان فی الشمس يَتَصَبَّبُ (ٹپکنے لگتا ہو) بدنه عَرَقًا ليس للكافر مثقال خَرْدَلَةٍ (رائی) ايمانا، عندی ساعة فِضَّةً ولها سِلْسِلَةٌ ذَهَبًا، هذا الكتاب اَصْغَرُ حَجْمًا واكثر نفعا، كَبُرَ مَقْتًا (غصہ) عِنْدَ اللّٰهِ اَنْ تقولوا ما لا تفعلون

الدّرس السّادس والخمسون

(۸) المستثنیٰ

۱۔ جو اسم کسی حرف استثنا کے بعد واقع ہو اسے مستثنیٰ کہتے ہیں۔ اس سے یہ سمجھا جاتا ہے کہ اس کا حکم ماقبل کے برخلاف ہے: جاء القومُ اِلّا زیدًا (قوم آئی مگر زید۔ یعنی زید نہیں آیا) اسی طرح ماجاء احد الا زیدا (کوئی نہیں آیا مگر زید۔ یعنی زید آیا)۔

۲۔ مذکورہ مثالوں میں الفاظ القوم اور اَحَدٌ کو مستثنیٰ منہ کہتے ہیں کیونکہ زید (مستثنیٰ) کو ان میں سے الگ کیا گیا ہے۔

۳۔ حروف استثنا یہ ہیں:۔ اِلّا، غیر، سِویٰ، خَلا، عَدا، حاشا، ان سب کے معنی "مگر" یا "سوا" ہیں۔

۴۔ جو مستثنیٰ اِلّا کے بعد واقع ہو اس کی اعرابی صورتیں حسب ذیل ہیں:۔

(۱) مستثنیٰ منہ مذکور ہو اور اِلّا کے پہلے کلام مُثبت تام ہو تو مستثنیٰ پر نصب پڑھنا چاہیے جیسا کہ پہلی مثال میں ہے۔ (۲) مستثنیٰ منه عبارت میں مذکور ہو اور اِلّا کے پہلے کلام منفی تام ہو تو اس پر نصب پڑھنا بھی جائز ہے اور مستثنیٰ منه کی اعراب میں متابعت بھی جائز ہے: ماجاء احدٌ اِلّا زیدًا بھی کہہ سکتے ہیں۔ اور احدٌ (مستثنیٰ منه) کی متابعت کی وجہ سے زیدٌ بھی کہہ سکتے ہیں (۳) مستثنیٰ منه عبارت میں مذکور نہ ہو اور اِلّا کے پہلے کلام

منفی ناقص ہو تو حالت ترکیبی کے مطابق اس کا اعراب ہوگا۔ جیسا کہ اِلّا کی عدم موجودگی میں ہوتا : ماجاءَ اِلّا زیدٌ، مارایت الا زیدًا، لَمْ اُسَافِرْ اِلّا مَعَ زَیْدٍ +

تنبیہ ۱۔ مستثنیٰ کی تیسری قسم کو مفرّغ بھی کہتے ہیں +

۵۔ مستثنیٰ جب غَیْرُ یا سِوٰی کے بعد واقع ہو تو مجرور رہوگا : ماجاءَ نی احدٌ غیرُ زیدٍ ، مارأیتُ احدًا سِوٰی زیدٍ +

تنبیہ ۲۔ خود غَیْر کا اعراب مستثنیٰ بہ اِلّا کے اعرابوں کے مطابق ہوگا۔ (حسب تفصیل فقرہ ۴) : (۱) حَضَرَ التلامذۃُ غیرَ خالدٍ (۲) ماحضر التلامذۃُ غَیْرَ خالدٍ یا غیرُ خالدٍ (۳) مَاحَضَرَ غیرُ خالدٍ ، مارأیتُ غیرَ خالدٍ لااَکْتُبُ بِغَیْرِ قَلَمٍ +

۶۔ حاشا کے بعد مستثنیٰ کبھی مجرور ہوتا ہے اس بناپر کہ وہ حرف جر ہے اور کبھی منصوب ہوتا ہے۔

خلا اور عدا (جو فعل ماضی ہیں) کے بعد اکثر منصوب ہوتا ہے۔ اور چونکہ مذکورہ دونوں الفاظ حروف جارہ میں بھی شمار کئے گئے ہیں (دیکھو درس ۱-۴۴) اس لئے ان کے بعد مستثنیٰ مجرور بھی ہوجاتا ہے : جاءَ الرجال خلا زیدًا یا خلا زیدٍ۔ معنی دونوں کے یکسان ہیں۔ یعنی لوگ آئے سوا زید کے لیکن جب خلا اور عدا پر لفظ مَا بڑھانے سے معنی میں تغیر نہیں ہوگا : اَلَا کُلُّ شَیْئٍ ماخلا اللّٰہَ باطلٌ (سنو! اللہ کے سوا ہر شے باطل ہے) +

۷۔ یاد رکھو کہ اِلّا دراصل حرف استثنا ہے اور غَیْر دراصل اسم صفت ہے۔ لیکن غیر تو عموماً اِلّا کے معنی میں استعمال کیا جاسکتا ہے۔ اور اِلّا بھی بعض مواقع

مین غیر کے معنی مین استعمال ہوتا ہے، لَوْكَانَ فِيهِمَا اٰلِهَةٌ اِلَّا اللّٰهُ لَفَسَدَتَا اس مثال مین الّا استثنائیہ نہین ہے بلکہ صفتیہ ہے۔ اسی طرح لَا اِلٰہ اِلَّا اللّٰہُ مین +

سلسلة الالفاظ نمبر ۴۸

اِسْتَفْتٰی (۱۰) فتوی طلب کرنا۔ دریافت کرنا	ضَلَالٌ گمراہی
اَنِيْسٌ غمخوار	عَمِهَ (ف) متحیر ہونا۔ بے راہ بھٹکنا
جَنٰی (ض) درخت سے پھول یا پھل توڑنا	غَزَلٌ عورتوں کے متعلق عاشقانہ کلام
حَاقَ (ض) گھیر لینا۔ لپٹنا	قَائِدٌ لشکر کا افسر۔ جنرل
خَلَا (و۔ ن) خالی ہونا	نَيِّرٌ روشنی دینے والا۔ چاند یا سورج
سَيِّئٌ برا	مَارٰی (ی۔۳) باہم جھگڑنا۔ مباحثہ کرنا
صَحِبَ (س) ساتھی ہونا	

مشق نمبر ۵۰

(۱) رأيتُ الجنود الّا القائدَ (۲) لِكُلِّ داءٍ دواءٌ اِلّا الموتَ (۳) يعيش الناس براحة الّا الكسلانَ (۴) اِنْتَبَهَ اقوامُ العالَمِ الّا مسلمي الهند فَهُمْ في غفلتهم يعمهون الا قليلا منهم (۵) صادقتُ كلَّ الجيران الا المتكبّرِين (۶) لم يصحبك عند موتك شئ الّا عملُكَ (۷) لا يقع الحال الّا نكرةً مشتقّةً (۸) لا تظهر الكواكب نهارًا الّا النيّرانِ يا الّا النيّرَيْنِ (۹) ما جَنَيْتُ الزهرَ الّا وردةً (۱۰) لا يأبَى الكرامةَ الّا اللئيمُ (۱۱) لم تَخْلُ منظومات الشُّعَراء من الغَزَل سوى ديوانِ ابي العتاهية والخنساءِ (۱۲)

مالی انیسٌ سوی الکتاب (۱۳) ما ساد الا المجتهد ولا اُحْتُرِمَ الا العالِم (۱۴)
لا یُسْئَلُ الانسان الاّ عن عمله (۱۵) لا یاکل مالَكَ الا تقیٌّ ولا تاکل الاّ
مالَ تقیٍّ (۱۶) لن اَتّبِعَ غیرَ الحق ولا اخشیٰ غیرَ اللهِ

من القرآن

(۱۷) فَشَرِبُوا منه الا قلیلاً منهم (۱۸) واذ قلنا للملئکة اسجدوا لِآدم
فسجدوا الّا اِبْلیسَ (۱۹) ما هذه الحیوةُ الدنیا الا لهوٌ ولعبٌ (۲۰) لا
یحیق المکر السّیّئُ الا باهله (۲۱) ما ارسلناك الّا رحمةً للعالمین (۲۲)
ما وجدنا فیها غیرَ بیتٍ من المسلمین فما ذا بعدَ الحقِّ الا الضلال (۲۳)
لا یَعلَم الغیبَ الّا اللهُ (۲۴) هل جزاء الاحسان الّا الاحسانُ (۲۵)
قُل ربّی اَعلمُ بِعِدَّتِهِم ما یَعْلَمُهُم الا قلیلٌ فلا تُمارِ فیهم الّا مِراءً ظاهرا
ولا تَسْتَفْتِ فیهم منهم احدا

عربی مین ترجمہ کرو

(۱) سب لڑکے کامیاب ہوتے ہین مگر سُست لڑکا (۲) مسلمان عورتین حجاب
کے ساتھ نکلتی ہین مگر خالدہ (۳) مین نے اِن پھلون مین سے کچھ نہین لیا مگر
ایک نارنگی (۴) مسلم کسی سے نہین ڈرتا مگر اللہ سے (۵) مین نے سب سے دوستی
کی مگر متکبر سے (۶) ہم اللہ کے سوا کسی کی بندگی نہین کرتے (۷) لڑکیون نے
انعام پایا مگر ایک سست لڑکی نے نہین پایا (۸) آج ہمارے درجہ مین سب لڑکے
حاضر ہین مگر محمود (۹) کسی مدرسہ مین انگریزی اور عربی نہین سکھائی جاتی ہے مگر
مدرسۃ الاسلام متعلق منارہ مسجد مین +

الدَّرْسُ السَّابِعُ وَالْخَمْسُوْن

(۹) اَلْمُنَادٰی

(۱۰) اَلْمَنْصُوْبُ بِلَا لِنَفْیِ الْجِنْس

۱- منادیٰ وہ اسم ہے جو حرف ندا (دیکھو درس ۴۴-۴) کے بعد واقع ہو، جس سے اس اسم کے مسمّٰی کو متوجہ کرنا مقصود ہو: یَا عَبْدَ اللّٰہِ +

۲- منادیٰ اسی وقت منصوب ہوگا جبکہ وہ مضاف ہو یا مضاف کے مشابہ ہو یا نکرہ غیر مقصودہ ہو، یا رَبَّ الْعٰلَمِیْنَ، یا رَؤُوْفًا بالعباد، یا غَافِلًا تَنَبَّہْ +

تنبیہ ۱- پہلی مثال مضاف کی دوسری مشابہ بالمضاف کی اور تیسری نکرہ غیر مقصودہ کی ہے۔

مشابہ بالمضاف سے مراد وہ مرکب ناقص ہے جس کے معنی مرکب اضافی سے ملتے جلتے ہوں: رَؤُوْفٌ بالعباد کے معنی رَءُوْفُ العبادِ کے مشابہ ہیں۔ اسی طرح یا طالعًا جبلًا اور یا طالعَ الجبلِ (اے پہاڑ کے چڑھنے والے) باہم مشابہ ہیں۔

نکرہ غیر مقصودہ سے یہ مراد ہے کہ پکارنے میں کسی خاص شخص کا قصد نہ کیا جائے جیسے اندھا پکارتا ہے یا رَجُلًا خُذْ بِیَدِی (اے مرد میرا ہاتھ پکڑ)۔ اور جب خاص شخص کا قصد کیا جائے تو وہ نکرہ مقصودہ ہوگا اور وہ حالتِ ندا میں مضموم ہوگا: یا رَجُلُ۔ البتہ جب وہ موصوف ہو تو اس پر نصب ہی پڑھا جائیگا، یا رَجُلًا صالحًا +

۳۔ اگر منادیٰ مفرد (غیر مضاف) ہو تو اسے حالتِ رفعی میں سمجھنا چاہیے مگر اس پر تنوین نہیں داخل ہوگی: یَا زَیْدُ، یَا رَجُلُ، یَا رَؤُفُ، یَا رَجُلَانِ، یَا مُؤمِنُوْنَ ۔

۴۔ معرف باللام کو منادیٰ بنانا ہو تو حرفِ ندا کے بعد لفظ اَیُّھَا (مذکر کے لئے) یا اَیَّتُھَا (مونث کے لئے) بڑھانا چاہیے۔ یا اسم اشارہ بڑھانا چاہیے: یَا اَیُّھَا الرَّسُوْلُ بَلِّغْ مَا اُنْزِلَ اِلَیْکَ، یَا اَیَّتُھَا النَّفْسُ المُطْمَئِنَّةُ، یَا ھٰذَا الرَّجُلُ، یا ھذہ الابنةُ ۔

لیکن لفظ اللہ (جو معرف باللام ہے) کے ساتھ کوئی لفظ بڑھانے کی ضرورت نہیں: یَا اَللّٰہُ، اور اکثر حرفِ ندا اس پر سے حذف کر کے آخر میں میم مشدد بڑھا دیتے ہیں: اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ ۔

۵۔ بعض موقعوں میں حرفِ ندا کو حذف بھی کر دیتے ہیں: یوسفُ اَعْرِضْ عن ھذا۔ رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا ۔

۶۔ کبھی منادیٰ کے آخر کا حرف تخفیف کے لئے گرا دیتے ہیں: یا مالِکُ سے یَا مَالِ، یا منصورُ سے یَا مَنْصُ، یَا عَبَّاس سے یَا عَبُّ، اَفَاطِمَةُ سے اَفَاطِمَ (اے فاطمہ)۔ اس عمل کو ترخیم کہتے ہیں اور ایسے منادیٰ کو منادیٰ مُرَخَّم کہتے ہیں ۔

۷۔ کبھی محبت اور درد سے مُردے کو پکارتے ہیں، اس وقت عموماً اُس کے آخر میں اہ بڑھا دیتے ہیں: یا محمداہ، وا اُمّاہ۔ ایسے منادیٰ کو مندوب کہتے ہیں اور اس پر زیادہ تر وا داخل کرتے ہیں ۔

۸۔ جس وقت لَا کا استعمال جنس کی نفی کے لئے ہو اس وقت اُسے لَا

لِنَفْیِ الْجِنْس کہتے ہیں۔ اس کے بعد اسم نکرہ پر فتحہ پڑھتے ہیں: لَارَجُلَ فِی الدَّارِ (گھر میں کوئی مرد نہیں ہے) لَا شَکَّ فِیْہِ (اس میں کوئی شک نہیں) لَا مُتَّحِدَیْنِ مغلوبانِ، لَا مُخْتَلِفِیْنَ منصورُوْنَ۔ لَاحَوْلَ وَلَاقُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰہ +

تنبیہ ۲۔ اِنَّ اور اس کے اخوات کا اسم اور کَانَ اور اس کے اخوات کی خبر بھی منصوبات میں داخل ہیں۔ چونکہ مقدم الذکر کا بیان درس ۴۴-۲) میں اور مؤخر الذکر کا بیان درس ۳۸ میں گذر چکا اس لئے یہاں اُن کے اعادے کی ضرورت نہیں +

سلسلۃ الالفاظ نمبر ۴۹

اَبْشَرَ (۱) خوشخبری دینا یا پانا	دَفْتَرٌ کاپی بُک
اِسْتَعْبَدَ (۱۰) غلامی کرانا	رَشِیْدٌ سمجھ دار
اَفْتٰی (۱) فتویٰ دینا	رَفَثٌ گالی گلوچ۔ ہم بستری
اَقْلَعَ (۱) رک جانا	سَبُّوْرَةٌ تختۂ سیاہ۔ بورڈ
اَلْھٰی (و-۱) غفلت میں ڈالنا	سَمِیْنٌ موٹا } ج سِمَانٌ
بُشْرٰی خوشخبری	سَمِیْنَةٌ موٹی } ج سِمَانٌ
بَلَعَ نگل جانا	سُنْبُلَةٌ (ج سَنَابِلُ) خوشہ
تَبَصَّرَ (۴) دیکھنا	شَابٌّ (ج شُبَّانٌ) جوان
تَدَلُّلٌ ناز و انداز	شَائِبٌ (ج شِیْبٌ) بوڑھا
جِدَالٌ باہم جھگڑنا۔ مباحثہ کرنا	طَبَاشِیْرٌ کھریا مٹی
خَلَفٌ پیچھے رہنے والا۔ بیٹا	عَجِیْفٌ دُبلا، عَجْفَاءُ دُبلی } ج عِجَافٌ

غَرَّ (ن) فریب دینا (۶) دھوکہ کھانا	مَهْلاً (باز آ۔ ٹھیر جا)
فَاتِحَۃُ الْکِتَابِ سورۂ فاتحہ	نَجَا (و۔ن) نجات پانا
فُسُوْقٌ گناہ کا کام	نَزَعَ (ض) نکال لینا۔ چھین لینا
لَوْحُ الْحَجَرِ سلیٹ	یَابِسٌ خشک
قلم الرَّصَاص پنسل	

مشق نمبر ۵۱

تنبیہ ۳۔ ذیل کی مثالوں میں منادیٰ کے اقسام اور ان کے اعراب پہچانو نیز لا لِنَفْیِ الْجِنْسِ کے اسم کو دیکھو:

(۱) یا عبدالرحمٰن احفظ درسك ولا تکن غافلاً عن یوم الامتحان (۲) یا سَیِّدَ القوم کن خادماً فتکون (منصوب ہے دیکھو درس ۴۵-۴) مخدوماً (۳) یا ابا سعیدٍ هلّا تُعلِّم ولدك لساناً عربیاً (۴) یا ساعیاً فی الخیر اَبْشِرْ بالنّجاح (۵) هیا اٰخذاً بید الضعیف سَتُجْزٰی بما یُرْضِیْكَ (۶) یا اخوانی اُوْصِیکم بتقوی الله (۷) اَیْ اخوانَ الصّفا بُشْرٰی لکم بحسن المعاشرۃ (۸) یا ایها الشبّان من المسلمین تعلّموا علوماً قدیمۃ وجدیدۃ وصنائعَ الشرقِ والغرب لِتَنْجُوا مِنِ اسْتِعْبَادِ الافرنجیّین فلا نجاحَ لکم الّا بهذا (۹) اَفَاطِمُ مَهْلاً بعضَ هذا التّدلُّلِ (۱۰) یا تلمیذُ اشْتَرِلَكَ لوح الحجر وقلم الرّصاص ودَفاترَ (۱۱) یا استاذ علّمنی کیف اُصَوِّر صورۃ الشجرۃ بالطباشیر علی السّبُّوْرَۃ (۱۲) یا مُحَمَّدُ ویا رَشِیْدُ اجْتَهِدَا فی العلم والعمل الصالح کَیْ تکونا عبدین صالحین لربّکما وخلفینِ رشیدینِ لِاَبِیکما (۱۳) السلام علیك ایّها النّبیّ ورحمۃ

اللہ وبرکاتہ (۱۴) لانعمۃ اعظم من الصحۃ (۱۵) لاشفیع انفع من
التوبۃ (۱۶) لاسیف اقطع من الحق (۱۷) لا شئ افضل من الادب
(۱۸) لا متذاکرین ناسیان (۱۹) لا عدو لک اضر من نفسک (۲۰) لا
طاعۃ لمخلوق فی معصیۃ الخالق (۲۱) لاصلوٰۃ الا بفاتحۃ الکتاب (۲۲)
اللّٰھم لا مانع لما اعطیت ولا معطی لما منعت

من القرآن

(۲۳) ربنا اٰتنا فی الدنیا حسنۃ وفی الاٰخرۃ حسنۃ وقنا عذاب النار
(۲۴) یا بنی اسرائیل اذکروا نعمتی التی انعمت علیکم (۲۵) قل اللّٰھم
مالک الملک تؤتی الملک من تشاء وتنزع الملک ممن تشاء (۲۶) یا ایھا
الذین اٰمنوا لا تلھکم اموالکم ولا اولادکم عن ذکر اللہ (۲۷) یا ایتھا النفس
المطمئنۃ ارجعی الی ربک راضیۃ مرضیۃ (۲۸) یوسف ایھا الصدیق
افتنا فی سبع بقرات سمان یأکلھن سبع عجاف وسبع سنبلٰت خضر واخر
یابسات (۲۹) یا اخت ھٰرون ما کان ابوک امرأ سوء وما کانت امک بغیا
(۳۰) قلنا یا نار کونی بردا وسلاما علی ابراھیم (۳۱) قیل یا ارض ابلعی ماءک
ویا سماء اقلعی (۳۲) وقل رب [؟] یا ربی زدنی علما (۳۳) یحسرۃ علی
العباد ما یأتیھم من رسول الا کانوا بہ یستھزءون (۳۴) ذٰلک الکتاب
لاریب فیہ (۳۵) فلا رفث ولا فسوق ولا جدال فی الحج (۳۶) فاذا نفخ
فی الصور فلا انساب بینھم یومئذ ولا یتساءلون (۳۷) فمن تعجل فی یومین
فلا اثم علیہ ومن تأخر فلا اثم علیہ لمن اتقی (۳۸) قالوا سبحٰنک لا علم لنا

اِلاَّ مَا عَلَّمْتَنَا ؛

عربی میں ترجمہ کرو

(۱) اے عبدالکریم تم علم کے لئے کوشش کیون نہین کرتے؟ (۲) اے میرے بھائی کے بیٹے ہر روز صبح سویرے اُٹھ اور میرے ساتھ نماز کے لئے چل (۳) اے یوسف کے بھائی کیا تو میرے ساتھ کرکٹ کھیلیگا؟ (۴) محمود! تم ان دونون کیسا پڑھتے ہو؟ (۵) اے حاجی اسمٰعیل [الحاج اسمعیل] کے بیٹو! تم اپنے نیک باپ کی پیروی کرو (۶) اے شریف بی بی! اپنے لڑکون اور لڑکیون کو ادب سکھاؤ (۷) بھائیو! علوم دینیہ و علوم جدیدہ حاصل کرو اور یورپ و امریکہ کے تمام علوم سیکھو تاکہ اپنے پیارے وطن کو اجنبیون کے تسلط سے [من سَلْطَنَةِ الأجانب] نکال سکو (۸) اے اللہ پر ایمان لانے والے غیر اللہ سے مت ڈر (۹) میری قوم کے نوجوانو! قرآن حکیم کو سمجھو اور اس کی ہدایت پر عمل کرو اسی مین تمہاری اور تمہاری قوم کی فلاح ہے (۱۰) اے طالبعلم اگر تو اس کتاب کو پڑھیگا اور یاد رکھیگا تو علم صرف و نحو مین تیرے لئے کافی ہوگی (۱۱) کوئی کتاب قرآن حکیم سے زیادہ مفید نہین ہے (۱۲) علم سے زیادہ قیمتی [أَرْفَعُ قِيمَةً] کوئی دولت نہین ہے (۱۳) مدرسہ مین کوئی لڑکا حاضر نہین ہے کیونکہ آج جمعہ کا دن ہے (۱۴) میرے پاس نہ کوئی کتاب ہے نہ کوئی کاغذ ہے (۱۵) نماز سے افضل کوئی عبادت نہین ہے (۱۵) نیک عمل سے زیادہ کامیاب کوئی سفارشی نہین ہے (۱۶) اللہ کی توحید سے بڑھکر کوئی وسیلہ نجات کے لئے نہین ہے ؛

سوالات نمبر ۱۹

(۱) مستثنیٰ کی تعریف کرو

(۲) مستثنیٰ کی کتنی قسمیں ہیں ؟

(۳) مستثنیٰ کا اعراب مع امثلہ لکھو

(۴) پندرہ جملے مرتب کرو جن میں سے پانچ جملوں میں مستثنیٰ واجب النصب ہو اور پانچ میں جائز النصب ہو اور پانچ کے اعراب میں اِلّا کو کوئی دخل نہ ہو۔

(۵) جملہ میں غَیر کا اعراب کیا ہوگا ؟

(۶) منادیٰ کسے کہتے ہیں ؟

(۷) منادیٰ کے مختلف اعراب بیان کرو۔ اور ہر ایک کی پانچ مثالیں دو۔

(۸) منادیٰ مرخّم کسے کہتے ہیں ؟

(۹) مندوب سے کیا مراد ہے اور اس کا استعمال کس طرح ہوتا ہے ؟

(۱۰) لا لنفی الجنس کا اسم پر کیا عمل ہوتا ہے ؟

(۱۱) ذیل کے جملوں میں، منصوبات کی قسمیں الگ الگ لکھو :-

قال اعرابیٌ ابلغُ[1] الناسِ اَحسنهم لفظا واسرعُهم[2] بدیهةً[3]، عِش قانعا وعاشِر الناسَ مُتواضِعا، یا مُفتخِراً بالحَسَب[4] اِنّ الفخرَ بالادب، لایزالُ الجاهلُ لاهِیًا[5] یبیتُ قلبُه خالیًا ویُصبحُ طَرَفُه[6] ساهِیًا،

لِکُلِّ داءٍ دَوَاءٌ یُستَطَبُّ[7] بِهٖ
اِلّا الحَماقَةَ اَعْیَتْ[8] مَنْ یُداوِیها[9]

لا شئَ اعزَّ عند العاقل من وطنه الذی رُبّیَ[10] صغیرًا فوق اَرضِهٖ وتحتَ سمائِه وانتفع زمنًا بنباته وحیَوانه وعاش فیه انسا بین اهله

[1] زیادہ بلیغ [2] زیادہ تیز پھرتیلا [3] حاضر کلامی [4] مال و ثروت [5] غافل [6] نظر [7] اِسْتَطَبَّ (س) علاج چاہنا [8] اَعْیٰی (۱) تھکا دینا [9] داوٰی علاج کرنا [10] رَبّٰی (۲) پرورش کرنا

ومع عشیرته[1]، لم یألف الا معاهده[2]	لحقوقهم و واجباتهم واضحی العلم
ولم یزد الا موارده[3]، نظر قبل کل	بینهم ارفع الاشیاء قیمةً واعزها
شیٔ شکله فصادف[4] حبّه قلبًا	مطلوبا فیا طالبَ الشرف اَحبِب
خالیا فتمکن[5] منه ولا یعیش الانسانُ	وطنَکَ فاِنّ حُبّ الوطن من
عیشا رغدا ولا یسعد سعادة تامّة	حمید الخصال بل کما[6] قیل حُبّ الوطن
اِلّا اذا اصبح اهل بلاده عارفین	من الایمان

الدرس الثامن والخمسون

اَلمَجرُورَاتُ
وَالتَّوَابِعُ

۱۔ مجرورات کی صرف دو قسمیں ہیں (۱) مضاف الیہ: خَاتَمُ فِضَّةٍ (۲) وہ اسم جو کسی حرف جارّ کے بعد واقع ہو: خاتَمٌ مِنْ فضةٍ +

مجرورات کی پہلی قسم کا بیان درس (۷) اور (۱۱) میں ہو چکا اور دوسری قسم کا بیان کچھ تو درس (۱۱) میں ہوا اور تمام حروف جارّہ کی تفصیل درس (۴۴-۱) میں لکھی گئی تاہم اس جگہ مرکب اضافی کے متعلق چند باتیں لکھی جاتی ہیں +

۲۔ اضافت کی دو قسمیں ہیں (۱) لفظیہ جس میں مضاف اسماء الصفة (اسم فاعل، اسم مفعول، صفة مشبّهة) میں سے کوئی لفظ ہو: سالکُ الطریق،

---

[1] قبیلہ۔ کنبہ [2] مقامات [3] وارد ہونے کی جگہ [4] پانا۔ ملاقات کرنا [5] قدرت پانا [6] جیسا کہ ۱۲

مقطوع الید، حسن الوجہ (۲) معنویہ جس میں مضاف اسماء الصفۃ کے علاوہ کوئی اور اسم ہو: نور القمر

۳- اضافت معنویہ میں مضاف پر نہ تنوین آتی ہے نہ لام التعریف (اَلْ) البتہ اضافت لفظیہ میں مضاف پر اَلْ اس وقت داخل ہو سکتا ہے جبکہ وہ تثنیہ یا جمع مذکر سالم کا صیغہ ہو۔ اور مفرد پر اُس وقت داخل ہو سکتا ہے جبکہ اس کا مضاف الیہ معرّف باللام ہو یا اس کی طرف مضاف ہو: اَلْفَاتِحَا دِمَشْقَ خَالِدٌ وَابُو عُبَیْدَۃَ (رضی اللہ عنہما)، الساکنو مکّۃَ اٰمنونَ الیوم، المتّبع الحقِّ منصورٌ والسّالکُ طریقِ الباطلِ مخذولٌ

الفاتحُ مِصْرَ نہیں کہہ سکتے بلکہ فاتحُ مِصْرَ کہنا چاہیئے کیونکہ مضاف مفرد ہے اور مضاف الیہ نہ تو معرف باللّام ہے نہ معرف باللام کی طرف مضاف ہے ؛

۴- اضافت معنویہ میں نکرہ جب معرفہ کی طرف مضاف ہو تو معرفہ ہو جاتا ہے لیکن اضافت لفظیہ میں مضاف معرفہ نہیں ہو جاتا۔ اس لئے جب یہ مرکّب کسی معرفہ کی صفت واقع ہو تو مضاف پر اَلْ داخل ہونا ضروری ہے: وَلَدٌ حَسَنُ الْوَجْہِ، الولد الحسن الوجہ۔ اگر الولد حسن الوجہ کہیں تو حسن الوجہ صفت نہیں بلکہ خبر ہو جائیگا ؛

التوابع

تنبیہ ۱۔ اسم کو رفع، نصب یا جرّ دینے کے مواقع تم سمجھ چکے۔ اب وہ مواقع بتائے جاتے ہیں جہاں کوئی اسم اعراب میں اسم سابق کا تابع ہوتا ہے ؛

۵- توابع جمع ہے تابع کی۔ تابع سے مراد وہ لفظ ہے جو حالت اور اعراب مین کسی سابق کا پیرو ہو۔ سابق کو متبوع کہتے ہین

تابع کی چار قسمین ہین (۱) نعت یا صفت (۲) توکید (۳) بدل (۴) عطف +

(۱) النّعت (الصّفۃ)

۶- نعت یا صفت وہ تابع ہے جو متبوع کی ذات یا اس کے متعلق کا کوئی وصف بتائے : رَجُلٌ کَرِیْمٌ ، اَلْمَرْءَۃُ اللَّئِیْمَۃُ ، وَلَدٌ کَرِیْمٌ اَبُوْہُ (ایک لڑکا جس کا باپ سخی ہے)۔ پہلی قسم کو نعت حقیقی کہتے ہین اور دوسری کو نعت سببی +

۷- نعت عموماً اسم مشتق ہوتا ہے۔ کبھی اسم جامد بھی ہوتا ہے۔ چنانچہ مَکِّیٌّ ، مَدَنِیٌّ ، ذو مالٍ جیسے الفاظ نعت واقع ہو سکتے ہین : خالِدٌ نِ المَکِّیُّ

۸- نکرہ کی نعت مین جملہ بھی واقع ہوتا ہے، اس جملہ مین ایک ضمیر ہونی چاہیے جو منعوت (موصوف) کی طرف لوٹے : رأیتُ بنتًا تخیطُ الثوبَ (مین نے ایک لڑکی کو دیکھا جو کپڑا سی رہی تھی)، تخیطُ مین ضمیر (ھِیَ) مستتر ہے جو بِنْت کی طرف راجع ہے +

تنبیہ ۲- یاد رکھو نکرہ کے بعد جملے صفت ہوتے ہین اور معرفہ کے بعد حال۔ چنانچہ مذکورہ مثال مین بِنْتًا کو البنتَ کہین تو ما بعد کا جملہ حال کہلائیگا۔ یہ اکثر اس وقت ہے جبکہ نکرہ یا معرفہ فاعل یا مفعول یا خبر واقع ہو +

۹- نعت کی دونون قسمین تعریف و تنکیر مین اپنے منعوت کے مطابق ہونی ضروری ہین۔ اور حقیقی تو افراد، تثنیہ، جمع اور تذکیر و تانیث مین بھی مطابق

ہونی چاہیئے، لیکن منعوت جب غیر عاقل کی جمع ہو تو نعت عموماً واحد مؤنث کا صیغہ ہوتی ہے (دیکھو درس ۵-۶)

نعت سببی ہمیشہ مفرد ہوتی ہے اور تذکیر و تانیث میں اپنے مابعد کے مطابق ہوتی ہے: الولدُ العاقلُ اخوہ، الولدانِ العاقلُ اَخَوَاهُمَا، الاولادُ العاقلُ اِخوَتُهم، الولدُ العاقلة اُختُہ، الولدالعاقلة اختاه، الولدالعاقلة اَخَوَاتُهما، السيداتُ الصالحُ خادموهُنّ، ولدٌ كريمةٌ اُمُّهٗ، بنتٌ كريمٌ ابوها

تنبیہ ۳۔ نعت (صفت) اور خبر اور حال میں باہم مشابہت ہے جملوں میں ان تینوں کو ٹھیک پہچانا کرو مثلاً اِشْتَرَيْتُ الكتابَ النافعَ، اِنّ الكتابَ نافعٌ، اِشتريتُ الكتابَ نافعًا۔ دیکھو ان مثالوں میں لفظ "نافع" پہلی جگہ صفت ہے دوسری جگہ خبر ہے، اور تیسری جگہ حال

(۲) التوكيد يا تاکید

۱۰۔ تاکید وہ تابع ہے جو اپنے متبوع کے متعلق شک و احتمال کو دور کرنے کے لئے ذکر کیا جائے۔ اور اس کی دو قسمیں ہیں، لفظی اور معنوی۔ تاکید لفظی لفظ کے دُہرانے سے ہوتی ہے، خواہ وہ فعل ہو خواہ اسم خواہ حرف خواہ مفرد ہو خواہ مرکب: ظَهَرَ ظَهَرَ الهِلَالُ، انت صادقٌ صادقٌ، لَا لَا اَقُولُ، قد قامتِ الصّلٰوۃُ قد قامتِ الصّلٰوۃُ۔

۱۱۔ تاکید معنوی اِن سات الفاظ کے ذریعے سے ہوتی ہے: نَفْسٌ، عَيْنٌ كُلٌّ، جَمِيعٌ، عامّة، كِلَا اور كِلْتَا (یہ دونوں لفظ تثنیہ کی تاکید کے لئے مخصوص ہیں)؛ حضرالاميرُ نفسُه یا عينُهٗ (امیر بذات خود آیا) سارالجيشُ كُلُّه یا

جمیعہ یا عامّتہُ (لشکر سارا کا سارا روانہ ہوگیا)، طالعتُ الکتابَینِ کلیھما (مین نے دونون کتابین دیکھین) حَلَلتُ المسئلتَینِ کلتَیھِمَا (مین نے دونون سوال حل کرڈالے)۔

۱۲۔ تاکید لفظی مین ایک ضمیر کا ہونا ضروری ہے جو مؤکد کی طرف لوٹے جیسا کہ تم نے اوپر کی مثالون مین دیکھا۔

۱۳۔ اگر ضمیر متصل کی تاکید نَفسٌ یا عَینٌ وغیرہ سے کرنی ہو تو پہلے ضمیر منفصل سے اس کی تاکید کی جائے: قُمتُ انا نفسی، ذھبتَ انت نَفسُکَ، قاماھما کِلاھُمَا۔

(۳) اَلْبَدَلُ

۱۴۔ بدل وہ تابع ہے جس کے ذکر بغیر متکلم کا مقصد ادا نہ ہوسکے۔ اور وہ چار قسم کا ہے (۱) بدل الکل جس کا مفہوم عین متبوع ہو: قال الامام علیؑ (امام یعنی علی نے کہا) اس مثال مین الامام سے مقصد ادا نہین ہوسکتا جب تک علیؑ نہ کہا جائے اور علی وہی ہے جسے الامام کہا گیا ہے (۲) بدل البعض جو اپنے متبوع کا جزو ہو: قرأت الکتابَ اکثرَہٗ (مین نے کتاب یعنی اس کا بڑا حصہ پڑھا)۔ (۳) بدل الاشتمال جو اپنے متبوع کے ساتھ تعلق رکھتا ہو: اَعجَبَنِی خالدٌ شجاعتُہٗ (مجھے خالد یعنی اس کی شجاعت پسند آئی)۔ (۴) بدل الغلط وہ ہے جس کا متبوع غلطی سے زبان سے نکل گیا ہو: اشتریت الکتاب بِاَربعۃِ قروشٍ ریالات (مین نے کتاب چار قروش مین [نہین چار] ریال مین خریدی)۔

۱۵۔ بدل البعض اور بدل الاشتمال کے ساتھ ایک ضمیر ہونی چاہئے جو

متبوع کی طرف رجوع ہو۔ جیسا کہ اوپر کی مثالون مین تم نے دیکھا +

تنبیہ ۴۔ بدل کے متبوع کو مُبْدَل مِنہ کہتے ہین +

۱۶۔ بدل کبھی نکرہ ہوتا ہے خواہ مبدل منہ معرفہ ہو اسی طرح اس کے برعکس بھی +

۱۷۔ جب مبدل منہ معرفہ ہو اور بدل نکرہ تو بدل کے ساتھ اس کی صفت ہونی چاہیئے: لَنَسْفَعًا (دراصل لَنَسْفَعَنْ دیکھو درس ۲۲ تنبیہ ۲) بِالنَّاصِيَةِ نَاصِيَةٍ كَاذِبَةٍ خَاطِئَةٍ (البتہ ہم پیشانی کے بل کھینچینگے وہ پیشانی جو جھوٹی گناہگار ہے)۔ اس مثال مین پہلا الناصیۃ مبدل منہ ہے اور دوسرا بدل جو نکرہ موصوفہ ہے اور اس کا مابعد اس کی صفت ہے +

(۴) اَلْمَعْطُوْفُ

۱۸۔ معطوف وہ تابع ہے جس کے ماقبل حروف عاطفہ مین سے کوئی ایک حرف ہو۔ حروف عاطفہ کا بیان دیکھو درس ۴۴ مین +

تنبیہ ۵۔ عطف مین متبوع کو معطوف علیہ کہتے ہین +

۱۹۔ ضمیر مرفوع متصل پر ضمیر منفصل کو عطف کرنا ہو تو اس کے بعد فاصل کے طور پر ضمیر منفصل بھی لانا ضرور ہے: نَجَوْتُمْ اَنْتُمْ وَمَنْ مَعَكُمْ (تم اور تمھارے ساتھی بچ گئے) يٰاٰدَمُ اسْكُنْ انتَ وزوجُكَ الجنةَ +

ضمیر مجرور متصل پر عطف کرنا ہو تو حرف جر کو معطوف پر بھی داخل کرنا چاہیئے: صَلُّوا عليه وعلىٰ اٰله + (کبھی ضرورت شعری کی وجہ سے حرف جر کو نہین دُہراتے ہین)

۲۰۔ فعل کا فعل پر اور جملہ کا جملہ پر بھی عطف ہوا کرتا ہے: اِنْ

تُؤْمِنُوا وَتَتَّقُوا يُؤْتِكُمْ اُجُوْرَكُمْ وَلَا يَسْأَلْكُمْ اَمْوَالَكُمْ

تنبیہ ۵۔ اکثر نحویوں نے ایک پانچواں تابع "عطف البیان" کو قرار دیا ہے عَلِيٌّ زَيْنُ الْعَابِدِيْنَ (علی جو کہ زین العابدین ہے)۔ الکلیم موسیٰ، ابو حفصٍ عُمَرُ وغیرہ جیسی مثالوں میں دوسرے اسم کو عطف البیان مانتے ہیں لیکن دراصل وہ بدل الکل ہے +

سلسلۃ الالفاظ نمبر ۵۱

اَثْنٰى (ی۔ا۔ عَلٰى کے ساتھ) تعریف کرنا	زُجَاجَةٌ کانچ
اَسَّسَ (۲) بنیاد رکھنا	سِيَاسَةٌ تدبیر مملکت
اَضَاءَ (و۔۱) روشن کرنا	شِيْعَةٌ (ج شِيَعٌ) فرقہ
اَمِيْنٌ امن والا۔ امانت دار	عَدْنٌ سکونت۔ ہمیشگی
اَوْقَدَ (۱) سلگانا	مِشْكٰوةٌ طاقچہ
بَحَثَ (ف) تلاش کرنا	مِصْبَاحٌ چراغ
جَرَيَانٌ (مصدر) بہنا	مَحَطَّةٌ ریلوے اسٹیشن
خَسَفَ (ض) گہن لگنا چاند یا سورج کو	قِطَارٌ ٹرین۔ ریل گاڑی
دُخَانِيَّةٌ بھاپ (اسٹیم) سے چلنے والی	كَهْرُبَائِيَّةٌ برقی۔ بجلی کی
دُرِّيٌّ چمکدار موتی کے جیسا	كِبَرٌ بڑھاپا
دَكَّ (ن) ڈھا دینا	

مشق نمبر ۵۳

تنبیہ۔ ذیل کی مثالوں میں توابع کی اقسام کو پہچانو +

(۱) هٰذا رُمَّانٌ حُلْوٌ (۲) هٰذا رُمَّانٌ حُلْوٌ طَعْمُهُ (۳) ذاكَ ثَوْبٌ مُمَزَّقٌ
(۴) هٰذا ثَوْبٌ مُمَزَّقَةٌ أَطْرافُهُ (۵) العُقَلاءُ أَنْفُسُهُمْ يُحِبُّون العُزْلَةَ في
في بعض الاوقات (۶) الناس اجمعون يُثْنُون على الولد المجتهد (۷)
بَحَثْتُ في الاسواق كلِّها فما شاهدتُ مطلوبي (۸) أَحْسِنْ الى والديك
كِلَيهِما (۹) اِغسِل يديك كِلْتَيهِما (۱۰) يُقالُ اِنَّ الحجازيِّين كُلَّهُم اَجْمَعُوا
على تحسينِ سِياسة السلطانِ عبدِ العزيزِ واختارُوهُ بِأَنْفُسِهِمْ مَلِكًا
لِلحجاز (۱۱) كان السلطانُ عثمانُ اولَ مُؤَسِّسٍ لِلدَّولةِ العُثمانيَّة
(۱۲) المحطة العظيمة بوری بندر اكبر المحطات فی الهند هی مَبْدَأُ السِّكَّة
الحديديَّة العظمٰى "جی۔ائی۔پی" (۱۳) رَكِبْنا القِطارَ الكهربائيَّ الَّتي
تجري كالرِّيح العاصف لا تُعادِلُها القطار الدخانية ابدًا (۱۴) ثلاثةٌ لا يُعْرَفُونَ
اِلَّا في ثلثة احوالٍ الحليمُ عند الغضب والشُّجاعُ عند الحرب والصَّديقُ
عند الحاجة (۱۵) طالعتُ الكتابَ بِنِصْفِهِ (۱۶) خُسِفَ القمرُ جُزْءُهُ
(۱۷) اُنْظُرْ اِلَى الماءِ جَرَيَانِهِ (۱۸) اُخْرُجْ الى اللصِّ بِعَصًا سَيْفٍ (۱۹)
اِلْحَقِ الفارَّ راكبًا حمارًا فَرَسًا

من القرآن

(۲۰) اللّٰه نور السمٰوٰت والارض مَثَلُ نورِهٖ كَمِشْكوٰةٍ فيها مِصْباحٌ
المصباحُ في زُجاجةٍ الزُّجاجة كانّها كَوْكَبٌ دُرِّيٌّ يُوْقَدُ مِنْ شَجَرَةٍ
مُبارَكَةٍ زَيْتُونَةٍ لا شَرْقِيَّةٍ ولا غَرْبِيَّةٍ يَكادُ زَيْتُها يُضِيْءُ وَلَوْ لَمْ
تَمْسَسْهُ نارٌ (۲۱) يخرجُ مِن بُطُونِها شرابٌ مختلفٌ الوانه فيه شفاءٌ

للناس (۲۲) اِنَّ علیکم لحٰفِظِین کِرَاماً کاتِبِینَ یعلمون ما تفعلون (۲۳) لهم جنّاتٌ تجری من تحتها الانهار (۲۴) انّ المتّقین فی مقامٍ امینٍ فی جنّاتٍ وعیونٍ (۲۵) اهدنا الصّراط المستقیم صراط الذین اَنعمتَ علیهم (۲۶) واَقیموا الصّلوة ولا تکونوا مِنَ المشرکین مِنَ الّذین فرّقوا دینهم وکانوا شِیَعاً (۲۷) اِلّا مَن تاب وامَنَ وعَمِل صالحاً فاُولٰئِکَ یدخلون الجنة ولا یُظلمون شیئاً جنّاتِ عدنٍ الّتی وَعَدَ الرحمٰنُ عبادَهٗ بالغیب (۲۸) جزاءً مِن ربّکَ عَطاءً حساباً ربِّ السمٰواتِ و الارض وما بَینَهُمَا الرحمٰن (۲۹) کلّا [ ] اذا دُکّتِ الارض دَکّاً دَکّاً وجاء ربُّکَ والمَلَکُ صَفّاً صفّاً (۳۰) رَبِّ اغفِرلی ولِوالِدَیَّ ولِلمُؤمنین یومَ یَقُومُ الحساب (۳۱) فَسَجَدَ المَلٰئکةُ کلّهم اجمعون اِلّا ابلیسَ اَبٰی اَنْ یکونَ مع السّٰجدین (۳۲) وقضٰی ربُّکَ اَلّا [= اَن لَا] تَعبُدُوا اِلّا اِیّاه وبالوالدین احساناً اِمَّا [اِن ما] یَبلُغَنَّ عندکَ الکِبَرَ احدهما اوکلاهما فلا تقل لهما اُفٍّ ولا تنهرهما وقل لهما قولاً کریماً

عربی مین ترجمہ کرو

(۱) یہ ایک عمدہ کتاب ہے (۲) یہ ایک کتاب ہے جس کے اوراق عمدہ ہین (۳) یہ سیب تُرش [حامِضٌ] ہے (۴) یہ ایک ایسا سیب ہے جس کا مزہ ترش ہے (۵) وہ ایک لڑکی ہے جس کا باپ بڑے علما مین کا ایک عالم ہے (۶) جب انھون نے اسلام کی خوبیون [مَحَاسِن] کو پہچانا تو وہ خود بخود اس کی طرف

مائل ہو گئے (۷) ہم نے تمام دکانین تلاش کین لیکن کتاب لسان العرب نہین پائی (۸) وہ دونون ہی لڑکیان اپنے مان باپ کی دونون ہی کی فرمانبرداری کرتی ہین (۹) ساری قوم نے خالد کی تعریف کی (۱۰) خلیفۂ اوّل ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے ایک ایسی قوم سے جہاد کیا [قَاتَلَ] جنھون نے اسلام کے ایک رکن زکوٰۃ سے انکار کیا (۱۱) ہم ہر روز برقی ٹرین مین سوار ہو کر بوری بندر سے باندرہ بیس منٹ مین پہنچ جاتے ہین (۱۲) بادشاہ خود اس عالم کے استقبال کے لئے شہر سے باہر گیا (۱۳) اس کی دونون ہی بیٹیان عربی جانتی ہین (۱۴) ہم سب کے سب کل شکار کے لئے نکلینگے۔ کیا تم سب بھی ہمارے ساتھ چلوگے ؟ (۱۵) ہم اور ہمارے ساتھی [اصحابنا] خیریت کے ساتھ دہلی پہنچے (۱۶) مین نے اس کو اور اس کے بھائی کو کہا کہ تم دونون جاؤ اور اپنے باپ علی کو میرے پاس بُلا لاؤ+

سوالات نمبر ۲

(۱) مجرورات کی کتنی قسمین ہین ؟ ہر قسم کی پانچ پانچ مثالین دو۔

(۲) اضافت کی کتنی قسمین ہین ؟ ہر ایک کی تعریف کرو۔

(۳) مضاف پر لام التعریف (اَلْ) کونسی صورت مین داخل ہو سکتا ہے ؟

(۴) السالکُ طریق جائز ہے یا نہین ؟ مع وجہ بیان کرو۔

(۵) الحسنُ الوجہِ اور الحسنُ وجہٍ کی ترکیب مین کیا فرق ہے ؟

(۶) تابع کی تعریف کرو اور اس کے اقسام مع تعریف بیان کرو

(۷) نعت کی کتنی قسمیں ہیں؟ تعریف و مثال کے ساتھ بیان کرو۔
(۸) نعت کے لئے زیادہ تر کونسا اسم مستعمل ہوتا ہے؟
(۹) نعت کی جگہ پر جملہ کب آتا ہے اور اس جملہ میں کس چیز کی ضرورت ہے؟
(۱۰) جو جملہ نعت واقع ہو اسی ترکیب میں وہ حال کس طرح بن سکتا ہے؟
(۱۱) نعت کی دونوں قسموں کو کون کونسی باتوں میں منعوت کے مطابق ہونا چاہئے؟
(۱۲) توکید (یا تاکید) کی کتنی قسمیں ہیں مع تعریف و امثلہ بیان کرو۔
(۱۳) ضمیر منفصل کی تاکید معنوی میں کس چیز کی ضرورت ہے؟ مثال دیکر سمجھاؤ۔
(۱۴) بدل کے اقسام مع تعریف و امثلہ بیان کرو۔
(۱۵) بدل کے متبوع کو کیا کہتے ہیں؟
(۱۶) ضمیر مرفوع متصل پر ضمیر مرفوع منفصل کو عطف کرنا ہو تو کس چیز کی ضرورت ہے؟

الدرس التاسع والخمسون

في المسائل المتفرقة (الف)

۱- اقسام الجمل

تم پڑھ چکے ہو کہ لفظی ترکیب کے لحاظ سے جملہ کی دو قسمیں ہیں (۱) جملۂ اسمیہ جس کا پہلا جزو اسم ہو (۲) جملہ فعلیہ جس کا پہلا جزو فعل ہو۔ اب یہ بھی یاد رکھو کہ مفہوم کے اعتبار سے بھی جملہ دو قسم کا ہوتا ہے (۱) خبریہ جس کے مفہوم کی تکذیب یا تصدیق ہو سکے: المدرسة مفتوحة یا فُتِحَتِ

المدرسۃ۔ دیکھو پہلا جملہ اسمیہ ہے اور دوسرا فعلیہ۔ دونوں سے یہ سمجھا جاتا ہے کہ مدرسہ کھولا گیا ہے۔ یہ ایک خبر ہے جس کی تصدیق بھی کیجا سکتی ہے اور تکذیب بھی۔

(۲) انشائیہ جس کا مفہوم تصدیق یا تکذیب کے قابل نہ ہو: اِقْرَأْ یا لَا تَقْرَأْ ان جملوں میں کسی کام کے کرنے یا روکنے کا حکم یا خواہش پائی جاتی ہے۔ اِس قسم کے جملوں کے مفہوم نہ تصدیق کے قابل ہیں نہ تکذیب کے۔ کیونکہ یہ امکان تو صرف خبر میں ہے۔

جملہ انشائیہ کی گیارہ قسمیں ہیں :-

۱) امر: اقیموا الصلوٰۃ

۲) نہی: لَا تَقْرَبُوا الصَّلٰوۃَ وانتم سُکارٰی (نماز کے قریب نہ جاؤ جبکہ تم نشہ میں ہو)

۳) استفہام: أَاِنَّكَ لَاَنْتَ یوسفُ (کیا آپ ہی یوسف ہیں؟)

۴) تمنّی: یٰلَیْتَنِی مِتُّ قبلَ ھٰذا (کاش کہ میں اس سے پہلے مرجاتا)

۵) ترجّی: لَعَلَّ اللّٰہَ یُحْدِثُ بعدَ ذٰلِكَ اَمْرًا (شاید اللہ اِس کے بعد کوئی بات پیدا کردے)

۶) عقود یعنی وہ جملے جو لین دین یا کسی اور معاملے کے وقت بولے جاتے ہیں: بِعْتُ، اِشْتَرَیْتُ، اَنْکَحْتُ (میں نے نکاح کرادیا) قَبِلْتُ (میں نے قبول کیا) اگرچہ اِن جملوں میں فعل ماضی ہوتا ہے لیکن فریقین کی حاضری کی وجہ سے اس میں کذب کا احتمال نہیں۔

۷) ندا: یا نوحُ قد جادلتنا فاکثرتَ جدالنا

۸) عرض یعنی وہ جملہ جس مین نرمی سے کسی امر کی درخواست کیجائے
اَلاَ تنزِلُ بنا فتُصِیبَ خیرًا (آپ ہمارے ہان کیون نہین اُترتے کہ بہتری حاصل کرین)

۹) قَسَم: تَاللهِ لَاَکِیدَنَّ اَصنامَکم (خدا کی قسم مین تمھارے بتون پر ضروری اپنا داؤ چلاؤنگا)

۱۰) تعجّب: قُتِلَ الانسانُ مااَکفرَہٗ (انسان ہلاک ہو۔ کیا ہی ناشکرا ہی)

۱۱) دُعا: عفا اللهُ عنکَ لِمَ اَذِنتَ لھم (اللہ تم کو معاف کردے تم نے کیون انھین اجازت دی)

۲- اسماء الافعال

اسماء الافعال (فعلون کے نام) جو فعل نہین ہین لیکن فعل کے معنی ان مین موجود ہین۔ ان مین سے بعض امر حاضر کے معنی مین ہین :-

۱) دُونَکَ (بمعنی خُذْ): دونكَ اللَّبَنَ (دودھ لے)

۲) بَلْہَ (بمعنی دَعْ) بَلْہَ التفکُّرَ فیما لا یَعنِیکَ (اس چیز مین جو تیرے مطلب کی نہین ہے فکر کرنا چھوڑ دے)

۳) حَیَّہَلْ (بمعنی اِئتِ بِہٖ = لا) حَیَّہَلِ الثرید (ثرید یعنی دودھ یا شوربے مین بھگوئی روٹی لاؤ)

۴) عَلَیْکَ (بمعنی اِلزَمْ۔ اختیار کر): علیكَ الرِّفقَ یا بالرِّفقِ (نرمی اختیار کر)

۵) هَا (بمعنی خُذْ) هَا زَيْدًا (زید کو پکڑ) اس کی جمع هَاءُمْ آتی ہے: هَاءُمُ اقْرَءُوا كِتَابِيَهْ (لو میری کتاب پڑھو)

۶) رُوَيْدَ (بمعنی أَمْهِلْ۔ جانے دو): رُوَيْدَ الْوَلَدَ (لڑکے کو جانے دو)

۷) تَعَالَ (بمعنی إِيتِ = آ) اس کا مؤنث تَعَالَيْ اور جمع مذکر تَعَالَوْا ہے: قُلْ يَا أَهْلَ الْكِتَابِ تَعَالَوْا إِلَىٰ كَلِمَةٍ سَوَاءٍ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ

۸) هَاتِ (بمعنی آتِ = دے) اس کی جمع هَاتُوا آتی ہے: قُلْ هَاتُوا بُرْهَانَكُمْ

اور بعض اسماء الافعال ماضی کے معنی میں آتے ہیں:-

۱) هَيْهَاتَ (بمعنی بَعُدَ) هَيْهَاتَ هيهات لِمَا تُوعَدُونَ (دور ہے دور ہے وہ چیز جس کا تم سے وعدہ کیا جاتا ہے)

۲) شَتَّانَ (بمعنی اِفْتَرَقَ = فرق ہو گیا ہے) شَتَّانَ زَيْدٌ وَعَمْرٌو (زید اور عمرو میں بڑا فرق ہے)

۳) سَرْعَانَ (بمعنی أَسْرَعَ) سرعان الشَّيْبُ (بڑھاپے نے جلدی کی)

تنبیہ ۱- مذکورہ اسموں کے سوا اور بھی چند الفاظ ہیں جو افعال کے معنی دیتے ہیں: آمِيْن (بمعنی اِسْتَجِبْ = قبول کر)، مَهْ (اُكْفُفْ = رک جا)، صَهْ (بمعنی اُسْكُتْ = خاموش ہو)، إِلَيْكَ (= تَبَعَّدْ عَنِّي = مجھ سے دور ہو)، عَلَيَّ بِهِ (= جِئْ بِهِ۔ اسے میرے پاس لا)

مشقی حکایت

شکی بعض الشیوخ سُوءَ الهضم الی طبیب - فقال له رُوَيْدَ سُوءَ

الهضم فَاِنّه من خواصّ الشّيخوخةِ - فشكى ضُعفَ البصر - فقال له بَلْهَ ضعفَ البَصَر فَاِنّهُ من خواص الشيخوخة فشكى له ثِقَلَ السّمع - فقال هيهات السمع من الشيوخ فان ضعف السمع من خواصّ الشيخوخة - فشكى له قِلّةَ الرّقاد - فقال شتّان الرقادُ والشيوخُ - فان قلّة الرقاد من خواص الشيخوخة فشكى له ضعفَ البَاهِ - فقال سرعان ضعفُ الباه الى الشيوخ - فَاِنَّ ضُعفَ الباه من خواص الشيخوخة - فقال الشيخ لاصحابه دُونَكُم الاحمقَ وعليكم الجاهلَ وها كم البليدَ الذى لا فَهمَ له فَاِنّه لا فرق بَيْنَهُ وبين الدُّرّةِ اِلّا بالمُصَوَّرَةِ الانسانية لانّه لا يستطيع اَنْ يتكلم الّا بهاتين الكلمتين فتبسّم الطبيب و قال حَيْهَلِ الغضبَ يا شيخُ فَاِنَّ هذا ايضًا من خواص الشيخوخة (من كتاب النحو)

الدّرسُ السّتّون فِى المَسَائِلِ المُتفرّقة (ب)

۳ - اسماء الاشارة کے متعلق

اسماء اشارہ کے آخر میں جو کاف لگایا جاتا ہے وہ وحدت، تثنیہ وجمع وتذکیر وتانیث میں مخاطب کے لحاظ سے بدلتا رہتا ہے۔ مگر اس کے معنی کچھ بھی نہیں ہوتے: ذَالِكُمَا مِمّا عَلَّمَكُمَا رَبِّكُمَا، ذَالِكُمُ اللّٰهُ رَبُّكُمْ، كَذَالِكِ قَالَ رَبُّكِ (تیرے رب نے ایسا ہی کہا) فذالِكُنَّ الّذى لُمْتُنَّنِى فيه (پس وہی ہے جس کے بارے میں تم مجھے ملامت کرتی تھیں، كَذَا (ایسا) هٰكَذَا (ایسا ہی) كَذَالِكَ (ایسا ہی)

۴ - اِسْمُ التَّصْغِيرِ يا اَلْاِسْمُ المُصَغَّرُ

کسی چیز میں چھوٹا پن ظاہر کرنے کے لئے ثلاثی اسم کو فُعَيْلٌ یا فُعَيْلَةٌ کے وزن

---

۱ بڑھاپا ۲ بینائی کی کمزوری ۳ کم سنائی دینا ۴ قوت مردمی ۵ طوطا ۶ تصویر

لاتے ہیں جسے اسم التصغیر یا الاسم المصغر کہتے ہیں: کَلْبٌ سے کُلَیْبٌ (چھوٹا سا کتا)، کُلَیْبَۃٌ (چھوٹی سی کتیا)، ظِلٌّ سے ظُلَیْلٌ، بَابٌ (دراصل بَوَبٌ) سے بُوَیْبٌ، فَتًی سے فُتَیٌّ، اَلضُّحٰی سے الضُّحَیَّا

رباعی سے فُعَیْلِلٌ کے وزن پر آتا ہے: عَقْرَب سے عُقَیْرِب، فَاعِلٌ سے فُوَیْعِلٌ اور اگر زیادہ حرف ہوں تو فُعَیْلِیْلٌ کے وزن پر آئیگا: عُصْفُوْرٌ سے عُصَیْفِیْرٌ

ذیل کے اسماء مصغّرہ کو خاص طور پر یاد رکھو:-

اِبْنٌ (دراصل بَنُوٌ) سے بُنَیٌّ — اَخٌ (دراصل اَخَوٌ) سے اُخَیٌّ

اُخْتٌ سے اُخَیَّۃٌ — بِنْتٌ یا اِبْنَۃٌ سے بُنَیَّۃٌ

اَلَّذِیْ سے اَللَّذَیَّا — ذَاكَ سے ذَیَّاكَ

تنبیہ ا۔ بُنَیٌّ کو ضمیر متکلم (ی) کی طرف مضاف کریں تو بُنَیَّ کہینگے +

۵- چند اسماء ظرف

بَعْدُ (دیکھو درس ۵۳) کے معنی "اب تک" بھی ہوتے ہیں۔ بالخصوص اُس وقت جبکہ ماضی منفی کے بعد واقع ہو: مَا رَأَیْتُہٗ بَعْدُ (میں نے اُسے اب تک نہیں دیکھا) اس وقت وہ ضمّہ پر مبنی ہوگا +

ثَمَّ (اُدھر۔ وہاں) ہمیشہ فتحہ پر مبنی ہوتا ہے: اَیْنَمَا تُوَلُّوْا فَثَمَّ وَجْہُ اللّٰہِ (تم جس طرف بھی مُنہ پھراؤ اس طرف اللہ [کا مُنہ] ہے) +

یَوْمَئِذٍ (اس دن جس دن) اصل میں ہے یَوْمَ اِذْ کَانَ کَذَا (جس دن ایسا ہوا) تخفیف کے لئے جملہ حذف کرکے عوض میں دو زیر اِذْ کے نیچے لگا دئے ہیں اسی طرح حِیْنَئِذٍ اور وَقْتَئِذٍ +

۶- چند نادر التّرکیب الفاظ

اَھْلاً وَسَھْلاً (خوش آمدید) کوئی شخص کسی کے مکان پر آئے تو صاحب خانہ یہ الفاظ کہتا ہے۔ یہ دونوں الفاظ دراصل فعل مقدر کے مفعول مطلق ہیں۔ اصلیت یہ ہے اَتَیْتَ اَھْلاً وَوَطِیْتَ سَھْلاً (تو اپنے والوں میں آیا اور نرم زمین پر چلکر آیا یعنی آرام سے آیا)۔

مَرْحَبًا (خوش آمدید) یہ فعل مقدر کا مفعول ہے۔ دراصل ہے صادفت مرحبًا یا بالمرحب (تونے کشادگی پائی)

مَھْلاً (ٹھیر جا۔ آہستہ سے) یہ لفظ فعل مقدر کا مفعول مطلق ہے دراصل اَمْھِلْ مَھْلاً ہے۔

عَجَبًا (تعجب ہے) یہ بھی فعل مقدر کا مفعول مطلق ہے۔ دراصل ہے اَعْجَبُ عَجَبًا۔

اَیْضًا (بھی) یہ بھی مفعول مطلق ہے۔ دراصل ہے اٰضَ اَیْضًا (وہ لوٹا دوبارہ لوٹنا)۔

لَبَّیْكَ (جی حاضر) یہ بھی فعل مقدر کا مفعول مطلق ہے۔ دراصل ہے اُلِبُّ لَكَ اِلْبَابَیْنِ (میں آپ کی خدمت میں دوبارہ حاضر ہوتا ہوں)۔

مَعَاذَ اللّٰہِ (اللہ کی پناہ) مفعول مطلق ہے۔ دراصل ہے اَعُوْذُ مَعَاذَ اللّٰہِ۔

سُبْحَانَ اللّٰہِ (میں اللہ کی پاکی بیان کرتا ہوں) فعل مقدر کا مفعول مطلق ہے دراصل ہے اُسَبِّحُ سُبْحَانَ اللّٰہِ

غُفْرَانَكَ (میں تیری مغفرت چاہتا ہوں) مفعول ہے۔ دراصل ہے اَطْلُبُ غُفْرَانَكَ۔

مشقی حکایت

غریبٌ اِفرنجیٌّ ضَلَّ السبیلَ فی وادٍ من جزیرۃ العرب فی ظلمۃ اللیل الحالک ولم یبقَ لہ ثَمَّ اِلّا الھلاکُ وَاِذا بَدَا لَہٗ نورٌ مثلُ ضوءِ السِّراج، فاتی علیٰ اثرہ، فلمّا دنا علِمَ انّھا

دُوَيْرَةٌ مَسْكُونَةٌ، فنادىٰ يا صاحبَ الدار! فأُجيبَ له "لبّيك" ورجلٌ عربيٌّ خرجَ من الباب قائلًا من الرَّجُل؟ قال غريبٌ ضلَّ الطريقَ وساقهُ حُسنُ الحظِّ الىٰ داركم، فقال له العربيُّ بوجهٍ طَلِقٍ "أهلًا وسهلًا ومرحبًا بك، نِعْمَ الضَّيْفُ، وَأَدْخَلَهُ فى البيت وَأَكْرَمَهُ كُلَّ الإكرامِ، وسأل احوالَه بتمامِ الرِّفْقِ وقال لا تخفْ نجوتَ مِنَ السُّوْءِ، ثُمَّ مَدَّ السماطَ وأطعمَهُ ماحضرَ مِنْ أزكى الطعامِ، وأيضًا هيّأَ له فِراشًا ناعمًا وكذلِكَ كُلَّ ما يحتاجُ اِلَيْهِ، حتّى بُهِتَ الافرنجيُّ وقال فى نفسه سبحانَ الله! عجبًا من كرامةِ العربِ وشرافتهم، نحن كُنّا نظنّهم بَعْدُ خلافَ ما أرىٰ، هَلْ هٰذِهِ حقيقةٌ أم خديعةٌ؟ وفى تلك الفكرةِ بات الرجل حتّى أصبحَ وأرادَ أنْ يأخذَ سبيلَه، فأقبلَ صاحبُ الدارِ وقال مَهْلًا يا ضيفَنا! وإذا بُنَيَّةٌ حسناءُ أتتْ بالفطورِ الطّيّبِ، فأكلا منه، وازداد الغريبُ عجبًا وأرادَ أنْ يكافِئَ حُسْنَ ضِيافتِهِ، فوضعَ دينارَيْنِ في يَدِ البُنَيَّةِ، فألقتهُما وصاحتْ يا أبتِ انظُرْ إلى هذا اللَّئيمِ يُعطينا جزاءَ قِرانا، فأقبلَ العربُ غضبانَ قائلًا بِئْسَ الضّيفُ أنتَ، معاذَ اللهِ مِنَ الدَّناءَةِ، نحنُ العربُ لسنا لِئامًا نأخُذُ جزاءَ الضِّيافةِ، أهكذا تصنعُونَ يا إفرنجيُّ! فَنَدِمَ الرَّجُلُ وَاسْتَعْذَرَ وَأَخَذَ سبيلَه ❊

تَمَّ الجزء الثانى وتم الكتاب على جزئين بحول الله وتوفيقه۔ تقبّله اللهُ منّى ونفع به الطالبين وسهّل به فهم القران المبين۔ وآخر دعوانا انِ الحمد لله ربّ العٰلمين

هو الفتاح العلیم

المفتاح

للجزء الثانی من کتاب تسهیل الادب فی لسان العرب

یعنی

کلید

برائے عربی کا معلم حصہ دوم

از تالیف

کمترین بندگان عبد الستار خان عفا عنہ الملک المنان

[illegible] مطبوعہ مطبع خلافت بمبئی نمبر ۹

۱۳۴۴ھ

۱۹۲۶ء

هو الفتاح العليم

المفتاح

الجزء الثاني من كتاب سهل الادب في لسان العرب

یعنی

کلید

برائے عربی کا معلم حصہ دوم

از تالیف

کمترین بندگان عبدالستار خان الراجی رحمة ربه الرحمٰن
ساکن اسلام آباد کشمیری

سنہ ۱۳۴۳ھ
۱۹۲۴ء

در مطبع مصطفوی دہلی مطبوع شد

بار اول ۱۰۰۰ | جملہ حقوق محفوظ ہیں | قیمت مجلد عہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حامداً للہ و مصلیاً

عربی کا معلم حصہ دوم کی یہ کلید اُمید ہے کہ اُن شائقینِ عربی کے لئے جو بطورِ خود عربی سیکھنا چاہتے ہیں بڑی معاون ہو گی۔

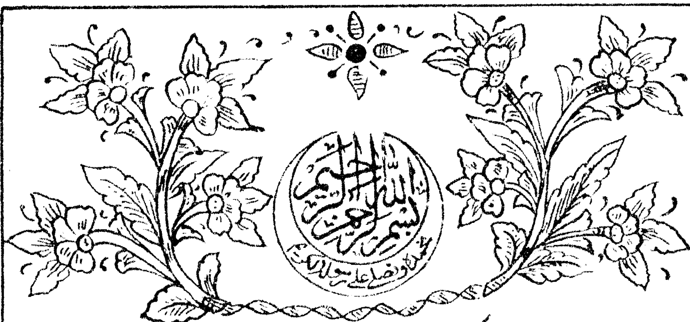
مدرسہ کے تلامذہ کے لئے کلید کا استعمال مناسب نہیں البتہ اساتذہ اس سے مدد لیں تو مضائقہ نہیں۔

پہلے حصے کی طرح اس میں بھی ترجمہ کے وقت حتّی الامکان زبان کے محاورے کا خیال رکھا گیا ہے۔ بعض جگہ خطوطِ وحدانی کے درمیان محاورے کی مطابقت کیلئے یا تشریح کی غرض سے الفاظ بڑھا دئے گئے ہیں اور بعض جگہ دوسرے الفاظ میں بھی ترجمہ کر کے بتایا گیا ہے۔

العبد

عبد الستار خان

۸ شوال المکرم ۱۳۴۴ھ



کلید

برائے عربی کا معلم حصۂ دوم

شروع از درس ۲۶



مشق نمبر ۲۵

الفاظِ ذیل کی قسمین پہچانو

لفظ	قسم	وجہ
عَجَبَ	صحیح	کیونکہ اس مین نہ حرف علت ہے نہ ہمزہ نہ دو حرف ہمجنس ہین اسکے حروف اصلیہ مین
أَعْجَبَ	″	″ ″ ″ ″

لفظ	قسم	وجہ
وَلَدَ	مُعتَل	کیونکہ اس کے ف کلمہ کی جگہ (و) ہے
اَیْقَنَ	〃	〃 〃 〃 (ي) ہے
طَالَ	〃	〃 اس کے ع کلمہ کی جگہ (الف) ہے جو واو سے بدلا ہوا ہے
عَزَّ	مضاعف	〃 اس کا ع کلمہ اور ل کلمہ ہمجنس ہیں
وَلِيٌّ	مُعتَل	〃 اس کے حروف اصلیہ میں حروف علت ہیں
اَمِنَ	مہموز	〃 اس کا ف کلمہ ہمزہ ہے
اَدَبٌ	〃	〃 〃 〃 〃 〃
رَأْسٌ	〃	〃 〃 ع کلمہ 〃
مَمْلُوءٌ	〃	〃 〃 ل کلمہ 〃 اس کا واو زائد ہے
عَزِيزٌ	مضاعف	〃 اس کا ع کلمہ اور ل کلمہ ہمجنس ہیں
مَطْلُوبٌ	صحیح	〃 اس کے حروف اصلیہ میں نہ حرف علت نہ ہمزہ نہ دو حرف ہمجنس اس میں جو واو ہے وہ زائد ہے
اِقْتَبَلَ	〃	〃 اس کے حروف اصلیہ میں نہ حرف علت نہ ہمزہ نہ دو حرف ہمجنس اس میں ایک ب زائد ہے
تَقَوَّلَ	مُعتَل	〃 اس کا ع کلمہ (و) ہے
سُئِلَتْ	مہموز	〃 〃 〃 (ء) ہے
بُويِعَ	مُعتَل	〃 〃 (ي) ہے
مَدَدْنَ	مضاعف	〃 اس کا ع اور ل ہمجنس ہیں

لفظ	قسم	وجہ
مَدْعُوّ	مُعتل	کیونکہ اس کا ل کلمہ (و) ہے
مَوْعُوْدَة	؍	؍ اس کا ف کلمہ ؍
غَيُوْرٌ	؍	؍ اس کا ع کلمہ (ی) ہے
حَامِدٌ	صحیح	؍ اس کے حروف اصلیہ میں نہ حرف علت ہے نہ ہمزہ نہ دو حرف ہمجنس ہیں اس میں الف زائد ہے۔
رَمٰی	مُعتل	؍ اس کا ل کلمہ الف ہے جو ی سے بدلا ہوا ہے۔
سَلْ	مہموز	؍ یہ اصل میں اِسْئَلْ ہے اس کا ع کلمہ ہمزہ ہے۔
يَعِدُ	مُعتل	؍ یہ اصل میں يَوْعِدُ ہے اس کا ف کلمہ (و) ہے۔

مشق نمبر ۲۶

عربی سے اردو

(۱) اپنے لڑکے کو حکم کر کہ کتاب لیوے اور میرے سامنے پڑھے (۲) اے لڑکے تو مدرسہ میں کیا پڑھتا ہے؟ (۳) جناب میں قرآن پڑھتا ہوں (۴) تو نے آج کیا کھایا؟ (۵) میں نے آج تھوڑی سی کھجوروں کے سوا کوئی چیز نہیں کھائی (۶) اے مریم کھا اور پی اور غم مت کر (۷) اس بوڑھے سے پوچھ وہ کہاں کا [باشندہ] ہے؟ (۸) تم جس چیز کی نسبت چاہو مجھ سے سوال کرو (۹) بدھنا بھر اور نماز کے لئے وضو کر (۱۰) ہم نے اس شخص کے حرکات میں غور کیا (۱۱) تم نے مدرسہ کے وقت سے کیوں تاخیر کی؟ (۱۲) میں حرارت کے اثر سے بیمار تھا (۱۳) مولانا ابو الکلام کا خطبہ نہایت مؤثر

تھا جس سے تمام حاضرین متاثر ہوئے (۱۴) کیا تو نے یہ مکان کرائے سے لیا؟ (۱۵) نہین بلکہ کل اسے کرائے سے لونگا (۱۶) مین تجھے سلامت واپس آنے پر مبارکباد دیتا ہون (۱۷) مین اس [عورت] سے گفتگو کرنے پر جرأت نہین کرتا تھا (۱۸) اس [عورت] کو نہ کھانا خوشگوار ہوا نہ نیند (۱۹) کیا تجھے [آپ کو] چائے کی عادت ہے؟ (۲۰) سعید نے امیر سے کلام کی اجازت مانگی تو اُس نے اجازت دی (۲۱) ہم نے اس گھر کو مسجد بنایا (۲۲) رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اپنے بچّون کو نماز کا حکم کرو جبکہ وہ سات [برس] کو پہنچین۔

مِنَ الْقُرْاٰن (قرآن مین سے)

(۲۳) اپنے گھر والون کو نماز کا حکم کر (۲۴) اے یحییٰ کتاب کو قوت کے ساتھ پکڑ (۲۵) کھاؤ اور پیو اور بیجا خرچ نہ کرو (۲۶) تو تم دونون اس [باغ جنت] مین سے جس طرح چاہو بافراغت کھاؤ (۲۷) اپنے رب کے نام سے پڑھ جس نے پیدا کیا (۲۸) اور جب قرآن پڑھا جائے تو تم اس کی طرف کان لگاؤ اور چپ چاپ ہو رہو (۲۹) اپنے گھرون کے سوا اور گھرون مین داخل نہ ہو یہان تک کہ مانوس ہو جاؤ (۳۰) بیشک جن کو تم نوکر رکھنا چاہو اُن مین سب سے بہتر [وہ ہے] جو طاقتور [اور] امانتدار ہو (۳۱) پھر اس روز ضرور ضرور تم سے نعمتون کی بابت سوال کیا جائیگا (۳۲) اس [عورت = ام المؤمنین حفصہ] نے کہا تجھے [آپ کو] کس نے خبر دی۔ اس [آنحضرتؐ] نے کہا مجھے بڑے علم والے باخبر [اللہ] نے خبر دی (۳۳) اور اللہ کی نعمت [فضل] کو یاد کرو جو تم پر [کیا] ہی جبکہ تم دشمن دشمن تھے تو تمھارے دلون مین اُلفت ڈال دی تو تم اس کی نعمت [فضل] سے بھائی بھائی ہو گئے (۳۴) کیا تم نے اس کا درخت

پیدا کیا یا ہم [اس کے] پیدا کرنے والے ہین (۳۵) اے وہ لوگو جو ایمان لائے [اے ایمان والو] تم میرے دشمن اور تمہارے دشمن کو دوست نہ بناؤ (۳۶) اور مقام ابراہیم سے مصلّٰی [نماز کی جگہ] بناؤ (۳۷) اگر تم نہین جانتے ہو تو علم والون سے دریافت کرو۔

اُردو سے عربی مین ترجمہ کرو

(۱) یا وَلَدُ خُذْ هٰذَا الْكِتَابَ وَاقْرَأْ (۲) ماذا تَقْرَءُوْنَ فی المسجد؟ (۳) نَقْرَءُ القرآنَ یا سَیِّدَنا (۴) ماتأکُلونَ الیومَ (۵) لا نأکُلُ شیئًا اِلَّا الفواکِہ (۶) سَاٰخُذُ مَعِيَ اَخِيْ اِلٰی مِصْرَ (۷) اِمْلَأْ هٰذَا الظَّرْفَ مِنَ الْعَسَلِ یا من الشُّهْدِ (۸) یا بِنْتُ سَلِیْنِيْ مَا شِئْتِ (۹) یا سَیِّدَةُ مُرِيْ اَوْلَادَكِ بِالصَّلٰوةِ (۱۰) اِمْلَاْءِ الْقِرْبَةَ مِنَ الماءِ وَخُذْ مَعَكَ (۱۱) اِسْتَأْذَنَنَا اَلْاَمِیْرُ فی الْمُخَاطَبَةِ فَاَذِنَ (۱۲) نَتَأَمَّلُ فِي حَرَكَاتِ اَمِیْرِنَا (۱۳) خُطْبَةُ مَوْلٰنا محمد علی کانَتْ مُؤَثِّرَةً جِدًّا (۱۴) اِسْتَأْجَرْنَا هٰذِهِ الدَّارَ [یا هٰذَا الْبَیْتَ] (۱۵) اِنِ اسْتَأْجَرْتَ فَاسْتَأْجِرِ الْقَوِيَّ الْاَمِیْنَ (۱۶) هَنَّأْنَا الْغَازِيْ مُصْطَفٰی کمال باشا بِالْفَتْحِ (۱۷) اِجْتَرَأْتُ عَلٰی مُخَاطَبَةِ اَلْاَمِیْرِ

مشق نمبر ۲۷

عربی سے اُردو

(۱) بخدا مجھے تیرے [آپ کے] قول نے مسرور کر دیا (۲) کیا تو اُس چیز کو چھپاتا ہے جسے تیرے عمل نے ظاہر کر دیا (۳) دیوار نے میخ سے کہا تو مجھے کیون پھاڑتی ہے اس نے

کہا اُس کو پوچھ جو مجھے تھوک رہا ہے (۴) محمود! اِن اوراق کو گن ڈال (۵) دشمنون کی مدافعت کے لئے لڑائی کے اسباب تیار کرو (۶) ہمین اخبارات نے خبر دی کہ ترکی احرار لڑائی کی تیاری کر رہے ہین اور ہم اللہ تعالیٰ سے سوال کرتے ہین کہ وہ فتح سے اُن کی مدد کرے اور اُن کے دشمنون کو ذلیل کرے (۷) کیا تم اپنی رائے سے میری مدد کرو گے؟ (۸) یہ وادی سمندر تک پھیلی ہوئی ہے (۹) مین نہین خیال کرتا ہون کہ تو [آپ] اس امر مین میری مخالفت کریگا [یا کرینگے] (۱۰) اے میرے پیارے کیا تو اِسے ممکن خیال کرتا ہے؟ (۱۱) مین اسے اِس سے پیشتر ناممکن خیال کرتا تھا لیکن آج میری رائے بدل گئی (۱۲) اے لڑکے! گھنٹی بجا (۱۳) مدرسہ مین چھٹی کی گھنٹی بجی [بجائی گئی] اور ان لڑکیون کی طرف دیکھ کس طرح اپنے گھرون کی طرف بھاگ رہی ہین (۱۴) کیا تو مجھے تیرا گھر بتائیگا؟ (۱۵) ہان خدا کی قسم مین تجھے ضرور اپنا گھر بتاؤنگا (۱۶) اے لڑکی! کیا تو سردی محسوس کرتی ہے؟ (۱۷) ہان جناب! وہ [سردی] محسوس کرتی ہون (۱۸) فرانس انگلستان کی مخالفت پر مجبور ہوا (۱۹) ہم ہندوستان کی طرف لوٹے تاکہ اپنے رفیقون سے جا ملین (۲۰) کل رات میری مان نے مجھے شیر اور لومڑی کا قصہ سُنایا (۲۱) جب ہم اُن کے گھر پہنچے عرب کے دستور کے مطابق دسترخوان بچھایا گیا (۲۲) جس نے کوشش کی اُس نے پایا (۲۳) اہلِ مصر انشاء اللہ عنقریب خود مختار ہو جائینگے تو اے ہندوستان والو تم [بھی] آزاد ہو جاؤ اور اپنے آپ کو کم [حقیر] نہ سمجھو (۲۴) بیشک اللہ سچے تاجر کو دوست رکھتا ہے (۲۵) جذامی سے بھاگ [دور رہ] جیسا کہ تو شیر سے بھاگتا ہے۔

مِنَ الْقُرْاٰنِ

(۲۶) ہم تجھے سب سے اچھا قصہ سُنائینگے (۲۷) اے میرے پیارے بیٹے اپنا خواب اپنے بھائیون سے مت بیان کر (۲۸) بیشک ہم نے نصیحت کے لئے قرآن کو آسان کردیا تو کیا کوئی ہے نصیحت لینے والا؟ (۲۹) اور اُنھون نے کہا ہمین آگ ہرگز نہین چھوئیگی مگر [صرف] چند روز (۳۰) اے میرے رب بیشک مجھے ضرر [بیماری] نے چھوا اور [حالانکہ] تو سب مہربانون سے بڑا مہربان ہے (۳۱) [اے محمدؐ!] مسلمان عورتون کو کہو وہ اپنی نظرین نیچی رکھین (۳۲) تو وہ سیکھتے ہین وہ چیز جو انھین ضرر دیتی ہے اور نفع نہین دیتی (۳۳) اور [اے مریم!] کھجور کے تنے کو ہلا وہ تجھ پر تازہ کھجور گرائیگا (۳۴) [اے محمدؐ] کہدو اگر تم اللہ سے محبت رکھتے ہو تو میری پیروی کرو اللہ تم سے محبت کریگا (۳۵) تم اپنی بات کو چھپاؤ یا اسے ظاہر کرو بیشک وہ [اللہ تو] سینون [دلون] والی [باتون] کو جانتا ہے (۳۶) اور اس [ابراہیمؑ] سے اُس کی قوم نے مباحثہ کیا اُس نے کہا کیا تم مجھ سے اللہ [کے بارے] مین مباحثہ کرتے ہو (۳۷) [اے محمدؐ] کہدو بیشک جس موت سے تم بھاگتے ہو وہ تو ضرور تم سے ملاقات کرنے والی ہے پھر [اس کے بعد] تم باطن اور ظاہر کے جاننے والے [اللہ] کی طرف لوٹائے جاؤگے تو وہ تمھین اُن چیزون کی خبر دیگا جو تم کیا کرتے تھے۔

اُردو سے عربی مین ترجمہ کرو

(۱) وَاللهِ لقد سَرَّنِي مكتوبُكَ (۲) هَلْ تُسِرُّونَ مِنّا ما نَعلَمُهُ (۳) يا اَولادُ عُدُّوا اَوراقَ هٰذَا الكتابِ (۴) اَعْدَدْنا اسبابَ السَّفَرِ (۵) هٰؤلاءِ الاولادُ يَفِرّون الى المدرسةِ (۶) هَلْ اَنتم مُسْتَعِدُّوْنَ

لِلْاِمْتِحَانِ (۷) اَظُنُّ اَنَّكُمْ تُمِدُّوْنَنِيْ بِرَأْيِكُمْ (۸) بَحْرُ الْعَرَبِ مُمْتَدٌّ
اِلٰى بمبائی (۹) مادُقَّ جَرَسُ الْمَدْرَسَةِ اِلَى الْاٰنَ (۱۰) دَلَلْتُهٗ عَلٰى
بَيْتِيْ (۱۱) هَلْ تُحِسُّوْنَ بِالْبَرْدِ؟ (۱۲) نَعَمْ اُحِسُّ بِهٖ [يا بِالْبَرْدِ] (۱۳)
تِلْكَ النِّسْوَةُ رَجَعْنَ اِلٰى مِصْرَ لِيَنْضَمِمْنَ مَعَ اَقَارِبِهِنَّ (۱۴) اِنْ جَدَدْتَ
وَجَدْتَ مَقْصُوْدَكَ [يا مُرَادَكَ] (۱۵) يا تلامذتي ! اَلْيَوْمَ اَقُصُّ عَلَيْكُمْ
قِصَّةً عَجِيْبَةً (۱۶) نَحْنُ نُحِبُّ الْحُرِّيَّةَ [يا الْاِسْتِقْلَالَ] (۱۷) مَسَسْتُ
يَدَهٗ فوجدتها حَارًّا (۱۸) قُلْ لِلْمُؤْمِنِيْنَ يَغُضُّوْنَ مِنْ اَبْصَارِهِنَّ

مشق نمبر ۲۸

عربی سے اردو

(۱) اے میرے رب آسان کردے اور خیر کے ساتھ تمام کردے (۲) اللہ پر بھروسہ رکھ اور توفیق اللہ کی طرف سے ہے (۳) اسے چھوڑ دو ہمارے پاس ٹھہرے [اسے ہمارے پاس ٹھہرنے دو] (۴) اے مریم! کتاب کو میز پر رکھ (۶) اے عبداللہ دوات کو صندوق مین رکھ (۶) ہم نے تمھین تلاش کیا اور تھین نہین پایا (۷) اے میرے دوساتھیو ٹھہرو ہم اس طبیب سے باتین کرلین (۸) اے میرے پیارے مین نے جو عجائبات دیکھے وہ تیرے سامنے کس طرح بیان کردن (۹) تمام وہ مراسلات جو ہمارے پاس آئین ضروری ہے کہ منیجر کے نام سے ہون (۱۰) ہم صبح اُٹھے اور مدرسہ گئے (۱۱) میری والدہ نے مجھے صبح نماز کے لئے جگایا تو مین بیدار ہو گیا (۱۲) احرار کا لشکر موصل پہنچ گیا (۱۳) اُمید ہے کہ آپ ہمارے پاس بمبئی مین ٹھہرینگے (۱۴) تُو

تیرے باپ کی طرف سے کتنے دیناروں کا وارث بنایا گیا [وارث ہوا] (۱۵) تیری انگوٹھی ترازو میں تول۔

مِنَ الْقُرْاٰنِ

(۱۶) اللہ بے نیاز ہے نہ اُس نے جنا نہ وہ جنا گیا (۱۷) اللہ کی رحمت سے نااُمید مت ہو (۱۸) اُن کی تکلیف [کا خیال] چھوڑ دے اور اللہ پر بھروسہ رکھ (۱۹) قرآن میں سے جو کچھ میسّر ہو پڑھ لیا کرو (۲۰) کوئی بوجھ اُٹھانے والی [جان] دوسری [جان] کا بوجھ نہیں اُٹھائیگی [قیامت میں کوئی کسی کا بوجھ نہیں اُٹھائیگا] (۲۱) اگر اللہ نے چاہا تو تو مجھے صابر لوگوں میں سے پائیگا (۲۲) اے میرے رب مجھے ایک وارث عطا فرما جو میرا اور آلِ یعقوب [یعقوب کے خاندان کا] وارث ہو (۲۳) اور نوحؑ نے کہا اے میرے رب زمین پر کافروں میں سے ایک بھی گھر والے کو مت چھوڑ اگر تو انھیں چھوڑیگا تو وہ تیرے بندوں کو گمراہ کرینگے اور بدکار ناشکرے کے سوا [اور کچھ] نہ جنینگے۔

اُردو سے عربی

(۱) رَبِّ يَسِّرْ لِيْ هٰذَا الْكِتَابَ (۲) بِاللّٰهِ نَثِقُ (۳) ضَعُوْا ثِيَابَكُمْ عَلَى الطَّاوِلَةِ (۴) كُنْتُ أُفَتِّشُ عَنْكُمْ لِأَمْرٍ ضَرُوْرِيٍّ لٰكِنْ مَا وَجَدْتُكُمْ فِي الْبَيْتِ (۵) دَعُوْنِيْ أَذْهَبْ اِلَى الْمَسْجِدِ (۶) يَا وَلَدُ قِفْ هٰهُنَا أَتَكَلَّمْ مَعَ هٰذَا الْعَسْكَرِيِّ (۷) سَأَصِفُ لَكُمْ أَحْوَالَ سَفَرِيْ (۸) نَسْتَيْقِظُ صَبَاحًا وَبَعْدَ صَلٰوةِ الْفَجْرِ نَقْرَأُ قَلِيْلًا مِنَ الْقُرْاٰنِ ثُمَّ نَذْهَبُ اِلَى الْمَدْرَسَةِ (۹) مَا اسْتَيْقَظْتُ صَبَاحًا اِنَّ الْيَوْمَ فَأَيْقَظَنِيْ أَبِيْ (۱۰) مَدْرَسَتُنَا مُتَّصِلَةٌ مِنَ الْمَسْجِدِ (۱۱) مَا وَصَلَ اِلَيَّ [أَيْ مَا وَصَلَنِيْ] مَكْتُوْبُكُمْ اِلَى الْاٰنِ (۱۲) اِسْتَيْقِظُوْا

مِنَ النَّوْمِ وَاجْتَهِدُوا لِلْاِسْتِقْلَالِ (۱۳) اَلْمُسْلِمُ لَا يَيْأَسُ مِنْ رَوْحٍ [يا رحمة] اللهِ (۱۴) رَهَنْتُ خَاتَمِي فَمَا وَجَدْتُهُ اَكْثَرَ مِنْ دِرْهَمَيْنِ (۱۵) رَبَّنَا هَبْ لَنَا اَوْلَادًا صَالِحِيْنَ

مشق نمبر ۲۹

عربی سے اُردو

(۱) جس نے تگ و دو کی اُس نے پایا (۲) دُہرانے میں فائدہ ہے (۳) اللہ نے جو چاہا وہ ہوا اور جو نہیں چاہا نہیں ہوا (۴) اللہ اس کی زندگی دراز کرے (۵) اُٹھ اے لڑکے اور مجھے یہاں بیٹھنے دے (۶) کیا تو کالی گائے کو بیچتا ہے؟ (۷) میں اسے ہرگز نہیں بیچونگا (۸) میں نے گیند کو پھرایا تو وہ پھرا (۹) کیا تو چاہتا ہے کہ میں تجھے حق بات کہوں؟ (۱۰) کیا میں نے تجھے نہیں کہا کہ تو اپنی مراد میں ہرگز کامیاب نہ ہوگا (۱۱) تیرا سوال دُہرا [دوبارہ کہہ] تاکہ میں سمجھوں جو تو کہتا ہے (۱۲) یہ شکل گول ہے اور وہ مستطیل ہے (۱۳) جس نے استخارہ کیا وہ نادم نہیں ہوا (۱۴) یہ ایک آلہ ہے جسے مقیاس الحرارت کہا جاتا ہے۔ اس سے حرارت کے درجے پہچانے جاتے ہیں (۱۵) یہ شخص اخبار جامعہ کا مینجر ہے جو کلکتہ سے شائع ہوتا ہے اور وہ [اخبار] ان دنوں میں بہت ہی مفید اخباروں میں سے ہے (۱۶) میرا ارادہ ہے کہ تمھارے اس شہر میں تقریباً ایک سال اقامت کروں۔

مِنَ الْقُرْاٰنِ

(۱۷) [اے محمدؐ] کہدو وہ اللہ ایک ہے (۱۸) ان میں سے ایک کہنے والے نے کہا

تم کتنا [کتنی مدت] ٹھہرے اُنھوں نے کہا ہم ایک روز کا کچھ حصہ ٹھہرے (۱۹) تو مت ڈر بیشک تو ہی زیادہ بلند [غالب] ہے (۲۰) اس نے کہا کیا مین نے تجھے نہین کہا کہ تو میرے ساتھ ہرگز صبر نہ کرسکیگا (۲۱) تم نیکی اور پرہیزگاری مین ایک دوسرے کی مدد کرو اور گناہ اور ظلم مین ایک دوسرے کی مدد نہ کرو (۲۲) بیشک اللہ نہین بدلتا جو کچھ [آرام یا تکلیف] کسی قوم مین ہے یہان تک کہ وہ اس کو بدلین جو [بھلائی یا بُرائی] اُن کے دلون مین ہے (۲۳) اُسی [زمین] سے ہم نے تمھین پیدا کیا اور اسی مین ہم تمھین لوٹائینگے اور اسی مین سے ہم تمھین دوسری دفعہ نکالینگے (۲۴) اور جب اُنھین کہا جاتا ہے زمین مین فساد نہ پھیلاؤ [تو] وہ کہتے ہین ہم تو صرف سُدھارنے والے ہین (۲۵) بیشک اللہ نیکی کرنے والون کا اجر ضائع نہین کرتا (۲۶) اللہ تمھارے ساتھ آسانی چاہتا ہے اور وہ تمھارے ساتھ سختی نہین چاہتا (۲۷) کہا اُس [موسٰی] نے مین اللہ کے پاس پناہ لیتا ہون اس سے کہ مین جاہل ہو جاؤن۔

اُردو سے عربی مین ترجمہ کرو

(۱) هُوَ يَجُولُ فِينَا لُ (۲) لَمْ يَشَأِ اللّٰهُ وَلَمْ يَكُنْ (۳) يَبِيعُ كِتَابَهُ (۴) هِيَ تَدُورُ الْكُرَةَ (۵) أُرِيدُ أَنْ تَقُولَ لِيَ الْحَقَّ (۶) أَلَمْ نَقُلْ لَكَ إِنَّهُ لَنْ يَذْهَبَ الْيَوْمَ (۷) أَعَادَ سُؤَالَهُ لِأَفْهَمَ مَا يَقُولُ (۸) يُقَالُ لِهٰذَا الشَّكْلِ ▭ مُسْتَطِيلًا (۹) إِنَّمَا تَشِيعُ فِي الْهِنْدِ جَرِيدَةٌ وَاحِدَةٌ بِالْعَرَبِيِّ وَهِيَ "الْجَامِعَةُ" (۱۰) نَخَافُ اللّٰهَ وَلَا نَخَافُ غَيْرَ اللّٰهِ (۱۱) اَلْمُسْلِمُ لَا يَخَافُ مِنَ الْمَوْتِ (۱۲) تَغَيَّرَ وَجْهُهُ مِنَ الْخَوْفِ (۱۳) إِذَا قِيلَ لَهُ لَا تُفْسِدْ قَالَ إِنَّمَا أَنَا مُصْلِحٌ (۱۴) نُرِيدُ بِهِمُ الْيُسْرَ وَهُمْ

یُرِیْدُوْنَ بِنَا الْعُسْرَ

مشق نمبر ۳۰

عربی سے اُردو

(۱) تو یہان کب آیا؟ (۲) مین دو گھنٹے سے آیا ہون (۳) تیرے بھائی کو لے آ کیونکہ مین اُس کے دیدار کا مشتاق ہون (۴) ہم تیرے [تمھارے] پاس آئے اور تجھے [تمھین] نہ پایا (۵) ہمارے پاس اللہ کی طرف سے ایک پیغمبر آیا تو ہمین چاہئے کہ اُس کی پیروی کرین اور اُسے اپنے تمام کامون مین رہنما [یا نمونہ] بنائین (۶) اپنی زبان کی حفاظت کر اگر تو اسے بچائیگا تو وہ تجھے بچائیگی اور اگر تو اس کی خیانت کریگا تو وہ تیری خیانت کریگی (۷) کیا تو نے تیرا گھوڑا بیچ ڈالا؟ (۸) مین نے اُسے نہین بیچا اور نہ اُسے بیچونگا (۹) تیری بہن کو وہی کہنا چاہئے جو اُس نے دیکھا ہے اور اسے جھوٹ نہ کہنا چاہئے (۱۰) کل رات مین دہلی مین اپنے بھائی کے پاس رہا اور آج انشاء اللہ تمھارے پاس رات گذارونگا (۱۱) تو نے [آپ نے] ہمین بہت بڑا فائدہ پہنچایا (۱۲) اے بہن! کیا تیرا ارادہ ہے کہ میرے ساتھ مدرسہ چلے؟ (۱۳) آفتاب نکلنے کے وقت مت سویا کرو (۱۴) گذشتہ رات مین تھوڑا سا ہی سویا۔ مجھے گرمی کی شدت اور مچھرون کی کثرت کی وجہ سے نیند نہ آئی (۱۵) یہی مراد ہے

مِنَ الْقُرْاٰنِ

(۱۶) ہم نے کہا اے آگ ابراہیمؑ کے اوپر سرد اور سلامتی ہو جا (۱۷) اُن [عورتون نے] کہا حاش للہ یہ تو کوئی بشر نہین ہے (۱۸) جو اللہ کی راہ مین قتل کیا جائے اُسے میت نہ کہو بلکہ وہ [تو] زندہ ہین لیکن تم نہین سمجھ سکتے (۱۹) کسی چیز کی نسبت ہرگز نہ کہہ مین

اسے کل کرونگا مگر یہ کہ اللہ چاہے [تو میں کرونگا] (۲۰) بیشک تم ہمارے پاس اکیلے اکیلے ہی آئے جیسا کہ ہم نے تمہیں پہلے مرتبہ پیدا کیا تھا (۲۱) اے ایمان والو! تم وہ کیوں کہتے ہو جو کرتے نہیں ہو (۲۲) جس نے نیکی لائی اُس کے لئے اُس کا دس گنا ہے (۲۳) بیشک وہ داؤن کر رہے ہین اور ہم بھی داؤن کر رہے ہین (۲۴) اور اگر تم شکر کروگے ضرور ہم تمہین زیادہ دینگے (۲۵) اللہ کی فرمانبرداری کرو اور رسول کی فرمانبرداری کرو (۲۶) اور اس شخص کی اطاعت نہ کر جس کے دل کو ہم نے غافل کر دیا ہے اور جس نے اپنی خواہش کی پیروی کی (۲۷) اے ایمان والو! صبر [روزہ] اور نماز [کے ذریعے] سے تم مدد طلب کرو (۲۸) اور اگر تم [اے رسول کی بیویو] اللہ کو اور اس کے رسول کو اور دار آخرت [پچھلی دنیا] کو چاہتی ہو تو بیشک اللہ نے تم مین سے نیکی کرنے والیون کے لئے اجر عظیم تیار کر رکھا ہے (۲۹) اور جن لوگون نے کفر کیا [کافر لوگ] دوزخ کی طرف ہانکے گئے [ہانکے جائینگے]

عربی مین ترجمہ کرو

(۱) هَلْ جَاءَ لَكَ اَخِيْ (۲) لَا۔ مَا جَاءَ نِيْ اخوكَ (۳) صُوْنُوْا عِرْضَكُمْ وَاِنْ ضَاعَ مَا لُكُمْ (۴) لَا تَبِيْعَنَّ بَقَرَتَكَ هٰذِهٖ فَاِنَّ لَبَنَهَا يُفِيْدُ لَكَ (۵) لِيَقُلْ اَخَوَاكَ مَا عَايَنَاهُ وَلَا يقولا كَذِبًا (۶) لَا اَبِيْتُ الْيَوْمَ هٰهُنَا لِاَنَّهٗ لَا يَاخُذُنِي النَّوْمُ لِكَثْرَةِ الْبَرَاغِيْثِ (۷) يَا اَخَوَاتِيْ! اِنْ كُنْتُنَّ تُرِدْنَ اَنْ يَسْتَقِلَّ وَطَنُكُمْ وَيَكُوْنَ اولادُكُمْ اَحْرَارًا فَاجْعَلْنَهُمْ مُسْلِمِيْنَ ظَاهِرًا وَبَاطِنًا [يَا فِي الظَّاهِرِ وَالْبَاطِنِ] (۸) قُلْنَ حَاشَ لِلّٰهِ مَا هٰذَا حِجرًا (۹) يَا اَيَّتُهَا الْمُؤْمِنَاتُ اسْتَعِنَّ بِالصَّبْرِ وَالصَّلٰوةِ عِنْدَ الْمُصِيْبَةِ (۱۰) يَا اَيَّتُهَا الْبِنْتُ

الْمُسْلِمَةُ ! لِمَ تَقُولِيْنَ مَالَا تَفْعَلِيْنَ (۱۱) لِمَ كُنْتُمْ جِئْتُمُوْنِي أَمْسِ (۱۲) لَا تُطِيْعُوا الْجَاهِلِيْنَ (۱۳) لَا تَخُوْنُوْا فِي الْأَمَانَاتِ (۱۴) إِسْتَصْوَبْتُ الْعُلَمَاءَ فِي هٰذِهِ الْمَسْئَلَةِ ؞

مشق نمبر ۳۱

عربی سے اُردو

(۱) رشید نے احمد کے باپ کو بُلایا تو وہ اُس کے پاس آیا اور اس نے اسے سلام کیا (۲) مین نے اُسے کھانے کے لئے بُلایا تھا لیکن اُس نے قبول نہین کیا (۳) اے شیخ میرے لئے دعا کرئیے (۴) جعفر کی مان اس سے راضی نہ تھی تو اس کے لئے بد دعا کی (۵) ہاشم نے شیر کی طرف تیر پھینکا تو وہ اُسے لگا اور وہ فوراً مر گیا (۶) اے لڑکے مجھے ٹھنڈا شربت پلا (۷) اے میرے پیارے بیٹے ! تو کیون روتا ہے تجھے کس نے رلایا ہے؟ (۸) مت رو اور مانگ جو چاہتا ہے (۹) اس کے لئے کوئی عذر باقی نہ رہا (۱۰) تو نے اپنے لئے کیا باقی رکھا ؟ (۱۱) اللہ نے جو مال مجھے عطا فرمایا ہے وہ میرے لئے کافی ہے (۱۲) اللہ تجھے معاف کرے (۱۳) ہم نے اسے معاف کر دیا (۱۴) ہمارے پاس تیرا بھائی آیا تو ہم نے اُسے ایک فائدہ مند کتاب دی (۱۵) لڑکا مختلف اطراف مین پتھر پھینک رہا تھا تو ناگہان ایک پتھر اُس کے چھوٹے بھائی کو جا لگا تو وہ روتا ہوا بیٹھا (۱۶) وہ باغات نہر کے پانی سے سیراب کئے جاتے ہین (۱۷) ہندوستان مین سب سے خوبصورت مسجد وہ جامع مسجد ہے جو شاہجہان پادشاہ کے حکم سے دہلی مین بنائی گئی اور دنیا کے عجائبات مین سے وہ عمارت ہے جو آگرے مین ہے [اور] تاج محل سے موسوم ہے جسے پادشاہ موصوف نے

بنایا تھا (۱۸) اس کی لڑکی کا نام زینب رکھا گیا (۱۹) ہر وہ چیز جس کی آدمی آرزو کرتا ہے پا نہیں لیتا (۲۰) میں ایک روز امیر کی طرف بلایا گیا (۲۱) تمام کام جن کے تو ان پڑے رہ گئے (۲۲) کوئی ہاتھ نہیں ہے [کوئی قوت نہیں] مگر اللہ کا ہاتھ [یا قوت] اس کے اوپر ہے اور کوئی ظالم نہیں ہے مگر وہ عنقریب کسی بڑے ظالم کے ساتھ مبتلا کیا جائیگا

اللہ تیری شام اچھی کرے اللہ تیری صبح اچھی کرے

مِنَ الْقُرْاٰنِ

(۲۳) اُن کا رب اُنھیں پاک شربت پلائیگا (۲۴) اللہ اُن سے راضی ہوا اور وہ اُس سے راضی ہوئے۔ یہ اس کے لئے ہے جو اپنے رب سے ڈرا (۲۵) اللہ کے بندوں میں اس سے صرف وہی ڈرتے ہیں جو علم والے ہیں (۲۶) ہم کو سیدھا راستہ بتا (۲۷) بیشک تو جسے چاہے اُسے ہدایت نہیں کر سکتا لیکن اللہ جسے چاہے اُسے ہدایت کرتا ہے (۲۸) آدمی کے لئے اس کے سوا کچھ نہیں جو اس نے کوشش کی (۲۹) تو فیصلہ کر جو کچھ فیصلہ کرنے والا ہے۔ تو تو صرف اسی دنیا کی زندگی کا فیصلہ کریگا (۳۰) اگر تم ایماندار ہو تو ان سے مت ڈرو اور مجھ سے ڈرو (۳۱) رسول نے جو کچھ تمھیں دیا [جو کچھ سکھایا] وہ لے لو [اس پر عمل کرو] اور اُس نے جس چیز سے تمھیں روک دیا اُس سے رُک جاؤ (۳۲) اور عنقریب تجھے تیرا رب عطا فرمائیگا پس تو خوش ہو جائیگا (۳۳) تم اپنے ہاتھوں کو ہلاکی میں مت ڈالو (۳۴) ہم کافروں کے دلوں میں رعب ڈالدینگے (۳۵) میں نے گمان کیا تھا [یقین کیا تھا] کہ میں میرے حساب سے ملاقات کرنے والا ہوں (۳۶) اے ایمان والو! جب جمعہ کے دن نماز کی منادی کیجائے تو اللہ کے ذکر [نماز] کی طرف دوڑو اور خرید و فروخت چھوڑ دو (۳۷) کیا اللہ اپنے بندے کو کافی نہیں ہے؟ (۳۸) پس

غنقریب اللہ تجھے ان سے بچائیگا (۳۹) اور تیرے رب نے حکم دیدیا ہے کہ تم اس کے سوا [کسی کی] پرستش نہ کرو +

اُردو سے عربی میں ترجمہ کرو

(۱) دَعَا أَبُو أَحْمَدَ الرَّشِيْدَ [يَا رَشِيْدًا] فَأَتَاهُ وَأَعْطَاهُ كِتَابًا (۲) كُنَّا دَعَوْنَاهُمْ إِلَى الطَّعَامِ لٰكِنْ مَا أَجَابُوْا (۳) دَعَا إِلَى الشَّيْخِ (۴) مَا كَانَ أَبُوْهُ رَاضِيًا عَنْهُ قَدْ دَعَا عَلَيْهِ (۵) رَمٰى حَامِدٌ بُنْدُقَةً إِلَى الذِّئْبِ فَأَصَابَتْهُ وَمَاتَ حَالًا (۶) يَا بِنْتُ! لِمَ تَبْكِيْنَ؟ مَا أَبْكَاكِ؟ (۷) مَا تُبْقِيْ لِنَفْسِكَ (۸) يَكْفِيْنَا مَا أَعْطَانَا اللّٰهُ مِنَ الْمَالِ (۹) سُمِّيَ ذٰلِكَ الْوَلَدُ مَحْمُوْدًا (۱۰) بُنِيَتْ هٰذِهِ الْمَدْرَسَةُ بِأَمْرِ الْوَزِيْرِ (۱۱) تِلْكَ الْمَزْرَعَةُ تُسْقٰى مِنْ مَاءِ الْمَطَرِ (۱۲) صَبَّحَكُمُ اللّٰهُ بِالْخَيْرِ

مشق نمبر ۳۲

عربی سے اُردو بناؤ

(۱) تو اپنا منہ بچا تاکہ تیری پیٹھ نہ ماری جائے [پیٹھ پر مار نہ پڑے] (۲) اللہ سے شرم کر (۳) اے لڑکو! کیا تم شرماتے نہیں؟ (۴) تو اپنی زبان کو جھوٹ سے کیوں نہیں بچاتا؟ (۵) اللہ سے ڈر اور گناہ سے بچ (۶) ہارون رشید نے ایک حبشی غلام کو مصر کا حاکم بنایا تھا (۷) مین نے اس لڑکی کے جیسی [کوئی لڑکی] کبھی نہیں دیکھی (۸) مین تجھے کیون غمگین دیکھ رہا ہون؟ (۹) کیا تم نے مجھے دیکھا کہ مین تمھاری طرف آرہا ہون (۱۰) اے فاضل [اے بڑے عالم]! اس مسئلہ مین تیری [آپ کی] کیا رائے ہے؟ (۱۱) میری

رائے ہے کہ وہ درست نہین ہے (۱۲) تو اللہ کی پرستش [اس طرح] کر گویا تو اس کو دیکھ رہا ہے کیونکہ اگر تو اسے نہین دیکھتا ہے تو وہ ضرور تجھے دیکھ رہا ہے (۱۳) مومن کی تیز فہمی سے ڈرو کیونکہ وہ اللہ کے نور سے دیکھتا ہے۔

مِنَ الْقُرْاٰنِ

(۱۴) اے ایمان والو! اپنے آپ کو اور اپنے گھر والون کو [دوزخ کی] آگ سے بچاؤ جس کا ایندھن آدمی اور پتھر ہے (۱۵) تو اللہ نے ان کو اس روز کے شر سے بچا لیا اور انھین تازگی اور خوشی سے ملا دیا (۱۶) اور جب تمھین کوئی تحفہ دیا جائے تو تم اس سے اچھا تحفہ دو یا اسی کو واپس کر دو [یعنی اسی کے برابر کا تحفہ دو] (۱۷) کیا تو نے نہین دیکھا [کیا تجھے نہین معلوم ہے] کہ تیرے رب نے ہاتھی والون کے ساتھ کیسا [معاملہ] کیا؟ (۱۸) ابراہیم نے اپنے بیٹے [اسمٰعیل] کو کہا مین خواب مین دیکھ رہا ہون کہ تجھے ذبح کر رہا ہون تو تو دیکھ [غور کر] تیری رائے کیا ہے؟ (۱۹) موسیٰ نے کہا اے میرے رب! تو مجھے [اپنے آپ کو] دکھا دے مین تجھے دیکھونگا۔ [اللہ نے] کہا تو مجھے ہرگز نہین دیکھیگا [دیکھ سکتا] لیکن تو پہاڑ کی طرف دیکھ تو مجھے [میری جھلک] دیکھ لیگا (۲۰) مصیبت ہے اُن نمازیون کے لئے جو اپنی نماز سے غفلت کرتے ہین [اور] دکھاوا کرتے ہین [دکھاوے کی نماز پڑھتے ہین] (۲۱) جب ابراہیم نے [کافر بادشاہ] کو کہا میرا رب وہ ہے جو جِلاتا ہے اور مارتا ہے [تو کافر بادشاہ نے] کہا مین [بھی] جِلاتا اور مارتا ہون +

اُردو سے عربی مین ترجمہ کرو

(۱) قُوْا اَفْوَاهَكُمْ كَيْ لَا تَضْرِبَ اَقْفِيَتَكُمْ (۲) هَلْ لَا تَسْتَحِيْنَ يَا بَنَاتُ؟
(۳) لِمَ لَا تَقُوْنَ [يَا لَا تَصُوْنُوْنَ] لِسَانَكُمْ مِنَ السَّبِّ (۴) يَا اُخْتِيْ اتَّقِيْ

اللهَ وَاتَّقِي مِنَ الْمَعْصِيَةِ (٥) وَلِيَ الْخَلِيفَةُ عَلَى بَغْدَادَ (٦) مَارَأَيْنَا مِثْلَ هٰذَا الزَّهْرِ قَطُّ (٧) هَلْ كُنْتَ تَرَانَا أَتَانَا أَتُونَ إِلَيْكُمْ (٨) مَا رَأْيُكُمْ [يَا مَا ذَا تَرَوْنَ] أَيُّهَا الْعُلَمَاءُ فِي هٰذِهِ الْمَسْئَلَةِ (٩) نَرَى أَنَّهَا صَحِيحَةٌ (١٠) أُعْبُدُوا اللهَ كَأَنَّكُمْ تَرَوْنَهُ فَإِنْ لَمْ تَكُنْ تَرَوْنَهُ فَإِنَّهُ يَرَاكُمْ (١١) الْمُسْلِمُونَ الصَّادِقُونَ يَرَوْنَ بِنُورِ اللهِ فَاتَّقُوا فِرَاسَتَهُمْ (١٢) لِيَقِ الْمُؤْمِنُونَ أَنْفُسَهُمْ وَأَوْلَادَهُمْ نَارًا (١٣) أَرُونِي مَاذَا تَرَوْنَ ‌+

مشق نمبر ۳۳

عربی سے اُردو مین ترجمہ کرو

(۱) مرد کوزہ پُشت [کُبڑا] ہوگیا اور اس کی پیٹھ خوب سخت ہوگئی (۲) غلام کے کپڑے پُرانے ہوگئے (۳) ہم اونٹنی کی گردن پکڑ کر سوار ہوئے تو وہ بڑی تیزی سے چلی اور قریب تھی کہ گھوڑون سے بڑھ جائے (۴) اے بڑھئی اس لکڑی کو تراش اور اس سے ایک امیرانہ کرسی بنا (۵) ندی کا پانی کھارا ہوگیا یہان تک کہ کوئی اس مین سے ایک گھونٹ نہین پی سکتا ہے (۶) کبھی اونٹنی بہت تیز دوڑتی یہان تک کہ تیز گھوڑون پر سبقت لیجاتی ہے ÷

مشق نمبر ۳۴

عربی سے اُردو

(۱) پھر جب انھون [عورتون] نے اسے [یوسفؑ کو] دیکھا تو انھون نے اسے بڑا [انسان

سے بالاتر] سمجھا اور [مدہوشی مین] اپنا ہاتھ کاٹ لیا اور کہنے لگین حاشس للہ یہ تو کوئی بشر نہین ہے - یہ اور کچھ نہین مگر فرشتہ ہے (۲) جب ان پر مصیبتون نے صبح کیا اور تکلیفون نے شام کی [صبح شام ان پر تکلیفین آئین] تو وہ ایک اکیلے اللہ سے فریاد چاہتے ہوئے کھڑے ہوئے اور اپنے بُتون اور تھانون [درگاہون] سے مُنہ موڑا (۳) ہر بچہ دین فطرت [اسلام] پر پیدا ہوتا ہے پھر ماں باپ اسے یہودی بناتے ہین یا نصرانی بناتے ہین یا مجوسی بناتے ہین (۴) عیسائی پادری ملکون مین پھیل گئے اور بہت سے ہندیون اور بُت پرستون کو نصرانی بنا لیا اور افسوس ہے بعض مسلمانون پر جو خواہشات کی پیروی کے سبب نصرانی بن گئے حالانکہ وہ جانتے ہین کہ نصرانیت ایک منسوخ دین ہے جس پر خود عیسائی نہین چل سکتے (۵) ہر نماز کے بعد ۳۳ بار سبحان اللہ پڑھو اور ۳۳ بار الحمد للہ پڑھو اور ۳۳ بار اللہ اکبر پڑھو (۶) کسی کو بدگمانی سے کافر اور فاسق نہ بناؤ (۷) امریکہ اور یورپ اور جاپان والے تجارت اور ہنرمندی سے مالدار ہو گئے (۸) جب کسی کے موت کی خبر سنو یا تمھین کوئی مصیبت پہنچے تو انا للہ وانا الیہ راجعون کہو (۹) ہم نے بہت سے مستشرقین کو پایا کہ وہ اہل مشرق بالخصوص مسلمانون کے حالات بیان کرنے مین خیانت سے کام لیتے ہین (۱۰) تجھے لازم ہے کہ کھانے اور پینے سے پہلے بسم اللہ کہے اور ان کے بعد الحمد للہ کہے +

مشق نمبر ۳۵

عربی سے اُردو

(۱) مین [اس سے] نہین ڈرتا ہون کہ فقیر ہو جاؤن [یا فقیری کی حالت مین صبح کرون]

لیکن مین [اس سے] ڈرتا ہون کہ گناہگار ہو جاؤن [یا۔ گناہگاری کی حالت مین شام کرون] (۲) ہم ہمیشہ اکیلے اللہ کی بندگی کرتے رہتے ہین (۳) ہم پھول کی تازگی کی طرف دیکھتے رہے (۴) کبھی غلام آقا ہو جاتا ہے (۵) کبھی دوست دشمن ہو جاتا ہے (۶) ہمیشہ حق فتحیاب ہوتا ہے (۷) ہمیشہ باطل شکست خوردہ رہا (۸) ہمیشہ ایک گروہ حق پر قائم رہا (۹) لوگ سب برابر نہین ہین (۱۰) اے جوان عورت! تو مطمئن رہ (۱۱) تم ہمیشہ سلامت رہو (۱۲) اڈیسن امریکی امتحان اور تجربہ کرتا رہا یہان تک کہ اس نے فونوگراف کی ایجاد کی توفیق پالی جو کہ آواز کو محفوظ رکھتا ہے اور اسے لوٹاتا ہے (۱۳) کیا تو امیر کا بیٹا نہین ہے (۱۴) مین جب تک بے گناہ ہون ڈرانے دھمکانے کی پروا نہین کرتا (۱۵) عرب [لوگ] کالے نہین ہین ؛

مِنَ الْقُرآنِ

(۱۶) ہم نے کہا اے آگ ابراہیم پر سرد اور سلامتی ہو جا (۲) تم عدل پر بڑی مضبوطی سے قائم رہو (۳) اس [مریم] نے کہا مجھے لڑکا کس طرح ہوگا حالانکہ مجھے کسی بشر نے چھوا تک نہین اور نہ مین بدکار [عورت] ہون (۱۹) یہ اس لئے کہ اللہ اس نعمت کو بدلنے والا نہین ہے جو اس نے کسی قوم کو عطا فرمائی جب تک کہ وہ قوم اپنے دلون کو [کی حالتون کو نہ] بدلین (۲۰) پس اللہ کی پاکی [بیان کرو] جس وقت تم شام کرتے ہو اور جس وقت تم صبح کرتے ہو (۲۱) کیا اللہ اپنے بندے کو کافی نہین ہے؟ (۲۲) پھر اگر وہ تنگدست ہے تو فراخ دستی تک مہلت ہے (۲۳) مجھے زندگی بھر نماز پڑھنے اور زکوٰۃ دینے کی وصیت کی ہے (۲۴) یہودیون نے کہا نصاریٰ کسی [معتبر] چیز [دین] پر نہین ہین اور نصاریٰ نے کہا یہودی لوگ کسی [معتبر] چیز پر نہین ہین (۲۵) کیا مین تمھارا رب نہین ہون؟ سب نے

کہاں ہیں [تو ہمارا رب ہے] (۲۶) وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے جب تک کہ آسمان اور زمین رہیں گے ؛

اردو سے عربی

(۱) كُنَّا حَاضِرِينَ وَكَانُوا غَائِبِين (۲) لا تكونوا مُفسدينَ في الارض بل كُونُوا مُصْلِحِينَ (۳) صار الطِّين خَزَفًا (۴) قد يَصِيرُ البخيلُ سخيا (۵) أَلَسْتُنَّ مُسْلِمَاتٍ ؟ (۶) هَلْ بِتُّم تعبانِينَ ؟ (۷) الا يا سيّدي بِتُّ مُسْتَرِيحًا [یا بالعَافِيَةِ] (۸) يا اولادُ كُونُوا مُطْمَئِنِّينَ (۹) لا يَزَالُ الكاذبُ مُفْتَضِحًا (۱۰) دُمْتُم سَالِمِينَ (۱۱) مَا زِلْتُم محفُوظِينَ (۱۲) لَا يَزَالُونَ مُفسِدِينَ (۱۳) لا تزالُ مُصْلِحِينَ بَيْنَهُم [یا ذاتَ بَيْنِهِم] (۱۴) مَا زِلْنَا نُفَتِّش عنهم حتى وَجَدْنَاهُمْ (۱۵) أَقُوْمُ مَا دُمْتَ قَاعِدًا (۱۶) لَمْ نَزَلْ نُشَاهِدُ [یا ننظر] عجائباتٍ مادُمْنا فى هذا البلدِ ؛

مشق نمبر ۳۶

عربی سے اردو

(۱) قریب تھا کہ ہم خوشی سے اڑنے لگیں [اچھل پڑیں] (۲) سست [آدمی] کی آرزوئیں قریب ہے [اندیشہ ہے] کہ اسے مار ڈالیں کیونکہ اس کے دونوں ہاتھ کام کرنے سے انکار کرتے ہیں (۳) میں نے اپنے آپ کو ملامت کرنا شروع کیا (۴) رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اس [عمار ابن یاسر] کے سر پر ہاتھ پھیرنے لگے (۵) قریب تھا کہ لکڑی بھڑک اٹھے جبکہ گرمی کی شدت بڑھ گئی (۶) قریب ہے [اندیشہ ہے] کہ گرمی جسموں کو پگھلا دے (۷) ہم اپنے کپڑے اور اپنے ہتھیار درست کرنے لگے (۸) امید ہے کہ وہ [عورتیں]

اپنے لڑکون کے حالات کی تحقیقات کے لئے مدرسہ مین آجائین (۹) قریب ہے کہ [وہ] عورت علم مین اپنے شوہر سے بڑھ جائے [فوقیت لیجائے] (۱۰) جب صبح روشن ہوئی باغبان نے پھول اور پھل چننے [توڑنے] شروع کئے (۱۱) قریب تھا کہ وہ [عورتین] درد کی شدت سے مرجائین +

من القران

(۱۲) پس انھون نے اسے ذبح کیا اور اُمید نہ تھی کہ وہ [ذبح] کرتے (۱۳) امید ہے کہ تیرا رب تجھے مقام محمود مین اُٹھائے (۱۴) [آدم اور حوّا] اپنے اوپر جنّت کے پتّے چپکانے لگے (۱۵) شاید تم کسی چیز کو پسند کرو اور وہ تمھارے حق مین بُری ہو (۱۶) قریب ہے کہ [ساتون] آسمان پھٹ جائین (۱۷) اُن سے امید نہین کہ وہ بات سمجھینگے (۱۸) امید ہے کہ اللہ ان سب کو میرے پاس لے آئے (۱۹) اس نے کہا اگر تم پر لڑائی [جہاد] فرض کردی جائے تو کیا شاید تم جہاد نہ کروگے ؟

مشق نمبر ۳۷

عربی سے اُردو

(۱) اچھے ہین وہ لڑکے کیا ہی اچھے ہین (۲) یہ کھیرا بُرا ہے کیا ہی ردی ہے (۳) اچھی ہے سچّائی اور اچھا ہے اس کا انجام اور بُرا ہے جھوٹ اور بُرا ہے اُس کا انجام (۴) خوب ہے مان باپ کی فرمانبرداری اور نہین خوب ہے اُن کی نافرمانی (۵) عورت سلمیٰ بُری ہے کیا ہی بُری ہے (۶) بدکار اللہ کی ناراضی کی طرف کس قدر سبقت کرتا ہے (۷) مشرک پر کیا ہی بڑی اللہ کی خفگی ہے (۸) یہ عورت کیا ہی خوبصورت

بہت اور وہ لڑکی کیا ہی بدصورت ہے (۹) یہ کتاب سہل ہے اور کتنی سہل ہے اور وہ کتابیں مشکل ہیں اور کتنی مشکل ہیں (۱۰) اونٹنی قصواء کیا ہی تیز ہے (۱۱) عالمون کی تعظیم کتنی بڑی ہے اور جاہلون کی ذلت کتنی بڑی ہے (۱۲) تو اچھا لڑکا ہے اور تو کیا ہی اچھا ہے (۱۳) اس کا علم کس قدر بڑا ہے اور تیری جہالت کس قدر سخت ہے (۱۴) درخت خرما اچھا درخت ہے (۱۵) کل رات کی شفق کیا ہی سرخ تھی (۱۶) چودھوین رات مین چاند کی روشنی کیا ہی سفید ہوتی ہے (۱۷) اس دوات مین سیاہی کالی ہے کیا ہی سیاہ ہے۔

مِنَ القُرْآن

(۱۸) آدمی مارا جائے [ہلاک ہو] کیا ہی ناشکرا ہے (۱۹) وہ کیا ہی سننے والا اور دیکھنے والا ہے (۲۰) برا ہے وہ پانی اور آرام گاہ کے لحاظ سے وہ [جہنم نہایت] بری [جگہ] ہے (۲۱) بہت اچھا ہے وہ بندہ بیشک وہ [خدا کی طرف] رجوع کرنے والا ہے (۲۲) بیشک برا ہے آقا اور برا ہے دوست (۲۳) بری ہے وہ چیز جس کے عوض انھون نے اپنی جان بیچ ڈالی (۲۴) اگر تم خیرات کو ظاہر کرو تو بہت خوب اور اگر اسے چھپاؤ اور محتاجون کو دو تو وہ تمھارے لئے نہایت ہی بہتر ہے +

اردو سے عربی

(۱) مَا اَحْسَنَ هٰذَا الْكِتَابَ (۲) ذالك الفرسُ جميلٌ وما اَجملَهٗ [يا حَسَنٌ وما اَحْسَنَهٗ] (۳) محمودٌ رجلٌ عالمٌ وما اَعْلَمَهٗ (۴) بئس الشرك وما اقبحه (۵) هٰذا البطّيخ رديٌّ وما اَردَأَهٗ (۶) ما اَجودَ ناقتي (۷) نِعْمَتِ الصلوٰةُ وما اَحبَّها عندَ الله (۸) نِعْمَ الحيوانُ بقرةٌ وما انفعَ لبنَها (۹) نِعْمَ الكرمُ وما اَحسنَ عاقبتَهٗ و بئس البخلُ وما اَقبحَ عاقبتَهٗ (۱۰) بئس

المسرف و بئست عاقبۃ الاسراف (۱۱) ما اصلح ولدک وما اعقلہ ؕ

مشق نمبر ۳۸

عربی سے اردو

(۱) جو [وقت] گذر گیا وہ تو فوت ہو گیا اور جس کی [آئندہ] توقع ہے وہ پردے میں ہے۔ اور تیرے قبضے مین تو وہی گھڑی ہے جس مین تو [ابھی] ہے (۲) [خلفائے] عباسیین مین پہلا جو شخص خلافت پر قابض ہوا وہ ابو المنصور سفاح ہے (۳) بیشک جس ناپ سے تم [دوسرون کے لئے] ناپتے ہو اسی سے تمہارے لئے ناپا جائیگا (۴) بیشک وہ دو شخص جو اس مدرسے کے اوقاف کے متولی ہین وہ تولیت کے قابل نہین ہین کیونکہ وہ نہین جانتے ہین کہ مسلمانون کا مال جو ان کے قبضے مین ہے کس طرح خرچ کیا جائے اور کس شخص پر خرچ کیا جائے (۵) وہ مادہ جس سے بُننے کا کام ہوتا ہے وہ روئی اور سن اور اون اور ریشم ہے (۶) مین نے جو کچھ تیری جانب سے بہادری اور جوانمردی دیکھی جو کہ تو نے آخری لڑائی مین ظاہر کی ہے اس نے مجھے تیرے اعزاز پر آمادہ کیا (۷) مین ایسا ہو گیا تھا جیسے کسی کو شراب نے مست کر دیا ہو (۸) مجھے ان عورتون پر تعجب آتا ہے جو اپنے فانی جسمون کو سجاتی سنوارتی ہین اور اپنی ہمیشہ باقی رہنے والی روحون کو نہین سنوارتین (۹) میرے پاس ایک چٹھی آئی ہے جس مین حسب ذیل مضمون لکھا ہوا ہے (۱۰) وہ کوئی ایسی چیز نہین ہے جس کی طرف توجہ دی جائے (۱۱) یہ ایک کتاب ہے [یا یہ وہ کتاب ہے] جسے شیخ علامہ ابن تیمیہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے تصنیف کیا ہے (۱۲) استاد نے جو کچھ بیان کیا اس کا خلاصہ یہ ہے کہ قرآن جو کہ [حضرت] محمدؐ پر نازل کیا گیا ہے اس پر

عمل کرنا ہمیں دونوں جہان کی کامیابی کے لئے کافی ہے (۱۳) جو قلم سیسہ سے بنایا جاتا ہے اُسے سیس قلم [پنسل] کہتے ہیں (۱۴) اے لڑکی کھریا مٹی لے اور جو کچھ تو نے سُنا اُس کا خلاصہ اُس تختۂ سیاہ پر لکھ جو کہ کونے میں ہے (۱۵) وہ لڑکے جن کی طرف اشارہ کیا گیا وہ عنقریب تیری [آپ کی] خدمت میں آئینگے تو آپ جو کچھ چاہیں انھیں عطا فرمائیں

من القرآن

(۱۶) جو کچھ تمھیں رسول نے دیا [سکھایا] تو اسے لے لو [اس پر عمل کرو] اور جس چیز سے اُس نے تمھیں روک دیا اُس سے باز رہو (۱۷) یہ وہ چیز ہے جس کا تم سے وعدہ کیا جاتا تھا (۱۸) جو اِس دنیا میں اندھا ہے وہ آخرت میں [بھی] اندھا ہے (۱۹) جو کچھ تمھارے پاس ہے وہ ختم ہو جانے والا ہے اور جو اللہ کے پاس ہے وہ باقی رہنے والا ہے (۲۰) تم [اے مسلمانو] سب سے اچھی امت ہو کہ تمھیں لوگوں [کی اصلاح] کے لئے پیدا کیا گیا کہ تم لوگوں کو بھلائی کا حکم کروگے اور بُرائی سے روکوگے (۲۱) اور جو عورتیں حیض سے مایوس ہو چکی ہیں اگر تمھیں شک ہو تو ان کی عدت تین مہینے ہے (۲۲) کیا وہ لوگ جو علم رکھتے ہیں اور وہ لوگ جو بے علم ہیں دونوں برابر [ہو سکتے] ہیں ؟ +

عربی میں ترجمہ کرو

(۱) أَرِنِيْ مَا فِيْ يَدِكَ (۲) هٰذا ما لا أُحِبُّهُ (۳) مَنْ قال لا الٰه الا الله دَخَلَ الجنّة (۴) المدرسة الاسلامية التي تُرٰى من هٰهُنا هي خيرُ مدارسِ هذا البلدِ (۵) اوّلُ مَنْ تولّى الخلافة من الاَمويّين [يا مِنْ بَنِيْ اُمَيّة] مُعَاوِيَةُ رض (۶) هل تنظر الى [يا ترى] الرجلينِ اللذَيْن يأتيانِ اِلينا؟ (۷) القرآن كتابٌ اُنْزِلَ على مُحَمّدٍ صلى الله عليه وسلّم (۸) كانوا

[یا صاروا] کَمَنْ اَسْکَرَہ الخمرُ (۹) اِنَّ ما رأینا مِنْ علمك حَمَلَنا علیٰ تکریمِكَ (۱۰) اِنَّ المادّتَینِ اللّتَینِ تُصْنَع [یا تُتَّخَذُ] مِنْهُما الحلیُّ هُما الفضَّةُ والذَّهَبُ (۱۱) سَیَأتِیكَ رُقعةٌ یکون فیها مکتوبًا ما یأتی (۱۲) الرجلان المشارُ الیہما سَیَحضُران فی حضرتك فقل لھم ما ترید +

مشق نمبر ۳۹

عربی سے اُردو

(۱) بیشک قرآن کی پہلی سورۃ فاتحہ ہے (۲) اسماء عدد کی تعلیم اس کتاب کے بیالیسوین اور تینتالیسوین سبق مین پائی جاتی ہے (۳) مین آٹھوین گھنٹہ مین آپ کے پاس حاضری سے مشرف ہونگا (۴) افریقہ سات حصّون مین منقسم ہوتا ہے، پہلا [حصہ] ان شہرون پر مشتمل ہے جنھین نیل [دریائے نیل] سیراب کرتا ہے اور دوسرا [حصہ] مغرب کے بلاد ہین اور اسی مین الجزائر اور مراکش ہین، اور تیسرا [حصہ] مشرقی افریقہ ہے اور اسی مین زنجبار ہے، اور چوتھا [حصہ] درمیانی افریقہ ہے اور پانچوان [حصہ] مغربی افریقہ ہے اور چھٹا [حصہ] جنوبی افریقہ ہے اور اس مین راس کے بلاد [کیپ کالونی] ہین اور ساتوان [حصہ] جزیرے ہین جو اس برّ اعظم کے تابع [ملحقات مین سے] ہین (۵) شہر پونا ہمارے ہان سے ریل کے ذریعے تقریبًا پانچ گھنٹے کی فاصلے پر ہے (۶) چار گھنٹے گذرنے کے بعد ہم مقام مذکور پر پہنچے (۷) پہلے ہم نے عربی اسماء سیکھے اور دوسرے بار ہم نے افعال کو سیکھا اور تیسرے بار انشاء اللہ حروف [کا بیان] سیکھینگے (۸) اس تربوز مین سے تم دو تہائی لے لو اور مین بقیہ تہائی لے لونگا (۹)

مین تیرے [آپ کے] مکان پر سوا نو بجے موجود تھا اور آدھ گھنٹہ تک آپ کے انتظار مین ٹھیرا رہا اور پونے دس بجے [آپ کے] مکان سے نکلا (۱۰) ہمین آپ کا مکتوب عزیز [عنایت نامہ] روز دوشنبہ تاریخ ۲۳ ماہ محرم ۱۳۴۳ھ مطابق ۲۵ اگست ۱۹۲۴ء کا لکھا ہوا پہنچا (۱۱) ۲۷ ستمبر کو آفتاب پانچ بجکر ۵ منٹ پر طلوع ہوتا ہے اور ظہر [کا وقت] گیارہ بجکر ۵۲ منٹ پر اور غروب پانچ بجکر ۱۵ منٹ پر ہوتا ہے (۱۲) کتنے بجے ہین؟ (۱۳) میرے نزدیک گیارہ بجکر بیس منٹ ہوئے ہین (۱۴) میرے پاس ایک جوان تھا جو سترہ سال سے زیادہ سن کو نہین پہنچا تھا (۱۵) تیرے بھائی کی عمر کتنی ہے؟ (۱۶) اس کی عمر ۲۵ سال اور ۶ ماہ کی ہے اور وہ آئندہ رمضان کے وسط مین ۲۶ سال کا ہوجائیگا (۱۷) لشکری سپاہی تین تین اور چار چار [ہوکر] چل رہے ہین (۱۸) ہم مدرسہ سے دو دو [ہوکر] نکلے ؛

من القرآن

(۱) عنقریب وہ کہینگے [اصحاب کہف] تین ہین چوتھا اُن کا کُتا اور [بعض] کہینگے وہ پانچ ہین چھٹا اُن کا کُتا (۲) پس تم نکاح کرو عورتون سے جو تمھین پسند ہون دو دو تین تین اور چار چار (۳) اور تمھارے لئے اس ترکہ کا آدھا حصہ ہے جو تمھاری بیویون نے چھوڑا ہے جبکہ اُن کا کوئی لڑکا نہ ہو۔ پس اگر ان کا لڑکا ہے تو تمھارے لئے اس مین سے چوتھائی ہے جو انھون [تمھاری بیویون] نے چھوڑا ہے (۴) اور ان [بیویون] کے لئے اس مین سے چوتھائی ہے جو تم نے چھوڑا ہے جبکہ تمھارا کوئی لڑکا نہ ہو۔ پس اگر تمھارا کوئی لڑکا ہے تو ان [بیویون] کے لئے تمھارے چھوڑے ہوئے [مال] کا آٹھوان حصہ ہے (۵) اور اس [میت] کے والدین کے لئے ہر ایک کو چھٹا حصہ ہے

(۶) اللہ تمھاری اولاد کے بارے میں تمھیں وصیت فرماتا ہے کہ لڑکے کا [حصہ] دو لڑکیوں کے حصے کے برابر ہے۔ پھر اگر سب عورتیں [لڑکیاں] ہی ہیں تو اُن سب کے لئے ترکہ کا دو تہائی ہے +

عربی میں ترجمہ کرو

(۱) ذِكْرُ اَسْمَاءِ الْمَوْصُولَةِ مكتوبٌ فى الدرس الحادي والعشرين من هذا الكتابِ (۲) السُّوْرَةُ الثَّانِيَةُ من القرآنِ سورةُ البَقَرَةِ (۳) اَذْهَبُ الى المدرسةِ بعدَ الساعةِ الرابعةِ (۴) قَرَأْتُ اَمْسِ القصّةَ الاولى والثانيةَ والثالثةَ مِنْ كتابِ اَلْفِ لَيْلَةٍ وَلَيْلَةٍ وَسَأَقْرَأُ القصةَ الرابعةَ والخامسةَ والسادسةَ غدًا (۵) ما تيرانُ محلٌّ بَارِدٌ الّذي يَبْعُدُ عن بمبائی نحوَ خمسِ ساعاتٍ (۶) خُذْ من هذا الثوب ثلثةَ ارباعٍ واُخُذُ الرُّبُعَ [يا الربعَ الآخِرَ مِنْهُ] (۷) وَصَلْتُ الى منزلكَ السّاعةَ الثانيةَ عشرةَ و نِصْفٍ ورجعتُ الساعةَ الحاديةَ وثلاثةَ ارباعٍ [ياساعةَ اثنتى عشرةَ ونصفٍ وَرَجَعْتُ ساعةَ اثنتينِ الّا رُبْعَ] (۸) وَصَلَنِيْ مكتوبُكم خامسَ عشرَ مِنْ شهرِ يُوْلِيُو (۹) تَطْلُعُ الشمسُ [يا طلوعُ الشمسِ] فى هٰذه الايامِ الساعةَ الخامسةَ وخمسةَ عشرَ دقائقَ (۱۰) قُسِمَ مَا تَرَكَ اَبِيْ مِنَ المالِ فَوَجَدَتْ اُمِّيْ مِنْهُ الثُّمُنَ وَمِمَّا بَقِيَ وَجَدْتُ اَنَا خُمُسَيْنِ وَوَجَدَتْ اُخْتِيْ خُمُسًا وَخُمُسَيْنِ الباقِيَيْنِ [يا الآخِرَيْنِ] وَجَدَ اَخِيْ (۱۱) عُمُرُ هٰذا الولدِ اِحْدٰى عَشَرَةَ سَنَةً [يا هٰذا ابنُ اِحْدٰى عَشَرَةَ سَنَةً (۱۲) ما بَلَغَتْ هٰذِهِ الابنةُ ثَمَانِيَ عَشَرَةَ سَنَةً (۱۳) تاريخُ هٰذا المكتوبِ يومُ الاَحَدِ الاول من شهر

ذی القعدۃ ۱۳۳۸ھ [سَنَةَ اَلْفٍ وَثَلٰثِمِائَةٍ وَثَمَانٍ وَثَلٰثِيْنَ] الموافق
۱۸ یُوْلِیُوْ ۱۹۲۰م [اَلثَّامِنَ عَشَرَ مِنْ یُوْلِیُوْ سَنَةَ اَلْفٍ وَتِسْعِمِائَةٍ وَ
عِشْرِیْنَ] (۱۴) الرَّبِیْعُ فِی مِصْرَ یَبْتَدِأُ من الحادی والعشرین من شہر مارس
والصَّیفُ یبتدا من الحادی والعشرین من شہر یونیو ویکون ابتداءُ
الخریفِ من الحادی والعشرین من سَبْتَمْبِرَ وابتداء الشِّتَاءِ من الحادی
والعشرین من دِیسَمْبِرَ (۱۵) انا فی السنة الثانیةِ والاربعینَ مِنْ
عُمْرِیْ لِاَنِّیْ اَبْلُغُ سنةَ اثْنَتَیْنِ واَرْبعِیْنَ فی رَمَضَانَ الْاٰتِیْ ÷

مشق نمبر ۴۰

عربی سے اُردو

(۱) اے اللہ میں تیرے پاس پناہ مانگتا ہوں اِس [بات] سے کہ میں تیرے ساتھ کسی چیز کو شریک کردوں (۲) سُستی مت کرتا کہ تو اپنی مُراد میں ناکام نہ ہو (۳) کیا تو اپنے اوقات ضائع کرتا ہے؟ تب تو تو نقصان پانے والوں میں سے ہوگا (۴) تجارت کر تاکہ نفع پائے (۵) روزہ رکھ یہاں تک کہ آفتاب غائب [غروب] ہوجائے (۶) کوشش پر ثابت قدم رہ تاکہ اپنے مستقبل [آنیوالے وقت] میں مرتبہ اور اعتبار حاصل کرے کیونکہ سُستی تو کسی کو بھی کامیاب ہونے نہیں دیتی (۷) میں ضرور سختی کو آسان سمجھونگا یہاں تک کہ مقصد حاصل کرلوں (۸) دنیا کی طرف بے رغبت رہ تاکہ جنت کی مٹھاس [مزہ] چکھے (۹) نہ میں وعدہ خلاف کرنے والا ہوں اور نہ تُو عہد توڑنے والا ہے [لفظی: نہ میں ہوں کہ وعدہ خلاف کروں اور نہ تو ہے کہ عہد کو توڑے]

(۱۰) سخاوت کرو تاکہ سردار بنو (۱۱) رضا [ہوا] کے تغیرات کے سامنے نہ آؤ [اپنے کو پیش نہ کرو] تاکہ بیمار ہو جاؤ (۱۲) جب تو سفر کریگا تو مین [بھی] تیرے ساتھ سفر کرونگا (۱۳) کاش کہ ستارے میرے قریب آجاتے تو مین انھین پُر دلیتا (۱۴) اے لڑکے تو سیکھتا کیون نہین تاکہ تیری عقل درست ہو اور آگے بڑھنے [ترقی] کا راستہ تیرے لئے تیار ہو جائے کیونکہ آدمی کی کامیابی اس کے علم کے اندازے کے مطابق ہے (۱۵) ایک شخص نے کہا مین رات کو کمزور روشنی مین پڑھتا ہون، تو مین نے کہا تب تو پڑھنا تیری آنکھون کو ضرر دیگا پس جہان تک ہو سکے رات مین مطالعہ سے پرہیز کر تاکہ تو اپنی بینائی کی حفاظت کر سکے ۔

من القرآن

(۱۶) تم ہرگز نیکی نہین حاصل کر سکتے یہان تک کہ اس چیز مین سے [اللہ کی راہ مین] خرچ کرو جو تمھین پیاری ہے (۱۷) تاکہ ہم تیری بہت تسبیح کرین اور تیرا بہت ذکر کرین (۱۸) تاکہ تم اس چیز پر غم نہ کرو جو تم سے فوت ہو گئی اور اس چیز پر [حد سے زیادہ] خوشیان نہ مناؤ جو تمھین اس نے بخشی ہے (۱۹) کھاؤ اور پیو [ماہ رمضان مین] یہان تک کہ فجر کا سفید تاگا [صبح صادق] سیاہ تاگے [صبح کاذب] سے الگ تمھین دکھائی دے (۲۰) اور خواہش کی پیروی نہ کر کہ وہ تجھے اللہ کی راہ سے بھٹکا دیگی (۲۱) اے میرے رب ! تو نے مجھے تھوڑی مدت پیچھے کیون نہ ہٹا لیا [تھوڑی مہلت کیون نہ دی] تاکہ مین صدقہ دیتا [خیرات کرتا] ۔

عربی مین ترجمہ کرو

(۱) رَبِّ اِنّی اعوذ بك مِنْ اَنْ اَعْصِيَكَ (۲) لاتُضِيْعُوا اَوْقَاتَكُمْ

کیلا تخیبوا فی مرادکم (۳) اَتکسل فَاِذاً تبقی جاھِلاً (۴) اِجتَہِد حَتّٰی تحصُل مَرامَكَ (۵) اِتَّجِرُوا [یا تَاجِرُوا] فَترَبحُوا (۶) لَنجتَہِدَنَّ [یا لنلزمنّ الاجتہادَ] اَو نُدرِكَ المُنٰی (۷) اِتّفِقُوا لِتَستَقِلُّوا (۸) لَیتَنِی کُنتُ شابّاً فوَقفتُ فِی صَفِّ المُجَاھِدِیْنَ (۹) لَن تَنجُوا مِن سَلطَةِ اَھلِ المغرب حتّٰی تتعلّموا مثلَھم علوماً وفنوناً جدیدةً وتؤثِروا لِوَطَنِکُم اِیثارَھم (۱۰) ھَلّا تتفکّرُ فی القراٰن فَیُفتَحَ علیكَ بابُ الھدایةِ (۱۱) ھَلّا تُواظِبُ علی الرِّیاضةِ الجسمانیّةِ کلّ یوم فتَدُومَ صحیحاً (۱۲) رأیتُ اخاكَ یقرأ فی نورٍ ضعیفٍ فنَھَیتُهٗ عَنهُ لِیَحفَظَ من ضُعفِ البَصَرِ

مشق نمبر ۴۱

عربی سے اُردو

(۱) مین نے دین کے بعد تونگری سے بہتر کوئی چیز نہین دیکھی۔ اور کفر کے بعد فقر [محتاجی] سے بدتر کوئی چیز نہین دیکھی (۲) جہان کہین سورج کی روشنی داخل ہوتی ہے [وہان] طبیب کا داخل ہونا مشکل ہے (۳) اے باپ لوگو [صاحبانِ اولاد] اس مین کوشش کرو کہ تم اپنے بچون کے لئے اچھے رہنما بنو کیونکہ جیسے بھی تم ہوگے [ویسے ہی] تمھارے بچے ہونگے (۴) جس وقت تیرے اخلاق اچھے ہونگے تیرے احباب بہت ہونگے (۵) جو رحم نہین کرتا اس پر رحم نہین کیا جاتا (۶) جو شخص اللہ پر ایمان لاتا ہے اسے چاہئے کہ اپنے مہمان کی عزت کرے (۷)

جو ہمارے چھوٹون پر رحم نہ کرے اور ہمارے بڑون کی توقیر نہ کرے وہ ہم مین سے نہین ہے (۹) اگر تو اپنے دشمن پر غالب نہ ہو تو مدارات اور نرمی کر (۱۰) جو لوگ زمین مین ہین ان پر رحم کرو تو تم پر وہ رحم کریگا جو آسمان مین ہے (۱۱) تم دونون ٹھہرو ہم ایک دوست اور ایک مقام کی یاد مین [ذرا] رولین ۔

من القرآن

(۱۲) تو انھین کم ہنسنا چاہئے اور بہت رونا چاہیے (۱۳) دیہات والون نے کہا کہ ہم ایمان لے آئے [اے محمد] انھین کہدو تم ایماندار نہین بنے لیکن تم کہو کہ ہم نے اسلام قبول کیا اور [اب تک] ایمان تمھارے دلون مین داخل نہین ہوا اور اگر تم اللہ اور اس کے رسول کی فرمانبرداری کروگے تو وہ تمھارے اعمال مین سے کوئی چیز کم نہین کریگا (۱۴) [اے محمد] انھین کہدو اگر تم ان چیزون کو ظاہر کرو جو تمھارے دلون مین ہین یا انھین چھپائے رکھو اللہ تعالے تم سے انکا حساب لیگا (۱۵) اور جو شخص اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرے تو وہ بیشک کامیاب ہوگا (۱۶) اور انھون نے کہا تو جو کچھ بھی معجزہ ہمارے پاس لائیگا تاکہ ہم پر اس کے ذریعے جادو کرے تو ہم تجھ پر ایمان لانے والے نہین (۱۷) تم اللہ سے ڈرو اور صحیح بات بولا کرو [تو] وہ تمھارے اعمال کی اصلاح کردیگا (۱۸) اگر تمھین کوئی بھلائی حاصل ہوتی ہے تو انھین بری معلوم ہوتی ہے اور اگر تمھین کوئی تکلیف پہنچتی ہے تو وہ خوش ہوتے ہین

مشق نمبر ۱۴۲

عربی سے اردو

(۱) خلفائے راشدین [ٹھیک راہ پر چلنے والے جانشین] چار ہیں ابو بکرؓ اور عمرؓ اور عثمانؓ اور علیؓ اللہ ان سب سے راضی ہو (۲) بنی اُمیّہ کے خلفا چودہ ہیں ان میں سب سے پہلے معاویۃؓ ابن ابی سفیان ہیں اور ان کا آخری [خلیفہ] مروان بن محمد ہے اور ان کے خلافت کی مدت بانوے سال ہے (۳) ہرات خراسان میں ایک بڑا شہر ہے جو عثمان ابن عفان رضی اللہ عنہ کے زمانے میں فتح کیا گیا (۴) قوسِ قزح ایک بڑی کمان ہے جو آسمان پر بارش کے دنوں میں ظاہر ہوتی ہے اور وہ سات رنگوں [یعنی] سرخ، نارنگی، زرد، سبز، اودا، نیلا اور بنفشی رنگوں سے بنتی ہے (۵) پس تم نکاح کرو عورتوں میں سے جو تمہیں پسند ہوں دو دو سے تین تین سے چار چار سے (۶) اور ہم نے اسے اسحاق اور یعقوب [دو بیٹے] عطا فرمائے۔ ہم نے ہر ایک کو ہدایت دی اور نوح کو بھی پہلے ہی سے ہدایت دی اور اس کی اولاد میں سے داؤدؑ اور سلیمانؑ اور ایوبؑ اور یوسفؑ اور موسیٰؑ اور ہارونؑ کو بھی [ہدایت دی] اور اسی طرح ہم نیکی کرنے والوں کو جزا دیتے ہیں اور زکریا اور یحییٰ اور عیسیٰ اور الیاس کو بھی۔ وہ سب نیکوں میں سے ہیں اور اسمٰعیل اور الیسعؑ اور یونسؑ اور لوطؑ کو بھی۔ اور ان سب کو ہم نے جہان والوں پر فضیلت دی ؛

مشق نمبر ۴۳

عربی سے اُردو

(۱) میرے دوست آئے اور میرے پاس بیٹھے (۲) بلی چوہیا پر جھپٹی پھر اس کے

ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالے (۳) اگر تکبر کرنے والے کسی وقت اونچے [درجے والے] ہو جائین [مگر] وہ آخر مین گر جائینگے (۴) پرندے اپنے انڈے سیتے ہین اور اپنے بچون کی حفاظت کرتے ہین (۵) تو اپنے رشتہ دارون کے ساتھ احسان کر اگرچہ وہ تجھ سے کٹ جائین [تجھ سے بے علاقہ ہو جائین] (۶) آج اسماء اپنا کپڑا سیتی ہے پھر اُسے کل پہنیگی (۷) تندرست لوگ تندرستی کی قیمت نہین پہچانتے ہین یہان تک کہ بیماری مین مبتلا ہو جائین ؛

مِنَ الْقُرْاٰنِ

(۸) شہر مین عورتون نے کہا عزیز کی بیوی اپنے غلام کو اپنے ساتھ بُرائی کی رغبت دیتی ہے (۹) اس نے کہا تو وہ وہی ہے جس کے بارے مین تم مجھے ملامت کرتی تھین (۱۰) دیہاتیون نے کہا ہم نے ایمان لایا انھین [اے محمد] کہہ دو تم ایماندار نہین ہوئے لیکن یہ کہو کہ ہم نے اسلام قبول کیا (۱۱) جب [اے محمد] تمھارے پاس منافق لوگ آئینگے تو کہینگے ہم گواہی دیتے ہین کہ بیشک آپ اللہ کے رسول ہین (۱۲) اے ایمان والو! تمھین تمھارا مال اور تمھاری اولاد اللہ کے ذکر سے غافل نہ کرین (۱۳) ان کے نیچے نہرین بہتی ہین (۱۴) ان دونون مین دو چشمے ہین بہتے ہوئے (۱۵) جادوگر لوگ سجدے مین ڈال دئیے گئے (۱۶) جس وقت زمین اس کے زلزلے کے طور پر ہلائی جائیگی (۱۷) اس دن لوگ گروہ گروہ ہو کر نکلینگے تاکہ انھین ان کے اعمال دکھائے جائین (۱۸) تو آج کے دن کسی پر کوئی ظلم نہین کیا جائیگا اور تمھین صرف اسی کی جزا دی جائیگی جو کچھ تم کرتے تھے (۱۹) اور جو لوگ اپنے رب سے ڈرتے رہے وہ گروہ

گروہ جنت کی طرف ہانکے جائینگے (۲۰) اور ان دونون کو کہا گیا [دوزخ مین] داخل ہونے والون کے ساتھ تم دونون بھی دوزخ مین داخل ہو جاؤ (۲۱) اس [یوسف] نے کہا تم دونون کے پاس وہ کھانا بھی نہ آنے پائیگا جو تمھین دیا جاتا ہے مگر مین اس کے آنے سے پیشتر ہی تمھین اس [خواب] کی تاویل [تعبیر] سے آگاہ کردونگا +

اُردو سے عربی

(۱) يُقال انّ الاسدَ وُهِبَ [يا اُوتِيَ] قُوّةً يقتُلُ الثّورَ بِضَرْبَةٍ واحدةٍ وهو يخرج فی الاکثر لَيْلاً للصيد ويَثِبُ علی فريستهٖ بغتةً كما اَنّ الهِرّةَ تَثِبُ علی الفأرة۔ خُلِقَتْ عَيْناهُ بِاَنّهٗ ينظر فی ظلامِ الليل كما اَنّهٗ ينظر فی ضوءِ النّهار۔ وتَهابُهٗ [يا تخافه يا تخاف منه] الحيوانات كُلّها ولهذا يُسمّٰی [يا يقالُ له] مَلِكَ الوُحُوش۔ اعاذنا الله من شرّهٖ +

مشق نمبر ۴۴

عربی سے اُردو

(۱) مسلمان موت سے نہین ڈرتا (۲) سب لوگون سے اچھا وہ ہے جو لوگون کو نفع پہونچائے (۳) برتن کھنکھنانے سے پہچانا جاتا ہے اور آدمی گفتگو سے (۴) ہر فرعون کے لئے ایک موسیٰ ہے (۵) شاگرد کے پاس ایک کتاب ہے (۶) مجھے ایک ضرورت ہے (۷) اللہ کی مدد کب [آئیگی؟] (۸) کیا اللہ مین کوئی شک ہے؟ (۹) ہمارے لئے علم ہے اور جاہلون کے لئے مال ہے (۱۰) باغون مین

اُن [باغون] کے پھول ہیں (۱۱) پادشاہوں کے کلام کلام کے پادشاہ ہیں (۱۲) سبقت کرنے والے کے سوا کوئی کامیاب نہیں ہے (۱۳) عیبوں کی ماں بیکاری ہے (۱۴) بیکاری [یا سستی] ایجاد کی ماں ہے (۱۵) سرکش لڑکا اللہ کو غصہ دلاتا ہے اور اپنے رشتہ داروں کو آزردہ کرتا ہے (۱۶) مُشک اُٹھانے والے [مشک رکھنے والے] کی بُو نہیں چھپتی (۱۷) جو جملہ فعل اور فاعل سے مرکب ہوتا ہے اس کا نام جملۂ فعلیہ ہے (۱۸) بیشک سختی کے ساتھ آسانی ہے +

عربی سے اُردو

(۱) هَلْ عِنْدَكَ كِتَابٌ (۲) هَلْ كِتَابِيْ عِنْدَكَ (۳) يُعْرَفُ الْمَرْءُ مِنْ اَصْدِقَائِهٖ (۴) اَلتِّلْمِيْذُ الْكَسْلَانُ يُحْرَمُ عَنِ الْعِلْمِ وَيُغْضِبُ اُسْتَاذَهٗ (۵) الجملةُ المركّبةُ مِنَ الْمُبْتَدَاِ وَالْخَبَرِ تُسَمّٰى جملةً اِسْمِيَّةً (۶) لَعَبْدٌ صَالِحٌ [یا مُتَّقٍ] خَيْرٌ مِنْ سَيِّدٍ فَاسِقٍ (۷) فِی الدَّارِ هِرَّتَانِ (۸) عندی كُتُبٌ مُفِيْدَةٌ (۹) اَلْمُفْلِحُ مَنِ اجْتَهَدَ (۱۰) اَيْنَ اَبُوْكَ (۱۱) اُمُّ الْمَعَاصِی الْخَمْرُ (۱۲) الخمرُ اُمُّ الْمَعَاصِیْ +

مشق نمبر ۴۵

عربی سے اُردو

(۱) ہم نے اپنے چھوٹے بھائی کو معاوضہ [انعام] دیا (۲) ہم کو ہمارے بڑے بھائی نے معاوضہ [انعام] دیا (۳) یحیٰی نے امرود کھایا (۴) میرے بھائی نے میرے باپ کی تعظیم کی (۵) کون سے شخص سے تونے ملاقات کی؟ (۶) کون سے

شہر کی تو نے سیر کی ؟ (۷) تو نے کتنے انار خریدے ؟ (۸) میں نے کتنے ہی سیب کھائے (۹) تو نے کس کو سکھایا اور کس سے سیکھا ؟ (۱۰) دنیا کو صرف قرآن ہی نے روشن کیا (۱۱) انگریزوں نے بہتیرے ملک سیاست کی قوت سے بغیر کسی لڑائی کے فتح کر لئے (۱۲) کیا تو ایسا ساتھی چاہتا ہے جس میں کوئی عیب نہ ہو ؟ (۱۳) لیکن یتیم پر دباؤ مت ڈالو اور سائل [مانگنے والے یا پوچھنے والے] کو مت جھڑکو (۱۴) جو کچھ بھلائی تم اپنے لئے آگے [روانہ] کرو گے اسے تم اللہ کے پاس موجود پاؤ گے (۱۵) تم نا اتفاقی سے بچو (۱۶) بُرے ہمنشین سے بچ کر رہ (۱۷) اتفاق [و اتحاد] کو [اختیار کرو] (۱۸) اے اللہ کے بندو ! اللہ سے [ڈرو] اللہ سے [ڈرو] (۱۹) کیا تو نے دیوان مُتَنَبّی پڑھا ہے ؟ (۲۰) محسن [احسان کرنے والے کو] جہاں کہیں پاؤ اس کی تعظیم کرو (۲۱) میں نہ افراط چاہتا ہوں نہ تفریط چاہتا ہوں اور میانہ روی میرا مذہب ہے (۲۲) دنیا لوگوں کو فریب دیتی ہے (۲۳) میں تیرے باپ کو پہچانتا ہوں بیشک وہ ایک نیک مرد تھا (۲۴) بھوکے کو کھلاؤ اور ننگے کو پہناؤ (۲۵) پڑی پائی چیز کہیں بھی تم نے پائی ہے اس کے مالک کی طرف اسے واپس کرنا تم پر واجب ہے (۲۶) جو کتاب ہم پڑھتے ہیں وہ بہت ہی مفید ہے (۲۷) کیا تو نے اپنی دکان [یا اپنے گودام] کے لئے عمدہ مال منگا رکھا ہے تاکہ سوداگروں میں تیری شہرت ہو جائے اور گاہک کثرت سے تیری طرف متوجہ ہوں ؛

مشق نمبر ۴۶

عربی سے اُردو

(۱) سخت بیماری اُٹھانے کے بعد آپ کے بیٹے کی صحت کامل ہو جانیسے مجھے نہایت خوشی حاصل ہوئی (۲) میرے پاس آپ کے دوست کا پتہ بھیجنے پر مین آپ کا دلی شکریہ ادا کرتا ہون (۳) تمباکو نوشی اپنے استعمال کرنے والون کو سخت ضرر پہنچاتی ہے تو اگر تو اُس کے نقصانات سے بچنا چاہتاہے تو اسے ہمیشہ کے لئے چھوڑ دے (۵) زمین کی [مختلف] سمتون مین آفتاب کی شعاعون کا عمل خط استوا کی گرم لپیٹ اور قطب کی برفانیت کے اعتبار سے بہت ہی مختلف ہوتا ہے (۵) اس زمانہ مین علمانے بہت [نئی باتون کو] کھوج نکالا ہے (۶) ہم دن مین صبح کے کھانے کے علاوہ دو بار کھانا کھاتے ہین (۷) جب تو کسی کمینہ کی ذراسی تعظیم کرے تو وہ خیال کرتا ہے کہ تجھے اس کی کوئی حاجت ہے (۸) ایک چھوٹا لڑکا پادشاہ کے سامنے کھڑا ہوا اور اس سے نہایت ہی فصیح کلام مین گفتگو کی تو اسے وہ پسند آگیا اور اس کے لئے انعام کا حکم دیا (۹) ہمین چاہئے کہ زمانے کے حوادث پر پوری طرح صبر کرین (۱۰) علم مین کامیاب ہونے والے بچون کو تحصیل علم مین اُن کا حوصلہ بڑھانے کیلئے انعام دیا جاتا ہے (۱۱) لڑنے والے ہر دو فریق مین سے ہر ایک اپنے نقصانات کو اس خوف سے چھپاتا ہے کہ دشمن اس کے ضعف کے مقامات سے واقف ہو جائیگا (۱۲) ریلوے کمپنی نے اپنے ایک حصہ دار کو اس کی واقفیت اور چستی پر اعتماد ہونے کی وجہ سے محکمۂ حسابات کا افسر اعلیٰ بنا دیا (۱۳) عمداً قتل کرنے والے کو اس کے جرم کی پاداش کیلئے اور اس جیسون [دوسرون] کی عبرت کے لئے قتل کی سزا دی جاتی ہے (۱۴) شہرون مین رات کے وقت راستون کی روشنی اور چلنے والون کی رہنمائی کے لئے فانوس روشن کئے جاتے ہین (۱۵) اُونی لباس سردی کے موسم مین جسم کو

گرمی پہونچانے کی غرض سے بنائے جاتے [استعمال کئے جاتے] ہین

مِنَ الْقُرْاٰنْ

(۱۶) اپنے بچون کو مفلسی کے خوف سے نہ مار ڈالو [کیونکہ] تم کو اور ان کو ہم روزی پہونچاتے ہین (۱۷) آدمی کو چاہئے کہ اپنے کھانے کی طرف نظر کرے کہ ہم نے پانی [زمین مین] ڈالا پھر ہم ہی نے زمین کو شگافتہ کر دیا پھر ہم ہی نے اس مین اناج اور انگور اور اونچے درخت اور زیتون اور کھجور اور گھنے باغات اور میوے اور چارا تمھارے فائدے کے لئے اور تمھارے جانورون کے فائدے کے لئے اُگائے (۱۸) بیشک وہ ایک داؤن چل رہے ہین اور ہم بھی ایک داؤن چل رہے ہین (۱۹) بیشک ہم نے [اے پیغمبر] تمھین کھلی فتح عطا فرمائی (۲۰) اور وہ جو کچھ کہتے ہین تم [اے محمدؐ] اس پر صبر کرو اور [بڑی] خوبصورتی کے ساتھ ان سے الگ ہو جاؤ (۲۱) اور مجھے اور جھٹلانے والے صاحبان نعمت کو چھوڑ دو اور اُنھین تھوڑی مہلت دیدو [پھر ہم خود انھین دیکھ لینگے] (۲۲) اور جو شخص یہ [کام] اللہ کی رضامندی چاہنے کے لئے کرے تو عنقریب ہم اسے ایک بڑا اجر عطا فرمائینگے (۲۳) اور چور مرد اور چور عورت دونون کے ہاتھ اُن کے کرتوت کی سزا اور اللہ کی طرف سے ایک عذاب کے طور پر کاٹ ڈالو

مشق نمبر ۴۷

عربی سے اُردو

(۱) جب تو چاہے کہ چارون طرفین پہچانے تو سورج نکلنے کی سمت کی طرف مُنہ کر

تو جو [سمت] تیرے سامنے ہے وہ تو مشرق ہے اور جو تیرے پیچھے ہے وہ مغرب ہے اور تیرے دائین طرف جنوب اور بائین طرف شمال ہے (۲) نقشہ مین خلیج بنگال ہندوستان کی مشرق کی طرف تو دیکھیگا اور دریائے عرب کو اس کی مغرب مین (۳) ریل کی سڑکین نقشہ کے اندر جال کی طرح مشرق اور مغرب اور جنوب اور شمال مین شاخ در شاخ [پھیلی ہوئی] دیکھی جاتی ہین [یا دکھائی دیتی ہین] (۴) مزدور لوگ دن بھر کام مین لگے رہتے ہین اور سورج غروب ہوتے اپنے مکانون کو لوٹتے ہین اور طلوع فجر کے وقت جاگ اُٹھتے ہین پھر دوبارہ اپنے کامون کی طرف جاتے ہین (۵) سانپ کے نزدیک سوجا اور [لیکن] بچھو کے نزدیک بھی مت ہو (۶) عمرو ابن العاص نے مصر کو سنہ ۲۰ ہجری مین فتح کیا (۷) تو اور تیرا پڑوسی دونون باہم موافق رہو (۸) اے سوداگر تجھے اور فلسفیانہ بحثون سے کیا واسطہ؟ (۹) حوادث کے ساتھ تیرا کیا حال ہے؟ (۱۰) تجھے اس کے ساتھ کیا واسطہ؟ (۱۱) کیا تو تیرے بھائی کے ساتھ نہین ٹھہرتی ہے؟

من القرآن

(۱۲) وہ جانتا ہے جو کچھ ان کے روبرو اور جو کچھ ان کے پیچھے ہے (۱۳) کیا بستی والے بیخوف ہوگئے ہین کہ ان کے پاس ہمارا عذاب چاشت کے وقت آ دھمکے جبکہ وہ کھیل کود مین لگے ہون؟ (۱۴) پاک ہے وہ [خدا] جس نے اپنے بندے کو رات کے وقت مسجد حرام سے اُس مسجد اقصیٰ تک سیر کرائی جس کے اطراف مین ہم نے برکت دی ہے (۱۵) اس نے کہا تو کتنا [زمانہ] ٹھیرا؟ (۱۶) اس نے کہا کہ مین ایک دن یا دن کا کچھ حصہ ٹھیرا رہا (۱۶) اور مائین اپنے بچون کو کامل دو سال دودھ پلائین [یہ] اُس

شخص کے لئے جو رضاعت [دودھ پلانے کو] کامل کرنا چاہے (۱۷) اے میری قوم!
ارض مقدس [پاک سرزمین] مین داخل ہو جاؤ جسے اللہ نے تمہارے لئے لکھ رکھا ہے
اور پیٹھ دیکر واپس نہ پھرو (۱۸) اے کملی اوڑھنے والے [محمد!] رات کو [نماز مین] کھڑے
رہا کرو مگر تھوڑی دیر یعنی آدھی رات یا اس مین کچھ کم کرو یا زیادہ اور قرآن کو ٹھیر ٹھیر کر
عمدگی سے پڑھا کرو (۱۹) اور اپنے رب کے نام کا صبح شام ذکر کیا کرو +

عربی مین ترجمہ کرو

(۱) اذا اَرَدْتُمْ اَنْ تَعْرِفُوا الجهاتِ الاربعَ فی الخريطةِ فَضَعُوْها
مستقيما اَمَامَكُمْ فما كان فوقًا فهو الشمالُ وما كان تحتًا فهو الجنوب
وما كان يمينا فهو الشرق وما كان شمالا فهو الغرب (۲) تَرىٰ كلكتةَ
فی خريطة الهند شرقًا وكراشی [كراچی] غربًا وسلسلةَ الجبلِ هِمَالَيَه
شمالاً وسِيْلاَنَ [يا سيلون] جنوبًا (۳) فی شمال دارى السوقُ وفی
جنوبها المدرسةُ وفی شرقها الشارعُ وفی غربها الجُنَيْنَةُ (۴) مدرستنا
فی الشرق على نحو ثلثةِ اَمْيَالٍ (۵) نشتغل طولَ النهار فی تحصيل العلم
وقُبَيْلَ غياب الشمس نذهب الى لَعِبِ الصَّوْلَجَانِ (۶) نحنُ نقومُ
اَمامَ اُستاذِنا ونَقرأُ درسَنا (۷) مَنْ قائمٌ خَلْفَكَ (۸) اُنْظُرْ
فی هذه المُصَوَّرَةِ اخی الكبيرُ جالسٌ الى يمينی واخی الصغيرُ قائمٌ
الى شمالی وخادمی قائمٌ خلفی (۹) الرياضةُ الجسمانيّةُ ضروريّةٌ
[يا واجبةٌ] لِصِحَّتِكَ (۱۰) يا احبّائی ادخلوا المسجدَ وبعدَ العشاءِ
اُدخلوا بُيُوتَكُمْ ولا تخرجوا من البيت لَيْلاً +

مشق نمبر ۴۸

عربی سے اُردو

(۱) جب طالب [طالبعلم] چھوٹے پن مین محنت کرتا ہے تو بڑے پن مین سردار ہوتا ہے (۲) عزت دار رہکر زندہ رہ ورنہ باعزت مرجا (۳) دشمن پیٹھ پھیرتے ہوئے پیچھے ہٹا (۴) نہ میوے کچے کچے اور نہ کھانا گرم گرم کھا (۵) پانی کھلا ہوا مت پی (۶) مین زین کسے ہوئے گھوڑے پر سوار ہوا (۷) ہم نے کتاب کو ایک ایک صفحہ الٹ پلٹ کیا اور ایک ایک باب پڑھ ڈالا (۸) نیکبخت لوگ اللہ تعالیٰ کو جنت مین منہ درمنہ [روبرو] دیکھینگے (۹) رات مین تو اکیلا نہ نکلا کر (۱۰) شاگردون نے تین تین کی صف بنائی (۱۱) پرہیزگار مرتا ہے حالانکہ اس کا دل مطمئن ہوتا ہے اور سعادت اس کا انتظار کر رہی ہوتی ہے اور بدبخت مرتا ہے حالانکہ اس کا ضمیر اسے عذاب دے رہا ہوتا ہے اور شقاوت [بدبختی] اس کی منتظر ہوتی ہے (۱۲) مین نے اللہ کو [اپنے] رب کے طور پر پسند کیا اور اسلام کو [اپنے] دین کے طور پر پسند کیا اور محمدؐ کو [اپنے] رسول کے طور پر پسند کیا +

من القرآن

(۱۳) اے ایمان والو نماز کے قریب نہ جاؤ جبکہ تم نشہ مین ہو یہان تک کہ تم جو کچھ کہتے ہو اسے سمجھنے لگو اور نہ ناپاکی کی حالت مین [نماز کے قریب جاؤ] (۱۴) اللہ تعالیٰ انھین عذاب دینے والا نہین تھا حالانکہ تم [اے محمدؐ] ان مین موجود ہو اور اللہ انھین عذاب دینے والا نہین تھا حالانکہ وہ بخشش چاہتے ہون (۱۵) اُترجاؤ

[جنت مین سے] جبکہ تم مین سے بعض بعض کا دشمن ہے (۱۶) جس وقت لقمان نے اپنے بیٹے کو نصیحت کرتے ہوئے کہا اے میرے پیارے بیٹے اللہ کے ساتھ [کسی کو] شریک نہ کر بیشک شرک بڑا بھاری گناہ ہے (۱۷) تو ان کو رکوع اور سجود کی حالت مین اللہ سے فضل اور خوشنودی چاہتے ہوئے دیکھیگا (۱۸) اور تم ہرگز نہ مرو مگر اُس حال مین کہ تم مسلمان ہو (۱۹) اگر اللہ نے چاہا تو تم ضرور ہی مسجدِ حرام [حرمت و عزت والی مسجد] مین سرون کو مُنڈا کر اور بالون کو کتر کر بیخوف داخل ہو جاؤ گے (۲۰) تو اُس [سلیمانؑ] نے اُس [چیونٹی] کی بات سے ہنستے ہوئے مسکرا دیا اور کہا اے میرے پروردگار مجھے موقع دے کہ مین تیری اس نعمت کا شکریہ ادا کرون جو تو نے مجھے اور میرے والدین کو عطا فرمائی ہے (۲۱) تو انھین کیا ہوا ہے [جو] نصیحت سے مُنہ موڑ رہے ہین (۲۲) اور جب وہ نماز کے لئے کھڑے ہوتے ہین تو سستی کی حالت مین [اور] لوگون کو بتاتے ہوئے [ریاکاری سے] کھڑے ہوتے ہین (۲۳) لے میری قوم تم مجھے کیون ایذا دیتے ہو حالانکہ تم جانتے ہو کہ مین تمھاری طرف اللہ کا بھیجا ہوا [پیغمبر] ہون ؞

عربی مین ترجمہ کرو

(۱) اَلْاَوْلَادُ اِذَا اجْتَهَدُوْا صَغِیْرًا سَادُوْا کَبِیْرًا (۲) قَلَّبْتُ هٰذَا الْکِتَابَ وَرَقَةً وَرَقَةً وَقَرَأْتُ بَابًا بَابًا (۳) لَا تَشْرَبَنَّ الشَّایَ حَارًّا فَاِنَّهَا تَضُرُّ الْاَسْنَانَ (۴) دَخَلْتُ الْمَدْرَسَةَ وَالْاَوْلَادُ کُلُّهُمْ حَاضِرُوْنَ فِیْ دَرَجَتِیْ (۵) اَتَیْتُ اَنَا وَاَبِیْ یَوْمَ الْجُمُعَةِ فِی الْمَسْجِدِ وَالْخَطِیْبُ یَخْطُبُ قَائِمًا عَلَی الْمِنْبَرِ (۶) یَا اِخْوَانِیْ لَا تَتْرُکُوا الْمَدْرَسَةَ اِلَّا وَاَنْتُمْ کَامِلُوْنَ

فی العلوم الدینیّۃِ والعقلیّۃِ (۷) اذا قام المنافقُ للصلوٰۃِ قام کسلانًا وُمُرَاءِیًا (۸) یا سیّدۃُ! لِمَ تُوبِّخِیْنَنِی وانتِ تعلمِیْنَ انّی طالبُ خیرِکِ (۹) ما کان اللّٰہُ مُعَذِّبَ عبدٍ وھو مُسْتَغْفِرٌ (۱۰) الآن اذھبوا الی الحجِّ مطمئنّین آمنین فانّ السلطانَ عبدَ العزیزِ آلَ سعودٍ اثبت فی الارضِ المقدّسۃِ الحجازِ اَمنًا ما رأی اَحَدٌ مِثْلَہٗ ولا سَمِعَ مُنْذُ قرونٍ*

مشق نمبر ۴۹

عربی سے اُردو بناؤ

(۱) ایک مثقال سونا قیمت کے اعتبار سے ایک رطل تانبے سے زیادہ ہے (۲) عید الفطر کی زکوٰۃ ایک صاع جو یا آدھا صاع گیہون ہے (۳) مین نے ایک فدان گنا بویا (۴) پانچ مُد عمدہ گیہون کی قیمت سو قرش تک پہنچتی ہے (۵) موسمی سردی کے میوون مین مزے کے اعتبار سے بہت ہی لذیذ اور دیکھنے مین بہت ہی خوشنما اور پائداری مین بہت دیرپا ہے (۶) ایک پیالی چائے پی لے اور شراب کبھی نہ پی کیونکہ اس کا فائدہ بہت ہی کم ہے اور اس کا ضرر بہت ہی بڑا ہے (۷) ایک مٹکا پانی چھوٹے کنبے کو ایک روز پینے کے لئے کافی ہے (۸) آدمی مزاج کے اعتبار سے تمام جانورون مین زیادہ معتدل ہے اور کام کے لحاظ سے زیادہ کامل ہے اور احساس کے اعتبار سے سب سے زیادہ لطیف ہے (۹) فضا صاف ہوگئی تو تُو اس مین ایک ہتھیلی برابر [بھی] ابر نہ دیکھیگا (۱۰) باپ کا دل خوشی سے لبریز ہوگیا جبکہ اسے خبر پہنچی کہ اس کے لڑکے امتحان مین کامیاب ہوگئے (۱۱) صدر مدرس (ہیڈ ماسٹر) دل

بین خوش ہوا جبکہ اس نے شاگردون کو کامیاب دیکھا (۱۲) سب سے اچھا عمل [وہ ہے] جس کا نتیجہ جلد ہو اور فائدہ زیادہ ہو +

من القرآن

(۱۳) ہم نے زمین کو چشمون سے شگاف کر دیا ہے (۱۴) اللہ سب سے اچھا نگہبان ہے [لفظی = اللہ نگہبان کی حیثیت سے سب سے اچھا ہے] (۱۵) تم نہین جانتے ہو ان مین سے کون تمھارے لئے نفع کے لحاظ سے سب سے زیادہ قریب ہے (۱۶) اُس دن جنت والے قرارگاہ کے لحاظ سے سب سے بہتر ہونگے اور گفتگو کے لحاظ سے سب سے اچھے ہونگے (۱۷) جو لوگ یتیمون کا مال کھاتے ہین بیشک وہ تو اپنے پیٹون مین صرف آگ بھر رہے [کھا رہے] ہین اور عنقریب وہ دہکتی آگ [دوزخ] مین جھلسینگے (۱۸) اور ہم نے آسمان کو چھوا تو اسے ہم نے مضبوط چوکیدارون اور ستارون سے بھرا ہوا پایا (۱۹) تمھارا معبود صرف اللہ ہے جس کے سوا کوئی معبود نہین اُس نے علم کے لحاظ سے ہر شے پر احاطہ کر لیا ہے (۲۰) کہہ دے کیا ہم تمھین [ان کی] خبر دین جو عمل کے لحاظ سے سب سے زیادہ گھاٹے مین ہین (۲۱) پس وہ عنقریب جان لینگے کہ مقام کے لحاظ سے کون سب سے بدتر ہے اور لشکر [معاونین] کے اعتبار سے کون زیادہ کمزور ہے (۲۲) اور البتہ آخرت درجون کے لحاظ سے بہت بڑی ہے نیز اعزاز کے لحاظ سے بہت ہی بڑھی ہوئی ہے (۲۳) اور تمھارا پروردگار ان لوگون کو زیادہ جانتا ہے جو راہ کے اعتبار سے زیادہ ہدایت پر ہین (۲۴) اور تو زمین پر اکڑ کر نہ چلا کر تُو نہ تو زمین کو کبھی پھاڑ سکیگا نہ لمبائی مین پہاڑ کو کبھی پہنچ سکیگا +

اُردو سے عربی مین ترجمہ کرو

(۱) اشترینا تولةً ذهبا بواحد وعشرین رُبِیّةً (۲) فی هذه الایام یوجد مَنٌّ قمحًا جیدًا بِعَشَرَةِ رَبَابِیَّ [جمع رُبِیّة کی] (۳) الآن شَرِبْتُ فِنجانَیْنِ قهوة (۴) ثلثةُ اَرطالٍ سَمنًا یَکْفِیْ سِتَّةَ اَرطالٍ لَحْمًا (۵) محمودٌ اکبرُ من خالدٍ عِلمًا واَصغرُ مِنْهُ سِنًّا [یا عُمرًا] (۶) اَلجَمَلُ اَشْهَرُ الحَیَوانَاتِ جسامةً وانقیادًا وقناعةً (۷) اَنْبَهْ [یا ثمرُ اَنبه] فی الهند اَشهرُ الفواکه الصَّیْفِیَّةِ طَعْمًا ورائحةً (۸) لَمَّا سمعتُ خبرَ نَجاحِ اَخِیکُمُ الصغیرِ فَاضَ قلبی سُرُورًا (۹) الکبیرُ مَنْ هُوَ اَکْبَرُ عِلمًا وعقلاً (۱۰) هذا البیتُ ثلٰثون ذِراعًا طُولاً و خمسةَ عَشَرَ ذِراعًا عَرضًا ۔

مشق نمبر ۵۰

عربی سے اردو

(۱) میں نے جنرل [سپہ سالار] کے سوا سب لشکر کو دیکھا (۲) ہر مرض کے لئے دوا ہے مگر موت کیلئے نہیں ہے] (۳) لوگ آرام سے زندگی بسر کرتے ہیں مگر سست آدمی [نہیں] (۴) دنیا کی سب قومیں بیدار ہوگئیں مگر ہندوستان کے مسلمان [نہیں بیدار ہوئے] وہ تو اپنی غفلت میں بہکے ہوئے ہیں مگران میں سے تھوڑے سے [بیدار ہوچکے ہیں] (۵) میں نے سارے پڑوسیوں سے میل جول رکھا لیکن متکبر لوگوں سے [میل جول نہ رکھ سکا] (۶) موت کے وقت تیرا کوئی ساتھ نہ دیگا مگر تیرا عمل (۷) نکرہ مشتقہ کے سوا حال [اور کوئی اسم] واقع نہیں ہوتا (۸) دن کے وقت ستارے ظاہر نہیں ہوتے ہیں مگر دو ستارے [آفتاب و ماہتاب] (۹) میں نے

پھول نہین چنے مگر ایک گلاب کا پھول (۱۰) عزت سے کوئی انکار نہین کرتا مگر کمینہ (۱۱)
دیوان ابوالعتاہیہ اور خنساء کے سوا تمام شعرا کا کلام عشقیہ مضمون سے خالی نہین (۱۲)
کتاب کے سوا میرا کوئی انیس [غمخوار] نہین ہے (۱۳) محنتی کے سوا کوئی سردار نہ بنا
اور عالم کے سوا کسی کا احترام نہ کیا گیا (۱۴) آدمی سے اس کے عمل کے سوا [اور کچھ]
نہین پوچھا جاتا (۱۵) تیرا مال پرہیزگار کے سوا کوئی نہ کھائے اور تو پرہیزگار کے سوا
کسی کا مال نہ کھا (۱۶) مین حق کے سوا کسی چیز کی پیروی نہ کرونگا اور اللہ کے سوا کسی
سے نہ ڈرونگا۔

من القرآن

(۱۷) تو انھون نے اس مین سے پیا مگر ان مین سے تھوڑون نے [نہ پیا] (۱۸) اور
جب ہم نے فرشتون کو کہا آدم کو سجدہ کرو تو انھون نے سب نے سجدہ کیا مگر ابلیس نے
[نہین کیا] (۱۹) یہ دنیا کی زندگی صرف لہو و لعب [کھیل] ہے (۲۰) بُرا مکر اور کسی کو
نہین گھیرتا مگر اپنے صاحب کو (۲۱) ہم نے تجھے [مقین] نہین بھیجا مگر سب جہان
والون کے لئے رحمت کے طور پر (۲۲) ہم نے اس [گاؤن] مین ایک گھر کے سوا
مسلمانون کا کوئی گھر نہ پایا (۲۳) حق کے بعد گمراہی کے سوا کیا چیز ہے؟ (۲۴) اللہ
کے سوا غیب کوئی نہین جانتا (۲۵) کیا احسان کا بدلہ احسان کے سوا [اور کچھ] ہے؟
(۲۵) کہہ دے میرا رب ان کی گنتی سے زیادہ واقف ہے انھین [اصحاب کہف کو]
کوئی نہین جانتا بجز چند لوگون کے پس ان کے بارے مین سرسری بحث کے سوا کوئی
بحث نہ کر اور نہ ان کے بارے مین ان [کافرون مین سے] کسی سے کچھ پوچھ +

اُردو سے عربی مین ترجمہ کرو

(۱) كُلُّ الاولادِ يَنجحُونَ اِلّا الولدَ الكسلانَ (۲) المسلماتُ يخرُجنَ مَعَ الحِجابِ اِلّا الخالدةَ (۳) ما اخذتُ مِن هذه الاَثمارِ اِلّا البُرتُقانَ (۴) اَلمُسلِمُ لا يخافُ اِلّا اللهَ (۵) صادقتُ كلًّا اِلّا المتكبّرَ (۶) لا نعبدُ اَحدًا غيرَ اللهِ (۷) حَصلَتِ البناتُ الجائزةَ الا ابنةً كسلانةً (۸) اَليومَ فی دَرَجتِنا الاَولادُ كلّهم حاضرونَ اِلّا محمودًا (۹) لا يُعلَّمُ الاِنكليزيُّ والعربيُّ فی مدرسةٍ مِنَ المدارسِ اِلّا مَدرسةَ الاسلامِ المُتعلِّقةَ بِمنارہ مسجد +

مشق نمبر ۵۱

عربی سے اُردو

(۱) اے عبدالرحمن اپنا سبق یاد کرا اور امتحان کے روز سے غافل نہ رہ (۲) اے قوم کے سردار خادم ہوجا تو مخدوم ہوجائیگا (۳) اے ابوسعید [سعید کے باپ] تم اپنے لڑکے کو عربی زبان کیون نہین سکھاتے (۴) اے بھلائی مین کوشش کرنے والے کامیابی کی خوشخبری سُن لے (۵) اے کمزور کا ہاتھ پکڑنے والے عنقریب تجھے جزادی جائیگی جو تجھے خوش کردیگی (۶) اے میرے بھائیو مین تمھین اللہ سے ڈرنے کی وصیت کرتا ہون (۷) اے صاف دل بھائیو! تمھین حسنِ معاشرت [اچھی زندگی] کی خوشخبری ہے (۸) اے مسلم جوانو! پُرانے اور نئے علوم اور مشرق [ایشیا] اور مغرب [یورپ] کے ہنر سیکھو تاکہ فرنگیون [اہل یورپ] کی غلامی سے نجات پاؤ کیونکہ تمھین اس کے سوا کامیابی نہین (۹) اے فاطمہ تھوڑا سا یہ ناز وادا چھوڑدے (۱۰) اے طالبعلم تیرے لئے سلیٹ اور پنسل اور کاپیان خریدلے

(۱۱) اے استاد! مجھے سکھائیے مین تختۂ سیاہ پر کھریا مٹی سے کس طرح درخت کی تصویر بناؤن (۱۲) اے محمد اور اے رشید! علم مین اور نیک عمل مین کوشش کرو تاکہ تم دونون اپنے پروردگار کے نیک بندے ہوجاؤ اور اپنے باپ کے خلف رشید [نیکبخت اولاد] ہوجاؤ (۱۳) اے نبی تم پر سلام اور اللہ کی رحمت اور اُس کی برکتین (۱۴) تندرستی سے بڑھکر کوئی نعمت نہین (۱۵) توبہ سے زیادہ کوئی فائدہ مند سفارشی نہین (۱۶) حق سے بڑھکر کوئی تلوار تیز نہین (۱۷) کوئی چیز ادب سے افضل نہین (۱۸) دو باہم یاد دہانی کرنے والے بھولتے نہین (۱۹) تیرے لئے تیرے نفس سے زیادہ ضرر رسان کوئی دشمن نہین (۲۰) خالق [خدا] کی نافرمانی مین کسی مخلوق کی فرمانبرداری نہین [ہوسکتی] (۲۱) سورۂ فاتحہ کے سوا کوئی نماز [درست] نہین (۲۲) اے اللہ کوئی روکنے والا نہین اس چیز کو جو تونے عطا کی اور کوئی دینے والا نہین وہ چیز جسے تونے روک لیا ؛

من القرآن

(۲۳) اے ہمارے رب ہمین دنیا مین [بھی] بھلائی دے اور آخرت مین [بھی] بھلائی دے اور ہمین دوزخ کے عذاب سے بچا (۲۴) اے اسرائیل [یعقوبؑ] کی اولاد! میری اس نعمت کو یاد کرو جو مین نے تمھین عطا فرمائی (۲۵) اے اللہ ملک کے مالک! تو ملک [حکومت] دیتا ہے جسے چاہتا ہے اور ملک چھین لیتا ہے جس سے چاہتا ہے (۲۶) اے ایمان والو! تمھین تمھارے مال اور تمھاری اولاد اللہ کے ذکر سے غافل نہ کرنے پائین (۲۷) اے اطمینان والی جان! تو اپنے رب کی طرف راضی اور خوش ہوکر لوٹ جا (۲۸) اے یوسف اے بڑے راستگو! ہمین

سات موٹی گایوں کی نسبت فتویٰ دیجئے جنھیں [دوسری] سات لاغر [گائیں] کھا رہی ہین اور سات سبز خوشوں اور دوسرے خشک [خوشوں] کی نسبت [بھی] (۲۹) اے ہارون کی بہن [اے مریم] نہ تیرا باپ کوئی بُرا آدمی تھا نہ تیری مان بدکار تھی (۳۰) اے زمین اپنا پانی نگل لے اور اے آسمان رُک جا (۳۲) اور کہہ دو [اے محمد] اے میرے رب مجھے زیادہ علم دے (۳۳) افسوس ہے بندون پر، ان کے پاس کوئی رسول نہین آتا ہے مگر وہ اس سے مسخری کرتے ہین (۳۴) وہ کتاب ہے جس مین کوئی شک نہین (۳۵) پس حج مین نہ ہم بستری [درست] ہے نہ گالی گلوچ نہ جھگڑا لڑائی (۳۶) پھر جب صور مین پھونکا جائیگا تو [اس وقت] ان مین نہ رشتہ رہیگا اور نہ وہ [رشتہ کی نسبت] باہم پوچھ کچھ کرینگے (۳۷) پھر جس نے [ارکان حج] دو ہی روز مین جلدی سے کر لئے تو اس پر [بھی] کوئی گناہ نہین اور جس نے تاخیر کی اس پر [بھی] کوئی گناہ نہین [یہ] اس کے لئے ہے جو ڈرتا ہے [یا متقی ہے] (۳۸) انھون نے کہا تو پاک ہے [یا ہم تیری پاکی بیان کرتے ہین] ہمین کوئی علم نہین مگر وہی جو تو نے ہمین سکھا دیا ہے ✢

اُردو سے عربی

(۱) یاعبدَالکریمِ لِمَ لا تجتہدُ فی العلمِ (۲) یاابنَ اَخی اِسْتَیْقِظْ کُلَّ یومٍ صباحًا وامْشِ مَعِی للصّلوٰۃِ (۳) یااخایوسفَ! ھل تلعبُ مَعِیَ الصَّوْلجَانَ؟ (۴) یامحمودُ! ماتقرأُ فی ھذہِ الایامِ؟ (۵) یابَنِی الحاجِّ اِسْمٰعِیلَ! اتَّبِعُوا اَبَاکُمُ الصَّالِحَ (۶) یاسیّدۃُ! اَدِّبِی اَبْنَاءَکِ [یا اَوْلادَکِ] وَبَنَاتِکِ (۷) اِخْوَانِی! تَعلَّمُوا العُلومَ

الدِّينِيَّةَ والعُلومَ الجديدةَ وتعلّموا صنائعَ اُورُبّا وامريكا لِتُحرِّرُوا وطنَكُمُ العزيزَ من سلطةِ الاَجانِبِ (۸) يا اَيُّها المؤمنُ باللهِ لا تخشَ غيرَ اللهِ (۹) يا شُبّانَ قومي تعلَّموا [يا تفقَّهوا] القرانَ الحكيمَ وَ اعْمَلُوا بِهِداياتِه فَاِنَّ فِي هذا فَلاحَكُمْ وفلاحَ قومِكُمْ (۱۰) يا ايُّها التِّلْميذُ اِنْ تَقْرَاْ هذا الكتابَ وتحفظْ [ما فيهِ] فيكفيكَ في علمِ الصَّرفِ والنَّحوِ (۱۱) لا كتابَ اَنْفَعُ من القرانِ الحكيمِ (۱۲) لا مالَ ارفعُ قيمةً من العِلمِ (۱۳) لا وَلَدَ حاضرٌ في المدرسةِ لِاَنَّ اليومَ يومُ الجُمُعَةِ (۱۴) لا كتابَ عندي ولا قرطاسَ (۱۵) لا عبادةَ افضلُ من الصَّلوةِ (۱۶) لا شفيعَ اَنْجَحُ مِنَ العملِ الصّالحِ (۱۷) لا وسيلةَ للنَّجاةِ افضلُ من توحيدِ اللهِ

مشق نمبر ۵۲

عربی سے اُردو

(۱) یہ میٹھا انار ہے (۲) یہ [ایسا] انار ہے جس کا مزہ میٹھا ہے (۳) وہ پھٹا ہوا کپڑا ہے (۴) یہ [ایسا] کپڑا ہے جس کے کنارے پھٹے ہوئے ہیں (۵) بعض اوقات خود عاقل لوگ مسخری [یا فضول بکواس] پسند کرتے ہیں (۶) تمام لوگ محنتی لڑکے کی تعریف کرتے ہیں (۷) میں نے تمام بازاروں میں تلاش کیا تو بھی میرے مطلب کی چیز میں نے نہیں دیکھی (۸) اپنے ماں [اور] باپ دونوں ہی کے ساتھ اچھا سلوک کر (۹) اپنے دونوں ہاتھوں کو دھو (۱۰) کہا جاتا ہے کہ تمام اہل حجاز سلطان عبد العزیز کی سیاست کی خوبی پر متفق ہو گئے اور انھوں نے بذات خود اسے حجاز کا شاہ منتخب کیا

(۱۱) سلطان عثمان دولت عثمانیہ [ترکی حکومت] کا پہلا بانی کار تھا (۱۲) بوری بندر
کا عظیم الشان اسٹیشن ہندوستان مین سب سے بڑا اسٹیشن ہے وہی سب سے بڑی
ریل جی۔آئی۔پی کا مبدا [شروع ہونے کا مقام] ہے (۱۳) ہم برقی ٹرین مین سوار ہوئے
جو تند ہوا کی طرح چلتی ہے جس کی برابری دخانی ٹرین کبھی نہین کرسکتی (۱۴) تین [شخص]
نہین پہچانے جاتے ہین مگر تین حالتون مین۔ بُردبار غصہ کے وقت اور بہادر لڑائی کے
وقت اور دوست حاجت کے وقت (۱۵) مین نے آدھی کتاب کو دیکھ ڈالا (۱۶) چاند
کا [ایک] حصہ گہنا یا گیا (۱۷) پانی کے بہاؤ کی طرف نظر کر (۱۸) چور کی طرف لاٹھی کے
ساتھ [نہین نہین] تلوار کے ساتھ نکل (۱۹) گدھے پر [نہین نہین] گھوڑے پر سوار ہوکر
بھگوڑے کو جا پکڑ +

من القرآن

(۲۰) اللہ [تعالیٰ] آسمانون اور زمین کا نور ہے اس کے نور کی مثال ایک چراغدان سی
ہے جس مین ایک چراغ ہے، چراغ [بھی] ایک شیشے [کی قندیل] مین ہے، قندیل [ایسی
ہے] گویا ایک موتی نما ستارہ ہے، [وہ چراغ] زیتون کے ایسے مبارک درخت [کے
روغن] سے جلایا جاتا ہے جو نہ مشرقی ہے نہ مغربی، قریب ہے کہ اس کا تیل روشن ہوجائے
اگرچہ اُسے آگ نے نہ چھوا ہو (۲۱) ان کے پیٹون مین سے شربت نکلتا ہے جس کے رنگ
مختلف ہوتے ہین اس مین لوگون کے لئے شفا ہے (۲۲) بیشک تم پر نگہبان ہین جو عزت دار
کاتب [کلرک] ہین وہ جانتے ہین جو کچھ تم کرتے ہو (۲۳) ان کے لئے باغات ہین جن
کے نیچے نہرین بہتی ہین (۲۴) بیشک پرہیزگار لوگ امن والے مقام مین [یعنی] باغات
اور چشمون مین ہونگے (۲۵) دکھا ہم کو سیدھی راہ۔ راہ اُن کی جن پر تو نے انعام

[و اکرام] کیا (۲۶) نماز کو قائم کرو اور مشرکین مین سے مت ہونا [یعنی] اُن لوگون مین سے نہ ہونا جنھون نے اپنے دین کو ٹکڑے ٹکڑے کردئے اور وہ گروہ گروہ ہوگئے (۲۷) مگر جس نے توبہ کی اور ایمان لایا اور اچھا عمل کیا تو وہی لوگ جنت مین داخل ہونگے اور ذرا بھی ان کا حق نہ مارا جائیگا [یعنی] ہمیشگی کے باغات مین [وہ داخل ہونگے] جن کا [خدائے] رحمٰن نے اپنے بندون سے غیب سے وعدہ کیا ہے (۲۸) تمھارے پروردگار کی طرف سے بدلے کے طور پر [انھین] حساب کے مطابق انعام [دیا جائیگا، یعنی] آسمانون اور زمین اور ان کے درمیان جو کچھ ہے ان سب کے پروردگار کی طرف سے جو بڑا ہی مہربان ہے (۲۹) بلکہ جب زمین چلنا چور کردیجائیگی اور تمھارا رب رونق افروز ہوگا اور فرشتے صف در صف [حاضر ہونگے] (۳۰) اے میرے پروردگار مجھے اور میرے ماں باپ کو اور [تمام] ایماندارون کو بخش دے جس روز حساب [کا دفتر] قائم ہوگا۔ (۳۱) تو سارے فرشتون نے سجدہ کیا مگر ابلیس۔ اُس نے سجدہ کرنے والون کے ساتھ ہونے سے انکار کردیا (۳۲) اور تیرے رب نے حکم کردیا کہ اس کے سوا کسی کی پرستش نہ کرو اور ماں باپ کے ساتھ اچھا سلوک کرو۔ اگر تیرے پاس ان دونون مین سے ایک یا دونون کے دونون بڑھاپے کو پہنچین تو اُنھین اُف بھی نہ کہہ اور نہ اُنھین جھڑک اور ان سے عزت کی گفتگو کیا کر۔

اُردو سے عربی

(۱) هٰذا كِتَابٌ جَيِّدٌ (۲) هٰذا كتابٌ جَيِّدٌ أَوْرَاقُه (۳) هٰذا التُّفَّاحُ حَامِضٌ (۴) هٰذا تفاحٌ حَامِضٌ طَعْمُهُ (۵) تلكَ ابْنَةٌ أَبُوهَا مِن عُلَمَاءِ الكِبَارِ (۶) لَمَّا عَرَفُوا مَحَاسِنَ الاسلامِ مالُوا اِلَيْهِ بِأَنْفُسِهِم (۷) بَحَثْنَا الدَّكَاكِيْنَ

کلّھا لکن ما وجدنا الکتاب بلسان العرب (۸) تانک البنتان کلتا ھما تلمیذتان والدیھما کلیھما (۹) اتتنی القوم کلّھم علی خالد (۱۰) قاتل خلیفۃ الاوّل [ای اوّل الخلفاء] قوماً انکروا رکناً من ارکان الاسلام الزکوٰۃ (۱۱) نبلغ [ای نصل] کل یوم راکبین القطار الکھربائیۃ من بوری بندر الی باندرہ فی عشرین دقیقۃ (۱۲) ذھب السّلطان بنفسہ خارج البلد استقبالاً لھذا العالم (۱۳) بنتاہ کلتیھما تعلمان العربیۃ (۱۴) نخرج کلّنا الی الصید۔ ھل تذھبون کلکم معنا (۱۵) وصلنا نحن ورفقاءنا الی دھلی بالعافیۃ (۱۶) قلت لہٗ ولاخیہ اذھبا انتما کلا کما واتونی بابیکما علیّ ۔

مشقی حکایت

کسی بوڑھے نے حکیم کے پاس بدہضمی کی شکایت کی، تو اس نے کہا بدہضمی کو جانے دو کیونکہ یہ تو بڑھاپے کا خاصہ ہے۔ پھر اس نے بینائی کی کمزوری کی شکایت کی، تو اس نے کہا بینائی کی کمزوری [کی شکایت] چھوڑو کیونکہ یہ تو بڑھاپے کا خاصہ ہی ہے۔ پھر اس نے کم سننے کی شکایت کی، تو اس [طبیب] نے کہا بوڑھوں سے قوت سماعت تو دور ہی رہتی ہے، کیونکہ سماعت کی کمزوری تو بڑھاپے کے خاصوں میں سے ہے۔ پھر اس [بوڑھے] نے نیند کی کمی کی شکایت کی، تو اس [طبیب] نے کہا نیند میں اور بوڑھوں میں بڑا فاصلہ [یا نیند سے اور بوڑھوں سے کیا واسطہ] ہے۔ کیونکہ نیند کی کمی تو بڑھاپے کا ایک خاصہ ہے۔ پھر اس نے قوتِ مردمی کی کمزوری کی شکایت کی،

تو اس نے جواب دیا کہ ضعفِ باہ تو بوڑھوں کے پاس دوڑتی آتی ہے۔ کیونکہ ضعف باہ [بھی] بڑھاپے کے خاصوں میں ایک خاصہ ہے۔ تو بڑے میاں اپنے ساتھیوں کو [غصے سے] کہنے لگے لو تم [اس] احمق کو اور سنبھالو [اس] جاہل کو اور پکڑو [اس] کُند ذہن کو جس کو ذرا سمجھ نہیں۔ اس میں اور طوطے میں صورتِ انسانی کے سوا کوئی فرق نہیں۔ کیونکہ وہ اِن دو کلموں کے سوا کچھ بول ہی نہیں سکتا۔ تب حکیم صاحب مسکرا دئے اور کہا بڑے میاں غصہ کئے جائیے۔ کیونکہ یہ بھی تو بڑھاپے کا خاصہ ہے۔

مشقی حکایت (۲)

ایک فرنگی مسافر جزیرۃ العرب کی ایک وادی میں سخت اندھیری رات کے اندر راہ بھول گیا۔ اور اس کے لئے وہاں ہلاکی کے سوا کوئی چیز باقی نہ رہی تھی۔ ناگہاں اسے ایک روشنی چراغ کے جیسی معلوم ہوئی تو اسی نشان پر چلا۔ جب قریب آیا تو معلوم کیا کہ وہ ایک چھوٹا سا آباد مکان ہے تو آواز دی "اے گھر والے" تو اسے جوابِ ملا "لَبَّيْكَ" اور [ساتھ ہی] ایک عرب دروازے سے یہ کہتا ہوا نکلا کہ "کون شخص ہے"؟ اس [فرنگی] نے کہا "ایک مسافر ہے جس نے راہ گم کر دی ہے اور اسے خوش قسمتی [یا حسنِ اتفاق] نے آپ کے مکان کی طرف ہانک لایا ہے تو اسے عرب نے نہایت خندہ پیشانی سے کہا "اَهْلاً وسهلاً ومرحباً مبارک مہمان ہیں" اور اسے گھر میں لے گیا اور اس کی پوری عزت کی اور بڑی نرمی سے اس کے حالات پوچھے اور کہا کوئی خوف نہ کرو [اب] تم تکلیف سے بچ گئے۔ اس کے بعد دستر خوان بچھایا گیا اور جو کچھ حاضر تھا اس میں سے عمدہ سے عمدہ کھانا کھلایا۔ نیز اس کے لئے نرم بچھونا [بھی] مہیا کر دیا اور

اسی طرح تمام حاجت کی چیزیں [مہیا کردیں] حتیٰ کہ فرنگی ششدر رہ گیا اور اپنے دل میں کہنے لگا سبحان اللہ عربوں کی کریم النفسی اور ان کی شرافت پر تعجب ہے۔ ہم تو انھیں اپنے اس مشاہدے کے خلاف سمجھتے تھے۔ آیا یہ [خاطر تواضع] حقیقی ہے یا مکر و فریب ہے؟ اسی فکر میں اس شخص نے رات گذاری۔ یہاں تک صبح ہو گئی اور اس نے چاہا کہ اپنا راستہ پکڑے [چلا جائے] تو صاحب خانہ سامنے آیا اور اسے کہا "اے ہمارے مہمان ذرا ٹھیر جائیے" اتنے میں ایک چھوٹی سی خوبصورت لڑکی نے عمدہ سا ناشتہ حاضر کیا۔ تو دونوں نے اس میں سے کھایا۔ اور مسافر کا تعجب اور بڑھ گیا اور اس نے ارادہ کیا کہ اس [عرب] کی حسن ضیافت کا معاوضہ دے۔ اس لئے اس نے دو اشرفیاں بچّی کے ہاتھ میں رکھیں۔ تو اس نے انھیں پھینک دیا اور چیخ کر کہا "ابا جان! اس کمینے کو تو دیکھئے ہماری مہمان داری کا معاوضہ دے رہا ہے" تو عرب غصہ میں بھرا ہوا یہ کہتا ہوا سامنے آیا کہ تو بُرا [یا نامبارک] مہمان ہے کمینگی سے خدا کی پناہ، ہم عرب لوگ کمینے نہیں ہیں کہ مہمان نوازی کا معاوضہ لیا کریں۔ اے فرنگی! کیا تم لوگ ایسا ہی کیا کرتے ہو؟ [مہمانی کا معاوضہ لیا کرتے ہو؟] تو وہ شخص نادم ہو گیا اور معافی مانگی اور اپنی راہ لی۔

تمّ المفتاح للجزء الثّانی من کتاب تسہیل الادب فی لسان العرب

فللّٰہ الحمد اوّلاً و اٰخراً

بچون کیلئے جدید اور مفید کتابین

اُردو کا نیا قاعدہ عربی کا نیا قاعدہ

(ہر دو قاعدے منظور کردہ اُردو ٹکسٹ بک کمیٹی صوبہ بمبئی)

اُردو اور عربی کی حروف شناسی مین بچون کا بہت زیادہ وقت ضائع ہوتا ہے اور اُن کے نازک دماغ پر بیجا دباؤ پڑتا ہوا دیکھ کر ہم نے بالکل جدید اور سہل ترین اُصول پر اُردو عربی کا قاعدہ لکھا ہے۔ اس قاعدے مین نہ تو طوطے کی طرح تختیان رٹنی پڑتی ہین نہ بچون کے دماغ پر بیجا دباؤ پڑتا ہے۔

ہر ایک قاعدہ دو حصون مین مرتب کیا گیا ہے۔ پہلے حصے مین محض حروف مفردات کے ذریعے الفاظ اور جملے بنائے گئے ہین جنھین بچے بلا تکلیف پڑھ لیتے ہین۔ دوسرے حصہ مین مرکبات کی فہمائش ایسی جدید طرز پر کیگئی ہے کہ استاد کی ذرا سی مدد سے بچے خود بخود پڑھتے جاتے ہین اور تھوڑے ہی عرصہ مین اُردو اور قرآن مجید پڑھنے لگتے ہین۔ قیمت حصہ اول ۹ پائی۔ حصہ دوم ۱/۶ پائی

ایک پیسے کم کی کتابین وی پی سے نہ منگائیے۔ دونون قاعدون کے نمونے کیلئے پانچ آنے کے ٹکٹ بھیجیے

شافعی مذہب کا پہلا، دوسرا اور تیسرا رسالہ

شافعی المذہب بچون کی تعلیم کیلئے یہی بہترین رسالے ہین۔ اسلامی مدارس مین نصاب مین داخل کرنے کے قابل اس سے بہتر کوئی کتاب نہین لکھی گئی قیمت پہلا رسالہ ۲/ دوسرا رسالہ ۲/۹ پائی تیسرا رسالہ ۳/

المشتہر

عبدالستار خان معرفت مولوی محمد شرف الدین تاجر کتب مصریہ بھنڈی بازار بمبئی نمبر ۹

[illegible] شمائل ترمذی محمد عبدالرحمن نے خلافت پریس بمبئی نمبر ۹ مین چھاپا اور عبدالستار خان نے بمبئی نمبر ۹ سے شائع کیا

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]